تاریخ ابن خلدون

حصہ ششم

غزنوی اور غوری سلاطین

فاتح سومنات سلطان محمود غزنوی اور ہندوستان میں ترکی سلطنت کے بانی شہاب الدین
غوری کی فتوحات کے مفصل حالات

تصنیف: رئیس المؤرخین علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدونؒ
(۷۳۲-۸۰۸)

◉ ترتیب و تبویب: شبیر حسین قریشی ایم اے ◉ ترجمہ: حکیم احمد حسین الہ آبادی

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

کتاب العبر و دیوان المبتدا والخبر
من احوال العرب والعجم والبربر و من عاصرھم من
ملوک الستر یعنی علامہ ابن خلدون کی کتاب التواریخ
کے
اردو ترجمہ کے جملہ حقوق قانونی اشاعت و طباعت ثانی
تصحیح و ترتیب و تبویب

چوھدری طارق اقبال گاھندری
مالک نفیس اکیڈمی، اردو بازار کراچی محفوظ ہیں

نام کتاب : ——— تاریخ ابن خلدون
مصنف : ——— رئیس المؤرخین علامہ عبدالرحمن ابن خلدون
ناشر : ——— نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی
طبع : ——— جدید کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن جنوری ۲۰۰۳ء
ایڈیشن ——— آفسٹ

نفیس اکیڈمی

فہرست مضامین

غزنوی اور غوری سلاطین

عنوانات	صفحہ
باب ۱۱	۵۴۷
امارت بنی مزید	
دبیس بن علی بن مزید	
حرب دبیس کا آغاز	
معرکہ سنجار	
سلطان طغرل بک اور دبیس میں مصالحت	
بساسیری کا بغداد پر قبضہ	۵۴۸
بساسیری کا بغداد سے فرار	
سلطان طغرل بک کی مراجعت بغداد	
دبیس کی وفات	
ابو کامل منصور	۵۴۹
سیف الدولہ صدقہ	
صدقہ اور سلطان برکیاروق	
اصفہان کا محاصرہ	
سیف الدولہ صدقہ کی مراجعت حلہ	
صدقہ کا واسط پر قبضہ	۵۵۰
صدقہ کا ہیت پر قبضہ	
صدقہ کا بصرہ پر قبضہ	
امارت بصرہ پر التونتاش کا تقرر	۵۵۱
ابو النجم بن ابو منصور	
ابو منصور کا قتل	

عنوانات	صفحہ
ترکمان خاتون کا تکریت پر قبضہ	۵۵۲
کیقباذ بن ہزار اسپ	
صدقہ کا تکریت پر قبضہ	
مہذب الدولہ کی معزولی و رہائی	
مہذب الدولہ اور بطائح	۵۵۳
[illegible]	
مہذب الدولہ اور [illegible] کے مابین مصالحت	
سیف الدولہ صدقہ کی گرفتاری	۵۵۴
سلطان محمد اور صدقہ میں کشیدگی	
صدقہ کی بغاوت	
صدقہ کا اظہار اطاعت سے انحراف	
[illegible]	۵۵۵
امیر محمد بن [illegible]	
صدقہ کا قتل	۵۵۶
صدقہ کا کردار	
دبیس بن صدقہ	
خلیفہ مستظہر باللہ کی وفات	
امیر ابو الحسن کی گرفتاری	۵۵۷
جنگ [illegible]	
خلیفہ مسترشد کے خلاف	
سلطان محمود اور ملک مسعود میں مصالحت	
دبیس بن صدقہ	۵۵۸

صفحہ	عنوان
	معرکہ اسد آباد
۵۵۹	جیوش بیگ کی اطاعت
	صف آرائی
	منصور کی فوج کشی
	سنجل کی شکست و گرفتاری
	مظفر کی دبیس سے علیحدگی
۵۶۰	دبیس کی انتقامی کارروائی
	سلطان محمود اور دبیس
	دبیس کی شکست
	بصرہ کا تاراج
۵۶۱	ملک طغرل اور دبیس
	خلیفہ مسترشد اور دبیس
۵۶۲	دبیس کی ریشہ دوانی
	سلطان سنجر اور سلطان محمود
	دبیس کا فرار
۵۶۳	دبیس کی گرفتاری
	سلطان محمود کی وفات
	سلطان سنجر
	دبیس اور زنگی کی فوج کشی و پسپائی
۵۶۴	طغرل کی وفات
	مراغہ کا معرکہ
	خلیفہ مسترشد کی گرفتاری و مصالحت
۵۶۵	خلیفہ مسترشد کا قتل
	دبیس کا خاتمہ
	صدقہ بن دبیس کی اطاعت
	خلیفہ راشد کی معزولی
	صدقہ بن دبیس کا خاتمہ
۵۶۶	محمد بن دبیس
	علی بن دبیس
	علی بن دبیس اور مہلہل کی جنگ
	علی بن دبیس کی معزولی
	علی بن دبیس کی گرفتاری و رہائی
۵۶۷	امارت بنی مزید کا خاتمہ
	مسعود بلالی
	سلطان ملک شاہ کی معزولی
۵۶۸	خلیفہ مقتفی کی وفات

باب: ۲

صفحہ	عنوان
۵۶۹	امارت مصر و دولت ابن طولون
	فتح مصر
	عبداللہ بن ابی سرح کی گورنری
	عمرو بن العاص کی مراجعت مدینہ
۵۷۰	عبداللہ بن ابی سرح کی معزولی
	قیس بن سعد کی معزولی
	محمد بن ابی بکر کا تقرر
	محمد بن ابی بکر کا خاتمہ
۵۷۱	ولایت مصر پر گورنروں کا تقرر و معزولی
۵۷۲	عہد عباسی میں مصر کے گورنر
۵۷۳	احمد بن طولون
	خلیفہ مستعین اور احمد بن طولون
	احمد بن طولون کی نیابت مصر پر تقرری
	ابن طولون اور احمد بن مدبر
	موسیٰ بن طولون کی اسیری
۵۷۵	خلیفہ موفق اور احمد بن طولون

عنوان	صفحہ
بارجوخ کی وفات	۵۷۷
موفق کی ولی عہدی	
موفق اور ابن طولون میں کشیدگی	
موسیٰ بن بغا کی فوج کشی و مراجعت	
محمد بن ہارون تغلبی کا تعاقب	۵۷۸
ابن طولون کی سرحدی گورنری	
علی بن اماجور	
ابن طولون کی شام پر دراندازی	
سیما طویل کی سرکشی و قتل	۵۷۹
طرسوس پر قبضہ	
موسیٰ بن اتامش کی فوج کشی و گرفتاری	
عباس بن احمد بن طولون کی بغاوت	۵۸۰
عباس کی روانگی برقہ	
عباس بن احمد اور ابراہیم بن اغلب	
عباس بن احمد کی گرفتاری	۵۸۱
ابو عبد الرحمن عمری	
ابراہیم بن محمد علوی کا خروج	
ابراہیم علوی کی گرفتاری	۵۸۲
ابو عبد الرحمن عمری کا قتل	
برقہ کا محاصرہ	
لولو کی بغاوت	
لولو کا انجام	۵۸۳
معتمد اور ابن طولون	
معتمد کی روانگی و مراجعت	
موفق اور ابن طولون میں ناچاقی	۵۸۴
اہل طرسوس کی بغاوت	
ابن طولون کی وفات	

عنوان	صفحہ
ابن طولون کا کردار	
باب ۳	۵۸۶
خمارویہ بن احمد بن طولون	
ابو العباس بن احمد کا انجام	
اسحاق بن کنداج کا رقہ و دمشق پر قبضہ	
خمارویہ اور ابن موفق	
ابن موفق کی فوج کشی	
ابن موفق اور خمارویہ کی جنگ	۵۸۷
ابن موفق کا فرار	
خمارویہ کا اسیران جنگ سے حسن سلوک	
ابن ابی الساج اور اسحاق میں ناچاقی	
ابن ابی الساج کا جزیرہ و موصل پر قبضہ	۵۸۸
ابن ابی الساج کی عہد شکنی	
ابن ابی الساج اور اسحاق کی جنگ	
ابن ابی الساج کی شکست و فرار	۵۸۹
اہل طرسوس کی اطاعت	
اسکندریہ کا محاصرہ	
موسیٰ بن موسیٰ بن طولون	
موسیٰ موسیٰ کی گرفتاری و رہائی	۵۹۰
بنت خمارویہ سے معتضد باللہ کا نکاح	
خمارویہ کا قتل	
جیش بن خمارویہ کا قتل	۵۹۱
ہارون بن خمارویہ اور خلیفہ معتضد	
طغج بن جف کی دمشق پر گورنری	
قرامطہ کا دمشق پر حملہ	۵۹۲
قرامطہ کی سرکوبی	

عنوان	صفحہ
محمد بن سلیمان	۵۹۳
محمد بن سلیمان کی مصر پر فوج کشی	
بنی طولون کا زوال	
امارت مصر پر عیسیٰ نوشری کا تقرر	۵۹۴
عیسیٰ نوشری کی حکومت مصر اور خلیجی کی بغاوت	
ابراہیم خلیجی کی سرکشی	
ابراہیم خلیجی کی گرفتاری	
عیسیٰ نوشری کی وفات	
ابو منصور تکین کا امارت مصر پر تقرر	
ذکا اعور بحیثیت گورنر مصر	۵۹۵
ابو القاسم بن مہدی کی مصر پر فوج کشی	
تکین خزری کی وفات	۵۹۶
احمد کیغلغ کی گورنری و معزولی	
محمد بن رائق	
ابن رائق کا شام پر قبضہ	
ابن رائق کی مراجعت بغداد	۵۹۷
ابو عبداللہ حسین	
اخشید کی علی	
اخشید کی مراجعت مصر	۵۹۸
ابو القاسم انوجور	
ابو القاسم انوجور کا خاتمہ	
کافور کی گورنری	
احمد بن اخشید	۵۹۹
جوہر صقلی کا اسکندریہ پر قبضہ	

باب ۳

عنوان	صفحہ
امارت دیار بکر بنی مروان کرد یا کردی	۶۰۰
ابو علی بن مروان کرد	
ابو علی بن مروان کا قتل	
ابو منصور بن مروان	۶۰۱
ابو منصور بن مروان کا قتل	
شروہ کا قلعہ میافارقین پر قبضہ	
ابو نصر بن مروان نصیر الدولہ	۶۰۲
نصیر الدولہ کا دیار بکر پر قبضہ	
نصیر الدولہ کا آمد پر قبضہ	
عطیر کا قتل	
محاصرہ نصیبین	۶۰۳
دیار بکر میں ترکوں کی آمد	
سلیمان بن نصیر الدولہ اور ترک	
وہب نمیری اور ابن مروان	۶۰۴
نصیر الدولہ اور بشر موشک	
سلیمان بن نصیر الدولہ کا قتل	
طغرل بیگ کی روانگی دیار بکر	۶۰۵
وفات نصیر الدولہ	
ابن جہیر	
منصور بن نصر بن نصیر الدولہ	۶۰۶
ابو نصر بن محمد بن جہیر	
ابن جہیر کا آمد پر قبضہ	
محاصرہ میافارقین	۶۰۷
دولت بنو مروان کا خاتمہ	

عنوان	صفحہ
باب: ۵	۶۰۸
امارت سجستان بنو صفار	
صالح بن نضر کنانی	
یعقوب بن لیث صفار	
یعقوب بن لیث صفار اور علی بن حسین	
یعقوب صفار کا کرمان پر قبضہ	۶۰۹
حرث بن سیما کا قتل	
یعقوب صفار کا بلخ پر قبضہ	۶۱۰
یعقوب کی مراجعت سجستان	
محمد بن طاہر نیشاپور	
خلیفہ معتمد اور یعقوب صفار	
یعقوب صفار کا خراسان پر قبضہ	۶۱۱
عبداللہ سجزی کا قتل	
محمد بن واصل	
موسیٰ بن بغا کا استعفیٰ	
یعقوب صفار کا فارس پر قبضہ	۶۱۲
خلیفہ معتمد کا [illegible]	
یعقوب صفار کا واسط پر قبضہ	
یعقوب صفار اور موفق کی جنگ	۶۱۳
یعقوب صفار کا فرار	
یعقوب صفار محمد بن واصل کا فارس پر قبضہ	
موفق کی روانگی واسط	
احمد بن عبداللہ خجستانی	
یعقوب صفار اور ابراہیم	۶۱۴
عمرو بن لیث کی گورنری بحالی	
احمد بن خجستانی کی بغاوت	
حسن بن زید کی خراسان پر فوج کشی	

عنوان	صفحہ
یعقوب صفار کا اہواز پر قبضہ	
یعقوب صفار کی وفات	۶۱۵
عمرو بن لیث اور خجستانی	
خجستانی کا قتل	
رافع بن ہرثمہ کا محاصرہ نیشاپور	۶۱۶
رافع اور ابو طلحہ کی جنگ	
عمرو بن لیث اور محمد بن طاہر کی جنگ	
موفق کا فارس پر قبضہ	۶۱۷
عمرو بن لیث کی دوبارہ گورنری	
عمرو بن لیث کا امارت خراسان پر تقرر	
عمرو بن لیث اور رافع کی جنگ	۶۱۸
عمرو بن لیث اور اسماعیل بن احمد کی جنگ	
عمرو بن لیث کی گرفتاری	
اسماعیل بن احمد بحیثیت امیر خراسان	
طاہر بن محمد	
طاہر بحیثیت امیر فارس	
لیث بن علی کی گرفتاری	
سبکری کا فرار	۶۲۰
سبکری کا فارس پر قبضہ	
سبکری کی شکست اور گرفتاری	
احمد سامانی کی سیستان پر فوج کشی	۶۲۱
احمد سامانی کا سجستان پر قبضہ	
سبکری اور لیث کی اسیری	
اہل سجستان کی بغاوت و اطاعت	
خلف بن احمد کا سجستان پر قبضہ	۶۲۲
ابوالحسن بن سیمجور اور خلف	
عمرو بن خلف کا کرمان پر قبضہ	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
محمد بن خلف اور ابو المظفر زرنجی	۶۲۳	سجستان پر ابو نصر احمد کا قبضہ	۶۳۰
ناصر الدین سبکتگین		امیر ابو نصر احمد کا قتل	
طاہر بن خلف کا کرمان پر قبضہ		ابو الحسن نصر بن احمد	
طاہر بن خلف کا قتل		امراء کی بغاوت	۶۳۱
محمود سبکتگین اور خلف بن احمد	۶۲۴	اہل سجستان کی بغاوت	
قلعہ طاق کا محاصرہ		اسحاق بن احمد کی بغاوت	
خلف کی شکست و اطاعت		اطروش کا ظہور	۶۳۲
دولت صفاریہ کا زوال	۶۲۵	ابو العباس کا واقعہ	
باب ۲		محمد بن احمد صعلوک	
امارت دولت سامانیہ ماوراء النہر	۶۲۶	اطروش کا طبرستان پر قبضہ	
اسد بن سامان		منصور بن اسحاق کی بغاوت	۶۳۳
ماوراء النہر پر نصر بن احمد سامانی کی گورنری		حسین بن علی کی سرکشی و گرفتاری	
نصر بن احمد اور اسماعیل بن احمد میں جنگ و مصالحت	۶۲۷	محمد بن جنید	
نصر و اسماعیل کی حکمت عملی		احمد بن سہل کی بغاوت	۶۳۴
اسماعیل بحیثیت گورنر ماوراء النہر		احمد بن سہل اور امیر اسماعیل	
اسماعیل سامانی اور عمرو بن لیث		احمد بن اسماعیل کا انجام	
عمرو بن لیث کی اسیری	۶۲۸	لیلیٰ بن نعمان دیلمی	
اسماعیل سامانی اور محمد بن زید		لیلیٰ کا نیشاپور پر قبضہ	۶۳۵
محمد بن زید کا قتل		معرکہ طوس	
اسماعیل کا رے پر قبضہ		لیلیٰ دیلمی کا قتل	
اسماعیل کا رے پر قبضہ		قراتکین کی ناکامی	
محمد بن ہارون کی گرفتاری		سیمجور اور ابن اطروش کی جنگ	
امیر اسماعیل سامانی کی وفات	۶۲۹	سرخاب [illegible] جرجان	۶۳۶
امیر اسماعیل سامانی کا کردار		ماکان بن کالی	
ابو نصر احمد بن اسماعیل سامانی		الیاس بن اسحاق کا خروج	
ولی عہد		الیاس کی شکست و پسپائی	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
سامانیوں سے ترکوں کی جنگ	۶۳۷	وشمگیر کی اطاعت	
سعید نصر سامانی کا رے پر قبضہ		ابو علی کا [illegible] پر قبضہ	
سعید نصر کی وفات		[illegible] کی مہم	
معرکہ [illegible]		حسن بن فیروزان کی بغاوت	
اسفار بن شیرویہ		رکن الدولہ ابن بویہ کی رے پر فوج کشی	۶۴۴
[illegible] طبرستان پر قبضہ	۶۳۸	امیر سعید نصر کی وفات	
ماکان کی طبرستان پر فوج کشی		باب ۷	۶۴۵
ابو جعفر [illegible] کی گرفتاری		امیر نوح بن امیر سعید نصر	
[illegible] کی [illegible] اطاعت		ابو الفضل [illegible]	
[illegible] خاتمہ		ابو الفضل [illegible]	
مرداویج اور ماکان کی جنگ		عبداللہ [illegible] کی سرکشی و اطاعت	
ابو سعید نصر اور [illegible]	۶۳۹	ابو علی اور رکن الدولہ کی جنگ	۶۴۶
ابو زکریا یحییٰ کی [illegible]		ابو علی کا رے پر قبضہ	
[illegible]		ابو علی کی معزولی	
[illegible] اور [illegible]		ابراہیم اور ابو علی کی [illegible]	
محمد بن [illegible] کی [illegible]	۶۴۰	ابراہیم بن احمد	۶۴۷
[illegible]		[illegible] کا قتل	
جعفر بن ابو جعفر کی اطاعت		ابو علی کا مرو پر قبضہ	۶۴۸
ابن [illegible] کی گرفتاری		ابو علی کی شکست	
مرداویج کی [illegible] اطاعت		ابو علی کی اطاعت	
محمد بن الیاس	۶۴۱	رکن الدولہ [illegible] ابو علی [illegible] جنگ	۶۴۹
محمد بن الیاس اور ماکان کی جنگ		محمد بن عبد الرزاق کی بغاوت	
[illegible] کا فرمان		محمد بن عبد الرزاق کی اطاعت	
[illegible] کی بغاوت	۶۴۲	رکن الدولہ کا طبرستان و جرجان پر قبضہ	۶۵۰
ابو علی بن [illegible]		منصور بن قراتکین کی جرجان پر فوج کشی	
جرجان کی فتح		وشمگیر کا جرجان پر قبضہ	
ابو علی کی رے پر فوج کشی			
ابو علی کا رے پر قبضہ	۶۴۳		

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
ابو علی کا دوبارہ خراسان پر تقرر		اہل جرجان کی بغاوت	
قلعہ طبرک کا محاصرہ	۶۵۱	ابو علی بن ابوالحسن	
ابو علی کی معزولی		ابو علی محمد بن عیسیٰ کی وزارت	
امیر نوح کی وفات		ابو علی محمد اور فائق کی جنگ	۶۵۸
عبد الملک بن امیر نوح		ابو علی بحیثیت گورنر خراسان	
محمد بن ماکان اور ابن عمید کی جنگ	۶۵۲	فائق بن ابوالحسن سیمجور	
محمد بن ماکان کی گرفتاری		طاہر بن فضل کی شکست و خاتمہ	
رکن الدولہ اور محمد بن مالک کے مابین مصالحت		بغراخان ترک کا بخارا پر قبضہ	
ابوالحارث منصور بن نوح		بغراخان کی فتوحات	۶۵۹
منصور کی خراسان پر فوج کشی		سبکتگین کی گورنری	
وشمگیر کی وفات		امیر نوح کا بخارا پر قبضہ	
ابو علی بن الیاس	۶۵۳	ابو علی اور محمود بن سبکتگین کی جنگ	۶۶۰
الیسع کا کرمان پر قبضہ		معرکہ طوس	
سلیمان بن ابو علی		ابو علی اور خوارزم شاہ	
سلیمان بن ابو علی اور گورتگین کی جنگ	۶۵۴	ابو علی کی گرفتاری و خاتمہ	
منصور اور بیستون میں مصالحت		امیر نوح سامانی کی وفات	۶۶۱
نوح بن منصور کی امارت		ابوالحارث منصور کی امارت	
طاہر بن خلف		ابوالقاسم اور بکتوزون	
قلعہ ارک کا محاصرہ		محمود کا نیشاپور پر قبضہ	۶۶۲
ابن سیمجور کی معزولی	۶۵۵	عبد الملک بن امیر نوح کی امارت	
ابوالعباس تاش کی گورنری		معرکہ مرو	۶۶۳
ابوالعباس کا محاصرہ جرجان		بکتوزون کا تعاقب	
ابوالحسن عتبی کا قتل	۶۵۶	محمود کا خراسان پر قبضہ	
ابوالعباس کی خراسان پر فوج کشی		دولت سامانی کا زوال	
ابوالعباس کی معزولی		امیر عبد الملک بن نوح کا خاتمہ	
ابوالعباس کی بغاوت		ابراہیم سامانی کی آخری کوشش	
ابوالعباس کی شکست و فرار	۶۵۷		

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
ابوالقاسم اور [illegible]	۲۶۳	**باب: ۹**	۲۷۱
ابوالقاسم اور منصور بن سبکتگین کی جنگ		سلطان محمود	
ابوالقاسم اور ایلک خان کی [illegible]		[illegible]	
ابوالقاسم کا قتل	۲۶۵	محمود اور اسمعیل	
باب: ۸	۲۶۶	محمود اور اسمعیل کی جنگ	
امارت غزنہ اور الپتگین		[illegible]	۲۷۲
[illegible] سبکتگین [illegible]		محمود کا خراسان پر قبضہ	
[illegible]		محمود اور آل [illegible]	۲۷۳
[illegible]		[illegible]	
[illegible]		خلف بن احمد کی سرکشی و اطاعت	
[illegible] سبکتگین		[illegible]	
[illegible]	۲۶۷	خلف کی سرکشی و اطاعت	
[illegible] کی سرکشی و اطاعت		سلطان محمود اور راجہ جے پال کی جنگ	۲۷۴
[illegible]		راجہ جے پال کی خودکشی	
راجہ جے پال اور سبکتگین کی جنگ		[illegible] پر حملہ	۲۷۵
راجہ جے پال کی [illegible]		[illegible]	
[illegible] خراسان پر سبکتگین [illegible]	۲۶۸	[illegible]	
[illegible] کا خطاب		خلف بن احمد [illegible]	
[illegible]		خلف بن احمد [illegible]	
سبکتگین اور ابو علی	۲۶۹	[illegible]	۲۷۶
[illegible]		سلطان محمود اور راجہ بجے رائے	
سبکتگین اور ایلک خان		راجہ بجے رائے [illegible]	
سبکتگین اور ایلک خان [illegible]		فتح ملتان	۲۷۷
سبکتگین کی [illegible]		[illegible]	
سبکتگین اور [illegible]	۲۷۰	سلطان محمود اور ایلک خان	
سبکتگین کی وفات		سلطان محمود [illegible]	
		[illegible]	

عنوان	صفحہ
[illegible] کا خراسان پر قبضہ	۲۷۸
[illegible] کی شکست [illegible]	۲۷۹
[illegible] کی [illegible]	
سلطان محمود اور ایلک خاں کی جنگ	
ایلک خاں کی شکست	۲۸۰
سلطان محمود اور نواسہ شاہ	
فتح بھیم نگر	
مال غنیمت	۲۸۱
سلطان محمود کا [illegible] پر قبضہ	
جنگ نارائن	
[illegible] سلطان محمود کا قبضہ	
سلطان محمود کی [illegible] پر فوج کشی	۲۸۲
ابو نصر محمد بن [illegible]	
سلطان محمود کا غرجستان پر قبضہ	
طغان خاں اور سلطان محمود کی [illegible]	
فتح نردین	۲۸۳
تھانیسر پر حملہ	
سلطان محمود اور ابو العباس مامون بن محمد	۲۸۴
ابو العباس کا قتل	
[illegible] کا قتل	
کشمیر پر فوج کشی	۲۸۵
راجہ ہردت کا قبول اسلام	
فتح متھرا	
قنوج کی مہم	۲۸۶
قلعہ [illegible] کی فتح	
راجہ چندرائے کا فرار	
مال غنیمت	

عنوان	صفحہ
جامع مسجد کی تعمیر	۲۸۷
[illegible] کا [illegible]	
[illegible] پال کا [illegible]	
شہر باری پر قبضہ	
سلطان محمود اور نندا کی جنگ	۲۸۸
سومنات کا [illegible]	
سومنات سے متعلق ہندوؤں کا عقیدہ	
[illegible] فرار	
[illegible] گجرات پر قبضہ	۲۸۹
[illegible]	۲۹۰
سلطان محمود اور راجہ پرم دیو	
[illegible] کی واپسی	
امیر [illegible] اور قابوس	۲۹۱
سلطان محمود اور قابوس	
سلطان محمود کا رے پر قبضہ	
مجد الدولہ کی گرفتاری	
[illegible] پر قبضہ	۲۹۲
منوچہر بن قابوس	
[illegible]	
مسعود کا نکاح	
اہل رے [illegible]	
بخارا پر قبضہ	
یوسف خاں کی بخارا پر فوج کشی و پسپائی	
سلطان محمود کا بخارا پر قبضہ	۲۹۳
سلطان محمود اور [illegible]	
ترکمانوں کی غارت گری	
[illegible] کی شکست [illegible]	۲۹۴

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
[illegible] کی سرکوبی		[illegible] کی اطاعت	۵۱۰
ترکمانوں کی غارت گری		[illegible] کی جنگ	
آذربائیجان کا تاوان	۴۹۵	طغرل بیگ	
طغرل بیگ اور [illegible] کی جنگیں		جغری بیگ داؤد اور طغرل بیگ	۵۱۱
فتح رے		سلطان مسعود کی واپسی خراسان	
سلطان محمود کی وفات		ترکمانوں کی سرکوبی	۵۱۲
سلطان محمود کی سیرت و کردار		[illegible]	
محمود کا نسب	۴۹۶	[illegible]	۵۱۳
[illegible] اور محمود	۵۰۱	[illegible] پر فوج کشی	
[illegible] محمود	۵۰۵	[illegible]	
		سلطان مسعود کی شکست	۵۱۴
باب: ۱۰	۵۰۶	[illegible] فتح	
سلطان مسعود		[illegible] کی روانگی	
سلطان مسعود کی حکومت		سلطان مسعود کی معزولی	۵۱۵
سلطان محمد کی گرفتاری			
ابوالقاسم احمد بن حسن	۵۰۷	باب: ۱۱	۵۱۶
علاء الدولہ بن کاکویہ		سلطان محمد	
[illegible] پر فوج کشی		[illegible] سلطان مسعود کا قتل	
علاء الدولہ کی اصفہان پر فوج کشی و فرار		[illegible]	
فتح [illegible]	۵۰۸	سلطان محمد کا قتل	۵۱۷
[illegible] پر قبضہ		[illegible]	
علاء الدولہ اور علی بن عمران		خان ترک کی اطاعت	
ابو منصور کی شکست و گرفتاری		[illegible] کی جنگ	
احمد نیالتگین کی بغاوت	۵۰۹	التونتاش کی وفات	۵۱۸
علاء الدولہ کی وفات		غزنی کے [illegible] پر قبضہ	
احمد نیالتگین کی [illegible]		[illegible] کی گرفتاری	
احمد نیالتگین کا انجام		جنگ سلطان مسعود اور طغرل بیگ	۵۱۹

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
ہندوؤں کی پیش قدمی و ہزیمت		احمد خان بن خضر خان کا قتل	
راجہ پال راے کی اطاعت		شہاب خان بن بغرا خان	
سلطان مودود کی وفات		سلطان سنجر اور محمد خان	
سلطان عبدالرشید بن سلطان محمود	۷۲۰	قدر خان	
سلطان عبدالرشید اور طغرل		قدر خان کی گرفتاری و قتل	۷۳۳
سلطان عبدالرشید کا قتل	۷۲۱	امیر تیمور	
فرخ زاد بن سلطان مسعود		محمد خان کی بغاوت	۷۳۴
نصرت الدین کی ذہنی کجی و بیباکی		سلطان سنجر کا سمرقند پر قبضہ	
شہاب الدین غوری کا غزنی پر قبضہ	۷۲۲	سنجر کا ارسلان خان کے قتل کا بدلہ	۷۳۵
دولت سبکتگین کا خاتمہ		قدر خان کا خروج	
باب: ۱۲	۷۲۳	ارسلان کی گرفتاری	
ریاست کاشغر و ترکستان کے ترک حکمران		حسین تگین	
ستق قراخان		شمس تگین خان	
بغرا خان		محمود خان بن ارسلان اور تاتار	۷۳۶
ایلک خان سلیمان	۷۲۸	سلطان سنجر اور گورخان	
ایلک خان بوراتگین		دولت خانیہ کا خاتمہ	
ایلک خان و سلطان محمود		گورخان کا کردار	۷۳۷
طغان خان	۷۲۹	[illegible]	
ارسلان خان	۷۳۰	باب: ۱۳	۷۳۸
قدر خان اور ارسلان خان کا خاتمہ	۷۳۱	سلاطین غور	
ابراہیم بن قدر خان کا قتل		[illegible] حسین	
طفغاج خان		محمد بن حسین کا قتل	
سمرقند کا محاصرہ		غزنی پر فوج کشی	
تگین کا بلخ پر قبضہ		علاء الدین کا ہرات و بلخ پر قبضہ	۷۳۹
سلطان ملک شاہ کا ترمذ پر قبضہ	۷۳۲	غزنی پر قبضہ	
فتح سمرقند		عز الدین اور شہاب الدین میں مناقشہ	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
علاء الدین اور شہاب الدین کی مصالحت		علاء الدین اور تاتاریوں کی لڑائی	۲۴۹
اوائل غیاث الدین	۲۴۰	علاء الدین ثانی	
شہاب الدین کا غزنی پر قبضہ		[illegible] کی قید	
شہاب الدین کی ملتان پر لشکر کشی		[illegible]	۲۵۰
اچھ پر قبضہ		[illegible]	
[illegible] پر قبضہ	۲۴۱	[illegible]	۲۵۱
شہاب الدین [illegible]		[illegible]	
[illegible]		[illegible]	
[illegible]	۲۴۲	[illegible]	۲۵۲
شہاب الدین اور [illegible]		[illegible]	
[illegible]		[illegible]	
[illegible]	۲۴۳	غیاث الدین کی وفات	۲۵۳
[illegible]		[illegible]	
خوارزم کا بادشاہ	۲۴۵	شہاب الدین [illegible]	
غیاث الدین اور سلطان شاہ		[illegible]	۲۵۴
سلطان شاہ [illegible]		[illegible]	
سلطان شاہ کی شکست	۲۴۶	[illegible]	۲۵۵
غیاث الدین [illegible]		شہاب الدین [illegible]	
تسخیر ہرات		[illegible]	
شہاب الدین کی [illegible]	[illegible]	تاج الدین [illegible] پر حملہ	
[illegible] کی شکست		[illegible] کی وفات	۲۵۶
فتح اجمیر	۲۴۷	[illegible]	
[illegible]		[illegible]	۲۵۷
[illegible]	۲۴۸	[illegible]	
[illegible]		شہاب الدین کی وفات	
[illegible]		[illegible] الدین	۲۵۸

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
شہاب الدین کی فتح دہلی		حسین بن خرمیل کی گرفتاری	
شہاب الدین کا کردار		ابن خرمیل کا خاتمہ	۷۶۷
تاج الدین یلدوز	۷۵۹	خوارزم شاہ کا طبرستان پر قبضہ	
بہاء الدین سام		قتل غیاث الدین محمود	
بہاء الدین سام کا انتقال		خوارزم شاہ کا غزنی پر قبضہ	
علاء الدین بن بہاء الدین	۷۶۰	تاز (یلدوز) کا لاہور پر قبضہ	۷۶۸
علاء الدین اور یلدوز		تاج الدین یلدوز کا خاتمہ	
یلدوز کا غزنی پر قبضہ		باب:۱۳	
غیاث الدین محمد	۷۶۱		۷۶۹
غیاث الدین اور حسین بن خرمیل		دولت دیلم	
خوارزم شاہ اور ابن خرمیل	۷۶۲	دیلم کا سلسلہ نسب	
خوارزم شاہ کا ہرات پر قبضہ		طبرستان کی تعمیر	
محاصرہ بلخ		شہریار بن مردویج کی سرکشی	۷۷۰
فتح بلخ		مازیار کی بغاوت	
محمد بن حسین غوری کی گرفتاری	۷۶۳	قارن بن شہریار کی اطاعت	
علاء الدین اور [illegible] کی جنگ		مازیار کی گرفتاری و قتل	۷۷۱
علاء الدین کا غزنی پر قبضہ		محمد بن اوس	
علاء الدین کی شکست و امان طلبی	۷۶۴	طبرستان پر حسن بن زید کا قبضہ	
عباس کی بغاوت و اطاعت		حسن اطروش	
خوارزم شاہ کا ترمذ پر قبضہ		اطروش کا طبرستان پر اقتدار	۷۷۲
فتح طالقان		دیلمی سپہ سالار	
والی سجستان کی اطاعت	۷۶۵	سرداران دیلم	
تاز (یلدوز) کی سرکشی		خراسان اور دیلم	
تاز (یلدوز) کی [illegible] پر فوج کشی		لیلیٰ بن نعمان	۷۷۳
ایبکن کی مراجعت و فتح	۷۶۶	سرخاب بن وہسوذان	
غیاث الدین اور خوارزم شاہ میں مصالحت		ماکان بن کالی	۷۷۴
ایبک کی کارگزاری		اسفار بن شیرویہ	

عنوان — صفحہ
اسفار اور ماکان کی جنگ
اسفار کا رے پر قبضہ ۷۷۵
حسن بن ابی ...
قلعہ موت
اسفار اور ابن سامان کی مصالحت
اسفار اور مرداویج
اسفار کا قتل
مرداویج کی فتوحات ۷۷۶
ہمدان پر قبضہ
فتح جرجان
ہمدان اور بلاد جبل کی تسخیر
ہنجار کا قتل ۷۷۷
اصفہان پر قبضہ
وشمگیر اور مرداویج
مطرف بن محمد کا قتل
مرداویج اور امیر نصر کی مصالحت

باب: ۱۵

دولت بنی بویہ ۷۷۸
بنی بویہ کی ابتداء
ابو شجاع کے بیٹوں کا تعاقب
علی بن بویہ اور ماکان ۷۷۹
ابن بویہ اور مرداویج
عماد الدولہ اور ابو الحسن کی
عماد الدولہ کا اصفہان پر قبضہ ۷۸۰
عماد الدولہ اور مرداویج
معز الدولہ کا خوزستان پر قبضہ

عنوان — صفحہ
عماد الدولہ اور یاقوت کی جنگ ۷۸۱
یاقوت کی شکست
مرداویج کا ارادہ
وشمگیر کا اصفہان پر قبضہ
ماکان کا رے پر قبضہ ۷۸۲
قتل مرداویج اور حکومت وشمگیر
ترکوں کی مرداویج سے بدگمانی
شب میلاد
مرداویج کا قتل
ترکی امراء ۷۸۳
وشمگیر کی تخت نشینی
ابو علی بن الیاس
ابن رائق اور ترک ۷۸۴

باب: ۱۶

رکن الدولہ حسن بن بویہ ۷۸۵
معز الدولہ ابو الحسن احمد بن بویہ
معز الدولہ اور علی بن کاکویہ کی جنگ
ماکان کا جرجان پر تصرف
علی بن بویہ کی فتوحات ۷۸۶
ابو بکر بن محمد بن یاقوت
معز الدولہ بن بویہ کا اہواز پر قبضہ ۷۸۷
علی بن بویہ کا کرمان پر قبضہ
ابن حمدان کی [illegible] کی جانب پیش قدمی
رکن الدولہ اور وشمگیر کی جنگ ۷۸۸
ابن بریدی اور امیر الامراء توزون
ماکان کا قتل

عنوان	صفحہ
ابن بریدی اور دیلم	۴۸۹
ابن بریدی اور ابن رائق	
سیف الدولہ اور ابن بریدی کی جنگ	
سیف الدولہ کی مراجعت موصل	
توزون کی معزولی	
ابن شیرزاد	۴۹۰
متقی کا اخراج اور مستکفی کی بیعت	
معز الدولہ کا بغداد پر قبضہ	
خلیفہ مستکفی کی گرفتاری	
مطیع کی خلافت	۴۹۱
عراقی املاک	
ابن حمدان کی بغداد پر فوج کشی	
ابن حمدان اور معز الدولہ میں مصالحت	۴۹۲
معز الدولہ کا بصرہ پر قبضہ	
فتح موصل	
رکن الدولہ کا رے پر قبضہ	۴۹۳
رکن الدولہ کا طبرستان اور جرجان پر قبضہ	
عمران بن شاہین	۴۹۴
عماد الدولہ کی وفات	
عضد الدولہ کی حکومت	
معز الدولہ	
مہلبی کی وزارت	۴۹۵
منصور بن قراتکین	
منصور اور وشمگیر کی جنگ	
اصفہان پر رکن الدولہ کا قبضہ	
امیر نوح اور منصور میں مصالحت	۴۹۶

عنوان	صفحہ
ابو علی بن محتاج کی معزولی	
خراسان میں نئی بلاء	
رکن الدولہ اور ابو علی میں مصالحت	۴۹۷
روزبہان کا خروج	
روزبہان اور معز الدولہ کی جنگ	
روزبہان کا خاتمہ	۴۹۸
ماکان کی بغاوت	
معز الدولہ کی موصل پر فوج کشی	
معز الدولہ اور ناصر الدولہ میں مصالحت	
بختیار کی ولی عہدی	
رکن الدولہ کا طبرستان اور جرجان پر قبضہ	۴۹۹
بغداد میں شیعہ سنی فساد	
وفات وزیر مہلبی	
معز الدولہ اور ناصر الدولہ	
معز الدولہ اور قرامطہ	۵۰۰
قرامطیوں کے بصرہ پر حملے	
معز الدولہ کا عمان پر قبضہ	۵۰۱
وفات معز الدولہ	
باب: ۱۷	۵۰۲
عز الدولہ بختیار بن معز الدولہ	
ابو الفضل عباس بن حسین کی وزارت	
رے پر فوج کشی	
بختیار کی بیعت	
ابو علی بن الیاس	۵۰۳
عضد الدولہ اور الیسع کی جنگ	
عضد الدولہ کا کرمان پر قبضہ	

عنوان	صفحہ
المطیع کا انتقال	
حسنویہ بن حسین کردی اور سلار کی جنگ	۸۰۴
وزیر ابن عمید کی بغاوت	
اہل کرمان کی بغاوت	
عضد الدولہ کی کرمان پر فوج کشی	۸۰۵
باغیوں کی سرکوبی	
وزیر ابو الفضل کا ظلم و ستم	
ابو الفضل عباس کی معزولی	
محمد بن بقیہ کی وزارت	
عز الدولہ اور سبکتگین	۸۰۶
ابو تغلب بن ناصر الدولہ	
عز الدولہ کا موصل پر قبضہ	
ابو تغلب اور عز الدولہ میں مصالحت	۸۰۷
ابو تغلب کی عہد شکنی و اطاعت	
ترکوں اور دیلمیوں میں فساد	
سبکتگین کے خلاف سازش	۸۰۸
ترکوں کی بغاوت	
عز الدولہ کی نظر بندی	
محاصرہ واسط	۸۰۹
عضد الدولہ اور ترکوں کی جنگ	
خلیفہ طائع کی مراجعت بغداد	
عضد الدولہ کی حکمت عملی	
عز الدولہ کی گرفتاری	۸۱۰
خلیفہ طائع اور عضد الدولہ	
عضد الدولہ اور ابن بقیہ کی جنگ	
رکن الدولہ اور عضد الدولہ	۸۱۱
عز الدولہ کی رہائی	

عنوان	صفحہ
ابن بقیہ کا قتل	۸۱۲
معرکہ بختیار	
جنگ اہواز	
عامہ اور وزیر کی جنگ	
کرمان کے باغیوں کی سرکوبی	۸۱۳
عضد الدولہ کی بد عہدی	
رکن الدولہ کی وفات	
رکن الدولہ کی سیرت و کردار	۸۱۴
باب: ۱۸	۸۱۵
عضد الدولہ بن رکن الدولہ	
عضد الدولہ اور عز الدولہ کی جنگ	
ابن شاہین کی اطاعت	
عضد الدولہ کی بصرہ پر فوج کشی	
قبائل مضر و ربیعہ میں مصالحت	
وزیر السلطنت ابن بقیہ کی گرفتاری	۸۱۶
وزیر ابن بقیہ کا انجام	
عضد الدولہ کا عراق پر قبضہ	
عضد الدولہ کی عہد شکنی	
عز الدولہ کا قتل	۸۱۷
عضد الدولہ اور ابو تغلب	
بلاد موصل اور عضد الدولہ کا قبضہ	۸۱۸
عز الدولہ اور بنی شیبان	
مضر کا قتل	
ابن مسیب	
ورد بن منیر کی گرفتاری	۸۱۹
حسنویہ بن حسین کردی	
عضد الدولہ اور ہمدان پر قبضہ	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
عضد الدولہ اور عز الدولہ		شرف الدولہ اور ابوالحسن	
عضد الدولہ کا رے اور ہمدان پر قبضہ	۸۲۰	ابوالحسین کا فرار	۸۲۸
جرجان فتح		اہواز اور بصرہ پر شرف الدولہ کا قبضہ	
معرکہ استرآباد		صمصام الدولہ کی گرفتاری	
جرجان کا محاصرہ	۸۲۱	ترک اور دیلمیوں میں فساد اور مصالحت	۸۲۹
عضد الدولہ کا بلاد ہکاریہ پر قبضہ		صمصام الدولہ کا انجام	
عضد الدولہ کی وفات		جنگ قرمیسین	۸۳۰
عضد الدولہ کی سیرت و کردار		قراتکین کا قتل	
باب: ۱۹	۸۲۲	شکر خادم کی گرفتاری و رہائی	
فخر الدولہ بن رکن الدولہ		شرف الدولہ کی وفات	۸۳۱
صمصام الدولہ بن عضد الدولہ و شرف الدولہ بن		بہاء الدولہ بن عضد الدولہ	
عضد الدولہ		صمصام الدولہ اور ابوعلی بن شرف الدولہ	
شرف الدولہ کا فارس پر قبضہ		فخر الدولہ کا اہواز پر قبضہ	
شرف الدولہ کا بصرہ پر حملہ		فخر الدولہ کی مراجعت	۸۳۲
مؤید الدولہ کی وفات	۸۲۳	بہاء الدولہ کا بصرہ اور ارجان پر قبضہ	
فخر الدولہ کی حکومت		بہاء الدولہ اور صمصام الدولہ کی مصالحت	
ابوالعباس بن تاش کی بغاوت		بہاء الدولہ کی مراجعت بغداد	۸۳۳
محمد بن ناصر کی بغاوت		ابن معلم ابوالحسن	۸۳۴
باد کردی اور دیلم	۸۲۵	ابن معلم کا قتل	
باد کردی		پسران بختیار کا خروج اور قتل	
باد کردی کی فتوحات		بہاء الدولہ اور صمصام الدولہ کی جنگ	۸۳۵
باد کردی اور زیاد بن شہرز کی جنگ		وزیر ابونصر سابور	
میافارقین کا محاصرہ		صمصام الدولہ کا اہواز پر قبضہ	۸۳۶
باد کردی کی موصل پر فوج کشی	۸۲۶	بصرہ پر قبضہ	
صمصام الدولہ کا عمان پر قبضہ		شکر استاذ کی رہائی	۸۳۷
قرامطہ کا کوفہ پر قبضہ	۸۲۷	وزیر ابن سعدان کی وفات	
قرامطہ کی شکست و پسپائی		ابوالعباس احمد بحیثیت وزیر السلطنت	

عنوان	صفحہ
باب: ۴۰	۸۳۶
مجد الدولہ ابو طالب بن فخر الدولہ	
بہاء الدولہ ابو نصر بن عضد الدولہ و سلطان الدولہ	
[illegible] بن بہاء الدولہ	
[illegible] بن حسین کا انتقال	
ابو علی بن اسماعیل	
بہاء الدولہ اور ابو علی بن اسماعیل کی جنگ	۸۳۹
قتل صمصام الدولہ	
بہاء الدولہ کا فارس اور خوزستان پر قبضہ	
ابو نصر بن بختیار کا قتل	
وزیر ابو علی بن اسماعیل کا قتل	۸۴۰
طاہر بن خلف اور ابو موسیٰ کی جنگ	
[illegible] کا محاصرہ بغداد	۸۴۱
[illegible] اور [illegible] کی پسپائی	
ابو جعفر اور ابو علی میں جنگ	
بہاء الدولہ اور ابو جعفر	
عمید الدولہ کی گرفتاری	۸۴۲
[illegible] عمید الدولہ اور [illegible] کی پسپائی	
علاء الدولہ ابو جعفر	۸۴۳
بہاء الدولہ کی مراجعت بغداد	
بدر بن حسنویہ کی امداد طلبی	
ابو الحسن بن مزید اور سلطان بہاء الدولہ کی وفات	۸۴۴
سلطان الدولہ ابو شجاع	
شمس الدولہ اور مہذب الدولہ	
فخر الملک [illegible] کا قتل	
ابن سہلان کی وزارت	

عنوان	صفحہ
سلطان الدولہ اور ابن سہلان	۸۴۵
سلطان الدولہ اور ترکوں میں مصالحت	۸۴۶
ابو الفوارس کی بغاوت	
سلطان الدولہ اور ابو الفوارس میں مصالحت	
مشرف الدولہ اور سلطان الدولہ	
مشرف الدولہ اور سلطان الدولہ کے مابین مصالحت	
ابن ماکولا کا اہواز پر قبضہ	۸۴۷
[illegible] ترکی کی [illegible]	
وزیر ابو القاسم	
وزیر ابو القاسم مغربی کی معزولی	۸۴۸
باب: ۴۱	۸۴۹
ابو کالیجار بن سلطان و جلال الدولہ بن بہاء	
الدولہ بن علاء الدولہ ابو جعفر بن کاکویہ	
ابو کالیجار اور ابو الفوارس کی جنگ	
ابو کالیجار اور ابو الفوارس میں مصالحت	۸۵۰
ابو کالیجار کا اہواز پر قبضہ	
شرف الدولہ کی وفات	
جلال الدولہ	
جلال الدولہ کا بغداد پر قبضہ	
ابن کاکویہ اور [illegible]	۸۵۱
ابن کاکویہ اور [illegible]	
[illegible] ترکمان [illegible]	۸۵۲
[illegible] کی [illegible]	
جلال الدولہ [illegible] کی [illegible]	
ابو کالیجار کا بصرہ پر قبضہ	

عنوان	صفحہ
ابو کالیجار کا کرمان پر قبضہ	۸۵۳
غز دیلمیوں کی اطاعت	
ابو کالیجار کو واسط پر قبضہ	
ابو کالیجار اور جلال الدولہ کی جنگ	۸۵۴
سلطان محمود کا رے پر قبضہ	
اہل اصفہان کی سرکشی اور سرکوبی	
غز	۸۵۵
غز ترکوں کی اصفہان اور رے میں غارت گری	
غز ترکوں کی آذربائیجان میں لوٹ مار	
ابو کالیجار اور غز ترکوں میں مصالحت	۸۵۶
غز ترکوں کا رے پر قبضہ	
ہمدان پر قبضہ	
[illegible]	
مسعود بن سبکتگین کا اصفہان پر قبضہ	۸۵۷
ہمدان اور رے پر قبضہ	
وزیر ابو علی کا قتل	
قائم بامر اللہ کی خلافت	۸۵۸
بغداد میں شورش	
بارسطغان اور بلدرک کی شکایت	
وزیر عمید الملک کی معزولی	۸۵۹
ترکوں کی بغاوت و اطاعت	
ابو القاسم والی بصرہ اور [illegible] خروج	
جلال الدولہ کا اخراج اور واپسی	۸۶۰
وزارت میں ردوبدل	
جلال الدولہ پر ترکوں کی یورش	
بارسطغان [illegible]	۸۶۱
جلال الدولہ اور بارسطغان کی جنگ	
[illegible]	

عنوان	صفحہ
جلال الدولہ و ملک الملوک کا خطاب	۸۶۲
جلال الدولہ اور ابو کالیجار میں مصالحت	
ابو کالیجار کا بصرہ پر قبضہ	
ابو کالیجار اور علی بن بطال	۸۶۳
مہذب کا خاتمہ	
علی بن بطال کا قتل	
جلال الدولہ کی وفات	۸۶۴
ابو کالیجار کی حکومت	
ملک العزیز کا فرار	
ابو کالیجار کی بغداد میں آمد	
علاء الدولہ کا ہمدان پر قبضہ	۸۶۵
[illegible] کا فرار	
[illegible] کا اصفہان پر قبضہ	
علاء الدولہ کا محاصرہ اصفہان	۸۶۶
علاء الدولہ ابو جعفر بن کاکویہ کی وفات	
ابو منصور اور ابو حرب کی چپقلش	
ابو منصور اور ابو حرب کی مصالحت	
ابن نیال اور [illegible] الدولہ	۸۶۷
طغرل بیگ کا رے پر قبضہ	
طغرل بیگ کی فتوحات	
اصفہان پر قبضہ	۸۶۸
طغرل بیگ اور ابو کالیجار میں مصالحت	
باب ۴۲	۸۷۰
آل بویہ کا آخری دور	
ابو منصور فلاستون کا شیراز پر قبضہ	۸۷۱
ابو طاہر الملک الرحیم	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
الفتکین کی مصر پر [illegible]		خلیفہ قائم اور بساسیری کی کشیدگی	
ابو محمود [illegible] کی گرفتاری		ابو الحارث کا [illegible]	
ابو محمود اور قسام [illegible] کی جنگ	۸۷۱	بساسیری	۸۷۸
[illegible] پر قبضہ		بساسیری اور رئیس الرؤساء کی کشیدگی	
[illegible] کی [illegible]		ترکوں کا [illegible] پر حملہ	
[illegible] پر قبضہ		طغرل بیگ کے [illegible] ترکوں کی [illegible]	
ملک الرحیم اور [illegible] کی جنگ		طغرل بیگ کی بغداد میں آمد	۸۷۹
ملک الرحیم [illegible] کی جنگ	۸۷۲	بغداد میں [illegible] کا قتل	
ملک الرحیم کی شکست		بغداد میں [illegible]	
[illegible] پر قبضہ		ملک الرحیم کی گرفتاری	
[illegible] کی جنگ	۸۷۳	[illegible]	۸۸۰
[illegible] پر قبضہ		طغرل بیگ کا بغداد پر قبضہ	
[illegible]		[illegible]	
[illegible]		**باب ۳۳**	۸۸۱
[illegible]	۸۷۴	امارت علویین طبرستان	
ملک الرحیم کا [illegible] پر قبضہ		دولت اطروش	
ملک الرحیم کا [illegible] پر قبضہ		اطروش	
[illegible] پر قبضہ	۸۷۵	اطروش اور [illegible]	
[illegible]		اطروش کا [illegible]	
[illegible] کی جنگ		اطروش کا [illegible] پر قبضہ	۸۸۲
[illegible] کا قیام	۸۷۶	[illegible] پر قبضہ	
[illegible] کا قبضہ		[illegible]	
[illegible]		اطروش کا جرجان پر قبضہ	
[illegible] کی [illegible]		[illegible] پر قبضہ	۸۸۳
[illegible]	۸۷۷	اطروش کی وفات	۸۸۴
[illegible]		[illegible] اطروش	
		[illegible] اطروش کی حکومت	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
فخر الدولہ اور مؤید الدولہ کی جنگ		روسیوں اور مرزبان کی جنگ	
فخر الدولہ کا جرجان پر قبضہ	۸۸۵	روسیوں کی پامالی اور فرار	
طبرستان پر قبضہ		مرزبان کی رے کی جانب پیش قدمی	۸۹۲
اسپہبد کا جبل شہریار پر قبضہ		مرزبان کی ہزیمت و گرفتاری	
قابوس کا جرجان پر تسلط	۸۸۶	محمد بن عبدالرزاق	
قابوس اور مرزبان		دیسم کردی اور علی بن جعفر کی جنگ	۸۹۳
قابوس کی معزولی		دیسم کردی اور معز الدولہ	
قابوس کا قتل		دیسم کردی کی گرفتاری	
منوچہر بن قابوس	۸۸۷	مرزبان کی وفات	۸۹۴
منوچہر کی وفات نوشیروان کی حکومت		جستان بن مرزبان	
بنو زیار کا خاتمہ		جستان اور ابراہیم کی کشمکش	
باب: ۳۴	۸۸۸	مستجیر باللہ کا قتل	
دولت آذربائیجان		جستان اور ناصر کی گرفتاری	۸۹۵
دولت مسافر دیلمی		جستان اور ناصر کا قتل	
دیسم بن ابراہیم کردی		ابراہیم بن مرزبان کا اردبیل پر قبضہ	
دیسم اور لشکری کی جنگ		ابراہیم اور رکن الدولہ	
محاصرہ اردبیل		ابراہیم اور آذربائیجان کا اردبیل پر قبضہ	
دیسم کی شکست		ابراہیم اور رکن الدولہ	
لشکری کا قتل	۸۸۹	ابراہیم کا آذربائیجان پر تسلط	
لشکرستان بن لشکری		روادیوں کی مراغہ میں قدرت گری	۸۹۷
محمد بن مسافر دیلمی		روادیوں کی سرکوبی	
دیسم بن ابراہیم کردی اور صعلوک بن محمد		طغرل بیگ کا آذربائیجان پر قبضہ	
مرزبان بن محمد کا آذربائیجان پر قبضہ		فضلون کردی	
وزیر ابوالقاسم اور مرزبان میں کشیدگی	۸۹۰	باب: ۳۵	۸۸۹
وزیر ابوالقاسم اور مرزبان میں مصالحت		ملوک بطیحہ	
روسیوں کا مراغہ پر قبضہ		ابن شاہین	
روسیوں مراغہ میں قتل عام	۸۹۱	عمران اور ابو جعفر	

عنوان	صفحہ
عمران اور سبکتگین کی جنگ	
معز الدولہ اور عمران میں مصالحت	۹۰۰
عمران کی عہد شکنی	
عمران اور عز الدولہ بختیار	
عمران بن شاہین کی وفات	۹۰۱
حسن بن عمران	
حسن بن عمران کی اطاعت	
قتل حسن بن عمران	
ابو الفرج کا قتل	
ابو المعالی کی معزولی	۹۰۲
مظفر بن علی	
مہذب الدولہ کی حکومت	
ابو العباس ابن واصل	
ابن واصل اور مہذب الدولہ	۹۰۳
ابن واصل کا بطیحہ پر قبضہ	
ابن واصل اور مہذب الدولہ کی جنگ	
مہذب الدولہ کا بطیحہ پر قبضہ	
بطیحہ کی طرف مہذب الدولہ کی واپسی	
ابن واصل کی اہواز پر فوج کشی	۹۰۴
ابن واصل کا قتل	
ابو عبد اللہ محمد اور ابو الحسن احمد	
مہذب الدولہ کی وفات	
ابو محمد حسین بن بکر شرابی	
ابو نصر بن مروان کا بطیحہ پر قبضہ	۹۰۵
اہل بطیحہ کی بغاوت	
اہل بطیحہ کی سرکوبی	
ابو کالیجار کا بطیحہ پر قبضہ	

عنوان	صفحہ
بطیحہ میں ابن ابی الخیر کی حکومت	۹۰۶
مہذب الدولہ اور صدقہ کی جنگ	
نصر بن نعیم بن مہذب الدولہ	
منصور بن صدقہ کا انجام	۹۰۷
بنو معروف کی بطیحہ سے جلاوطنی	
باب ۲۲	۹۰۸
امرائے دینور وصامغان	
دولت بنو حسنویہ	
حسنویہ بن حسین کردی	
حسنویہ کا کردار	
ہمدان کی جنگ	۹۰۹
ابو النجم بدر بن حسنویہ کی حکومت	
پسران حسنویہ کا انجام	
جنگ بدر بن حسنویہ وعساکر شرف الدولہ	
قراتکین اور بدر بن حسنویہ	۹۱۰
ناصر الدولہ کا لقب	
بدر بن حسنویہ اور ابو جعفر کا محاصرہ بغداد	
بدر بن حسنویہ کی اطاعت	
ہلال بن بدر	۹۱۱
ہلال کا شہرزور پر قبضہ	
بدر بن حسنویہ کی گرفتاری	
ابو الفتح بن عنان کی قرمیسین پر فوج کشی	
ہلال اور فخر الملک کی جنگ	۹۱۲
ہلال کی گرفتاری اور ہلاکت	
طاہر بن ہلال کا شہرزور پر قبضہ	
بدر بن حسنویہ کا قتل	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
طاہر بن ہلال کی گرفتاری	۹۱۳	ابوالشوک کی وفات	
ہلال بن بدر کا خاتمہ		ینال کا قرمیسین پر قبضہ	
ابوالشوک اور طاہر بن ہلال کی جنگ		سعدی بن ابوالشوک	
طاہر بن ہلال کا خاتمہ		سعدی بن ابوالشوک اور مہلہل کی جنگ	۹۱۷
ابوالشوک اور علاء الدولہ بن کاکویہ	۹۱۴	سعدی بن ابوالشوک کی گرفتاری	
تاتاریوں کی [illegible] پر یلغار		سعدی بن ابوالشوک کی رہائی	
ابوالشوک کی اطاعت		سعدی بن ابوالشوک اور تاتاریوں کی جنگ	
ابوالفتح بن ابوالشوک		ینال کا قلعہ سیروان پر قبضہ	۹۱۸
ابوالفتح بن ابوالشوک کی شکست و گرفتاری		فتح شہرزور	
ابوالشوک کی [illegible] پر فتح	۹۱۵	[illegible] اور تاتاریوں کی جنگ	
ابوالشوک اور علاء الدولہ میں مصالحت		مہلہل کی شکست اور قتل	
ابوالشوک اور مہلہل میں مصالحت		سلطان طغرل بیگ اور مہلہل سعدی	۹۱۹
ابراہیم ینال کا [illegible] پر قبضہ		ابن الشوک اور ابوالفتح کی جنگ	
ابراہیم ینال کا [illegible] پر قبضہ	۹۱۶	مہلہل کی گرفتاری	
ابوالشوک اور مہلہل میں [illegible]		بدر بن مہلہل کی شہرزور کی جانب پیش قدمی	
		بنی عیار کا زوال	۹۲۰

ہند کے بت کدوں میں پہلا بت شکن

از: محمد اقبال سلیم گاہندری

تاریخ ابن خلدون کے زیر نظر حصے میں غزنوی اور غوری سلاطین کے دو مختلف ادوار یکجا کیے گئے ہیں کہ دونوں کی سرگرمیوں کا محور مشترک ہے۔ یعنی برصغیر ہندوستان۔ جس کی تسخیر کا عزم لے کر سکندر جیسا کشور کشا [illegible] آندھی کی طرح آیا تھا لیکن جہلم کی بپھری ہوئی لہروں کے تھپیڑے کھا کر ناکام واپس چلا گیا۔ اس کی ایک خاص وجہ تھی وہ یہ کہ ہندوکش کی برف سے ڈھکی ہوئی چوٹیوں، کشمیر کی گل پوش وادیوں، دریائے سندھ کے علاوہ آگے [illegible] کے دوآبہ۔ [illegible] سے کالنجر، قنوج اور کاٹھیاواڑ تک پھیلے ہوئے مندروں میں براجمان بت صدیوں سے بت شکن کی راہ دیکھ رہے تھے۔

بہادر، منصف مزاج، خدا پرست امیر سبکتگین نے اپنے فرزند ارجمند محمود کو قلعے کے اندر نہیں بلکہ جنگ کے میدان میں شہسواری، شمشیر زنی، تیغ بازی، تیر اندازی اور بت شکنی کی عملی تعلیم دی تھی۔ ابھی وہ مشکل سے پندرہ سال ہی کا تھا کہ اسے فیصلہ کن جنگ کے میدان میں شاہی لشکر کے بائیں بازو کی کمان سونپ دی گئی اور اس کے سامنے شمالی ہند کے سرکش بت پرست راجہ انند پال کی سپاہ کا حد نگاہ تک پھیلا ہوا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ یہ اسی نوخیز جوان کی بے جگری اور بے خوفی تھی۔ جس نے دشمن کو صلح کی درخواست کرنے پر مجبور کیا تھا۔

لیکن امیر سبکتگین کے بے وقت انتقال کی خبر سنتے ہی انند پال نے یہ سوچ کر سر اٹھایا کہ غزنی کا یہ کمسن ناتجربہ کار نوجوان سلطان جنگ کے شعلوں سے زندگی کا دامن بچانے کی کوشش کرے گا۔ لیکن وہ لاہور ہی میں تھا کہ اپنے ٹڈی دل کو کمک لانے سے پہلے بھی نہ پایا تھا کہ غزنی کے صبا رفتار شہسوار اپنے پرعزم سردار کی قیادت میں ایک رات کے برف کے بے آواز گالوں کی طرح راوی کے کنارے اترے اور اگلے روز انہی طوفانی یلغار میں انند پال کے بے ترتیب ٹڈی دل کو گھوڑوں کی ٹاپوں تلے روندتے ہوئے لاہور پر قابض ہو گئے۔ اب ہر شہر کے دروازے اس کے سامنے چوپٹ کھلے پڑے تھے اور گھوڑے کی زین پر خاموش بیٹھا ہوا فاتح مشرقی اور شمالی افقوں کے پار جانے کیا دیکھ رہا تھا۔

اس نے زین پر بیٹھے بیٹھے آئندہ کے مستقبل کی تدبیریں سوچیں اور پھر ہر سال انہیں باقاعدگی سے روشن اور ہموار کرتا رہا۔ ملتان سے بھیرہ، نگر سے ہندوراج، کالنجر سے قنوج اور گوالیار سے گجرات کاٹھیاواڑ تک ایک ایک بت کدے کی حفاظت کے لیے بت پرستوں کی ٹڈی دل فوجیں قدم قدم پر ہمالیہ کی طرح ابھریں اور وہ انہیں روئی کی طرح دھنکتا سومنات کے مندر تک بے روک ٹوک بڑھتا چلا گیا۔ اس زمانے میں سومنات آریہ ورت کا سب سے بڑا شکتی مان دیوتا مانا جاتا تھا۔ اس کے پاؤں دھونے کے لیے ہر روز سونے کے برتنوں میں گنگا سے پانی آتا تھا۔ [illegible] ہیرے اور جواہر جڑے تھے۔ کمرے کی چھت سے سونے کی بیلوں میں ڈھلی زنجیر لٹکی تھی اور اس کے سرے سے کئی سنہری اور روپہلی گھنٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ رقا

[illegible] ہو جائیں۔

[illegible] سومنات [illegible]

[illegible]

اور آج صدیوں بعد [illegible] سلطان محمود و شہاب الدین غوری [illegible] ایک بار پھر للکار رہے ہیں۔

تازہ خواہی داشتن داغ ہائے سینہ را
گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را

علامہ ابن خلدون [illegible] سومنات کی تسخیر [illegible] رہا ہے۔

باب : ۱

امارت بنی مزید

دبیس بن علی بن مزید

جس وقت بنو بویہ کا زمانہ ختم ہو گیا اور (تاتاریوں) نے انہیں مغلوب و مقہور کر دیا اور حکومت و سلطنت کی عنان طغرل بک بادشاہ سلجوقیہ نے اپنے قبضہ اقتدار میں لے لی اسی وقت سلطان موصوف دارالخلافہ بغداد آیا اور خلافت مآب کی جانب سے منبروں پر اپنے نام کا خطبہ پڑھا اور الملک الرحیم آخری ملوک بنی بویہ کو گرفتار کر لیا۔ جیسا کہ یہ واقعات بالتفصیل[1] بنو بویہ کے حالات میں مذکور ہو چکے ہیں۔

معرکۂ سنجار: بساسیری نے الملک الرحیم کے واسطے بغداد کی جانب سے روانہ ہونے سے قبل سلطان طغرل بک سے جنگ کے ارادہ سے مجتمع ہو کر کوچ کر دیا تھا۔ قطلمش جو طغرل بک کا چچازاد بھائی اور روم کے بادشاہوں کا مورث اعلیٰ اور قلج ارسلان کی اولاد سے تھا۔ اس معرکے میں (تاتاریوں) کے خلاف اس کا ہم خیال تھا۔ مجتمع ہو کر روانہ ہوا تو نصر ان کے ہمرکاب تھا۔ قریش بن بدران والی موصل وغیرہ بھی اس کی رکاب میں تھے۔ چنانچہ دبیس اور بساسیری نے بمقام سنجار میں معرکہ آرائی کی۔ سلطان طغرل بک نے ان لوگوں کو پہلے ہی معرکہ میں شکست دی۔ قریش زخمی ہو کر میدان جنگ سے دبیس کی خدمت میں آیا۔ دبیس نے اسے تسلی دی اور اس کے ہمراہ موصل کی طرف چلا گیا۔ موصل میں سب نے متفق ہو کر دوبارہ جنگ کی رائے قائم کی۔ دبیس، قریش اور بساسیری نے اپنی اپنی فوجیں آراستہ کر کے رحبہ کی جانب خروج کیا۔ نتیجہ اصحاب حران اور رقہ کا ایک جم غفیر ان لوگوں کی رکاب میں تھا۔ سلطانی لشکر نے ہزار دست کی افسری میں جو کہ امراء سلجوقیہ میں سے ایک نامور شخص تھا ان لوگوں کا تعاقب کیا اور چار منزلیں طے کر کے ان کے سروں پر پہنچ کر حملہ کر دیا۔ ان لوگوں کو شکست ہوئی۔ سلطانی لشکر بہت سا مال غنیمت اور قیدیوں کو لے کر واپس ہوا۔

سلطان طغرل بک اور دبیس کی مصالحت: اس جنگ کے بعد دبیس اور قریش نے ہزار دست کے پاس کہلا بھیجا کہ اب ہم لوگ بے دست و پا ہو گئے ہیں اور زمین ہم پر تنگ ہو رہی ہے۔ سلطان طغرل بک ہم لوگوں کے حال پر رحم

---

[1] یہ واقعات [illegible]

رہ نہ گیا۔ ان لوگوں نے دست تعدی دراز کیا۔ عوام الناس سے اور ان لوگوں سے تو تو میں میں ہو گئی۔ نظام حکومت درہم برہم ہو گیا۔ خلافت مآب نے سیف الدولہ صدقہ کے پاس ان زیادتیوں اور ظلم کی شکایت لکھ بھیجی۔ صدقہ نے جواباً کہلا بھیجا کہ آپ کمشتکین کو بغداد سے نکال دیجئے ابھی سارا انتظام اور امن و امان قائم ہو جائے گا۔ چنانچہ خلافت مآب نے کمشتکین قیصری کو ماہ ربیع الآخر ۴۹۶ھ میں بغداد سے نہروان کی جانب روانہ کر دیا۔ سیف الدولہ صدقہ چلا گیا اور دار الخلافت بغداد میں سلطان محمد کے نام کا خطبہ دوبارہ پڑھا جانے لگا۔

صدقہ کا واسط پر قبضہ کمشتکین قیصری بغداد سے نکل کر واسط پہنچا اور سلطان برکیاروق کے نام کا خطبہ پڑھے جانے کا حکم دیا۔ صدقہ کو اس کی خبر ہوئی فوراً واسط کی جانب کوچ کیا اور پہنچتے ہی کمشتکین کو واسط سے نکال دیا۔ اس عرصہ میں ابو الغازی بھی واسط پہنچ گیا۔ دونوں نے جمع ہو کر کمشتکین کا تعاقب کیا۔ کمشتکین گھبرا گیا۔ امن کی درخواست کی۔ صدقہ نے اسے امن دی اور عزت و احترام سے پیش آیا اور واسط میں دوبارہ سلطان محمد کے نام کا خطبہ پڑھا گیا اور ان کے نام کے بعد خطبہ میں صدقہ اور ابو الغازی کا نام بھی داخل کیا گیا اور ہر ایک نے اپنے بیٹے کو واسط کی حکومت پر مامور کر کے مراجعت کی۔ ابو الغازی دار الخلافت بغداد کی جانب روانہ ہوا اور صدقہ نے حلہ کا راستہ لیا مگر منصور کو ابو الغازی کے ہمراہ روانہ کیا اور صدقہ نے حلہ کا راستہ لیا۔ مگر منصور کو ابو الغازی کے ہمراہ دار الخلافت بغداد خلیفہ مستظہر کو راضی کرنے بھیج دیا جس بات کی تھی خلافت مآب راضی ہو گئے۔

صدقہ کا ہیت پر قبضہ ان واقعات کے بعد صدقہ نے ہیت پر بھی قبضہ کر لیا۔ سلطان برکیاروق نے ہیت بہاء الدولہ ثروان بن وہب بن وہیبہ کو بطور جاگیر مرحمت کیا تھا۔ بنو عقیل کی ایک جماعت صدقہ کے پاس تھی۔ کسی بات پر صدقہ اور بہاء الدولہ میں ان بن ہو گئی۔ نتیجہ بنو عقیل بھی صدقہ کی جانب مائل ہو گئے۔ اسی اثنا میں بہاء الدولہ حج کرنے چلا گیا۔ کچھ عرصہ بعد حج کر کے واپس آیا تو صدقہ نے مزاحمت کی اور اپنے بیٹے دبیس کو ثروان کے پاس بھیجا اور کہلا بھیجا کہ شہر ہمارے حوالے کر دو۔ ثروان کے نائب محمد بن رافع بن رفاع بن ضبیعہ بن مالک بن مقلد نے جو اس وقت والی ہیت تھا اس سے انکار کیا۔ صدقہ جب واسط سے فارغ ہو چکا تو ہیت کی طرف کوچ کر دیا۔ منصور بن کثیر اپنے چچا زاد ثروان کی طرف سے فوجیں لے کر لڑنے کو نکلا۔ دونوں میں معرکہ کارزار گرم ہو گیا۔ دوران جنگ میں شہر ہیت کے چند لوگ صدقہ سے مل گئے اور انہوں نے شہر پناہ کا دروازہ کھول دیا۔ صدقہ شہر میں داخل ہو گیا۔ منصور نے یہ رنگ دیکھ کر اطاعت قبول کی اور شہر صدقہ کے حوالے کر دیا۔ صدقہ نے منصور اور اس کے ہمراہیوں کو خلعت و انعام سے سرفراز کیا اور اپنے چچا زاد بھائی ثابت بن کامل کو حکومت واسط پر اپنی طرف سے مقرر کر کے حلہ کی جانب واپس ہو گیا۔

اس کے بعد سلطان محمد اور سلطان برکیاروق میں باہم مصالحت ہو گئی۔ ماہ شوال ۴۹۷ھ میں صدقہ نے واسط کی طرف کوچ کیا اور اس پر قابض ہو گیا اور ان ترکوں کو جو وہاں مقیم تھے نکال دیا۔ مہذب الدولہ بن ابو الجبر کو بلا کر ہر سال [illegible] ایک لاکھ بیس ہزار دینار پر شہر کا ٹھیکہ دے دیا اور حلہ چلا گیا۔

صدقہ کا بصرہ پر قبضہ بصرہ تقریباً دس سال سے اسماعیل بن ارسلان جق سلجوقی کے قبضہ اقتدار میں تھا۔ چونکہ سلطان

برکیارق اور محمد میں مخالفت کا سلسلہ چلا آ رہا تھا اس وجہ سے اسمٰعیل کو اپنی قوت بڑھانے اور حکومت میں استحکام پیدا کرنے کا خاصا موقع مل گیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ صدقہ کی اطاعت و فرمانبرداری اور موافقت کا اظہار بھی کرتا رہا۔ جب مستقل طور سے زمام حکومت پر سلطان محمد کا قبضہ ہو گیا تو صدقہ نے سلطان محمد کی خدمت میں اپنے صوبجات کی بحالی کی درخواست پیش کی۔ چنانچہ سلطان محمد نے اسے اس کے صوبجات پر قائم رکھا۔ اس کے بعد سلطان محمد نے اپنے نائب بصرہ و توابع جاگیرات پر قبضہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ اسمٰعیل نے مخالفت کی۔ سلطان محمد نے صدقہ کو بصرہ پر قبضہ کرنے کے لئے لکھ بھیجا۔ اسی اثناء میں منکبرس نے علم بغاوت بلند کیا۔ سلطان محمد اس وجہ سے مہم بصرہ کی طرف متوجہ نہ ہو سکا۔ صدقہ نے اسمٰعیل کے پاس پیغام بھیجا کہ بصرہ کی پولیس افسری مہذب الدولہ بن ابی الجبر کے حوالے کر دے۔ اسمٰعیل نے اس بات پر کچھ توجہ نہ دی۔ تب صدقہ نے فوجیں آراستہ کر کے چڑھائی کر دی۔ اسمٰعیل نے ان قلعوں کی قلعہ بندی کر لی جنہیں اس نے اطراف بصرہ میں تعمیر کرایا تھا۔ باقی رؤساء شہر عباسیہ علویہ قاضی اور مدرسین اور دوسرے امراء شہر کو بصرہ میں چھوڑ گیا۔ صدقہ نے پہنچ کر بصرہ کا محاصرہ کر لیا۔ اسمٰعیل نے قلعہ سے نکل کر جنگ چھیڑ دی۔ جنگ کا بازار گرم ہو گیا۔ صدقہ کے ہمراہیوں میں سے ایک گروہ نے شہر کی دوسری جانب لڑائی چھیڑ رکھی تھی۔ اتفاق یہ کہ اسی طرف سے شہر فتح ہوا۔ اسمٰعیل شکست کھا کر قلعہ جزیرہ کی طرف بھاگا اور وہاں پہنچ کر قلعہ نشین ہو گیا۔ بصرہ کو صدقہ کے لشکریوں نے خوب جی کھول کر لوٹا۔ مہذب الدولہ بن ابی الجبر جنگی کشتیاں لئے ہوئے آ پہنچا اور اس جزیرہ کا محاصرہ کر لیا جو کہ اسمٰعیل کا ملجا اخیر تھا۔

ان واقعات کے بعد اسمٰعیل نے تنگ آ کر امان کی درخواست کی۔ صدقہ نے اسے امن دیا۔ صدقہ نے شہر میں داخل ہو کر اہل بصرہ کو امان کا اعلان فرمایا۔ اور اپنی طرف سے بصرہ پر ایک شخص کو مقرر کر کے اور سولہ روز کے قیام کے بعد تیسری جمادی الاول ۴۹۹ھ میں حلہ واپس ہوا اور اسمٰعیل نے فارس کا راستہ لیا۔ رامہرمز پہنچ کر مرض الموت میں گرفتار ہو کر راہی ملک عدم ہوا۔

امارت بصرہ پر التونتاش کا تقرر: صدقہ نے بصرہ پر اپنے دادا دبیس کے ایک مملوک کو جس کا نام التونتاش تھا امیر اور اس کے ساتھ حفاظت کی غرض سے ایک سو بیس سواروں کو متعین کیا تھا۔ قبیلہ ربیعہ اور منتفق نے جمع ہو کر بصرہ پر حملہ کر دیا اور بزور تیغ عنایت قلعہ میں داخل ہو گئے۔ التونتاش کو گرفتار کر لیا گیا۔ کئی مہینے بصرہ میں ٹھہرے لوٹ مار کرتے رہے۔ صدقہ نے ان واقعات سے مطلع ہو کر ایک فوج ان کی سرکوبی کے لئے روانہ کی۔ اتفاق سے یہ فوج اس وقت بصرہ میں پہنچی جب کہ ربیعہ اور منتفق شہر کو تاخت و تاراج کر کے چلے گئے تھے۔ سلطان محمد نے اس وجہ سے بصرہ کو صدقہ کی حکومت سے نکال کر اپنی جانب سے ایک گورنر اور ایک افسر پولیس مقرر کیا۔ جو کچھ کمی تھی وہ رفع ہو گئی۔ امن و امان پھر قائم ہو گیا۔

ابوغنام بن محمد بن منیع: تکریت بنو معن کے مقبوضات سے تھا۔ بنو معن بنو عقیل کے قبیلے سے تھے آخری ۴۲۷ھ تک تکریت رافع بن حسین بن معن کے قبضہ میں رہا۔ جب رافع نے وفات پائی تو اس کا بھتیجا ابومنعہ خمیس بن تغلب بن حماد قابض ہوا۔ اس وقت خزانہ میں اسباب اور اجناس کے علاوہ پانچ لاکھ دینار موجود تھے۔ ۴۳۵ھ میں یہ بھی دار آخرت کو سدھارا۔ اس کا بیٹا ابوغنام امارت و حکومت پر متمکن ہوا۔ ۴۴۴ھ تک حکمرانی کرتا رہا۔ اس کے بعد اس کا بھائی عیسیٰ قابض ہوا اور اس نے ابوغنام کو گرفتار کر کے جیل خانہ میں ڈال دیا۔ تمام مال و اسباب اور خزانہ پر قبضہ کر لیا۔

ابو غنام کا قتل: جب سلطان طغرل بیگ نے ۴۴۸ھ میں تکریت کی طرف قدم بڑھایا تو تکریتی نے کسی قدر خراج ادا کر کے اطاعت قبول کر لی اور مصالحت کر لی۔ سلطان طغرل بیگ نے دوسری جانب کوچ کر دیا۔ اس کے بعد تکریتی نے وفات پائی۔ اس کی بیوی نے اس خیال خطرہ سے کہ مبادا اس کا بھائی ابو غنام قلعہ سے نکل کر تخت پر قابض نہ ہو جائے ابو غنام کو بحالت قید قتل کرا دیا اور قلعہ پر [illegible] اپنی طرف سے مامور کیا۔ [illegible] سلطان طغرل بیگ کے امرائے حکومت کے حوالے کر دیا۔ تب تکریتی کی بیوی نے موصل کی جانب کوچ کیا۔ ابو غنام کے بیٹے نے باپ کے عوض اسے مار ڈالا۔ مسلم بن قریش نے اس کا مال و اسباب لے لیا۔

ترکمان خاتون کا تکریت پر قبضہ: سلطان طغرل بیگ نے قلعہ تکریت پر اپنی طرف سے ابو العباس رازی کو متعین کیا۔ یہ تھوڑے دنوں بعد ہی مر گیا۔ تب مہربان تکریت کا حکمران ہوا۔ مہربان کا نام ابو جعفر محمد بن احمد بن خشنام تھا۔ بروجرد کا رہنے والا تھا۔ بیس برس اس نے حکومت کی۔ اس کے مرنے پر اس کا بیٹا دو سال تک حکومت کرتا رہا۔ اس کے بعد ترکمان خاتون نے اس سے تکریت چھین لیا اور کوہر آئین شحنہ کو اپنی جانب سے تکریت کی حکومت پر متعین کیا۔ سلطان ملک شاہ کی وفات کے بعد قسیم الدولہ آقسنقر والی حلب نے تکریت پر قبضہ کر لیا۔ قسیم الدولہ آقسنقر کی شہادت کے بعد امیر [illegible] تکریت کا مالک ہوا۔ اس نے اپنی طرف سے ایک شخص کو [illegible] کے نام سے معروف تھا مقرر کیا۔

کیقباذ بن ہزار اسب: کچھ عرصہ بعد [illegible] تکریت پر قابض ہوئے۔ [illegible] نے تکریت پر قبضہ کر لیا۔ کیقباذ بن ہزار اسب دیلمی کو اس کی حکومت پر متعین کیا۔ بارہ برس اس نے حکومت کی۔ کیقباذ نہایت ظالم و سفاک تھا۔ اہل شہر کے ساتھ نہایت ظالمانہ برتاؤ کرتا تھا اور [illegible] یہاں تک کہ ۴۹۶ھ میں صدقہ بن مزید اس طرف سے غارت گری کے لئے آ پہنچا۔ کیقباذ رات کے وقت لوٹ مار کرتا تھا اور صدقہ بن مزید [illegible] کے قریب [illegible] چلے گئے۔ جب سلطان برکیاروق کے بعد اس کا بھائی سلطان محمد مستقل حکمران ہوا تو اس نے اس شہر کو امیر آقسنقر برسقی شحنہ بغداد کو جاگیر میں مرحمت فرمایا۔

صدقہ کا تکریت پر قبضہ: چنانچہ امیر آقسنقر ساز و سامان جنگ درست کر کے تکریت کی طرف روانہ ہوا [illegible] زائد محاصرہ کئے ہوئے پڑا رہا۔ یہاں تک کہ کیقباذ تنگ آ گیا۔ صدقہ بن مزید کو لکھ بھیجا کہ آپ تشریف لائیے، تم کو آپ کے حوالے کر دوں گا۔ صدقہ یہ پیام پا کر [illegible] تکریت کی طرف روانہ ہوا اور کیقباذ سے تکریت پر قبضہ لے لیا۔ امیر آقسنقر یہ دیکھ کر تکریت سے کوچ کر گیا اور [illegible] قریب ہی آٹھ روز گزرے تھے کہ [illegible] کیقباذ [illegible] کے ساتھ [illegible] صدقہ۔ ورام بن ابی فراس بن ورام کو صدقہ نے اپنی جانب سے تکریت پر مامور کیا۔ [illegible] جانب منسوب کیا جاتا ہے۔ صدقہ کی یہ خوش قسمتی تھی کہ کیقباذ مر گیا ورنہ اس کی جانب سے بھی لوگوں کو کیقباذ کی موافقت کی امید [illegible]

مہذب الدولہ کی معزولی و رہائی: ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ سلطان محمد نے صدقہ بن مزید کو واسطہ بطور جاگیر مرحمت فرمایا تھا۔ صدقہ نے مہذب الدولہ ابن ابی الخیر کو واسطہ کا [illegible] ادا کرنے کی شرط پر عامل مقرر کیا۔ مہذب الدولہ

نے اپنی طرف سے اپنی اولاد اور عزیزوں کو واسط کے انتظام کی غرض سے اس کے مضافات اور متعلقات میں بھیج دیا۔ ان لوگوں نے اطلاع ملنے سے خراج کرنا شروع کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سال تمام ہونے پر صدقہ نے مہذب الدولہ سے مقررہ سالانہ خراج کا مطالبہ کیا اور جب وہ اس کی ادائیگی سے قاصر ہوا تو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا۔ بدران بن صدقہ نے جو کہ مہذب الدولہ کا داماد تھا مہذب الدولہ کی رہائی کی سفارش کی اور... جیل سے نکل کر بطیحہ کی جانب چلا گیا جو کہ اس کا مسکن اور وطن تھا۔ واسط کا انتظام حماد کے سپرد کیا گیا۔

مہذب الدولہ اور حماد: مصطفی اسمعیل (حماد کا دادا) اور مختص محمد (مہذب الدولہ کا باپ) دونوں بھائی تھے ابوالخیر کے بیٹے تھے ان دونوں کی قوم کی سرداری ریاست انہی دونوں کو حاصل تھی۔ مصطفی کے مرنے پر اس کا بیٹا ابوالسید مظفر (حماد کا باپ) جانشین ہوا اور مختص کی وفات پر مہذب الدولہ سردار بنایا گیا۔ ان دونوں سے متفق ہو کر ابراہیم والی بطیحہ سے حکومت کی بابت لڑائی شروع کی یا آخر مہذب الدولہ نے ابراہیم کو مغلوب کر کے گرفتار کر لیا اور پابہ زنجیر کوہرائین کے پاس بھیج دیا۔ کوہرائین نے ابراہیم کو اصفہان کی جانب جلا وطن کر دیا۔ اتفاق یہ کہ تھوڑے ہی دنوں میں ابراہیم مر گیا۔ اس واقعہ سے مہذب الدولہ کی شان و شوکت بڑھ گئی۔ کوہرائین نے بھی اسے بطیحہ کی امارت دے دی۔ تمام ملک میں اسی کے احکام جاری ہونے لگے اور تمام قبائل اس کے مطیع ہو گئے۔

حماد کی پسپائی: حماد اس وقت ایک نوجوان شخص تھا۔ مہذب الدولہ اس سے نرمی سے پیش آتا تھا مگر حماد کو اپنے چچا کی ثروت و حکومت ذرا بھی نہ بھاتی تھی۔ حسد و بغض روز بروز بڑھتا جاتا تھا یہاں تک کہ کوہرائین کا انتقال ہو گیا۔ اس وقت حماد کو موقع مل گیا فوراً مہذب الدولہ کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا اور جو کچھ اس کے دل میں ایک مدت سے چھپا ہوا تھا اسے ظاہر کر دیا۔ مہذب الدولہ نے ہر چند اس کی اصلاح کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوا۔ تب اس کے بیٹے قیس نے فوجیں فراہم کر کے حماد پر چڑھائی کر دی۔ حماد بھاگ کر صدقہ کے پاس جا پہنچا۔ صدقہ نے اس کی کمک پر اپنی فوج کے ایک حصہ کو مامور کر کے بطیحہ واپس جانے کی رائے دی۔

مہذب الدولہ اور حماد کے مابین مصالحت: جونہی حماد قریب بطیحہ پہنچا اور اس کی خبر مہذب الدولہ تک پہنچی مہذب الدولہ نے بھی اپنی فوج کو دریا و خشکی میں پھیلا دیا۔ ہر چہار طرف سے ناکہ بندی کر لی۔ حماد اور اس کے سپہ سالاروں نے لڑائی چھیڑنے سے قبل اپنی فوج کے ایک حصہ کو کمین گاہ میں بٹھا دیا تھا۔ جنگ شروع ہونے پر حماد اور اس کے رکاب کی فوج بظاہر شکست کھا کر بھاگی۔ مہذب الدولہ کے لشکر نے تعاقب کیا۔ حماد کے دلاوروں نے کمین گاہ سے نکل کر پیچھے سے مہذب الدولہ پر حملہ کر دیا۔ مہذب الدولہ کا لشکر اس ناگہانی حملہ سے گھبرا کر بھاگ نکلا۔ اس واقعہ سے حماد کے حوصلے بڑھ گئے۔ کامیابی کا نشہ دماغ پر چڑھ گیا۔ صدقہ سے دوبارہ امداد طلب کی۔ چنانچہ صدقہ نے اپنے سپہ سالار لشکر (سعید بن حمید حمیری) کو حماد کی کمک پر بھیجا۔ ان لوگوں نے باتفاق و مشورہ جنگی کشتیاں فراہم کیں اور بحری جنگ کرنے پر تل گئے۔ مہذب الدولہ نے یہ رنگ دیکھ کر دریا دلی سے کام لیا۔ صدقہ کے سردار سپہ سالار لشکر کے پاس خفیہ انعامات اور عطیے روانہ کئے اور بہت سا مال و زر دے کر ملا لیا۔ اس سپہ سالار نے مہذب الدولہ کو یہ رائے دی کہ تم اپنے بیٹے قیس کو صدقہ کی خدمت میں بھیجو وہ

ناخوش ہو جائے گا اور پھر تیری بھی حمایت نہ کرے گا۔ سیف الدولہ نے اس رائے کے مطابق اپنے بیٹے کو صدقہ کی خدمت میں روانہ کیا۔ صدقہ نے [illegible] بھتیجے کی حمایت [illegible] یہ واقعہ آخر پانچویں صدی ہجری کا ہے۔

سیف الدولہ صدقہ کا عروج سیف الدولہ صدقہ بن منصور بن دبیس [illegible] سلطان محمد [illegible] وقت سلطان محمد سے صدقہ [illegible] حمایت [illegible] اجازت [illegible] صدقہ [illegible] خلافت [illegible] سلطان محمد [illegible] صدقہ [illegible] سلطان محمد [illegible]

سلطان محمد اور صدقہ میں کشیدگی ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ [illegible] سلطان محمد [illegible] صدقہ [illegible] صدقہ [illegible] سلطان محمد صدقہ سے [illegible] کی طرف [illegible] صدقہ کی طرف سے [illegible] صدقہ نے اپنے [illegible] سلطان کی خدمت میں [illegible] سلطان [illegible] کی مرضی کے خلاف کوئی کام کرنا [illegible]

صدقہ کی بغاوت صدقہ نے [illegible] صدقہ نے [illegible] سلطان [illegible] صدقہ [illegible] سلطان [illegible] صدقہ [illegible] صدقہ کے پاس [illegible] صدقہ [illegible] سلطان محمد [illegible] استقبال [illegible]

صدقہ کا اظہار اطاعت و اعتراف سلطان صدقہ [illegible]

ضرر اور بے چاہت کا احساس ہوا تو اس نے امرائے اصفہان کے نام فوراً شاہی لشکر اور تیاری جنگ کے لئے فرامین روانہ کئے اور بلا بھیجا اس کے بعد صدقہ نے خلیفہ صاحب کی خدمت میں ماہ جمادی الاولیٰ سنہ مذکور میں ایک عریضہ روانہ کیا جس میں سلطان محمد کی اطاعت اور اس کی خدمت میں حاضر ہونے کا اقرار کیا تھا مگر پھر صدقہ نے اس سے بھی انکار کر دیا اور کہلا بھیجا کہ اس وقت موجب سلطان بغداد سے کوچ کرے گا تو میں مال و اسباب اور فوج سے مدد کروں گا مگر اس وقت چونکہ شاہی لشکر نہر الملک میں پڑا ہوا ہے میں کسی طرح بھی موافقت اور مدد نہیں کر سکتا۔ جاولی سقاوہ والی موصل اور ایلغازی بن ارتق والی ماردین نے میری مدد کی اور سلطان سے بدعہدی اور بغاوت کرنے کا عہد کیا ہے۔ یہ پیام بھیجا سلطان محمد اس جواب سے مطلع ہو کر صدقہ کی اطاعت سے نا امید ہو گیا اطراف و جوانب سے امراء اور فوجیں آنے لگیں۔ قرواش بن شرف الدولہ، کربادی بن خراسانی ترکمانی اور ابو عمران فضل بن ربیعہ بن حازم بن جراح طائی وغیرہ اپنی اپنی فوجیں لئے ہوئے بغداد میں وارد ہوئے۔

فضل بن ربیعہ: فضل بن ربیعہ کے آباؤ اجداد بلقاء اور بیت المقدس کے حکمران تھے۔ منجملہ ان کے حسان بن مفرج تھا۔ فضل کی عادت میں یہ بات داخل تھی کہ کبھی عیسائیوں کے ساتھ ہو کر مسلمانوں سے لڑتا تھا اور کبھی مصریوں کی کمک پر آ جاتا۔ تنگ آکر طغتکین اتابک نے اس کو یہ حال دیکھ کر دمشق سے نکال دیا۔ صدقہ کے پاس پہنچا صدقہ نے اسے عزت و احترام سے ٹھہرایا سات ہزار دینار بطور صلہ کے عنایت کئے۔ جب واقعات بالا پیش آئے تو وہ بظاہر صدقہ کا حلیف ہو گیا اور اس کے مقدمۃ الجیش کے ساتھ کوچ کیا ابھی جنگ کی نوبت نہ آئی تھی کہ صدقہ کے مقدمۃ الجیش سے بھاگ کر سلطان محمد کی خدمت میں چلا آیا۔ سلطان محمد نے اسے اور نیز اس کے ہمراہیوں کو خلعت دیئے اور صدقہ کے مکان میں جو کہ بغداد میں تھا ٹھہرنے کا حکم صادر کیا اور جب سلطان موصوف نے جنگ صدقہ کے لئے بغداد سے کوچ کیا تو فضل سلطان سے اجازت حاصل کر کے انبار کی طرف روانہ ہوا فضل کا سلطان کے ساتھ یہ آخری عہد و پیمان تھا۔

امیر محمد بن بوقا: جمادی الاولیٰ سنہ مذکور میں سلطان محمد نے امیر محمد بن بوقا ترکمان کو واسط کی جانب روانہ کیا امیر محمد نے پہنچتے ہی واسط پر قبضہ کر لیا۔ صدقہ کے گورنر اور اعمال کو واسط سے نکال دیا اور اپنے رکاب کی سوار فوج کو شہر قوسان پر شب خون مارنے کے لئے بھیجا یہ شہر بھی صدقہ کے مقبوضات میں سے تھا۔ اس فوج نے بڑی خوبی سے شہر قوسان کو تاخت و تاراج کیا۔ ایک مدت تک امیر محمد واسط میں قیام پذیر رہا۔ یہاں تک کہ صدقہ نے اپنے چچا زاد بھائی ثابت بن سلطان کو ایک فوج کا افسر بنا کر واسط کی طرف روانہ کیا امیر محمد نے یہ خبر پا کر واسط کو چھوڑ دیا۔ ثابت نے داخل ہو کر واسط پر قبضہ کر لیا۔ امیر محمد کی فوج نے کنارہ دجلہ پر قیام کیا۔ ان دونوں فوجوں کے درمیان صرف دریائے دجلہ حائل تھا۔ ایک روز ثابت نے اپنی فوج کو آراستہ کر کے شاہی لشکر سے جنگ کرنے کے لئے نکلا شاہی لشکر نے پہلے ہی حملہ میں ثابت کو شکست دے دی اور بزور تیغ شہر میں گھس گیا لوٹ مار شروع کر دی۔ امیر محمد نے اپنی فوج کو غارت گری سے روکا اور امان کی منادی کرا دی ۱۱ جمادی الاولیٰ کو سلطان نے امیر محمد کو صدقہ کے مقبوضات کے تاخت و تاراج کا حکم دیا۔ چنانچہ امیر محمد نے اسی ارادے سے صدقہ کے مقبوضات کی طرف قدم بڑھایا اور شہر واسط کو بطور جاگیر نجم الدولہ [illegible] کو عنایت کیا اس کے بعد سلطان محمد نے آخری رجب سنہ مذکور میں بارادہ قتال بغداد سے کوچ فرمایا صدقہ سے مڈبھیڑ ہوئی ثابت قدمی سے لڑائی کا آغاز ہوا۔ [illegible]

دیا۔ اس معرکہ کے وقت لوگ [illegible] پیچھے ہٹے۔

صدقہ کا خاتمہ: صدقہ نے اپنی مدد کے واسطے ان لوگوں کو بلایا [illegible] آخر جنگ [illegible] شروع [illegible] طرف [illegible] جنگ کا وقت [illegible] تیر [illegible] فوج [illegible] سے کام [illegible] تک [illegible] تب صدقہ [illegible] کی طرف متوجہ ہوا چونکہ ان لوگوں [illegible] بہت بڑی جماعت [illegible] کام لیا تھا [illegible] لوگوں نے [illegible] جانے کی کوشش کی [illegible] فوج نے صدقہ کو [illegible] طرف سے گھیر کر [illegible] قریب سے حملہ [illegible] صدقہ [illegible] بلند آواز سے کہتا جاتا تھا: "یا آل عرب انا صدقہ" (اے عرب [illegible] صدقہ ہوں) [illegible] ایک ترکی غلام بزغش نامی نے لپک کر صدقہ کی کمر پکڑی اور زمین کی طرف کھینچا۔ صدقہ [illegible] صدقہ نے کہا [illegible] بزغش نے اس کا [illegible] قتل کر کے سر اتار لیا اور سلطان محمد کی خدمت میں [illegible] سلطان محمد نے [illegible] دیا اور [illegible]

صدقہ کا کردار: صدقہ کو قتل [illegible] سال [illegible] ہوا [illegible] شخص تھا جس نے عراق میں [illegible] تھا۔ [illegible] عالی [illegible] اور [illegible] بادشاہ [illegible] تھا۔ اس کے کتب خانہ میں ایک ہزار [illegible] تھیں۔

دبیس بن صدقہ: [illegible] جنگ کے [illegible] محل میں داخل نہیں ہوا۔ بغداد کی طرف [illegible] صدقہ کی بیوی کو [illegible] صدقہ کی بیوی [illegible] سلطان محمد نے اپنے [illegible] کے [illegible] جب [illegible] خدمت [illegible] کے بیٹے [illegible] صدقہ نے [illegible] سلطان محمد نے [illegible] وعدہ [illegible] کیا [illegible] سلطان [illegible] بیمار [illegible] یہاں تک کہ سلطان محمد نے وفات پائی اور اس کا بیٹا سلطان محمود [illegible] تخت [illegible] سلطان محمود سے [illegible] سلطان محمود نے [illegible] اجازت [illegible] دبیس [illegible] حلہ [illegible] پاس [illegible] ہو گیا [illegible]

خلیفہ مستظہر باللہ کی وفات: جب [illegible] خلیفہ مستظہر باللہ نے [illegible] وفات پائی [illegible] اس کے بیٹے المسترشد باللہ کی خلافت کی بیعت [illegible] ابو الحسن مستظہر باللہ کا بھائی (مسترشد باللہ کا [illegible]) کے خوف سے [illegible] بھاگ [illegible] وہاں سے [illegible] خلیفہ مسترشد [illegible] ابو الحسن [illegible] جب [illegible] ابو الحسن [illegible] جانب سے [illegible] ابو الحسن [illegible] ابو الحسن [illegible] چلے [illegible] ابو الحسن [illegible]

امیر ابوالحسن کی گرفتاری اسی اثناء میں برسقی بغداد سے فوجیں مرتب کر کے دبیس سے مقابلہ کے لئے نکل کھڑا ہوا اور امیر ابوالحسن (برادر خلیفہ مسترشد) نے بڑھ کر واسط پر ماہ صفر ۵۱۶ھ میں قبضہ کر لیا اس سے اس کی قوت بڑھ گئی۔ خلیفہ مسترشد نے دبیس کے پاس کہلا بھیجا کہ اب تو امیر ابوالحسن تمہاری امان اور زیر سرداری سے نکل آیا ہے مناسب یہ ہے کہ تم اس سے قبل کہ وہ قوت حاصل کرے اور مجھ سے مقابلہ کرنے کے قابل ہو جائے اس کی روک تھام کرو۔ چنانچہ دبیس نے ایک دستہ فوج امیر ابوالحسن کے گرفتار کرنے کے لئے واسط کی طرف روانہ کیا۔ اس فوج نے پہنچتے ہی امیر ابوالحسن کو گرفتار کر لیا۔ دبیس نے اسے خلیفہ مسترشد کی خدمت میں بغداد بھیج دیا۔

ملک مسعود اور برسقی ملک مسعود بن سلطان محمد ان دنوں موصل میں تھا۔ اس کا اتابک جیوش بیک اس کے ساتھ تھا ان دونوں نے سلطان محمود بن سلطان محمد کی غیر موجودگی کے باعث عراق کا قصد کیا اس مہم میں اس کا وزیر فخر الملک ابو علی بن عمار والی طرابلس قسیم الدولہ زنگی بن آقسنقر (جد الملک العادل سلطان نور الدین زنگی) کرد باوی بن خراسان ترکمانی صاحب بوازیج آیا ہوا تھا۔ دبیس ۔ یہ لوگ دبیس کی رکاب میں تھے جس وقت یہ لوگ دار الخلافت بغداد کے قریب پہنچے برسقی کو خطرہ پیدا ہوا۔ ملک مسعود اور جیوش بیک کو کہلا بھیجا کہ ہم لوگ دبیس کے مقابلہ پر تمہاری امداد کے لئے آئے ہیں ہم سے لڑنا ہمارا مقصد نہیں ہے برسقی کو مسعود سے کسی قسم کا خطرہ پیدا نہیں ہوا البتہ جیوش بیک کی طرف سے مشکوک و مشتبہ تھا باہم مصالحت ہو گئی ملک مسعود بغداد میں داخل ہوا اور دار السلطنت میں قیام اختیار کیا۔ اتنے میں منکبرس فوجیں لئے ہوئے آ پہنچا۔ برسقی نے اس سے جنگ کرنے کے لئے بغداد سے خروج کیا۔ منکبرس بغداد سے رخ پھیر کر نہر کی طرف جھک پڑا۔ دجلہ کو عبور کر کے دبیس بن صدقہ سے جا ملا۔ اس سے قبل دبیس نے ملک مسعود اور اس کے وزیر کی خدمت میں بہت سے تحفے اور ہدیے بھیجے تھے کیا آپ کی جانب سے اس کا دل صاف نہ ہونے پایا۔ منکبرس اور دبیس سے میل جول ہو گیا اور دبیس کے دل کو پوری قوت حاصل ہو گئی۔ ملک مسعود، برسقی اور جیوش بیک مدائن کی جانب منکبرس اور دبیس کے ...
زیر کرنے کے لئے بڑھے۔ لیکن اس وجہ سے ان دونوں کی فوجیں جمعیت زیادہ تھی میدان جنگ میں نہ جا سکے اور مدائن سے ناکام ہو کر لوٹے پھر منکبرس و دبیس دونوں نے ان اطراف و جوانب کو اپنی غارت گری سے بے حد نقصان پہنچایا۔

خلیفہ مسترشد کے سفیر خلیفہ مسترشد نے اس واقعہ سے مطلع ہو کر دونوں فریق کے پاس سفیر روانہ کئے خونریزی سے روکا مصالحت کرنے کی ہدایت کی سب نے بسر و چشم منظور کر لیا پھر ان لوگوں کو یہ خبر لگی کہ دبیس اور منکبرس نے منصور برادر دبیس اور حسین بن اوذبک یہ دونوں منکبرس کی ماتحتی میں بغداد کی جانب اپنی فوجیں روانہ کی ہیں۔ برسقی نے نہایت تیزی سے بغداد کی جانب کوچ کیا اپنے بیٹے عز الدین مسعود کو اپنی فوج کی سرداری پر چھوڑ گیا اور عماد الدین زنگی بن آقسنقر کو اس کی رفاقت پر مامور کیا۔ فرود قیام کرتا ہوا وہاں پہنچا اور منکبرس اور دبیس کی فوج کو دریا عبور کرنے سے روک دیا۔ اس کے دو دن بعد یہ خبر پہنچی کہ حسب الحکم دار الخلافت ما بین دونوں فریقوں میں مصالحت ہو گئی ہے۔ اس سے اس کی خوشی باقی نہ رہی خرقانی گھاٹ سے دریا عبور کر کے بغداد پہنچا۔

سلطان محمود اور ملک مسعود میں مصالحت اس کے بعد ہی منصور برادر دبیس اور حسین بن اوذبک فوجیں لئے

ہوئے آ پہنچے اور بغداد کے شرقی جانب مقیم ہوئے۔ برسقی نے ملک مسعود کے مال و اسباب پر ہاتھ بڑھایا اور اس پر قبضہ کر کے دبیس ہوا اور بغداد کے دوسری طرف خیمہ زن ہوا۔ ملک مسعود اور جیوش بیگ نے یہ سنا تو دبیس اور منکبرس دوسری طرف چلا آرہے ہوئے تھے مگر یہ تھا کہ عزالدین ابن برسقی اپنے باپ سے علیحدہ ہو کر منکبرس دبیس کے لشکر میں موجود تھا۔ جیوش بیگ نے سلطان محمود کی طرف سے ایلچی اور ملک مسعود کی ولی عہدی یا جاگیر کی درخواست کی تھی چنانچہ سلطان محمود نے اپنے قاصد کی معرفت خط روانہ کیا جس میں تحریر تھا کہ سلطان نے تم دونوں کو آذربائیجان جاگیر میں مرحمت فرمایا تھا۔ یہ تحریر جب تم دونوں نے بغداد کی طرف کوچ کیا ہے اس شرط پر کہ تمہیں کچھ نقصان نہ پہنچے [illegible] موصل کی جانب روانہ ہو جائیں۔ اتفاق سے یہ خط منکبرس کے ہاتھ پڑ گیا۔ منکبرس نے اس قاصد کو جیوش بیگ کے پاس بھیج دیا اور باہم مصالحت کرانے کا وعدہ اور یہی ارادہ تھا کہ منکبرس نے درمیان میں پڑ کر سلطان محمود و ملک مسعود میں مصالحت کرا دی۔ برسقی نے عراق [illegible] سے علیحدہ ہو گیا اس کا سبب یہ بھی ہوا کہ اس نے دبیس کو دل ہی دل میں [illegible] سے حکومت پر خود قادر نہ ہو سکا [illegible] برسقی عراق سے ملک مسعود کے پاس چلا آیا اور اس کے پاس قیام اختیار کیا۔ منکبرس بغداد کا شحنہ بنایا گیا۔ باقی رہا دبیس وہ حلہ کی جانب لوٹ گیا۔

دبیس بن صدقہ: دبیس بن صدقہ اور جیوش بیگ میں جو کہ ملک مسعود کا اتالیق تھا، دوستی سے مدد کرنے کا سلسلہ جاری تھا اور یہ برابر یہی کوشش کرتا تھا کہ ملک مسعود سلطنت و حکومت کا مالک ہو جائے۔ اس وجہ سے [illegible] دونوں [illegible] کا قرب حاصل کر کے ملک مسعود اور سلطان محمود دونوں آپس میں لڑ جائیں تو میری حکومت پر قائم رہے جیسا کہ میرے باپ نے کیا تھا [illegible] ملک [illegible] کی مخالفت کی وجہ سے حکومت و سلطنت پر غالب ہو گیا تھا۔ قسیم الدولہ برسقی بغداد سے علیحدہ ہو کر ملک مسعود کے پاس چلا گیا۔ ملک مسعود نے اسے مراغہ و رحبہ بطور جاگیر مرحمت فرمایا۔ چونکہ دبیس اور قسیم الدولہ میں ایک عرصہ سے عداوت و مخالفت چلی آ رہی تھی۔ دبیس نے مراغہ پر جیوش بیگ اور ملک مسعود کو قسیم الدولہ برسقی کے خلاف ابھارا اور قید کر لینے کی [illegible] اتفاق سے برسقی کو اس کی اطلاع ہو گئی ملک مسعود کا ساتھ چھوڑ کر سلطان محمود کے پاس چلا آیا۔ سلطان محمود نے اس کی بے حد عزت کی۔ اس کے بعد استاد ابو اسماعیل حسین بن علی اصفہانی طغرائی ملک مسعود کی خدمت میں آگیا۔ اس کا بیٹا ابوالمؤید محمد ملک مسعود کے دربار میں کاتب (طغرائی نویس) کا کام کرتا تھا۔ جب اس کا باپ استاد ابو اسماعیل حسین بن علی اصفہانی آگیا تو ملک مسعود نے ابو علی بن عمار والی طرابلس کو معزول کر کے عہدہ وزارت پر اسے مامور کیا۔ اس نے اس خدمت کو کمال خوبی سے انجام دیا۔ جس کی تعریف لوگوں نے کی تھی۔

معرکہ اسد آباد: اس کے بعد ملک مسعود اور اس کے اراکین حکومت سلطان محمود کی مخالفت پر آمادہ ہو گئے۔ رفتہ رفتہ [illegible] کے ذریعہ سے سلطان محمود تک بھی خبر پہنچی۔ سلطان محمود نے ان لوگوں کو دھمکی دی اور مخالفت و سرکشی کی صورت میں اپنی مخالفت و قوت کی دھمکی دی لیکن ملک مسعود کے ہوا خواہوں کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ مخالفت کا اعلان کر کے ملک مسعود کی سلطنت و حکومت کا خطبہ پڑھنا شروع کر دیا۔ [illegible] جب انہیں پختہ خبر ہوئی کہ سلطان محمود کا لشکر ان دنوں متفرق ہو گیا ہے تو اس سے فائدہ اٹھانے کی غرض سے نہایت تیزی سے کوچ کر دیا۔ پندرہویں ربیع الاول ۵۱۴ھ کو اسد آباد میں سلطان محمود کے لشکر سے مڈبھیڑ ہوئی قسیم الدولہ برسقی ان کے مقدمۃ الجیش پر تھا صبح سے شام تک نہایت سخت لڑائی جاری رہی۔ برسقی نے اس معرکہ

کی بیعت [illegible] اس کے بعد ملک [illegible] کو خلعت [illegible] ہوئی۔ اس نے بہت سے امرا [illegible] قید کر لئے تھے۔ ابا کالیجار [illegible] سلطنت ابو [illegible] القرانی [illegible] کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ سلطان نے [illegible] کا حکم دیا۔ ایک [illegible] اس نے وزارت کی [illegible] کا کام [illegible] قبول [illegible] حاصل تھا۔ [illegible] کی تعریف ہیں۔

چغری بیگ کی اطاعت ملک مسعود [illegible] کے بعد [illegible] کی طرف [illegible] سلطان محمود سے ملک مسعود نے [illegible] کے لئے تھا۔ چنانچہ [illegible] ملک مسعود [illegible] کے بھائی [illegible] کے پاس [illegible] دیا۔ سلطان محمود نے [illegible] کا قصور معاف کر دیا اور [illegible] سے پیش آیا۔ اس وقت چغری بیگ [illegible] آیا تھا جب [illegible] ملک مسعود [illegible] معافی [illegible] کی خبر پہنچی تو اس نے بھی سلطان کی خدمت میں جب [illegible] تھا حاضر ہو کر [illegible] درخواست کی۔ سلطان [illegible] اور اس کے ساتھ بھی [illegible] سے پیش آیا۔

صدقہ کا [illegible] [illegible] اس وقت [illegible] ملک مسعود کی [illegible] سے [illegible] اپنے اہل و عیال کو [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] کے پاس [illegible] سلطان محمود [illegible] واقعات کی اطلاع [illegible] سے [illegible] ایک [illegible] لئے ہوئے [illegible] ایک رات قیام کر کے واپس ہوا۔

منصور کی فوج کشی [illegible] کے بعد [illegible] نے [illegible] ایک بڑی فوج کے ساتھ [illegible] کی جانب [illegible] منصور [illegible] اور [illegible] سے سلطان کی خدمت میں [illegible] دیا [illegible] معافی [illegible] منصور [illegible] اور اس نے [illegible] اپنے ہمراہیوں [illegible] ایک [illegible] کے مقبوضات [illegible] کی طرف [illegible] کی اجازت [illegible] دی۔

مہلہل کی شکست و گرفتاری [illegible] مہلہل [illegible] بن [illegible] نے [illegible] اور [illegible] کی [illegible] سے [illegible] اور [illegible] نے [illegible] کی [illegible] کی طرف روانہ [illegible] مظفر [illegible] مہلہل [illegible] سے جنگ کرنے کے لئے [illegible] کی شکست [illegible] اور [illegible] اپنے ہمراہیوں کی ایک جماعت کے ساتھ گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے بعد مظفر [illegible] کے [illegible] مہلہل کی شکست کا حال [illegible]

مظفر کی [illegible] سے علیحدگی [illegible] سے [illegible] کے ہاتھ [illegible] گیا۔ [illegible] نے [illegible] گرفتار کر لئے اور اس سے [illegible] کا مطالبہ کرنے [illegible] مظفر کے پاس بھیج دیا۔ [illegible] کو [illegible] کر [illegible] کیا [illegible] اس کی [illegible] طاقت سے [illegible]

واسطہ کے ساتھ ہوا تھا۔

دبیس کی انتقامی کارروائی اس واقعہ کے بعد دبیس تک یہ خبر پہنچی کہ سلطان محمود نے اپنے بھائی کی آنکھوں میں سلائیاں پھروا دی ہیں۔ اس خبر کے سنتے ہی اپنے بال نوچ ڈالے سیاہ کپڑے پہنے شہروں کو تاخت و تاراج کرنے لگا۔ حلہ میں مسترشد کا جو مال و اسباب تھا وہ اٹھا لایا وہاں کے رہنے والے جلاوطن ہو کر بغداد پہنچے۔ لشکر واسط جو [illegible] کی غرض سے آیا اور دبیس پر جو کہ وہاں خیمہ زن تھا حملہ آور ہوا اسے مار بھگا کر نکال دیا اور خود قابض ہو گیا۔

سلطان محمود اور دبیس دبیس نے گزشتہ جنگ میں خلیفہ مسترشد کا مقابلہ کیا تھا۔ بغداد میں جب سلطان محمود نے اپنے بھائی ملک مسعود کی آنکھوں میں سلائی پھروا دی [illegible] دبیس نے خلیفہ کو [illegible] کر دیا اور [illegible] خلافت مآب نے [illegible] بھیج دیا اس خط میں [illegible] سلطان محمود کے [illegible] اپنے بھائی کے ساتھ کیا [illegible] سلطنت مآب کو اس [illegible] ہوئی تھی۔ خلافت مآب کو اس خط کے دیکھنے سے بے حد [illegible] ہوا فوجیں آراستہ کر کے دبیس سے جنگ کرنے کی غرض سے [illegible] کے پار جانے کا ارادہ کیا اور اسے آگے بڑھنے کا حکم دیا۔ چنانچہ [illegible] ماہ ذی الحجہ میں [illegible] کی طرح [illegible] سے جنگ کے لئے [illegible] روانہ ہوا [illegible] سلیمان بن مہارش عقیلی کی ایک بڑی جماعت لئے ہوئے آ پہنچا۔ [illegible] سلم بن [illegible] موصل [illegible] فوج لئے ہوئے آ پہنچا۔ خلیفہ مسترشد نے بغداد میں منادی کرا دی کہ جو شخص لشکر کے ساتھ [illegible] دولت عباسیہ سے [illegible] شاہی لشکر میں آ جائے۔ اہل بغداد یہ سنتے ہی ٹوٹ پڑے۔ خلافت مآب نے ان لوگوں کو حسب ضرورت [illegible] اسباب اور آلات حرب عنایت فرمائے۔ دبیس ان واقعات سے مطلع ہو کر گھبرا گیا۔ خلیفہ مسترشد کی خدمت میں معذرت کا عریضہ روانہ کیا اور [illegible] کا خواستگار ہوا۔ خلافت مآب نے اس کی درخواست منظور فرما لی اور [illegible] ماہ ذی الحجہ [illegible] کو بغداد سے کوچ کیا۔ وزیر السلطنت نظام الدین احمد بن نظام الملک نقیب الطالبیین نقیب النقباء علی بن طراد اور شیخ الشیوخ صدر الدین اسماعیل وغیرہ [illegible] خلافت مآب [illegible] کی اطلاع ہوئی تو [illegible] خلافت مآب کی خدمت میں [illegible] آیا اور اس کے لشکر کے ساتھ [illegible] میں قیام پذیر ہوا۔

دبیس کی شکست اس کے بعد خلافت مآب [illegible] جنگ کے لئے موصل کی جانب [illegible] اس کے مقدمۃ الجیش پر [illegible] دبیس نے بھی اپنے ہمراہیوں کو مرتب کیا۔ پیادوں کو سواروں کے لشکر کے آگے رکھا۔ اس نے لشکریوں سے کامیابی کی صورت میں بغداد کو تاخت و تاراج کرنے اور عورتوں کو لونڈی بنانے کا وعدہ کر رکھا تھا۔ دونوں حریف لڑ گئے۔ دبیس کے لشکر کو شکست ہوئی۔ اس کے امراء کی ایک جماعت گرفتار کر لی گئی۔ جنگ ختم ہونے کے بعد قتل کر ڈالے گئے۔ دبیس کی عورتیں باندیاں بنا لی گئیں۔ [illegible] بعد خلیفہ مسترشد نے یوم عاشورہ [illegible] میدان جنگ سے دارالخلافت بغداد کی طرف کوچ کیا۔

بصرہ کی تاراجی دبیس نے شکست کے بعد فرات عبور کیا۔ [illegible] عرب [illegible] خواستگار ہوا ان لوگوں نے انکار کر دیا [illegible] منتفق کی طرف چلا گیا اور [illegible] بصرہ پر قبضہ کرنے کا [illegible] چنانچہ [illegible] ان کے [illegible] بصرہ آئے

اور اسے لوٹ لیا اس کے سردار قتل کر ڈالے۔ خلیفہ مسترشد نے برسقی کو [illegible] سرداران [illegible] سے دبیس کے تعاقب پر کرنے پر تعینات کیا اور یہ کہا کہ تیری ہی وجہ سے دبیس ابھرا۔ [illegible] کرنے کا موقع ملا۔ برسقی نے فوراً جنگ کی تیاری کی۔ سامان سفر درست کر کے [illegible] دبیس نے یہ خبر پا کر [illegible] قلعہ میں [illegible] ہوا [illegible] حلب پر قبضہ کر لینے کے لیے [illegible] کے ساتھ [illegible] حلب کا محاصرہ کر لیا گیا۔ [illegible] برسقی [illegible] کی طرف [illegible] دبیس [illegible] ملک طغرل بن سلطان محمد کی خدمت میں چلا گیا اور اسے عراق کے قبضہ پر ابھارا جیسا کہ آئندہ تحریر کریں گے۔

ملک طغرل اور دبیس: جس وقت دبیس شام سے ملک طغرل کی خدمت میں بمقام آذربائیجان حاضر ہوا۔ ملک طغرل نے بڑی گرمجوشی سے ملاقات کی اور اپنے خاص الخاص مصاحبوں میں داخل کر لیا۔ [illegible] عراق پر قبضہ کرنے کی ترغیب دی [illegible] چنانچہ ملک طغرل نے [illegible] سے کوچ کیا۔ دبیس اس کے [illegible] قریب خلافت مآب نے ملک طغرل اور دبیس کی [illegible] اتابک زنگی [illegible] ملک طغرل کو خلیفہ مسترشد [illegible] اور دبیس کی خبر ہوئی تو اس نے فوراً سامان [illegible] اختیار کیا۔ [illegible] ملک طغرل کی طرف [illegible] دبیس اور ملک طغرل نے [illegible] ملک طغرل [illegible] دار الخلافت بغداد پر قبضہ [illegible] گیا اور طغرل اسی وجہ سے [illegible] خلیفہ مسترشد [illegible] جس میں [illegible] دبیس نے [illegible] کھایا۔ آخرکار [illegible]

خلیفہ مسترشد اور دبیس: [illegible] وزیر السلطنت جلال الدین بن صدقہ نے [illegible] وقت تک شاہی لشکر [illegible] ملک طغرل [illegible]

سنجر کی طرف روانہ ہوا اور صوبہ ہمدان میں پہنچ کر غارت گری کا ہنگامہ برپا کر دیا۔ سلطان محمود نے یہ خبر پا کر ان لوگوں کا تعاقب کیا مگر کامیاب نہ ہوا۔

دبیس کی ریشہ دوانیاں: ملک طغرل نے قبضہ عراق سے ناامید ہو کر دبیس کے ساتھ سلطان سنجر کی طرف کوچ کیا، یہ اس وقت خراسان کا حکمران تھا اور تمام ممالک کا ایک بااختیار شہنشاہ تسلیم کیا جاتا تھا۔ ملک طغرل اور دبیس نے وہاں سے خلیفہ مسترشد اور یرنقش شحنہ بغداد کی اس کی شکایت کی۔ سلطان سنجر نے انصاف کرنے کا وعدہ دیا۔ چنانچہ دونوں اس کے ساتھ مقیم ہو گئے۔ دبیس یہ کہا کرتا تھا سلطان سنجر کو عراق پر قبضہ کر لینے کی ترغیب دیتا موقع پا کر مسترشد اور سلطان کی جانب سے اسے بدظن کرتا جاتا تھا۔ بالآخر یہ سلطان سنجر کے ذہن نشین کرا دیا کہ خلیفہ مسترشد اور سلطان محمود دونوں بالاتفاق سلطان سنجر کی مخالفت پر کمربستہ اور تیار ہیں۔ کہتے سنتے سلطان سنجر کی بھی رگ حمیت ہمدردانگی جوش میں آ گئی ۵۲۲ھ میں عراق کی طرف کوچ کیا۔ رے پہنچا، دبیس کے خیالات کی تصدیق کرنے کی غرض سے سلطان محمود کو ہمدان سے بلا بھیجا۔

سلطان سنجر اور سلطان محمود: سلطان محمود سلطان سنجر کا پیام پاتے ہی حاضر ہو گیا جس سے دبیس کے پیدا کیے ہوئے خیالات غلط ہو گئے۔ سلطان سنجر نے اچھی طرح سلطان محمود کے استقبال کے لئے شاہی فوج بھیجی۔ سلطان محمود کی خاطر داری کی۔ سلطان سنجر نے اسے اپنے برابر تخت پر بٹھایا عزت و احترام سے پیش آیا ۵۲۲ھ تک ذی قعدہ تک سلطان محمود اس کی خدمت میں رہا۔ اس کے بعد سلطان سنجر پھر لوٹ کر خراسان آیا اور دبیس کو سلطان محمود کے سپرد کر کے یہ ہدایت کی کہ اسے اس کے شہروں میں واپس کر دینا۔ چنانچہ سلطان محمود نے دبیس کے ساتھ ہمدان کی جانب کوچ کیا۔ محرم ۵۲۳ھ میں بغداد کی طرف روانہ ہوا۔ وزراء اور امراء نے استقبال کیا۔ سلطان محمود نے دبیس کو شاہی مکان میں ٹھہرایا۔ خلافت مآب سے اس کی معافی کی سفارش کی۔ خلافت مآب راضی ہو گئے مگر حکومت دینے سے انکار کیا۔ دبیس نے اس غرض کے حاصل کرنے کے لئے ایک لاکھ دینار پیش کئے خلافت مآب نے قبول نہ فرمایا۔ سلطان محمود نے نصف سنہ مذکور میں بغداد سے ہمدان کو کوچ کیا۔

دبیس کا فرار: سلطان محمود کی بیوی اس کے چچا سنجر کی بیٹی تھی اور یہی دبیس کی موافقت کے زمانہ میں سلطان محمود کا ساتھ دیتی تھی۔ ہمدان سے سلطان کے لوٹنے کے وقت اس کا انتقال ہو گیا، دبیس کو چال بازی کا موقع مل گیا۔ اس کے بعد سلطان بیمار ہو گیا۔ دبیس نے اس کے بیمار ہونے کو موقع پا کر عراق کا راستہ لیا۔ خلیفہ مسترشد نے اس کی مدافعت کی غرض سے فوجیں فراہم کیں۔ بہروز شحنہ بغداد اس وقت حلہ میں تھا، دبیس کی روانگی کی خبر سن کر حلہ چھوڑ کر بھاگا۔ دبیس نے ماہ رمضان ۵۲۳ھ میں اس پر قبضہ کر لیا۔ سلطان محمود کو اس کی خبر لگی تو اس نے امیر قزل اور احمد یلی کو بلایا۔ یہ دونوں دبیس کی نیک چلنی اور اطاعت کے ضامن تھے اور یہ کہا کہ دبیس کو لا کر تم دونوں حاضر کرو اس کی اطاعت و فرمانبرداری کے تم ضامن تھے۔ چنانچہ احمد یلی دبیس کی روک تھام کے لئے روانہ ہوا اور سلطان عراق کی طرف آیا۔ دبیس نے بہت سے تحائف اور ہدایا سلطان کی خدمت میں بھیجے جس میں دو لاکھ دینار نقد اور تین سو راس گھوڑے تھے جن کی زینیں نقرئی تھیں۔ پیچھے جب سلطان بغداد میں داخل ہو گیا تو دبیس نے بصرہ کا راستہ لیا اور وہاں پہنچ کر لوٹ لیا اور جو کچھ بیت المال میں پایا سب پر قبضہ کر لیا۔ سلطان نے اس کے تعاقب میں فوجیں روانہ کیں۔ دبیس بصرہ چھوڑ کر بریہ میں چلا گیا۔

دبیس کی گرفتاری: دبیس نے جس وقت بصرہ کو چھوڑا تھا تو راستے میں اس کے بلانے کے لئے ایک قاصد صرخد (صرخد) سے آیا تھا۔ اس صرخد کا ایک خصی تھا اسی سنہ میں اس نے وفات پائی ایک عورت بوقت وفات چھوڑ گیا تھا اس کے مرنے پر یہ عورت قلعہ پر قابض ہو گئی مگر سمجھتی تھی کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ تنہا محفوظ رہے اس وقت تک قبضہ نہیں رہ سکتا جب تک کسی ایسے جو زبردست قوت و جنگ والا ہو تعلق نہ پیدا کیا جائے لوگوں نے اس سے دبیس کی تعریف کی اور اس کا بہت بڑا خاندان ہے نہایت ذی اثر اور جلیل القدر ہے اس کے رعب و داب سے سارا عراق بید کی طرح تھراتا ہے چنانچہ اس بنا پر اس عورت نے دبیس کو بلایا تھا۔ دبیس نے قصد کیا کہ قلعہ اور مال و زر پر آسانی سے قبضہ کر لے۔ دبیس کو یہ خط بصرہ چھوڑنے کے بعد ملا۔ فوراً عراق سے شام کی جانب روانہ ہو گیا۔ چند بدو اس کے ساتھ تھے دمشق کے قریب سے گزرا۔

تاج الملوک والی دمشق کو یہ معلوم ہوا تو اس کی خبر گیری کر کے والی دمشق نے اسے گرفتار کر لیا۔ عماد الدین زنگی نے جو دبیس کا جانی دشمن تھا تاج الملوک کو پیام بھیجا کہ اگر تم دبیس کو میرے پاس بھیج دو گے تو میں اس کے عوض میں تمہارے بیٹے اور ان کے امراء کو جو قید ہیں رہا کر دوں گا۔ تاج الملوک نے بلا عذر اس حکم کی تعمیل کی۔ دبیس پا بہ زنجیر زنگی کے پاس بھیج دیا گیا۔ دبیس کو اپنے قتل کا یقین کامل ہو گیا۔ مگر زنگی نے اس کے ساتھ اس کے خلاف توقع عمدہ برتاؤ کیا۔ زنگی نے اسے بہت سا مال و اسباب سواری وغیرہ دیئے اور آداب و تعظیم سے مراتب کئے۔ کسی ذریعہ سے مسترشد کو دبیس کی گرفتاری کی اطلاع ہو گئی تھی۔ سدید الدولہ ابن الانباری کو تاج الملوک کے پاس دبیس کی طلبی کے لئے بھیجا۔ سدید الدولہ جو ابھی دمشق کی طرف روانہ ہوا تھا۔ راستہ میں یہ معلوم ہوا کہ والی دمشق نے اسے زنگی کے پاس بھیج دیا ہے اس وجہ سے سدید الدولہ کا مقصد پورا نہ ہو سکا۔

سلطان محمود کی وفات: ماہ شوال ۵۲۵ھ میں سلطان محمود نے سفر آخرت اختیار کیا۔ اس کا بیٹا طغرل داؤد اس کی جگہ تخت حکومت پر رونق افروز ہوا۔ اس کے چچا مسعود اور سنجر نے حکومت و دولت کے حاصل کرنے کے لئے اس سے معرکہ آرائی کی۔ آخر کار سلطان مسعود کو مرکز حکومت و سلطنت پر قبضہ کیا ان دونوں (مسعود و سلجوق) کا بھائی طغرل اپنے چچا سلطان سنجر کے پاس خراسان میں تھا۔

سلطان سنجر: سلطان سنجر خاندان سلجوقیہ کا بہت بڑا اور معمر تھا سلاطین سلجوقیہ اس کے حکم کے آگے سر جھکاتے تھے اسے سلطان مسعود، سلجوق اور طغرل سے محبت تھی۔ طغرل کو لئے ہوئے عراق کی طرف بڑھا اور رے تک آ پہنچا۔ عماد الدین زنگی کو طلب کر کے شحنہ بغداد مقرر کیا اور دبیس بن صدقہ کو جو ان دنوں زنگی کے پاس تھا حلہ دیا۔ سلطان مسعود کو جب اس کی خبر لگی تو اس نے سنجر اور طغرل سے جنگ کی تیاری کا حکم دیا اور مسترشد سے میدان جنگ میں شریک ہونے کی درخواست کی۔

دبیس اور زنگی کی فوج کشی و پسپائی: چنانچہ خلافت مآب نے بغداد سے فوراً نکل پڑا۔ زنگی اور دبیس بغداد کے قریب پہنچ گئے تھے بغداد کی جانب بڑھا جس میں زنگی سے جنگ چھڑ گئی۔ زنگی شکست کھا کر بھاگا اس کے لشکر کا ایک بڑا حصہ کام آ گیا۔ جنگ کے بعد خلیفہ مسترشد بغداد میں مظفر و منصور واپس آیا۔ زنگی اور دبیس دوسری جانب جا کر پناہ گزین

ہوا۔ بلاد حلہ اور اس کے گردو نواح کے شہروں پر اقبال خادم خلیفہ کا تصرف جاری تھا خلیفہ مسترشد نے یہ خبر پا کر کہ دبیس بلاد حلہ کی طرف گیا ہے لشکر بغداد کو اقبال کی کمک پر بھیجا گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ دبیس شکست کھا کر بھاگا۔ انتہائی دقت اور بے حد بے سرو سامانی سے اس کی جان بچی۔ واسط پہنچا یہاں پر اس کا بھتیجا السیف لشکر بھی آ گیا ابن ابی الخیر والی بطیحہ نے اسے مالی اور فوجی مدد دی جس سے اس نے ۵۲۷ھ میں واسط پر قبضہ حاصل کر لیا۔ اقبال خادم اور بہکش شحنہ بغداد نے ان لوگوں کی سرکوبی کے لئے فوجیں روانہ کیں۔ دبیس واسطیوں کو مرتب کر کے مقابلہ پر آیا سخت اور خونریز جنگ کے بعد دبیس کو شکست ہوئی۔ میدان اقبال کے لشکر کے ہاتھ رہا۔ شکست کے بعد دبیس نے سلطان مسعود کے پاس جا کر دم لیا اور اسی کی خدمت میں قیام پذیر ہوا۔

طغرل کی وفات: اس زمانہ میں دبیس برابر سلطان مسعود کی خدمت میں حاضر رہا۔ یہاں تک کہ اس کے اور خلیفہ مسترشد کے درمیان نا چاقی ہوئی اور اس کا بھائی طغرل راہی ملک آخرت ہوا جیسا کہ ان کے حالات میں مذکور ہے سلطان مسعود اپنے بھائی طغرل کے مرنے کے بعد ہمدان گیا اور اس پر قابض ہو گیا۔ یہاں پر ایک جماعت نے جو اس کے نامور امراء اور با اثر ارکین دولت میں سے تھی اس کا ساتھ چھوڑ دیا۔ ان لوگوں میں دبیس بن صدقہ بھی تھا اور خلافت مآب کی خدمت میں حاضر ہو کر امان کے خواہاں ہوئے خلافت مآب نے دبیس کی بد عہدی کی وجہ سے ان لوگوں کی معذرت قبول نہ کی۔

اعرج کا معرکہ: ان لوگوں نے خوزستان کا راستہ لیا اور برسق بن برسق سے مل کر سازش کر لی۔ اس کے بعد خلافت مآب کو اپنی رائے کی غلطی محسوس ہوئی اور ان امراء کو جو دبیس کے ہمراہ اور ہمسفر تھے امان نامہ لکھ کر بھیجا جس وقت خلافت مآب نے دبیس کی وجہ سے امراء کو امان دیئے بغیر واپس کیا تھا ان لوگوں نے بالاتفاق دبیس کو گرفتار کر لینے اور خلافت مآب کی خدمت انجام دینے کی رائے قائم کر لی تھی دبیس کو کسی ذریعہ سے اس کا احساس ہو گیا بھاگ کر سلطان محمود کی خدمت میں چلا گیا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ خلیفہ مسترشد نے سلطان مسعود سے جنگ کے لئے بغداد سے ماہ رجب ۵۲۹ھ میں کوچ فرمایا تھا اکثر امیروں نے بغرض اظہار اطاعت و فرمانبرداری سفارش بھیجی۔ داؤد بن سلطان مسعود نے آذربائیجان سے پیام بھیجا کہ اگر خلافت مآب دینور کی طرف سے قصد فرمائیں تو یہ خانہ زاد بھی موکب ہمایوں کی رکاب میں ہو کر شریک جنگ ہونے کی عزت حاصل کرے۔ خلیفہ مسترشد نے انکاری جواب دیا اور جنگ کے خیال سے کوچ و قیام کرتا ہوا مقام اعرج تک پہنچ گیا۔ اسی مقام پر حریف سے مڈبھیڑ ہوئی۔

خلیفہ مسترشد کی گرفتاری و مصالحت: اتفاق سے شاہی افواج میدان سے بھاگ کھڑی ہوئیں خلیفہ مسترشد گرفتار کر لیا گیا وزیر السلطنت شرف الدین علی بن طراد قاضی القضاۃ ابن الانباری اور سرداران و ارکین حکومت کی ایک جماعت قید کر لی گئی۔ لشکر گاہ میں جو کچھ مال و اسباب تھا لوٹ لیا گیا سلطان نے بغداد کی جانب کوچ کیا اور روانگی سے قبل امیر بکابہ کو شحنہ بغداد مقرر کر کے روانہ کیا۔ خلافت مآب کی اس شکست سے بغداد میں واویلا اور مصیبت کا شور برپا ہو گیا اس کے بعد سلطان مسعود نے خلیفہ مسترشد کو ایک خیمہ میں نظر بند کر دیا اور چند آدمیوں کو اس کی حفاظت و نگرانی پر متعین کیا مصالحت کا پیام بھیجا اور یہ شرائط پیش کیں (۱) بطور سالانہ مال ادا کیا کرے (۲) آئندہ فوجیں فراہم نہ کرے (۳) جنگ کے ارادہ سے اپنے

دار الخلافہ سے باہر قدم نہ نکالے۔ خلیفہ مسترشد نے ان شرائط کو منظور کر لیا اور باہم مصالحت ہوگئی۔

خلیفہ مسترشد کا قتل: اسی اثناء میں سلطان سنجر کا ایلچی آ پہنچا۔ سلطان مسعود اس سے ملنے کے لیے سوار ہوا خلافت مآب کے محافظین خیمہ میں متفرق ہو گئے باطنیہ کا ایک گروہ آخری ماہ ذی القعدہ ۵۲۹ھ میں خلافت مآب کے خیمہ میں گھس گیا اور خلافت مآب اور ان کے ہمراہیوں کی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔

دبیس کا خاتمہ: خلیفہ مسترشد کے قتل کئے جانے کے بعد سلطان مسعود کو یہ خبر پہنچائی گئی کہ دبیس بن صدقہ کی سازش سے گروہ باطنیہ نے خلیفہ مسترشد کو قتل کیا ہے سنتے ہی آگ بگولا ہو گیا فوراً دبیس کے قتل کا حکم دیا ایک غلام دبیس کے دروازہ خیمہ پر کھڑا ہو گیا۔ دبیس جس وقت خیمہ سے سر نکالے ہوئے برآمد ہوا غلام نے تلوار کے ایک وار سے اس کا سر اڑا دیا۔ دبیس کو یہ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ کس نے مارا۔

صدقہ بن دبیس کی اطاعت: اس واقعہ کی خبر دبیس کے بیٹے صدقہ تک پہنچی جو اس وقت حلہ میں تھا اس کی باپ کی فوجیں اور غلام اس کے پاس آ کر جمع ہوئے امیر قتلغ تکین امن حاصل کر کے اس کے پاس چلا آیا۔ سلطان مسعود کو اطلاع ہوئی تو اس نے شحنہ بک آبہ کو صدقہ کی روک تھام پر مقرر کیا۔ فوراً حلہ کو صدقہ کے قبضہ سے نکالنے کی ہدایت کی اور تاکید کی یہاں تک کہ سلطان مسعود نے اسے کا قصور معاف کر دیا اور باہم صفائی ہوگئی۔ صدقہ نے وہیں قیام اختیار کیا۔

خلیفہ راشد کی معزولی: خلیفہ مسترشد کے قتل کے بعد سلطان مسعود کے اشارے سے اس کا بیٹا راشد تخت خلافت پر متمکن ہوا۔ کچھ عرصہ بعد سلطان مسعود اور خلیفہ راشد میں مخالفت پیدا ہوگئی۔ اس کشیدگی اور مخالفت کا باعث عماد الدین زنگی والی موصل تھا اس نے اسے اپنی مدد پر آمادہ کیا تھا۔ خلیفہ راشد ان دنوں اس کے ساتھ تھا۔ سلطان مسعود نے ۵۳۰ھ میں خلیفہ راشد کو معزول کر کے خلیفہ مقتفی کے ہاتھ پر خلافت و امارت کی بیعت کر لی تھی۔ راشد نے موصل پہنچ کر دیگر امراء و اراکین دولت کی رکاب میں تھے وہ اس کی رفاقت ترک کر کے سلطان مسعود کی خدمت میں چلے آئے۔ سلطان مسعود ان لوگوں کے اس عمل سے راضی ہو کر سامان سفر درست کر کے ہمدان کی جانب کوچ کیا اور اپنی افواج کو ان کے شہروں کی جانب واپسی کا حکم دے اور خود صدقہ بن دبیس کے پاس چلا گیا اور اس سے اپنی بیٹی کا عقد کر دیا۔ خلیفہ راشد موصل سے نکل کر حکومت و امارت حاصل کرنے کی غرض سے آذربائیجان پہنچا۔ والی فارس و خوزستان اور دیگر امراء کی ایک جماعت حاضر خدمت ہوئی۔ مالی و فوجی مدد دینے کا اقرار کیا۔

صدقہ بن دبیس کا خاتمہ: سلطان مسعود کو اس کی خبر لگی تو وہ فوجیں مرتب کر کے ان کے سر پر پہنچ گیا۔ گھمسان کی لڑائی ہوئی بالآخر سلطان مسعود نے ان لوگوں کو شکست دی دوران جنگ میں امیر منکبرس والی فارس کو گرفتار کر لیا اور خاتمہ جنگ کے بعد قتل کر ڈالا۔ بوزابہ والی خوزستان اور عبدالرحمن طغایرک والی خلخال نے سلطان مسعود کی فوج پر لوٹ کر دوبارہ حملہ کیا اس وقت سلطان مسعود کی رکاب میں تھوڑی سی فوج باقی رہ گئی تھی سلطان مسعود کو ان لوگوں کے مقابلہ میں شکست ہوئی امراء کا ایک گروہ جو اس کی رکاب میں تھا گرفتار کر لیا گیا ان میں صدقہ بن دبیس اور عنتر بن ابی العسکر تھا ان لوگوں کو بھی [illegible] نے قتل کر ڈالا اس کے بعد داؤد نے ہمدان کی جانب قدم بڑھایا اور اس پر قابض ہو گیا۔

محمد بن دبیس: سلطان مسعود نے اس شکست کے بعد اپنی حالت درست کر لی اور [illegible] محمد [illegible] تھا اس کی تلافی [illegible] محمد بن دبیس [illegible] ابی العسکر [illegible] کے ساتھ [illegible] سلطان [illegible] کے درمیان [illegible] انہیں [illegible] کے [illegible]

علی بن دبیس: ۵۲۹ھ میں [illegible] خراسان سے سلطان مسعود کے خلاف علم بغاوت بلند کیا [illegible] سلطان مسعود کے ہاتھ پر بیعت خلافت [illegible] ان لوگوں سے [illegible] ان لوگوں نے [illegible] کر دیا۔ سلطان مسعود نے [illegible] لوگوں کو [illegible] اور بغداد میں اپنی [illegible] اسماعیل بن [illegible] اس وقت سلطان مسعود نے بغداد [illegible] کا قصد کیا تھا اسی وقت [illegible] علی [illegible] کے ساتھ بھاگ کر [illegible] کے علاقے کی طرف آیا۔

علی بن دبیس اور اسماعیل کی جنگ: [illegible] کے مقابلے پر [illegible] سلطان مسعود [illegible] اس کے [illegible] ساتھ [illegible] بغداد میں [illegible] کی طرف [illegible] اسماعیل [illegible] شکست [illegible] کر دیا [illegible] خلافت [illegible] کر دیا۔

علی بن دبیس کی معزولی: [illegible] کے ساتھ [illegible] تھا [illegible] ۵۴۰ھ میں [illegible] سلطان مسعود [illegible] علی بن دبیس [illegible] کے [illegible] سلطان [illegible] چلا گیا اور [illegible] ساتھ [illegible] آ گیا تھا [illegible] کے ساتھ [illegible] علی بن دبیس [illegible] آخری ۵۴۵ھ میں [illegible]

علی بن دبیس کی گرفتاری اور رہائی: ۵۴۳ھ میں سلطان مسعود کے خلاف چند امراء نے مخالفت و بغاوت کا علم بلند [illegible]

ان میں مقتفی نے طرنطائی اور علی بن دبیس بھی تھے ان لوگوں نے مل کر ملک شاہ بن سلطان محمود کی سلطنت و حکومت کی بیعت کر لی اور اس کی رکاب میں عراق کی طرف روانہ ہوئے خلیفہ مقتفی سے اس کے نام کا خطبہ پڑھے جانے کی درخواست کی خلیفہ مقتفی نے انکاری جواب دیا اور فوجیں فراہم کر کے بغداد کی قلعہ بندی کر لی اور سلطان مسعود کے پاس اطلاعی فرمان بھیجا چونکہ سلطان مسعود اپنے چچا سلطان سنجر کی ملاقات کو گیا ہوا تھا۔ اس طرف متوجہ نہ ہو سکا۔ مقتفی کو کسی ذریعے سے اس کی خبر لگ گئی آپس میں جوتیاں چلنے لگیں۔ مقتفی نے حلہ والوں کو لوٹ لیا اور علی بن دبیس کو گرفتار کر لیا۔ باقی رہا طرنطائی وہ بھاگ کر واسط پہنچا اسی میں سلطان مسعود وارد بغداد ہوا۔ مقتفی نے ان لوگوں سے صلح کر لی اور علی بن دبیس کو چھوڑ دیا۔ علی بن دبیس سلطان مسعود کی خدمت میں بغداد میں حاضر ہوا اور قصور معاف کرنے کی درخواست کی۔ سلطان مسعود نے اس کی خطا معاف کر دی۔

امارت بنی مزید کا خاتمہ۔ ان واقعات کے بعد علی بن دبیس والی حلہ بیمار ہو گیا۔ اس کے طبیب قاسم محمد بن صالح نے ہر چند علاج کیا مگر صحت یاب نہ ہوا کیا علالت نے تھوڑے ہی دن بعد رہ گزار عالم عدم ہوا۔ اس کے بعد سلطان مسعود نے بخار ہو کر سجلوقیہ نے سفر آخرت اختیار کیا اس کے بھتیجے ملک شاہ بن محمود کے ہاتھ پر ارکان دولت نے سلطان مسعود کے ولی عہد ہونے کی وجہ سے حکومت و سلطنت کی بیعت کی۔ خلیفہ مقتفی نے سلطان مسعود کے مرتے ہی تکریت پر تسلط حاصل کر لیا۔

مسعود بلال کی سلطان ملک شاہ نے تخت حکومت پر متمکن ہو کر سالار کرد کو حلہ روانہ کیا اس نے حلہ پہنچ کر قبضہ کر لیا۔ مسعود بلال شحنہ بغداد بھی اس کے پاس چلا گیا۔ سلطان مسعود کی وفات کے وقت بغداد سے بھاگ گیا تھا اور اس سے اتفاق و ہمدردی کا اظہار کیا تھا چند روز بعد موقع پا کر مسعود بلال نے سالار کرد کو گرفتار کر کے دریا میں ڈبو دیا اور خود حلہ کی حکومت پر قابض ہو گیا۔ خلیفہ مقتفی نے یہ خبر پا کر اپنے وزیر السلطنت عون الدین بن ہبیرہ کی ماتحتی میں فوجیں روانہ کیں مسعود بلال بھی اپنا لشکر لے کر مقابلہ پر آیا مگر شکست کھا کر پھر حلہ کی طرف لوٹا اہل حلہ نے اسے حلہ میں داخل نہ ہونے دیا تب اس نے تکریت کا راستہ لیا اور وزیر السلطنت عون نے حلہ پر قبضہ کر لیا اور کوفہ اور واسط کو فتح کرنے کے لئے فوجیں روانہ کیں۔ چنانچہ کوفہ اور واسط بھی سر ہو گیا اس کے بعد سلطان ملک شاہ کا لشکر کوفہ پر آ اترا۔ خلیفہ مقتفی کی فوجوں نے کوفہ چھوڑ کر واسط کا راستہ لیا اور جب شاہی لشکر واسط کی طرف بڑھا تو خلیفہ کی فوج نے واسط کو چھوڑ کر حلہ کی طرف قدم بڑھایا غرض کچھ عرصہ کے بعد ان شہروں کو خلیفہ کی فوج چھوڑ دی گئی اور شاہی لشکر قابض ہو گیا یا ماہ ذی قعدہ ۵۴۷ھ میں خلیفہ کی فوج بغداد کی جانب واپس ہوئی۔

سلطان ملک شاہ کی معزولی اس کے بعد امراء و ارکان دولت سلجوقیہ نے ملک شاہ کو ۵۴۸ھ میں گرفتار کر لیا اور اس کے بھائی محمد کو تخت حکومت پر متمکن کیا خلیفہ مقتفی سے اس کے نام کا خطبہ پڑھے جانے کی درخواست کی خلیفہ مقتفی نے منظور نہ کیا۔ اس بنا پر محمد شاہ نے ۵۵۱ھ میں عراق کی جانب کوچ کیا۔ بغداد میں کھلبلی پڑ گئی۔ خلیفہ مقتفی نے نہایت حزم و احتیاط سے مقابلہ کی تیاری کی واسط کی فوجیں بھی آ گئیں۔ سلطان محمد نے ملک شاہ بن ابی الحسن کو حلہ پر قبضہ کرنے کے لئے بھیجا چنانچہ اس نے حلہ پر قبضہ کر لیا اور سلطان محمد نے ۵۵۱ھ میں بغداد پہنچ کر محاصرہ ڈال دیا مگر کسی قسم کی کامیابی نہ ہوئی مجبوراً

واپس ہوا۔

خلیفہ مقتفی کی وفات: [illegible] خلیفہ مقتفی [illegible] اس کا بیٹا مستنجد تخت خلافت پر متمکن ہوا [illegible]

خلیفہ مستنجد اور بنو اسد: چونکہ بنو اسد نے [illegible] بغداد [illegible] اس وجہ سے [illegible]

بنو اسد کی جان بخشی: [illegible] ابن معروف نے [illegible]

[illegible]

باب : ۲

امارت مصر دولت ابن طولون

فتح مصر: ہم اوپر فتوحات اسلامیہ کے تذکرہ میں عمرو بن ابی العاص کے ہاتھ سے مصر فتح ہونے کا واقعہ زمانہ خلافت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں جرنیل کے حکم سے بحیثیت بیان کر آئے ہیں فتح و کامیابی کے بعد موصوف الصدر نے عمرو بن العاص کو اسی شہر کی گورنری عطا کی۔ چنانچہ عمرو بن العاص کی فتوحات کا سیلاب مصر کے قریب ممالک مغرب میں طرابلس اور ودان وغیرہ اس حد تک پہنچ گیا تھا جیسا کہ ہم تفصیل سے اپنے مقام پر بیان کر چکے ہیں۔

عبداللہ بن ابی سرح کی گورنری: پورے عہد خلافت عمر میں اس صوبہ کی عنان حکومت عمرو بن العاص کے ہاتھ میں رہی۔ اس کے بعد عثمان بن عفان نے صعید کی حکومت پر عبداللہ بن ابی سرح کو مقرر فرمایا اور مصر کو اس سے علیحدہ کر کے ایک جدا صوبہ قرار دیا۔ عمرو بن العاص کو یہ گوارا نہ ہوا۔ گورنری مصر سے مستعفی ہو گئے۔ امیر المومنین عثمان نے مصر کی گورنری صعید سے ملحق کر کے اس صوبہ کی عنان حکومت بھی عبداللہ بن ابی سرح کو دے دی۔ اس کے عہد حکومت میں فوج روانہ کیا ہوا۔ رومیوں نے قسطنطنیہ سے ایک بڑا کشتیوں کا بیڑا مصر کی طرف روانہ کیا۔ سواحل اسکندریہ پر لنگر انداز ہوا۔ جوانب کے دیہات والوں نے بدعہدی کی اور بغاوت پر کمر باندھی۔ اہل اسکندریہ نے دربار خلافت عثمان سے مدد کی درخواست کی۔ حسب درخواست امداد و کمک پر عمرو بن العاص مامور کئے گئے۔

عمرو بن العاص کی مراجعت مدینہ: عثمان نے عمرو بن العاص کو اہل اسکندریہ کی کمک پر روانہ کیا۔ عمرو بن العاص نے جنگ کے دوران رومیوں پر حملہ کیا۔ قسطنطین بھی تھوڑی فوج کی معیت میں رومیوں کے ساتھ تھا۔ عمرو بن العاص نے ان دیہات والوں سے جنہوں نے اظہار بغاوت کیا تھا کشتیوں سے اتر کر میدان جنگ کا راستہ لیا تھا۔ ان کی لڑائی ہوئی۔ بالآخر اللہ جل شانہ نے لشکر اسلام کو فتح نصیب کی۔ رومی فوج بھی شکست کھا کر اسکندریہ کی جانب بھاگ گئی۔ عمرو بن العاص نے ان لوگوں کو بھی گھیر کر پامال کیا اور قریب و جوار کے دیہات والوں کا جو کچھ مال و اسباب مسلمانوں نے لوٹ لیا تھا ان کے عذر معذرت کرنے پر واپس کر کے مدینہ منورہ کی جانب واپس ہوئے۔ عبداللہ بن ابی سرح اس کی گورنری پر بدستور قائم رہے۔ انہوں نے افریقہ پر جہاد کیا اور بزور تیغ سے فتح کر لیا۔ اس کے بعد نوبہ پر جہاد کے ارادے سے فوج کشی کی اور ان پر جزیہ مقرر کیا۔ جو زمانہ دراز تک باقی رہا۔ یہ واقعات ۳۱ھ کے ہیں۔ ان واقعات کے بعد معاویہ بن خدیج کی امارت کا وقت جب آیا انہوں نے بھی بہت سے شہر ملک افریقہ کے سر کئے اور ملک افریقہ کو خوب پامال اور تاخت و تاراج کیا یہاں تک کہ فتح

افریقہ بھی ان کے ہاتھ سے فتح ہوئی۔

عبداللہ بن ابی سرح کی معزولی: پھر عثمانؓ کے آخر دور خلافت میں جب فتنہ برپا ہوا اور ہر طرف سے لوگ آپ پر طعن کرنے لگے تھے۔ محمد بن ابی حذیفہ مصری لشکر کے ایک گروہ کے ساتھ بطور وفد دار الخلافت میں حاضر ہوئے۔ مصری لشکر کو عبداللہ بن ابی سرح اور ان کے عمال سے شکایت پیدا ہو گئی تھی۔ عثمانؓ نے ان لوگوں کی رضامندی کے خیال سے عبداللہ بن ابی سرح کو گورنری مصر سے معزول کیا اسی میں اس خط کا واقعہ پیش آیا جو مروان کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور لشکر مصر نے عثمان کا ان کے گھر میں محاصرہ کر لیا۔ عبداللہ بن ابی سرح نے یہ خبر پا کر مصر سے عثمانؓ کی مدد کے لئے کوچ کیا۔ جونہی عبداللہ نے مصر سے کوچ کیا۔ محمد بن ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ نے مصر پر قبضہ کر لیا۔ عبداللہ نے یہ سن کر اثناء راہ سے واپس ہو گئے۔ محمد نے مصر میں داخل ہونے سے روک دیا۔ تب عبداللہ نے عسقلان کا راستہ اختیار کیا اور وہاں پہنچ کر پڑاؤ کر دیا یہاں تک کہ عثمانؓ غوغائیان مصر کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ اس وقت عبداللہ نے عسقلان سے رملہ جا کر قیام کیا اور فتنہ و فساد کے خوف سے وہ وہاں مستقل ٹھہر رہے، یہاں تک کہ راہی ملک عدم ہو گئے نہ علی بن ابی طالب کی بیعت کی نہ معاویہؓ کی۔ اس کے بعد عمرو بن العاص نے محمد بن ابی حذیفہ کو گرفتار کر ڈالا اس واقعہ کی کیفیت اور روایتیں مختلف ہیں۔

قیس بن سعد کی معزولی: اس کے بعد علیؓ نے مصر کی حکومت پر قیس بن سعد بن عبادہ کو متعین فرمایا۔ یہ علیؓ کے پکے دوست اور ان کے دشمنوں کے جانی دشمن تھے۔ معاویہؓ نے ان سے اپنے ساتھ ملانے کی بہت کوشش کی۔ انہوں نے نہایت بہتر طور سے اس سے انکار کر دیا۔ مگر معاویہؓ نے اس کے برعکس ان کی حمایت کو مشہور کر دیا۔ اسی بنا پر علیؓ نے حکومت مصر سے قیس کو معزول کر کے اشتر نخعی کو مامور کیا۔ اشتر نخعی کا نام مالک تھا۔ حارث بن عبد یغوث بن سلمہ بن ربیعہ بن حارث بن خزیمہ بن سعد بن مالک بن نخع کے بیٹے تھے۔

محمد بن ابی بکر کا تقرر: اشتر نخعی نے مصر کا سفر کیا، قریب مصر قلزم میں پہنچ کر راہی عدم ہو گئے۔ تب علیؓ نے اشتر کی جگہ محمد بن ابی بکر کو متعین کیا۔ یہ ان کے گود کے پالے ہوئے تھے۔ ان واقعات کے بعد معاویہؓ نے عمرو بن العاص سے خط و کتابت کا سلسلہ جاری کیا۔ یہ اس وقت فلسطین میں تھے اور شہادت عثمانؓ کے بعد انہوں نے گوشہ نشینی اختیار کر لی تھی۔ چند روز کے نامہ و پیام کے بعد معاویہؓ نے عمرو بن العاص کو اپنا ہم خیال بنا لیا۔ چنانچہ علیؓ سے جنگ کرنے کے لئے معاویہؓ کے ساتھ ہو گئے۔ معاویہؓ نے انہیں مصر کی گورنری عنایت کی۔ صفین اور تحکیم کے واقعے کے بعد عمرو بن العاص نے مصر کی طرف کوچ کیا اور معاویہ کے طرفدار ہو گئے۔

محمد بن ابی بکر کا خاتمہ: محمد بن ابی بکر والی مصر کے ایام حکومت میں قتل ہو گیا۔ معاویہ بن خدیج سکونی نے ایک جماعت کے ساتھ اطراف مصر میں محمد بن ابی بکر کے خلاف خروج کیا۔ عمرو بن العاص نے جو ابن عثمان کو اس واقعہ سے مطلع کر کے علم خلافت کی مخالفت پر آمادہ ہو گیا۔ معاویہ نے فوجوں کو مصر کی طرف بڑھنے کا حکم دیا۔ اس مہم کے مقدمۃ الجیش پر معاویہ بن خدیج تھے۔ دونوں فریقین کی مڈبھیڑ ہوئی۔ محمد بن ابی بکر کی فوج میدان جنگ سے بھاگ کھڑی ہوئی اور ان کے ہمراہی ان سے جدا ہو گئے۔ اور وہ اس جنگ میں مارے گئے۔ جیسا کہ ان کے حالات میں یہ واقعہ مشہور ہے۔

ولایت مصر پر گورنروں کا تقرر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رفاعہ کو اپنا جانشین بنایا گیا۔ ہشام نے اس تقرری کو قائم رکھا۔ سات ماہ تک اس نے حکمرانی کی پھر یہ معزول کیا گیا اور حنظلہ بن صفوان ماہ محرم ۱۲۴ھ میں ہشام کی منظوری سے مصر کا گورنر ہوا۔ جب مروان بن محمد حکمران ہوا تو حنظلہ نے حکومت مصر سے دستبرداری دے دی۔ تب اس کی جگہ حسان بن عتاھیہ کو اپنے نائب کے طور پر حکومت مصر پر متعین کیا۔

جب حسان وارد مصر ہوا تو اس نے حکومت مصر سے ہاتھ اٹھا لیا۔ اس کی جگہ ابو حفص بن ولید اس کی حکومت کے سولہویں دن مصر کی گورنری پر بھیجا گیا۔ ماہ تک مصر کی گورنری پر رہا۔ اس کے بعد مروان نے حوثرہ بن سہیل بن عجلان باہلی کو ماہ محرم ۱۲۸ھ میں متعین کیا۔ رجب ۱۳۱ھ میں حوثرہ کی حکومت سے واپس کر کے مغیرہ بن عبداللہ بن مسعود فزاری کو حکومت مصر عطا کی۔ ماہ جمادی الآخر ۱۳۲ھ میں اس نے وفات پائی۔ وفات کے وقت اس نے اپنے بیٹے ولید کو مقرر کیا۔ اسی سنہ میں مروان نے منبروں کے بنائے جانے کا حکم صادر کیا۔ اس وقت دستور تھا کہ خطیب عصا ٹیک کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ اس کے بعد مروان بن محمد وارد مصر ہوا اور یہیں اس کا زمانہ حیات پورا ہوا۔

عہد عباسی میں مصر کے گورنر مروان بن محمد کے بعد دولت عباسیہ کا دور حکومت شروع ہوا۔ سفاح نے اپنے چچا صالح بن علی کو ۱۳۳ھ میں مصر کی حکومت عطا کی۔ ایک مدت تک یہ مصر ہی کی گورنری میں رہا اپنی جانب سے لوگوں کو مامور کرتا تھا۔ سب سے پہلے عیسیٰ بن لقمان کو اپنا نائب بنایا۔ پھر اس نے نیابت پر ابو عون عبدالملک بن یزید (منصور کا مولیٰ) آٹھ ماہ حکمران رہا۔ محرم ۱۳۷ھ میں داؤد بن یزید بن حاتم بن قبیصہ والی بنایا گیا اور اپنی حکومت کے ایک برس بعد محرم ۱۴۲ھ میں معزول کیا گیا۔ موسیٰ بن عیسیٰ گورنری مصر پر بھیجا گیا۔ ماہ ربیع الاول ۱۷۱ھ میں واپس کیا گیا اور اس کے چچا زاد بھائی ابراہیم بن صالح کو حکومت مصر عطا ہوئی۔ اپنی حکومت کے تیسرے مہینے مر گیا۔ اس کے بعد اس کا چچا صالح حکمران ہوا۔

رشید نے ماہ رمضان ۱۷۲ھ میں عبداللہ بن مسیب بن زہیر ضبی کو مامور کیا۔ ایک برس بعد اسے معزول کر کے ہرثمہ بن اعین کو مصر کی حکومت عنایت کی۔ اس کی حکومت کے تیسرے مہینے آخر ۱۷۸ھ میں اسے افریقہ کی طرف جانے کا حکم دیا۔ اس نے اپنے بھائی عبداللہ بن مسیب کو اپنا نائب مقرر کیا۔ اس کے بعد ماہ رمضان ۱۷۹ھ میں موسیٰ بن عیسیٰ دوبارہ حکومت مصر پر بھیجا گیا۔ اس نے اپنے بیٹے کو اپنی نیابت پر متعین کیا۔

پھر ۱۸۰ھ میں موسیٰ اپنی حکومت کے دسویں مہینے حکومت مصر سے واپس کر لیا گیا اور عبیداللہ بن مہدی بھیجا گیا۔ پھر رمضان ۱۸۱ھ میں واپس کیا گیا اور اسمٰعیل بن صالح بن علی جو کہ خلافت مآب کے چچاؤں میں سے تھا متعین ہوا۔ اس نے اپنی طرف سے ایک شخص کو نائب بنا کر بھیج دیا پھر نصف ۱۸۲ھ میں یہ حکومت مصر سے علیحدہ کر دیا گیا اور اس کی حکومت کے دسویں مہینے پھر حکومت مصر دوبارہ بھیجا گیا پھر مسیب بن زہیر جو کہ اس کے والوں سے تھا والی مصر ہوا۔ ساڑھے چار برس اس نے حکومت کی اس کے بعد معزول کیا گیا۔ اس کے بعد رشید نے اپنے قرابت مندوں میں سے احمد بن اسمٰعیل بن علی کو ۱۸۹ھ کے نصف میں مصر کی حکومت عنایت کی۔ دو برس دو ماہ تک حکمران رہا۔ اس کے بعد عبداللہ بن امام ابراہیم بن محمد معروف بہ ابن زینب کو حکومت مصر عطا ہوئی۔ دو ماہ تیرہ نصف شعبان ۱۹۱ھ میں اپنی گورنری کے ایک برس دو ماہ بعد واپس کر لئے گئے۔

حاتم بن ہرثمہ بن اعین کو سند حکومت دی گئی۔ شوال ۱۹۴ھ میں وارد مصر ہوا اور اپنی حکومت کے ایک برس تین ماہ

بعد ۱۹۶ھ میں دوبارہ بلا لیا گیا۔ جابر بن اشعث بن یحییٰ بن نعمان طائی اسی سنہ میں مامور ہوا۔ لشکریوں نے اسے اس کی حکومت کے ایک برس بعد ۱۹۶ھ میں مصر سے نکال دیا تب خلیفہ مامون نے مصر کی گورنری پر ابو نصر عباد بن محمد بن حیان بلخی (یہ کندہ کا غلام تھا) کو متعین کیا اور اس کی حکومت کے ڈیڑھ برس بعد ماہ صفر ۱۹۸ھ میں اسے معزول کر کے مطلب بن عبداللہ بن مالک بن ہیثم خزاعی کو سند گورنری عطا کی۔ یہ مکہ سے نصف ربیع الاول سنہ مذکور میں وارد مصر ہوا۔ پھر ماہ شوال میں اپنی حکومت کے آٹھویں مہینے لوٹا لیا گیا۔ خلافت مآب نے اپنے چچاؤں میں سے عباس بن موسیٰ بن عیسیٰ کو حکومت مصر کی سند عطا کی۔ اس نے اپنے بیٹے عبداللہ کو مصر کی حکومت پر اپنا نائب بنا کر بھیج دیا امام محمد بن ادریس شافعی اس کے ساتھ تھے اس نے ڈھائی مہینے قیام کیا۔ محرم الحرام ۱۹۹ھ میں لشکریوں نے بغاوت کر کے اسے مار ڈالا اور مطلب بن عبداللہ کو اپنا امیر بنا لیا۔ اس کے بعد ہی مطلب بن عبداللہ اور سری بن حکم بن یوسف ولائی بنی ضبہ کے درمیان جو اہل بلخ کی قوم سے تھا لڑائیاں ہوئیں۔

چنانچہ اپنی حکومت کے ایک برس آٹھ مہینے بعد مطلب مکہ کی طرف بھاگ گیا۔ بالاتفاق کل جند ماہ رمضان ۲۰۰ھ میں سری بن حکم کو امیر بنا لیا۔ اس کی حکومت کے چھٹے مہینے لشکریوں نے اس پر یورش کی اور اسے معزول کر کے سلیمان بن غالب ابن جبریل بن یحییٰ بن قرہ بجلی کو ماہ ربیع الاول ۲۰۱ھ میں امارت کی کرسی پر متمکن کیا۔ اس نے اپنی طرف سے عبداللہ بن طاہر بن حسین (خراسان کے مولیٰ) کو اپنا نائب بنایا۔ جس سال اس کی حکمرانی تھی اس کے بعد خلیفہ مامون نے اپنے بھائی ابو اسحاق کو جس نے کہ اپنے زمانہ خلافت میں معتصم کے لقب سے اپنے کو ملقب کیا تھا سند حکومت عطا کی اس نے عیسیٰ جلودی کو اس کے بعد عمیر بن ولید تمیمی کو ماہ صفر ۲۱۳ھ میں مامور کیا۔ اپنی حکومت کے دو ماہ بعد یہ مار ڈالا گیا۔ تب اس کا بیٹا محمد بن عمیر اس کی جگہ حکمران بنایا گیا۔

اس کے بعد عیسیٰ جلودی کو دوبارہ سند خلافت عطا ہوئی۔ اس کے بعد ابو اسحاق معتصم وارد فسطاط ہوا اور شام کی جانب لوٹا اس وقت اس نے عبدویہ بن جبلہ کو ماہ محرم ۲۱۵ھ میں بطور اپنے نائب کے مامور کیا ایک برس اس نے حکمرانی کی اس کے بعد عیسیٰ بن منصور بن موسیٰ خراسانی والی موسیٰ بن نصر بن مساور یہ مامور کیا گیا۔ پھر مامون اس کی حکومت کے ایک برس بعد مصر آیا۔ عیسیٰ بن منصور پر بہت ناراض ہوا اور پانی کا مقیاس اور ایک دوسرا پل فسطاط میں تعمیر کرایا اور ابو مالک کیذر نصر بن عبداللہ بن نصر صفدی کو مامور کر کے عراق کی جانب واپس ہوا۔ ماہ ربیع الاول ۲۱۹ھ میں کیذر نے وفات پائی اس کا بیٹا مظفر اس کی جگہ حکمران ہوا۔

پھر جب معتصم نے تخت خلافت پر قدم رکھا تو اس نے مصر کی عنان حکومت ماہ رجب ۲۱۹ھ میں اپنے مولا اشناس کو جس کی کنیت ابو جعفر تھی سپرد کی اس نے اپنی جانب سے موسیٰ بن ابی العباس ثابت کو جو کہ حنفیہ اہل شاش سے تھا ماہ رمضان ۲۱۹ھ میں مامور کیا۔ پھر موسیٰ نے اپنی جانب سے اپنے بیٹے مظفر کو اپنا نائب بنایا چنانچہ یہ اشناس کی نیابت میں سات برس چار مہینے مصر کی حکومت کرتا رہا۔ اس کے بعد مالک ابن کیدر بن عبداللہ صفدی اس کی نیابت پر متعین کیا گیا۔ ماہ ربیع الآخر ۲۲۴ھ میں وارد مصر ہوا۔ دو برس بعد یہ بھی معزول کیا گیا تب علی بن یحییٰ ارمنی ولایت مصر پر بھیجا گیا۔ عیسیٰ ابن منصور جسے معتصم نے بعد خلافت مامون میں مصر کی حکومت پر بھیجا تھا اور جس پر مامون بوقت ورود مصر ناراض ہوا تھا دوبارہ نیابت مصر پر روانہ کیا گیا۔ چنانچہ عیسیٰ ماہ محرم ۲۲۹ھ میں مصر میں وارد ہوا۔ اس کے بعد ۲۳۰ھ میں اشناس نے سفر آخرت

اختیار کیا اور وفات کے وقت مصر کی حکومت پر ایتاخ مولیٰ معتصم کو اپنی نیابت پر مقرر کیا گیا۔

اشناس کی جگہ ایتاخ مصر پر حکمرانی کرنے لگا۔ خلیفہ واثق نے اس کی تقرری کو بحال رکھا اور اس نے عیسیٰ بن منصور کو ماہ ربیع الثانی ۲۳۰ھ میں جاکر کی جگہ مصر پر مامور کیا۔ چار ماہ حکمرانی کی پھر ایتاخ نے ہرثمہ بن نضر جبلی کو مصر کی نیابت عطا کی۔ نصف شعبان میں وارد ہوا۔ ایک برس مصر پر حکومت کر کے مر گیا تب اس کا بیٹا حکمران ہوا۔ اس نے ایتاخ کی تاکید پر یحییٰ ارمنی کو ماہ رمضان ۲۳۴ھ میں مقرر کیا اس کے بعد ایتاخ حکومت مصر سے ماہ محرم ۲۳۵ھ میں معتصم کی وفات کے بعد معزول کیا گیا۔

خلیفہ متوکل نے اپنے بیٹے منتصر کو مصر کی سند حکومت عطا کی اس نے اپنی جانب سے اسحاق بن یحییٰ بن معاذ ختلی کو مامور کیا۔ اسی سنہ کے ماہ ذی القعدہ میں وارد مصر ہوا۔ اس نے اپنے زمانہ حکومت میں اولاد علی کو مصر سے عراق کی طرف شہر بدر کیا تھا پھر ۲۳۶ھ کے ماہ ذی القعدہ میں حکومت مصر سے واپس بلایا گیا تب منتصر نے مصر کی حکومت پر عبدالواحد بن یحییٰ بن منصور بن طلحہ کو جو کہ طاہر بن حسین کا چچازاد بھائی تھا مامور کیا۔ چنانچہ ماہ ذی القعدہ ۲۳۶ھ میں یہ وارد مصر ہوا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد واپس بلا لیا گیا تب اس کی جگہ ہرات میں سے ابو حاتم عنبسہ بن اسحاق بن شمر بن عیسیٰ کو ماہ صفر ۲۳۸ھ میں حکومت مصر پر روانہ کیا گیا۔ اس کے عہد حکومت میں رومیوں نے دمیاط پر یوم عرفہ ۲۳۸ھ میں شب خون مارا اس نے اپنے خدام میں سے ابو خالد یزید بن عبداللہ بن دینار کو متعین کیا اس کے زمانہ حکومت میں علویوں کو گھوڑے پر سوار ہونے اور غلاموں کے رکھنے کی ممانعت کی گئی۔

اس کے بعد منتصر نے ماہ شوال ۲۴۷ھ میں عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی۔ اس نے خالد بن یزید کو حکومت مصر پر بدستور بحال رکھا پھر اس کی حکومت کے دوسرے سال ۲۵۳ھ میں معتز نے اسے حکومت مصر سے معزول کر دیا۔ اس کی جگہ مزاحم بن خاقان بن عرطوج ترکی ۲۵۳ھ میں حکومت مصر پر مامور ہوا۔ اس نے اپنی جانب سے ازجور بن اولغ طرخان ترکی کو متعین کیا۔ پہنچا اور اس نے حکومت کی ماہ رمضان ۲۵۴ھ میں بقصد حج مکہ کا سفر کیا اور احمد بن طولون حکومت مصر پر مامور ہوا۔ اس کی حکومت کو ایک حد تک استحکام حاصل ہوا اس کی اور اس کی آئندہ نسلوں کی ایک مدت تک یہاں حکومت رہی جیسا کہ ہم ابھی بیان کریں گے۔

احمد بن طولون ابن سعید نے بحوالہ کتاب ابن الدایہ فی اخبار بنی طولون تحریر کیا ہے کہ طولون ابو احمد تغزغز کے تاتاریوں سے تھا۔ نوح بن اسد گورنر بخارا نے اس کو سامان خراج میں جو کہ ادا کیا کرتا تھا خلیفہ مامون کی خدمت میں بھیج دیا۔ ۲۲۰ھ میں قاسم نامی ایک لونڈی کے بطن سے احمد پیدا ہوا۔ ۲۴۰ھ میں طولون نے آخرت کا سفر کیا۔ اس کے رفقاء اور دوستوں نے اس کے بیٹے احمد کی کل سرائے شاہی میں کفالت اور تربیت کی حتیٰ کہ اس کی لیاقت اور خوبی انتظام کا شہرہ ہو چلا۔ اولیائے حکومت اسے عزت و احترام کی آنکھوں سے دیکھنے لگے۔ رفتہ رفتہ اپنے ہم عصروں سے بڑھ گیا۔ ترکوں میں اس کے رعب و داب کی شہرت پیدا ہو گئی۔ اس کی دینداری امانت داری اور نیک چلنی اور احتیاط کا ہر چہار طرف چرچا پھیل گیا۔ یہ ترکوں کو بوجہ بہت کم عقل سمجھتا تھا۔ ان لوگوں کو رتبہ عالی کے ناقابل جانتا تھا۔ جہاد کا اسے بے حد شوق تھا۔ اس نے محمد بن احمد بن خاقان سے یہ درخواست کی کہ عبیداللہ وزیر ان دونوں کو سرحد پر جہاد کرنے کی غرض سے ٹھہرنے کی اجازت دے دے اور وہیں ان دونوں کو تنخواہ بھی دی جائے چنانچہ یہ طرسوس کی طرف روانہ ہوا۔ اہل

کی والی مصر کے مالیات امیر [illegible] یحییٰ بن خمر اور اوقات [illegible] کی خوب کی۔ ان لوگوں نے ان سے [illegible] علم حدیث کے حاصل کرنے پر کر دی۔ اس کے بعد بغداد کی جانب روانہ ہوا۔ [illegible] اس وقت اس کا ذہن و دماغ علوم دینی سے اور سیاست سے بھرا ہوا تھا۔ جب ترکوں نے خلیفہ مستعین سے [illegible] معتز کی خلافت کی بیعت لی تو احمد کو [illegible] مستعین کو معزول کر کے واسط کی طرف جلاوطن کر دیا [illegible]۔

خلیفہ مستعین اور احمد بن طولون اس وقت جب ترکوں نے [illegible] احمد بن طولون کو مستعین کی حفاظت پر مقرر کیا [illegible] تو اس نے نہایت خوبی سے اس خدمت کو انجام دیا۔ مستعین کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونے دی۔ [illegible] طرح کی [illegible] سازش [illegible] ان سے [illegible] مدارات [illegible]۔ [illegible] علم [illegible] اور طرز معاشرت کی خوبی سے [illegible] جب ترکوں نے مستعین کے قتل کا ارادہ کیا تو احمد بن طولون کو یہ کام سپرد کیا گیا۔ [illegible] اس کام سے انکار کر دیا۔ تب ترکوں نے سعید حاجب کو اس خدمت پر مامور کیا اس نے مستعین کی آنکھوں میں [illegible] پھر [illegible] ۲۵۲ھ [illegible]۔ ان واقعات سے احمد بن طولون کی قدر و منزلت حکومت [illegible] کی آنکھوں میں بڑھ گئی۔ [illegible]۔

ابن طولون [illegible] باپ کا نام [illegible] ترکی تھا۔ طولون اس کے باپ کا [illegible] ترکی نے وفات پائی تو [illegible] نے اس کی پرورش [illegible] یہاں تک کہ [illegible] اس وقت [illegible] کے ساتھ [illegible] قابلیت [illegible] حکومت کی بنیاد ڈالی [illegible] نقل نہیں کیا [illegible]۔

ابن طولون کی نیابت مصر پر تقرری الغرض جب ترکوں نے [illegible] خلیفہ مستعین کو قتل کر ڈالا [illegible] تخت خلافت پر [illegible] ترکوں کو اس پر [illegible] حاصل ہو گیا [illegible] مصر کی حکومت [illegible] احمد بن طولون [illegible] مصر [illegible] خراج [illegible] احمد بن طولون [illegible] خلیفہ [illegible] ان کے بعد خلیفہ معتز [illegible]۔

ابن طولون اور احمد بن مدبر [illegible]

گیا۔ مصر کی علاقہ حکومت اس کے سپرد ہوئی چونکہ یارجوخ اور احمد بن طولون میں دیرینہ مراسم تھے بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ دونوں میں قرابت کا تعلق بھی تھا اس سبب سے یارجوخ نے احمد بن طولون کو نیابت مصر پر قائم رکھا اس کے علاوہ اسکندریہ اور صعید وغیرہ کی حکومت کو اس کی حکومت سے ملحق کر دیا اور محکمہ خراج کے بھی تمام اختیارات اس کو دے دیے جس سے احمد بن مدبر کی قدر و عزت جاتی رہی۔ اس کے بعد خلیفہ معتمد نے احمد بن مدبر کو اس عہدہ سے معزول کر دیا۔ احمد بن مدبر نے اس کے بعد احمد بن طولون سے کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ نہ کی اور نہ اس سے مقابلہ اور مخالفت کرنے پر تیار ہوا۔ پھر خلیفہ معتمد نے اسے عیسیٰ بن شیخ شیبانی کو گرفتار کر لینے کے لئے لکھ بھیجا کہ جو فلسطین اور اردن کی حکومت پر قابض تھا ابن شیبانی کو دمشق پر غلبہ ہو چکا تھا مصر پر خود حکومت کرنے کی خواہش دامن گیر ہوئی۔ خراج کا مطالبہ کر دیا مگر یہ ہوا کہ ابن مدبر نے پچھتر ہزار اشرفیاں روانہ کی تھیں اس نے ان کو چھین لیا۔ خلیفہ معتمد کو اس کی خبر لگی تو اس نے عتاب کا خط لکھا اور احمد بن طولون کو اس کے صوبہ کی بھی سند حکومت عطا کی۔ احمد بن طولون نے اپنے عجز کا اظہار کیا تب ۲۶۴ھ میں موسیٰ بن بغا ترکی سردار دربار خلافت سے ابن شیخ سے لڑنے کو دمشق کی طرف بھیجا گیا۔

موسیٰ بن طولون کی اسیری اس کے بعد احمد بن طولون نے اسکندریہ کی طرف خروج کیا۔ اس کے ساتھ اس کا بھائی موسیٰ بھی تھا اس سے رنجیدہ ہو چکا تھا اس کے ذہن میں یہ خیال جم گیا تھا کہ احمد اس کے حق کو پورے طور پر ادا نہیں کرتا ہے قاعدہ کی بات ہے کہ جو کچھ دل میں ہوتا ہے وہ زبان سے کسی نہ کسی وقت نکل ہی جاتا ہے۔ باتوں باتوں میں ایک روز اس کا اظہار ہو گیا۔ احمد بن طولون نے اسے گرفتار کر لیا اپنے کاتب (ترکی) اسحاق بن یعقوب کو اس الزام میں کہ اس نے اس کے راز کو اس کے بھائی سے ظاہر کر دیا ہے قید کر دیا۔ چند روز کے بعد اس کے بھائی نے طرطوس کا سفر اختیار کیا اور اس مقام سے عراق کی جانب روانہ ہوا۔ احمد بن طولون نے آہستہ آہستہ اپنی فوجی قوت بڑھائی اور مالی حالت کو بھی درست کر لیا۔ ابو احمد کو اس سے خطرہ پیدا ہوا خلیفہ موفق کو اس کی شکایت لکھ بھیجی اور اس کی جانب سے یہ بدگمانی پیدا کر دی کہ مجھے اندیشہ ہے کہ مبادا یہ شام پر قابض نہ ہو جائے۔

خلیفہ موفق اور احمد بن طولون خلیفہ موفق نے احمد بن طولون کو لکھ بھیجا کہ تم بغرض انتظام امور سلطنت و سیاست عراق سے چلے جاؤ اور مصر کی حکومت پر کسی شخص کو بطور اپنے نائب کے مقرر کر جاؤ۔

احمد بن طولون نے کہا کہ نہ جانے اس میں کونسی بات ہے حکمت عملی سے مجھے مصر سے علیحدہ کرنا مقصود معلوم ہوتا ہے۔ اس نے اپنے کاتب احمد بن محمد واسطی کو یارجوخ اور وزیر السلطنت کی خدمت میں بھیجا اور دونوں کے لئے بہت سے تحائف اور ہدایا روانہ کیے۔ یارجوخ دولت و حکومت پر قابض ہو رہا تھا خلافت مآب سے کہہ کر احمد بن طولون کی روانگی عراق کا حکم منسوخ کرا دیا اور اس کے اہل و عیال کو اس کے پاس پہنچا دیا اس سے احمد بن طولون کا رعب داب بڑھ گیا احمد بن مدبر کو اس سے خوف پیدا ہوا اپنے بھائی ابراہیم کو لکھ بھیجا کہ نرمی اور مہربانی سے اسے مصر کی جانب لا ناور۔ اسی اثناء میں شامی علاقہ یہ سار رہا کہ دمشق، فلسطین اور اردن کے محکمہ خراج کا عہدہ بھی تمہیں ملتا ہوا چنانچہ ابن طولون نے ان بلاد کے انتظام میں مصروف و مشغول ہونے کے لئے مصر کا راستہ لیا۔ احمد بن مدبر اس کے ساتھ تھا۔ احمد بن طولون سے راضی ہو گیا۔ یہ واقعات ۲۶۴ھ کے ہیں۔

یارجوخ کی وفات: ابن طولون اپنی دانائی سے دربار خلافت میں برابر ترقی کرتا رہا۔ چونکہ ترکوں سے دربار خلافت میں ابن طولون نے دربار خلافت میں اپنے مخالفوں کی عرضداشتیں بھیجی کہ باوجود خراج کے روک لینے کے معاف کر دیا جائے۔ اس پر معتمد نے اپنے خادم "نفیس" کو ابن طولون کے پاس روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ تم کو مصر اور شام کے ... کے واقعات ... جاتے رہا اور جس قدر ... کیا ہے وہ معاف کیا جاتا ہے۔ صالح بن احمد بن حنبل قاضی ... اور محمد بن احمد ... قاضی واسط بطور گواہ کے ہمراہ گئے ہوئے تھے۔ اسی سال یارجوخ ۲۵۹ھ میں مر گیا۔ ... مصر اسی کی جاگیر میں تھا۔ ابن طولون اسی کی طرف سے مصر کی حکومت کرتا تھا۔ یارجوخ کے وفات پانے پر احمد بن طولون مستقل طور سے مصر پر فرمانروائی کرنے لگا۔

مفوض کی ولی عہدی: جس وقت زنگیوں نے ابلہ حاصل کر کے اطراف بصرہ پر قبضہ حاصل کر لیا اور عثمان الافشین کو شکست دی اس وقت خلیفہ معتمد نے موفق کو بلا بھیجا۔ خلیفہ مہدی نے موفق کو مکہ کی جانب جلاوطن کر دیا تھا۔ معتمد نے اسے مکہ سے طلب کر کے اپنے بیٹے مفوض کے بعد اپنا ولی عہد مقرر کیا۔ ممالک اسلامیہ کو ان دونوں پر دو حصوں میں تقسیم کر کے ممالک شرقیہ موفق کو مرحمت فرمایا اور جنگ زنگ (زنگی) کی ... کی جماعت کی۔ ممالک غربیہ اپنے بیٹے مفوض کو دیے اور موسیٰ بن بغا کو اس کی نیابت پر اور موسیٰ بن عبیداللہ بن سلیمان بن وہب کو عہدہ کتابت پر متعین کیا۔ ان دونوں کی ولی عہدی کا وثیقہ خانہ کعبہ میں بطور امانت رکھا گیا۔

موفق اور ابن طولون میں کشیدگی: ادھر موفق نے سامان جنگ درست کر کے جنگ زنگ کی غرض سے خروج کیا ادھر ممالک شرقیہ کے نظم و نسق میں خلل پیدا ہو گیا۔ عمال ... نے خراج کا بھیجنا بند کر دیا۔ موفق کو اس سے شکایت پیدا ہوئی۔ احمد بن طولون اپنے مقبوضہ صوبہ جات کا خراج خلیفہ معتمد کی خدمت میں بھیجا کرتا تھا چونکہ وہ اس کو ... تھا۔ موفق نے نحریر نامی خلیفہ متوکل کے خادم کو احمد بن طولون کے پاس مال و خراج طلب کرنے کے لئے روانہ کیا۔ احمد بن طولون کو نحریر کے ہمراہیوں کی طرف سے سازش کا شبہ پیدا ہوا۔

اس بنا پر احمد بن طولون نے ان میں سے بعض کو سزائے موت دی اور بعض کو ... کی غرض سے قید کر دیا۔ مگر اس کے باوجود ... لاکھ دینار اور بہت سے غلام ... نحریر کے ساتھ موفق کی خدمت میں بھیج دیا۔ موفق کو احمد بن طولون کی وہ حرکت جو اس نے نحریر کے ہمراہیوں کے ساتھ کی تھی ناگوار گزری۔ موسیٰ بن بغا کو لکھ بھیجا کہ احمد بن طولون کو حکومت مصر سے معزول کر کے ماجور والی شام کے مقبوضات سے ملحق کر دو۔

موسیٰ بن بغا کی فوج کشی اور مراجعت: چنانچہ موسیٰ بن بغا نے ماجور کو مصر پر قبضہ کرنے کے لئے تحریر کیا۔ ماجور نے اپنی کمزوری کی معذرت کی تب موسیٰ بن بغا فوج لے کر مصر کی طرف روانہ ہوا تاکہ مصر کو احمد بن طولون کے قبضے سے نکال کر ماجور کے سپرد کر دے۔ رقہ میں احمد بن طولون کو اس کی خبر لگی تو وہ بھی دیار مصر کی قلعہ بندی اور حفاظت کا انتظام کرنے لگا۔ اپنے لشکریوں کو بے حد مال و زر عنایت کیا۔ موسیٰ بن بغا دس مہینے رقہ میں ٹھہرا رہا۔ رسد کی قلت ... کی وجہ سے ... جنگ میں نہ آیا لشکر نے تنخواہ اور رسد طلب کرنا شروع کی۔ موسیٰ بن بغا نے ... کچھ ... ناچار لشکریوں نے بغاوت کر دی

[illegible] حسن [illegible] بھاگ گیا [illegible]

محمد بن ہارون تغلبی کا قتل اس واقعہ کے بعد موفق نے احمد بن طولون کی جانب [illegible] احمد بن طولون نے [illegible] محمد بن ہارون تغلبی [illegible]

ابن طولون کی سرحد کی [illegible] [illegible] اسلامی سرحدوں [illegible]

سرحدوں کے قلعوں [illegible] اسلام [illegible]

علی بن احمد [illegible] [illegible] ابن طولون [illegible]

ابن طولون کی شام کو روانگی ابن طولون نے ان واقعات [illegible]

مدد کرنے کے لئے آرہا ہوں۔ مساور وغیرہ کو اتنا معلوم نہ ہو سکا علی بن اماجور نے امید افزا جواب دیا۔ چنانچہ احمد بن طولون مصر [illegible] روانہ ہوا۔ رملہ میں محمد بن ابی رافع جو ماجور کی طرف سے عامل تھا اس نے استقبال کیا اور رملہ [illegible][1] یہیں اس زمانہ سے مقیم تھا جب سے کہ خلیفہ مہدی نے اسے شہر بدر کیا تھا پھر عزت و احترام سے پیش آئے۔ پھر احمد بن طولون نے رملہ سے دمشق کی جانب قدم بڑھایا اور اس پر قبضہ حاصل کر کے [illegible] کو اس کی حکومت پر مامور کیا۔ پھر یہاں سے کوچ کر کے حمص [illegible] پہنچا۔ حمص کا ایک بہت بڑا [illegible] تھا غلاموں کی رعایا نے اس پر ظلم و ستم کی شکایت کی۔ اس پر احمد بن طولون نے اسے معزول کر کے [illegible] تعینات کیا۔

سیما طویل کی سرکشی و قتل: اس کے بعد یہاں سے روانہ ہو کر انطاکیہ پہنچا۔ سیما طویل ترک نے مخالفت کا اعلان کیا۔ اگرچہ اس سے قبل احمد بن طولون [illegible] تم میری اطاعت قبول کر لو تو میں تمہیں تمہارے مقبوضات پر بحال رکھوں گا مگر سیما طویل نے اس سے انکار کیا۔ اس بنا پر احمد بن طولون نے اس کا محاصرہ کر لیا اور [illegible] سیما طویل کے ظلم سے تنگ آ گئے تھے اس وجہ سے بعضوں نے احمد بن طولون سے سازش کر لی اور ایک [illegible] سے مطلع کر دیا۔ چنانچہ احمد بن طولون اپنی فوج کے ساتھ [illegible] میں داخل ہو گیا۔ سیما طویل [illegible] مارا گیا اور اس کے [illegible] کے [illegible] میں ڈال دیا۔

طرسوس پر قبضہ: اس کے بعد طرسوس کی جانب بڑھا اور وہاں بڑی کامیابی کے ساتھ قبضہ حاصل کر کے قیام پذیر ہو گیا۔ سامان جنگ اور فراہمی لشکر میں مشغول ہو کر رومی شہروں پر جہاد کی تیاری کرنے لگا۔ اسی اثناء میں یہ خبر ہوئی کہ اس کا بیٹا عباس جسے مصر پر اپنا نائب مقرر کر آیا تھا باغی و منحرف ہو گیا ہے۔ مجبوراً قصد جہاد ملتوی کر کے مصر کی جانب واپس ہوا۔ ایک لشکر رقہ کی جانب روانہ کیا [illegible] لشکر کو حران کی طرف بڑھنے کا حکم دیا۔ حران پر محمد بن اتامش کا قبضہ تھا۔ [illegible] فوج نے محمد بن اتامش کو حران سے شکست دے کر نکال دیا۔

موسیٰ بن اتامش کی فوج کشی و گرفتاری: اس کی خبر اس کے بھائی موسیٰ بن اتامش کو پہنچی۔ یہ شخص نہایت تیز اور بہادر تھا فوراً فوجیں مرتب کر کے حران کی جانب کوچ کیا۔ حران میں اس وقت احمد بن طولون کا لشکر پڑا ہوا تھا۔ اس کا سپہ سالار احمد بن جیغویہ [illegible] ایک شخص تھا۔ موسیٰ بن اتامش کے آنے کی خبر سے بے حد تشویش ہوئی۔ ابوالاغر عربی کو اس کا احساس ہو گیا۔ اس سے مخاطب ہو کر بولا آپ کچھ تردد نہ کریں میں موسیٰ بن اتامش کو ابھی گرفتار کر کے حاضر کیے دیتا ہوں۔ ابوالاغر نے بیس آدمیوں کو منتخب کیے جو اعلیٰ درجہ کے دلیر اور فنون جنگ سے واقف تھے اور اپنی فوج کے خیمے سے نکل کر موسیٰ بن اتامش کے لشکر [illegible] ان میں سے بعض کو کمین گاہ میں بٹھا دیا اور باقی [illegible] موسیٰ کے لشکر گاہ میں داخل ہوا۔ موسیٰ کے خیمہ کی طرف گیا گھوڑوں کو جو خیمے کے دروازے پر بندھے ہوئے تھے کھول دیا [illegible] شور و غل مچا دیا۔ ابوالاغر اپنے ہمراہیوں کے ساتھ بھاگا۔ موسیٰ اور اس کے مصاحبین اور ہمراہی سوار ہو کر تعاقب

---

[1] اصل کتاب میں جگہ خالی ہے۔

شام نکلے جس وقت یہ لوگ کمین گاہ سے آگے بڑھے ابو الاغر کے ہمراہیوں نے کمین گاہ سے نکل کر دفعۃً حملہ کر دیا۔ موسیٰ کے ہمراہی گھبرا کر لوٹ کھڑے ہوئے موسیٰ کو گرفتار کر لیا گیا۔ ابو الاغر اسے پا بہ زنجیر اپنے سپہ سالار احمد بن جیعونہ کے پاس لایا۔ احمد بن جیعونہ نے اسے احمد بن طولون کے پاس بھیج دیا احمد بن طولون نے اسے جیل خانہ میں ڈال دیا اور ۲۶۲ھ میں مصر کی جانب واپس ہوا۔

عباس بن احمد بن طولون کی بغاوت آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ احمد بن طولون نے بوقت روانگی شام اپنے بیٹے عباس کو مصر پر اپنا نائب کے مقرر کیا تھا اور احمد بن محمد واسطی کو جو کہ اس کی دولت و حکومت کا منتظم اور دیانتدار تھا اس کی امداد و اعانت کی غرض سے اس کے پاس چھوڑ گیا تھا عباس کے چند آدمی ایسے تھے جن سے اس نے ادب اور نحو کی تعلیم پائی تھی۔ باپ کی روانگی کے بعد ان لوگوں سے بعض کے وظائف اور انہیں اعلیٰ مناصب پر مقرر کرنے کا ارادہ کیا حالانکہ ان لوگوں میں نہ تو قابلیت تھی اور نہ اس کا ان کو حق تھا واسطی نے اس خیال سے کہ انتظام و سیاست میں خلل واقع ہوگا اس فعل سے روکا ان لوگوں نے یہ خبر پا کر عباس کو واسطی کی طرف سے بدظن کر دیا۔ واسطی نے اس کی شکایت احمد بن طولون کے پاس لکھ بھیجی احمد بن طولون نے واسطی کو لکھ بھیجا کہ جب تک میں مصر نہ پہنچ لوں اس وقت تک تم ان لوگوں سے اور عباس سے نرمی اور مدارات سے پیش آؤ کسی قسم کا جھگڑا نہ پیدا ہونے دو احمد بن رباح جو کہ احمد بن واسطی کا کاتب تھا عباس نے اسے ملازم رکھ لیا تھا۔ جو خطوط احمد بن طولون کے پاس آتے یا واسطی اس کے پاس بھیجتا تھا ان سب کی نقول اور ان کے مضامین سے عباس کو مطلع کر دیا کرتا تھا۔

عباس کی روانگی برقہ چنانچہ اس نے ابن طولون کے اس خط سے بھی عباس کو مطلع کر دیا جس میں اس نے مدارات اور ملاطفت کرنے کو لکھا تھا عباس کو اس سے خوف پیدا ہوا اجمعت بیت و کچھ مالی زر اور آلات حرب جو وہاں پر موجود تھے ان کو اور چھانٹ کر اور جو جو وہاں سے جس قدر وصول کر سکا وصول کر کے برقہ کا راستہ لیا۔ اس وقت خزانہ شاہی مصر میں ایک کروڑ دینار موجود تھے اور دو کروڑ جو وہاں سے وصول کئے تھے اس کے بعد ابن طولون مصر کے قریب پہنچا ایک گروہ کو اپنے بیٹے عباس کے سمجھانے اور واپس لانے کے لئے بھیجا جس میں قاضی ابو بکرہ بکار بن قتیبہ حنفی قاضی اور ربیع ازدی اور رسولی الصحب تھے ان لوگوں نے عباس کو بے حد سمجھایا۔ انجام کار سے ڈرایا۔ عباس کا دل نرم ہو گیا مگر ان لوگوں نے جو اس کے بدخواہ بنے ہوئے تھے عباس کو اس سے باز رکھا اور ابن طولون کے رعب و جلال سے ڈرایا۔ عباس نے بکار سے کہا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا میرے لئے کسی قسم کے خطرہ کا اندیشہ نہیں ہے بکار نے جواب دیا اور میں یہ نہیں جانتا احمد بن طولون نے تمہارے امن دینے کی قسم کھائی ہے عباس کو اس سے کامل تشفی نہ ہوئی اس نے اپنا راستہ لیا اور یہ لوگ اس کے باپ احمد بن طولون کے پاس واپس آ گئے۔

عباس بن احمد اور ابراہیم بن اغلب: عباس کے ہمراہیوں نے یہ سمجھا کر دیا کہ تم ایسے وقت میں جب کہ ابراہیم بن احمد بن اغلب جیسا شخص افریقہ پر حکومت کر رہا ہے با سانی تمام قبضہ کر سکتے ہو عباس اس دل خوش کن خیال سے مسرور ہو کر افریقہ کی جانب روانہ ہوا۔ اثنائے راہ سے ابراہیم بن احمد بن اغلب کو لکھ بھیجا کہ خلیفہ معتمد نے مجھے افریقہ کی گورنری مرحمت

قربانی ہے اور کسی قیمت پر اپنی جان سے [illegible] تب قریب [illegible] افریقہ [illegible] لبدہ تک پہنچا۔ ابراہیم بن احمد کا عامل عربوں سے لڑنے کے لیے آیا۔ عباس نے اسے [illegible] قابس [illegible] کا محاصرہ [illegible] بڑھایا اور لبدہ پامال اور ان کی عورتوں کے [illegible] سے [illegible] چاک کیا۔ [illegible] الیاس بن منصور [illegible] سے امداد کی درخواست کی۔ اس نے اس سے [illegible] اپنی اطاعت قبول کرنے پر [illegible] دی۔ ابراہیم بن احمد [illegible] اپنے خادم [illegible] کی ماتحتی میں [illegible] فوج روانہ کی اور محمد بن قہرب [illegible] کے ساتھ عباس کے مقابلہ پر جا [illegible] محمد بن قہرب [illegible] سے جنگ کرنے کے لیے روانہ ہوا اور [illegible] کا انتقام [illegible] واپس اپنی قوم کے [illegible] آ ملے [illegible] آ پہنچا۔ اس کے بعد [illegible] غلام [illegible] گیا۔ [illegible] مصر کا [illegible] ہو گیا [illegible] عباس اپنے [illegible]

عباس بن احمد کی گرفتاری [illegible] قید [illegible] مصر کا [illegible] شکست [illegible] کو [illegible] کسی [illegible] سے [illegible] کوئی [illegible] کے بعد [illegible] احمد [illegible] سے بھاگ گیا۔ [illegible] احمد بن طولون [illegible] سے [illegible] چلا گیا تھا۔ احمد [illegible] یہ خود جنگ عباس پر جانے سے منع کیا تھا [illegible] اور [illegible] ایک [illegible] فوج [illegible] سے [illegible] لے گئے اور [illegible] شکست [illegible] گرفتار کر لیا [illegible] اس کے بعد احمد بن طولون نے احمد بن [illegible] (محمد بن [illegible]) [illegible] اس کے بیٹے [illegible] کے [illegible] سے [illegible] کر [illegible] جیل میں ڈال دیا۔ اس کے بعد احمد بن طولون اپنے بیٹے [illegible] سے مارتا جاتا تھا اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے مارنے کے بعد پھر قید کر دیا۔

ابو عبدالرحمن عمری [illegible] ابو عبدالرحمن [illegible] عبدالحمید بن عبداللہ [illegible] بن عمر بن الخطاب [illegible] صعید میں مقیم تھا [illegible] سے [illegible] کرتے تھے ایک مرتبہ [illegible] ان لوگوں نے [illegible] سے [illegible] کیا۔ عمری [illegible] ان [illegible] کی [illegible] سے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] میں چھپ کر بیٹھ [illegible] جس وقت [illegible] ان کے [illegible] سے [illegible] عمری نے اپنے ہمراہیوں کے [illegible] سے قتل کر [illegible] باقی [illegible] مقام پر [illegible] عمری نے ان کے [illegible] کی طرف [illegible] بڑھایا ان لوگوں نے [illegible] کے ساتھ [illegible] کیا [illegible] سے عمری کی شان و شوکت بڑھ گئی۔ طولون کے دل میں [illegible] فوج بھی آ [illegible] کے عمری سے جنگ کرنے کے لیے نکل کھڑا ہوا۔

ابراہیم بن محمد علوی کا خروج علوی کا نام ابراہیم تھا۔ [illegible] محمد بن [illegible] بن ابی طالب [illegible] تھا [illegible] اسے صوفی کے لقب سے [illegible] صعید میں ظاہر ہوا اور [illegible] پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد [illegible] کی [illegible] احمد بن طولون نے ایک فوج [illegible] کی سرکوبی کے لیے [illegible] شکست دے کر [illegible] کو گرفتار کر لیا [illegible] احمد بن طولون نے [illegible] عمری [illegible]

کی اس معرکہ میں علوی کو شکست ہوئی اسوان میں جا کر دم لیا اس کے بعد ۲۵۵ھ میں صعید کی جانب واپس آیا پھر صعید سے اشمونین کی طرف گیا اور وہاں سے فوجیں آراستہ کر کے عمری سے جنگ کرنے کے لئے بڑھا۔

ابراہیم علوی کی گرفتاری: عمری اور علوی سے سخت جنگ ہوئی بالآخر علوی شکست کھا کر اسوان کی طرف بھاگا اور وہاں پہنچ کر غارت گری شروع کر دی۔ احمد بن طولون کو اس کی خبر لگی تو اس نے ایک لشکر علوی کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا۔ علوی شکست کھا کر عیذاب پہنچا اور دریا عبور کر کے مکہ معظمہ میں جا کر دم لیا والی مکہ نے اسے گرفتار کر کے پابہ زنجیر احمد بن طولون کے پاس بھیج دیا۔ ایک مدت تک جیل میں پڑا رہا پھر احمد بن طولون نے علوی کو قید کی مصیبت سے نجات دے دی۔ علوی رہائی پانے کے بعد مدینہ منورہ چلا آیا اور یہیں چند روز بعد مر گیا۔

ابوعبدالرحمن عمری کا قتل: ان واقعات کے بعد احمد بن طولون نے ایک لشکر عمری کے مقابلہ پر روانہ کیا۔ عمری نے سپہ سالار سے خط و کتابت کی اور اس سے کہا "میں نے فساد اور فتنہ برپا کرنے کی غرض سے خروج نہیں کیا اس وقت تک میرے ہاتھ سے کسی مسلم کو اذیت پہنچی ہے اور نہ کسی ذمی کو۔ میں نے محض ثواب کی غرض سے بقصد جہاد خروج کیا ہے تم میرے معاملہ میں اپنے امیر سے مشورہ کر لو"۔ سپہ سالار لشکر نے عمری کی اس درخواست کو منظور نہ کیا لڑائی چھڑ گئی۔ احمد بن طولون کے لشکر کو شکست ہوئی۔ شکست خوردہ فوج اپنے امیر احمد بن طولون کے پاس پہنچی اور عمری کے حالات سے اسے مطلع کیا۔ احمد بن طولون نے کہا "تم نے اس کے معاملہ میں مجھ سے مشورہ کیوں نہ کیا۔ دیکھو تمہاری سرکشی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے تم پر کامیاب کیا اس جنگ کے ایک مدت کے بعد عمری پر اس کے دو غلاموں نے بحالت غفلت حملہ کر دیا اور قتل کر کے احمد بن طولون کے پاس سر اتار لائے۔ احمد بن طولون نے عمری کے قصاص میں دونوں غلاموں کے قتل کرنے کا حکم دیا۔

برقہ کا محاصرہ: ۲۶۱ھ میں اہل برقہ نے اپنے گورنر محمد بن فرج فرغانی کے خلاف بغاوت کر دی اور احمد بن طولون کی اطاعت سے منحرف ہو کر محمد بن فرج کو اپنے شہر سے نکال دیا۔ احمد بن طولون نے ایک فوج اپنے غلام لؤلؤ کی سرکردگی میں اہل برقہ کی سرکوبی کے لئے روانہ کی اور یہ ہدایت کی کہ جاتے ہی جنگ نہ چھیڑ دینا بلکہ نہایت نرمی سے کام لینا' چنانچہ فوج نے پہنچتے ہی شہر کا محاصرہ کر لیا۔ چند روز محاصرہ کئے ہوئے نرمی سے اہل شہر کو دباتا رہا۔ اہل شہر کو اس سے محاصرین کی کمزوری کا خیال پیدا ہوا۔ ایک روز بحالت غفلت شہر پناہ کا دروازہ کھول کر احمد بن طولون کے لشکر پر آ پڑے اور کسی قدر کامیاب ہو کر واپس گئے۔ سردار لشکر نے ابن طولون کو اس واقعہ سے آگاہ کیا۔ احمد بن طولون نے سختی سے محاصرہ کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ محاصرین نے محاصرہ میں شدت اختیار کیا اور چہار طرف سے منجنیقیں نصب کر دیں۔ اہل شہر نے امن کی درخواست کی۔ فتح مند گروہ نے انہیں امن دیا اور فتح مندی کا جھنڈا لئے ہوئے شہر میں داخل ہوئے۔ اہل شہر کے سرداروں میں سے ایک گروہ کو گرفتار کر کے مارا پیٹا اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے اور مصر کی جانب واپس ہوا۔ احمد بن طولون نے اپنے غلاموں میں سے ایک آزاد غلام کو اہل برقہ کی حکومت پر مامور کیا۔ یہ واقعہ عباس کے باپ سے مخالفت کرنے سے پیشتر کا ہے۔

لؤلؤ کی بغاوت: احمد بن طولون نے اپنے ایک آزاد غلام لؤلؤ نامی کو حلب، حمص، قنسرین اور جزیرہ میں دیار مضر کی حکومت عطا کی تھی اور رقہ میں قیام کرنے کا حکم دیا تھا۔ لؤلؤ ہر کام کو اپنے آقا کی رائے سے انجام دیتا تھا۔ چند روز

بعد احمد بن طولون کے لولو کے تعلقات ابن سلیمان سے ناراض ہوا۔ ابن سلیمان نے یہ اتفاق مصلحت وقت دونوں کا ایک نام فیض بنالیا اور احمد بن طولون کی مخالفت پر ابھار دیا۔ وہ ... قرقیسیا پہنچا اور موفق کے پاس خط بھیجا کہ آپ تشریف لائے۔ ہم آپ کو ... پر قبضہ دلا دیں گے۔ اس پیام کے ساتھ چند شہروں پر قابض ہو گئے۔ موفق نے ان کی آمد کا انتظار کرلیا۔

لولو کا انجام: وہ بڑے سامان جنگ ... کے ساتھ رقہ کی طرف کوچ کیا اسی وقت قرقیسیا میں ابن صفوان عقیلی حکومت کر رہا تھا۔ ... لولو نے ابن صفوان سے معرکہ آرائی کی ... آخر لولو کو کامیابی ہوئی۔ قرقیسیا کو ابن صفوان سے چھین کر احمد بن مالک بن طوق کے حوالے کیا اور موفق کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے کوچ کر دیا۔ مقرر وقت پر موفق کے پاس پہنچ گیا جہاں پر لشکر ... زنج کا محاصرہ کئے ہوئے تھا۔ چنانچہ موفق نے اس کا بڑی عزت سے استقبال کیا ... مال اور فوج کی مدد ... اور جنگ موصل ... کے بعد حکومت پر مامور کیا۔ اس کے بعد ... گرفتار کر کے ... کے باعث ... آخری عہد حکومت ہارون بن خمارویہ میں واپس مصر آیا اور ... کی حالت میں راہی ملک عدم ہوا۔

معتمد اور ابن طولون: ابن طولون دربار معتمد سے ساز باز رکھتا تھا۔ دونوں میں باہم سلسلہ خط و کتابت جاری تھا۔ معتمد اپنے بھائی موفق کی شکایت کیا کرتا تھا۔ اسی وجہ سے موفق اور ابن طولون کی طرف سے کشیدگی اور منافرت تھی اور دل سے چاہتا تھا کہ ابن طولون حکومت مصر سے ہٹا دیا جائے جس وقت موفق اور ابن طولون میں مخالفت پیدا ہوئی اسی زمانے میں ابن طولون نے معتمد سے سلسلہ خط و کتابت شروع کیا اور موفق کے تحت و تصرف سے نکل کر مصر بلا بھیجا۔ اس وقت موفق جنگ زنج میں مصروف تھا۔ معتمد نے اس تحریک پر اپنی چند فوجیوں کے ساتھ مصر کا قصد کیا مگر ... دربار میں حاضر رہنے والے تھے معتمد کی روانگی کی مخالفت کی اور ... ابن طولون سے علیحدگی کی رائے دی۔ کیونکہ ابن طولون اکثر امور موفق ہی کی رائے سے ... اس اثناء میں یہ خبر موفق کو پہنچی ... ابن طولون نے ... لشکر کا ایک حصہ ... معتمد کو بھیج دیا۔

معتمد کی روانگی و مراجعت: معتمد نے موفق کی غیر حاضری کو غنیمت شمار کر کے ماہ جمادی الاول ۲۶۹ھ میں اپنے چند سرداروں کی ایک جماعت کے ساتھ کوچ کیا جس وقت مقام کحیل میں ... اسحاق بن کنداج ... نے معتمد اور ان سپہ سالاروں کے ساتھ ... موفق کے وزیر ... گرفتار کرا لیا ... کحیل میں ... اسحاق بن کنداج نے معتمد کے سپہ سالاروں سے ... ظاہر کیا ... اور معتمد کے روبرو ان سپہ سالاروں کے ساتھ ... ان لوگوں کو ... ملامت کرنے لگا کہ تم لوگوں نے ... ابن طولون ... سپہ سالاروں نے اس کی ... مباحثہ ... امیر المومنین کی خدمت میں ... اور ان پر بحث ...

سوار ہو لیے۔ چنانچہ والیٔ موصل سپہ سالاروں کو لے کر اپنے خیمہ میں آیا اور سب کو گرفتار کر کے پھر لوٹ کر معتمد کے پاس آیا اور اسے دارالخلافت چھوڑنے اور بھائی سے مخالفت کرنے پر برا بھلا کہنے لگا کہ ایسے وقت میں جب کہ بھائی تمہارے دشمنوں سے مصروف جدال و قتال ہے اس سے علیحدگی کر لینا نہایت نامناسب ہے۔ معتمد نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ والی موصل نے سب کو گرفتار کر کے سرمن رائے لے جا کر قید کر دیا۔

موفق اور ابن طولون میں ناچاقی: اس واقعہ کی خبر ابن طولون تک پہنچی تو اس نے موفق کا خطبہ موقوف کر کے عنوان سرنامہ سے اس کا نام بھی نکال دیا۔ اس کے بعد موفق نے دارالعوام میں ملاقات کی اور ابن طولون پر بر سر منبر لعنت بھیجنے کا حکم دیا اور حکومت مصر سے معزولی کا بھی حکم صادر فرمایا[1] اور اسے باب الشماسیہ سے افریقیہ کی طرف بھیج دیا۔ ابن شیخ کو فرمان مکہ بھیجا تھا کہ موسم حج میں ابن طولون پر لعنت کی جائے چنانچہ اس حکم کی تعمیل کی جائے۔ ابن طولون کے ہمراہیوں اور ہوا خواہوں اور گورنر مکہ سے لڑائی چھڑ گئی۔ موفق کا لشکر جعفر باغردی کی ماتحتی میں وارد مکہ ہوا تھا۔ ان کی لڑائی ہوئی۔ ابن طولون کے ہمراہیوں کو شکست ہوئی اور ان کا مال و اسباب چھین لیا گیا۔ مسجد حرام میں ابن طولون پر لعنت کرنے کا فرمان سب کے سامنے پڑھا گیا۔

اہل طرسوس کی بغاوت: احمد بن طولون کی طرف سے سرحدی بلاد کی حکومت پر طخشی بن بلبرد وہاں مامور تھا اس کا نام خلف تھا۔ طرسوس اس کا دار الحکومت تھا۔ مازیار خادم فتح بن خاقان اس کے ساتھ طرسوس میں رہا کرتا تھا۔ کسی امر پر طخشی کو اس پر شبہ ہو گیا اور گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا۔ اہل طرسوس کو یہ امر ناگوار گزرا۔ سب نے متفق ہو کر ہنگامہ کر دیا اور مازیار کو جیل سے نکال کر امارت کی کرسی پر متمکن کیا۔ طخشی پریشان ہو کر بھاگ نکلا۔ اہل طرسوس نے ابن طولون کے نام کا خطبہ پڑھنا موقوف کر دیا۔ ابن طولون کو اس کی خبر لگی تو اس نے فوجیں آراستہ کر کے مصر سے کوچ کیا۔ معرہ میں قیام کرتا ہوا اذنہ پہنچا اور مازیار کو بلانے کی غرض سے نامہ روانہ کیا۔ مازیار نے اس کی ذرا بھی پروا نہ کی۔ طرسوس میں قلعہ بند ہو گیا۔ ابن طولون نے مصیصہ کی جانب کوچ کیا۔ پھر وہاں سے دمشق کی طرف آیا چند روز قیام کر کے پھر طرسوس کی جانب لوٹا اور حجت پوری کرنے کے خیال سے نامہ مصلحت روانہ کر کے گرمی کے زمانہ میں اس کا محاصرہ کر لیا[2] اہل طرسوس نے ابن طولون کے لشکر پر شب خون مارا۔ بہت سے آدمی کام آئے باقی ماندہ و متعلقین چھاؤنی میں گرفتار کر لیے۔ ابن طولون مجبور ہو کر اذنہ کی طرف لوٹ آیا۔ اہل طرسوس نے تعاقب کر کے ابن طولون کے لشکر اور لشکر گاہ کو لوٹ لیا۔

ابن طولون کی وفات: ابن طولون موسم سرما کی وجہ سے اذنہ میں قیام پذیر رہا۔ موسم سرما گزر جانے کے بعد مصیصہ کی طرف روانہ ہوا۔ وہاں پہنچ کر بیمار ہو گیا۔ بحالت علالت انطاکیہ چلا گیا درد اور مرض کی شدت بڑھ گئی۔ شاہی معالجوں نے کثرت غذا کی ممانعت کر دی۔ ابن طولون نے چھپا کر کھا لیا۔ کثرت سے دست آنے لگے مرض پھر لوٹ آیا۔ اصل علالت ہیضہ

---

[1] اصل کتاب میں یہ مقام بھی بیاض چھوڑا ہے۔ (مترجم)

[2] اصل کتاب میں اس مقام پر بھی بیاض ہے۔ (مترجم)

ثغر شامی کے دورہ میں دودھ کے استعمال کی کثرت سے پیدا ہوا تھا مختصر مدت میں بڑھ گیا سوار ہونے کی طاقت نہ رہی۔ لشکریوں نے جواد پر سوار کر کے کوچ کیا فرما ہوتے ہوئے ساحل فسطاط سے سوار ہو کر اپنے مکان میں وارد ہوا اطباء نے پرہیز کرنے کی سخت تاکید کی مگر ابن طولون نے ذرا بھی خیال نہ کیا اسہال کی کثرت ہو گئی اسی سبب سے مزاج کی حرارت بڑھ گئی دماغی افعال میں تشویش پیدا ہو گئی۔ قاضی بکار بن قتیبہ کو پکڑ لایا لوگوں کے سامنے انہیں ذلیل کیا۔ ابن ہرثمہ کا مال و اسباب چھین کر جیل میں ڈال دیا سعید بن نوفل کو اس قدر کوڑوں سے پٹوایا کہ وہ مر گیا۔ اس کے بعد ابن طولون نے اپنے رکین دولت کو جمع کر کے اس خوف سے کہ مبادا اس کا بیٹا ابو العباس جو کہ قید تھا آئندہ کوئی فساد برپا کرے اپنے بیٹے ابو الجیش خمارویہ کی ولی عہدی کا باضابطہ اعلان کیا اور ان لوگوں کو جو اس کی اطاعت و فرمانبرداری کی ہدایت کی اس سے لوگوں کی شورش جو اس کے خلل دماغ کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی فرو ہو گئی۔ اس کے بعد جان بحق تسلیم کر کے راہ گزار ملک عدم ہوا۔ یہ واقعہ ۲۷۰ھ کا ہے۔

ابن طولون کا کردار: چھبیس سال اس نے حکمرانی کی نہایت مستقل مزاج، عادل، بہادر، دیندار تھا۔ مصر میں جامع مسجد تعمیر کروائی جس میں ایک لاکھ بیس ہزار دینار صرف ہوئے یافا کا قلعہ تعمیر کرایا۔ مذہب شافعی کی طرف مائل تھا ایک کروڑ دینار اور موالی (آزاد غلام) چار ہزار تھا۔ ایک سو گھوڑے اور دو سو تیس جانور سواری کے ترکہ میں چھوڑے۔ اس کے زمانہ میں مصر کا خراج ان تحائف کے ساتھ جو شاہی امراء دربار کے لئے جاتا تھا چار کروڑ تین لاکھ دینار تھا۔ بیمارستان (شفا خانہ) اور اوقاف پر ساٹھ ہزار دینار خرچ کرتا تھا۔ مصر کے جزیرہ میں جسے ان دنوں قصر روضہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں اسی ہزار دینار صرف کئے تھے۔ اس کے مرنے کے بعد یہ قلعہ خراب و مسمار ہو گیا تھا۔ صالح نجم الدین ایوب نے مرمت کرائی۔ پھر دوبارہ ویران و منہدم ہوا اور لیکن اس کے علاوہ اس کے کچھ آثار باقی رہے۔ ایک ہزار دینار ماہوار صدقہ و خیرات کیا کرتا تھا۔ پانچ سو دینار ماہوار قیدیوں پر خرچ کرتا تھا۔ اس کے علاوہ باورچی خانہ اور دیگر مصارف متفرق کا روزانہ خرچ ایک ہزار دینار تھا۔

باب: ۳

خمارویہ بن احمد بن طولون

ابوالعباس بن احمد کا انجام: احمد بن طولون کے مرنے کے بعد ارکانِ دولت نے جمع ہو کر اس کے بیٹے ابوالجیش خمارویہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور اس کے دوسرے بیٹے ابوالعباس کو انتظام سے الگ کر دیا گیا۔ اس امر میں احمد بن محمد واسطی اور حسن بن مہاجر پیش پیش تھے۔ واسطی نے رسمِ تعزیت ادا کی، حاضرین دربار نے بھی۔ جب تعزیت کے بعد واسطی نے ابوالعباس سے کہا کہ اپنے بھائی کی بیعت کرو تو ابوالعباس نے اس سے انکار کیا۔ خمارویہ اور موالی میں سے سعد الاعسر نے اٹھ کر ابوالعباس کو گرفتار کر کے قصر شاہی کے ایک کمرے میں قید کر دیا۔ اگلے دن وہ مردہ نکالا گیا۔ اس کے بعد احمد بن طولون کی تجہیز و تکفین کی گئی۔ اس کے بیٹے ابوالجیش نے نماز جنازہ پڑھائی اور دفن کرنے کے بعد اپنے قصر شاہی میں واپس آیا اور کاروبارِ سلطنت میں مصروف ہوا۔

اسحاق بن کنداجیق کا رقہ و دمشق پر قبضہ: جس وقت احمد بن طولون نے وفات پائی تھی۔ اس وقت اسحاق بن کنداجیق جزیرہ اور موصل کی گورنری پر قابض اور ابن ابی الساج رحبہ کی حکومت کر رہا تھا۔ اس نے رحبہ کو احمد بن مالک کے قبضہ سے نکالا تھا۔ ان دونوں اسحاق اور ابن ابی الساج کو مصر و شام کی حکومت کی خواہش دامنگیر ہوئی۔ موفق سے اجازت طلب کی۔ موفق نے ان دونوں کو اجازت دے دی اور امداد کا وعدہ کیا۔ چنانچہ اسحاق نے رقہ، ثغور اور عواصم کی جانب قدم بڑھایا اور ان کو ابن دعاس سے چھین لیا جو ابن طولون کی طرف سے امیر تھا۔ اس کے بعد حمص، حلب اور انطاکیہ پر قابض ہو گیا پھر دمشق کو بھی لے لیا۔ خمارویہ کو اس کی خبر لگی تو اس نے ایک فوج ملک شام کی طرف روانہ کی۔ اس فوج نے دمشق پر قبضہ کر لیا اور گورنر جسے اسحاق نے مقرر کیا تھا بھاگ گیا۔ بعد دمشق کے خمارویہ کی فوج نے شیزر پر دھاوا کیا۔

ابن موفق کی فوج کشی: اسحاق اور ابن ابی الساج اس انتظار میں تھے کہ عراق سے فوجی کمک آ جائے تو لڑائی چھیڑی جائے۔ مصر پر چڑھائی کی گئی۔ خمارویہ کے لشکر کے مقابلے پر جو آگے بڑھے یہاں تک کہ موسم سرما آ گیا۔ خمارویہ کی فوج شیزر کے مکانات میں متفرق اور منتشر ہو کر بیٹھ گئی۔ اتنے میں عراقی لشکر ابوالعباس بن احمد بن موفق کی ماتحتی میں جو آگے چل کر معتضد کا لقب اختیار کیا تھا آ پہنچا۔ خمارویہ کے لشکر پر اس فوج نے جس وقت کہ وہ شیزر کے مکانوں میں پناہ گزین تھے شب خون مارا اور نہایت بیدردی سے پامال کیا۔ بقیۃ السیف نے بھاگ کر دمشق میں پناہ لی۔ معتضد نے تعاقب کیا۔ شکست خوردہ لوگ جب وہاں بھی اس کی صورت دیکھی تو دمشق کو بھی چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ معتضد نے بلا جنگ

[illegible] دمشق پر بھی قبضہ کر لیا۔

ابن موفق اور خمارویہ کی جنگ: خمارویہ کے لشکر نے اس شکست کے بعد رملہ کی جانب [illegible]۔ خمارویہ [illegible] مصر سے نکلا۔ خمارویہ کا ارادہ تھا کہ معتضد [illegible] شکست خوردہ [illegible] دمشق میں جا کر پناہ [illegible] آگے بڑھ کر [illegible] رملہ کی طرف روانہ ہوا۔ اثناء راہ میں یہ خبر ملی کہ [illegible] ایک بڑا لشکر لئے ہوئے رملہ آ گیا ہے۔ معتضد نے [illegible] قصد کیا [illegible] اس وقت معتضد کی رکاب میں خمارویہ کے [illegible] اور امراء [illegible] تھے جنہوں نے خمارویہ کی رفاقت ترک کر دی تھی اور معتضد کی خدمت میں چلے آئے تھے اپنے اس ارادے کو پورا [illegible]۔ اسحاق بن کنداج اور ابن ابی الساج نے بھی معتضد کی بد مزاجی کی وجہ سے اس سے علیحدہ ہو گئے تھے۔ [illegible] طواحین واقع ہے قریب رملہ دونوں لشکروں کی مڈبھیڑ ہوئی۔ خمارویہ اور معتضد نے اپنی اپنی فوجیں [illegible] مرتب کر کے میدان جنگ کا راستہ لیا۔ خمارویہ نے لڑائی شروع ہونے سے پہلے سعید الایسر نامی [illegible] ایک دستہ فوج [illegible] کمین گاہ میں بٹھا دیا۔ فریقین نے [illegible] مصروف جدال و قتال ہوئے۔ چنانچہ خمارویہ نے [illegible] لڑائی [illegible] بھاگا اور مصر [illegible]۔

ابن موفق کا فرار: معتضد [illegible] خمارویہ کے خیمہ [illegible] سعید الایسر نے کمین گاہ سے نکل کر حملہ کیا۔ معتضد [illegible] خمارویہ نے پلٹ کر حملہ کیا ہے بھاگ کھڑا ہوا اور [illegible] دمشق پہنچا۔ اہل دمشق نے شہر پناہ کے دروازے بند کر لئے۔ مجبوراً طرسوس کی طرف چلا گیا۔ اس وقت دونوں فوجیں بلا کسی امیر کے دست بدست شمشیر بازی کر رہی تھیں۔ سعید الایسر نے خمارویہ کو تلاش کیا، جب [illegible] نہ پایا تو اس کے بھائی [illegible] کو سردار بنایا۔ عراقی لشکر شکست اٹھا کر بھاگ گیا۔ [illegible] بہت سے [illegible] گرفتار کر لئے گئے۔ [illegible] اسباب و [illegible] تقسیم ہوئے۔ [illegible] بشارت فتح مصر کی طرف روانہ کیا گیا۔

خمارویہ کا اسیران جنگ سے حسن سلوک: خمارویہ کو اس فتح سے مسرت کم ہوئی اور ندامت [illegible] [illegible] قیدیان جنگ [illegible] کے [illegible] اس وقت [illegible] قیدیان جنگ پیش کئے گئے نہایت خندہ پیشانی سے اپنے دربار میں ان سے مخاطب ہو کر بولا: "یہ لوگ تمہارے مہمان [illegible] تمام [illegible]" پھر قیدیوں کی طرف متوجہ ہو کر بولا: "تم لوگوں میں سے جو کوئی چاہے [illegible] جو شخص جانا چاہے [illegible] سامان سفر اور زاد راہ دے کر رخصت کر [illegible]" چنانچہ ان لوگوں نے قیام پسند کیا ان [illegible] اور جنہوں نے واپسی کا ارادہ کیا نہایت اعزاز سے زاد راہ دے کر رخصت کیا۔ اس واقعہ سے خمارویہ کے رعب و داب کا [illegible]۔ اس کے لشکر نے تمام ملک شام کو [illegible] فرات [illegible] ملک شام سے [illegible] [illegible] ۲۷۲ھ [illegible] آ گیا تھا۔

ابن ابی الساج اور اسحاق میں ناچاقی: ابن ابی الساج کے قبضہ میں [illegible] حکومت تھی اور [illegible]

کی دوری پر اسحاق بادرقہ میں تھے تو یہ دونوں باہم متفق تھے اور ایک دوسرے کی مدد کرتے تھے۔ کچھ دنوں بعد دونوں بگڑ گئے ابن ابی الساج نے خمارویہ سے اندر ہی اندر خط و کتابت کی اور اس کے نام کا خطبہ اپنے صوبجات میں پڑھوایا اور اپنے بیٹے کو بہت سے مال و زر کے ساتھ بطور [illegible] ابن خمارویہ کے دربار میں بھیج دیا چنانچہ خمارویہ فوجیں آراستہ کر کے اسحاق سے جنگ کرنے کے لئے بڑھا۔ [illegible] قیام کرتا ہوا ادھر سے ابن ابی الساج نے فرات کو عبور کر کے اسحاق سے مقام رقہ میں مقابلہ کیا اور اپنے زور بازو سے اسحاق بن کنداج کو شکست دی اس عرصہ میں خمارویہ بھی آ پہنچا اور فرات کو عبور کر کے رافقہ کی جانب قدم بڑھایا۔ اسحاق نے شکست اٹھا کر ماردین میں پناہ لی ابن ابی الساج نے پہنچ کر محاصرہ ڈال دیا۔

ابن ابی الساج کا جزیرہ و موصل پر قبضہ: ایک روز موقع پا کر اسحاق ماردین سے موصل کی طرف روانہ ہوا ابن ابی الساج نے یہ خبر پا کر تعاقب کیا اور مقام [illegible] پر پہنچ گیا۔ اسحاق ماردین کی طرف بھاگ گیا۔ ان واقعات سے ابن ابی الساج کی قوت بڑھ گئی۔ جزیرہ اور موصل پر قبضہ کر لیا اور اپنے زیر حکومت ملک میں خمارویہ کے نام کا خطبہ پڑھوایا اور خطبہ میں خمارویہ کے بعد اپنے نام کے داخل کرنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد [illegible] کے چند [illegible] ہارون شاری کی ماتحتی میں اطراف موصل میں ابن ابی الساج سے لڑنے کے لئے جمع ہوئے۔ مقام [illegible] میں بہت بڑا مجمع ہو گیا۔ [illegible] نے [illegible] ہو کر [illegible] کام تمام کیا گیا۔ اس کے بعد [illegible] ابن ابی الساج [illegible]۔ سب کے سب متفق ہو کر حملہ آور ہوئے اور شکست دے کر اس کے ہمراہیوں کو بہت سے لوگوں سے قتل و قید کیا۔ شیبانی بڑے سرداروں کے ساتھ بھاگ کھڑا ہوا۔

ابن ابی الساج کی عہد شکنی: ۲۷۵ھ میں ابن ابی الساج نے خمارویہ سے بدعہدی کی۔ واقعہ یہ پیش آیا کہ اسحاق بن کنداج خمارویہ کے پاس مصر چلا گیا تھا اور اس کی مصاحبت اختیار کر لی تھی اس سے ابن ابی الساج کو کشیدگی پیدا ہوئی اور خمارویہ کی مخالفت کا اعلان کر دیا۔ خمارویہ یہ خبر پا کر ابن ابی الساج کی سرکوبی کے لئے مصر سے دمشق کی طرف روانہ ہوا۔ قریب دمشق [illegible] مقام [illegible] پر پہنچ کر دونوں فریقوں کا مقابلہ ہوا۔ ابن ابی الساج شکست کھا کر بھاگا۔ اس کا سارا لشکر گاہ لوٹ لیا گیا۔ حمص میں جو جنگ ہونے سے پیشتر ابن ابی الساج نے بہت سا مال و اسباب جمع کر لیا تھا۔ خمارویہ نے قبضہ پانے کے بعد ایک دستہ فوج اس کے بیٹے کے لئے روانہ کیا۔ چنانچہ یہ دستہ فوج ابن ابی الساج کے پہنچنے سے پیشتر حمص پہنچ گیا اور اسے حمص میں داخل ہونے سے روک دیا اور اس کے تمام مال و زر و اسباب پر قبضہ کر لیا۔ ابن ابی الساج ناکام ہو کر حلب کی طرف چلا گیا۔ پھر حلب سے رقہ پہنچ کر مقیم ہوا اور خمارویہ برابر اس کے تعاقب میں تھا۔ ابن ابی الساج نے [illegible] رقہ میں بھی پناہ نہ پائی تو وہاں سے نکل کر موصل کا راستہ لیا۔ خمارویہ اس کے تعاقب میں فرات عبور کر کے شہر موصل میں ابن ابی الساج کے پہنچنے سے پہلے داخل ہو گیا۔ ابن ابی الساج کو [illegible] تعاقب کی۔ موصل سے اعراض کر کے حدیثہ کی طرف چلا گیا۔

ابن ابی الساج اور اسحاق کی جنگ: خمارویہ نے اپنے نامی سپہ سالاروں اور جنگ آزما لشکر کو اسحاق کے ہمراہ ابن ابی الساج کی گرفتاری پر روانہ کیا۔ ابن ابی الساج نے یہ خبر پا کر دجلہ عبور کر کے تکریت میں پڑاؤ کیا۔ اسحاق کی رکاب میں بیس ہزار فوج تھی اور ابن ابی الساج دو ہزار کی جمعیت سے تھا۔ دونوں فریقوں نے دریا کے کنارے ایک دوسرے کے روبرو تیاری کی اور اس کے بعد اسحاق نے پل باندھنے کی غرض سے کشتیاں جمع کرائیں۔ ابن ابی الساج نے [illegible] رات کو وقت

کرمیت سے نکل کر موصل کا راستہ لیا اور قریب موصل پہنچ کر مقام حدیثہ میں قیام کیا۔ اسحاق کو اس کی خبر لگ گئی تعاقب کی غرض سے کوچ کیا ابن ابی الساج بھی جنگ آزمائی پر مستعد ہو کر مقابلہ پر آ گیا اور قلیل جماعت کے باوجود اسحاق کو شکست فاش دے دی۔ اسحاق شکست کھا کر رقہ کی طرف بھاگا۔ ابن ابی الساج نے تعاقب کیا اور موفق کی خدمت میں ایک اطلاعی عرضداشت بھیج کر دریائے فرات کو عبور کر کے شام کی طرف بڑھنے اور خمارویہ کے مقبوضات کو تاخت و تاراج کرنے کی اجازت طلب کی۔ موفق نے اس امر میں چند روز توقف کرنے اور امدادی فوج کا انتظار کرنے کی ہدایت کی۔

ابن ابی الساج کی شکست و فرار اسحاق شکست کھا کر خمارویہ کی خدمت میں آ گیا۔ خمارویہ نے اسے تسلی دی اور دوبارہ فوجیں آراستہ کر کے ابن ابی الساج کی جنگ پر اسحاق کو روانہ کیا۔ چنانچہ اسحاق نے ارض شام میں فرات پہنچ کر قیام کیا اور ابن ابی الساج اس کے مقابلہ پر حدود رقہ میں پڑاؤ کئے ہوئے تھا۔ ایک روز موقع پا کر اسحاق کی فوج کے ایک دستہ نے دریائے فرات کو عبور کیا اور ناگہاں عقب سے ابن ابی الساج کے لشکر پر حملہ کر دیا۔ جب ابن ابی الساج نے اس امر کا احساس کر لیا کہ یہ لشکر دریا عبور کر چکا ہے تو اس نے میدان جنگ سے فرار کا راستہ لیا اور ۲۷۵ھ میں موفق کی خدمت میں حاضر ہو کر پیش ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ موفق نے اس کو آذربائیجان کی گورنری مرحمت فرمائی۔ بالآخر اسحاق بن کنداج نے ابن ابی الساج کے بعد دیار ربیعہ اور دیار مضر پر قبضہ کر لیا اور خمارویہ کے نام کا خطبہ یہاں کی جامع مسجد میں پڑھا جانے لگا۔

اہل طرسوس کی اطاعت ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ ۲۷۰ھ میں یازمار خادم نے طرسوس میں علم بغاوت بلند کیا تھا اور احمد بن طولون نے اس کا محاصرہ کر لیا تھا۔ یازمار خادم قلعہ نشین ہو کر مخالفت و سرکشی پر تل گیا۔ اسی سنہ میں احمد بن طولون کا انتقال ہو گیا اور خمارویہ نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی جوں ہی ان اشغال و انتظام سے فراغت پائی ۲۷۷ھ میں تیس ہزار دینار، پانچ سو تھان ریشمی کپڑے اور پانچ سو گھوڑے یازمار کے پاس طرسوس روانہ کئے۔ یازمار اس قدر تحفوں کو دیکھ کر خوش ہو گیا اور اطاعت قبول کر لی اور منبروں پر اس کے نام کا خطبہ پڑھنے لگا۔

اسکندریہ کا محاصرہ اس کے بعد ۲۷۸ھ میں یازمار لشکر صائفہ کے ساتھ جہاد پر گیا۔ اسکندریہ کا محاصرہ کیا۔ اثنائے محاصرہ میں ایک پتھر منجنیق کا اس کی پسلی پر آ کر لگا۔ زخمی ہو کر طرسوس واپس آیا اور وہاں پہنچ کر جان بحق تسلیم کیا۔ اس کے مرنے کے بعد ابن عجیف طرسوس کا حکمران ہوا۔ ابن عجیف نے اطلاعی عرضداشت خمارویہ کی خدمت میں روانہ کی۔ خمارویہ نے اسے حکومت طرسوس پر بحال رکھا۔ تھوڑے عرصہ بعد اسے معزول کر کے اس کی جگہ محمد (اپنے چچا موسیٰ بن طولون کے بیٹے) کو حکومت طرسوس پر مامور کیا۔

موسیٰ بن موسیٰ بن طولون موسیٰ بن موسیٰ بن طولون کے حالات یہ ہیں کہ جس وقت احمد بن طولون برادر موسیٰ بن طولون نے مصر پر اپنی حکومت کا سکہ جمایا اس وقت موسیٰ نے قرابت اور رشتہ داری کے باعث بہت پاؤں پھیلائے۔ احمد بن طولون نے اسے پسند نہ کیا۔ موسیٰ کو یہ امر ناگوار گزرا اور اس کے دل میں حسد و رشک کی آگ بھڑکنے لگی۔ کسی جلسہ میں اپنے کلمات سے احمد بن طولون کو یاد کیا کہ جسے احمد برداشت نہ کر سکا۔ احمد نے اس جرم میں اسے کوڑے سے پٹوایا اور طرسوس کی طرف شہر بدر کر دیا۔ آخر کار یہاں تک کہ اس کا بھائی تو شہر بدر کرنے کے بعد ضروری خرچ کے لئے روپے روانہ کرتا تھا موسیٰ نے

بیٹے سے انکار کیا اور محمد بن موسیٰ کو چھوڑ کر واپس چلا گیا۔ لیکن [illegible] بیمار ہو گیا اور [illegible] یہاں تک کہ اس کی موت واقع ہو گئی۔ چنانچہ اپنے بیٹے خمارویہ کو [illegible] خمارویہ نے [illegible] اطاعت [illegible]۔

محمد بن موسیٰ کی گرفتاری و رہائی: [illegible] طولون [illegible] کے راستے سے [illegible] جس وقت [illegible] شام میں داخل ہوا [illegible] اصحاب [illegible] کے [illegible] خمارویہ نے [illegible] اس کی بیعت [illegible] مشہور ہوگئی کہ خمارویہ نے [illegible] لوگوں [illegible] نے [illegible] محمد بن موسیٰ کو [illegible] گرفتار کر لیا [illegible] خمارویہ [illegible] پہنچے تب خمارویہ نے [illegible] کے لئے طرسوس [illegible] روانہ کیا [illegible] طرسوس [illegible] محمد بن موسیٰ [illegible] طرسوس کی حکومت پر [illegible] کے بعد [illegible] کے ساتھ [illegible] طرسوس [illegible] رہا کر دیا گیا۔

بنت خمارویہ سے معتضد باللہ کا نکاح: [illegible] معتضد باللہ نے تخت خلافت پر متمکن ہو کر [illegible] خمارویہ کی [illegible] پیام بھیجا۔ [illegible] قطر الندیٰ [illegible] خلیفہ معتضد [illegible] خمارویہ نے [illegible] خلیفہ معتضد [illegible] خلافت [illegible] قطر الندیٰ [illegible] محل سرائے خلافت میں داخل ہوئی۔ خلیفہ معتضد نے [illegible] خمارویہ [illegible] کر [illegible] اختیار کیا۔

خمارویہ کا قتل: ۲۸۲ھ میں خمارویہ دمشق چلا گیا تھا اور ایک مدت سے [illegible] خمارویہ نے [illegible] خدام [illegible] سے [illegible] پر نظر [illegible] خمارویہ [illegible] قتل [illegible] کے [illegible] اس قتل [illegible] وقت [illegible] قتل [illegible] سب کے سب [illegible]۔

جیش بن خمارویہ: اس واقعہ [illegible] خمارویہ کے بیٹے جیش بن خمارویہ کو حکومت و ریاست کی کرسی پر متمکن کیا۔ جیش نے [illegible] لوگوں کو [illegible] گرفتار کرا کر [illegible]

کرنے سے گریز نہیں کیا اور غلاموں کو سزائے موت دی۔ جس وقت جیش تخت حکومت پر متمکن ہوا تو اس وقت یہ ایک کمسن بچہ تھا اور کم عمری اور نوخیزی کی وجہ سے نفسانی خواہشات کے گرداب میں پڑ گیا۔ شرم چھوڑ کر رذیل اور کمینے اس کی مصاحبت میں رہنے لگے۔ عمائدین وزراء اور امراء سلطنت قریب نہ پھٹکنے پاتے تھے خطرہ پیدا ہوا کہ وہ آپ دھکا نہ بھی کھانے لگے۔ سب نے ایک ہو کر جیش کو معزول کرنے کا منصوبہ کیا۔ طغج بن جف جیش کے باپ کا آزاد کردہ غلام تھا اور سرداران دولت میں ایک ممتاز شخص تھا۔ دمشق کی گورنری پر بھی مامور تھا۔ سب سے پہلے اسی نے بغاوت کا جھنڈا بلند کیا اور جیش کی اطاعت سے منحرف ہو کر خود مختار بن بیٹھا۔ باقی ماندہ کمان سپہ سالاران لشکر سے کچھ لوگ بغداد چلے گئے جن میں اسحاق بن کنداج، خاقان مفلحی اور بدر بن جف بدر اور طغج وغیرہ شامل تھے۔

جیش بن خمارویہ کا قتل: خلیفہ معتضد نے ان لوگوں کو خلعت فاخرہ سے سرفراز کیا۔ اس بات کا جو سپہ سالار مصر میں باقی رہ گئے تھے وہ جیش کی مخالفت پر تل گئے۔ اسی اثناء میں جیش نے اپنے سپہ سالاروں میں سے ایک سپہ سالار کو قتل کرا دیا۔ پھر کیا تھا بغاوت کا طبل بج گیا۔ سب کے سب اٹھ کھڑے ہوئے اور جمع ہو کر جیش پر ٹوٹ پڑے اسے مار ڈالا اس کے گھر بار کو لوٹ لیا۔ مصر کو تاخت و تاراج کیا۔ بازاروں میں آگ لگا دی جب اس سے فارغ ہوئے تو جیش کے بھائی ہارون کو حکومت کی کرسی پر متمکن کیا۔ یہ واقعہ جیش کی حکومت کے نویں مہینے کا ہے۔

ہارون بن خمارویہ اور خلیفہ معتضد: آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ راغب (موفق کا موالی) جہاد کے لئے طرطوس کی طرف گیا تھا اور وہیں قیام اختیار کر لیا تھا چونکہ ابن طولون کے بعد طرطوس پر قبضہ ہو گیا تھا جب ہارون بن خمارویہ ۲۸۳ھ میں حکمران ہوا تو راغب نے ہارون کا نام خطبہ سے نکال ڈالا۔ اور موالی خلیفہ معتضد کے نام کا خطبہ پڑھنے لگا۔ چنانچہ طرطوس اور سرحدی بلاد طولونیوں کے دائرہ حکومت سے نکل گئے اس کے بعد ہارون بن خمارویہ نے خلیفہ معتضد کی خدمت میں درخواست بھیجی کہ سالانہ ساڑھے چار لاکھ دینار پر مصر و شام کی سند حکومت مجھے عطا کی جائے قنسرین اور عواصم کو بھی خدام خلافت کے سپرد کرنے کے لئے تیار ہوں۔ یہ سرحدی بلاد خلیفہ معتضد کی جاگیر میں تھے۔ خلیفہ معتضد نے یہ درخواست منظور کی اور آمد سے ملحق کر دیا۔ آمد پر خلیفہ نے محمد بن احمد بن شیخ سے قبضہ حاصل کیا تھا اور اپنے بیٹے مکتفی کو وہاں نائب مقرر کیا تھا۔ ۲۸۶ھ میں آمد سے روانہ ہو کر قنسرین پہنچا اور اسے سرحدی بلاد کو ہارون کے عمال سے چھین کر مقبوضہ کر لیا اور اپنے بیٹے کے رقبہ حکومت میں شامل کر دیا۔

طغج بن جف کی دمشق پر گورنری: جب ہارون اپنے بھائی جیش کے بعد حکومت کی کرسی پر متمکن ہوا اراکین سلطنت نے چالبازی کے طور پر تمام امور سلطنت سیاہ و سفید کا اختیار ابو جعفر بن ابان کو دے دیا۔ یہ شخص ان کے آباؤ اجداد کے زمانے سے بزرگ سپہ سالاروں میں سے تھا چنانچہ اس نے ترقی کی اور امکان اصلاح کی ان لشکریوں کے مرکز نے کو جنہوں نے طغج بن جف کے ساتھ دمشق میں ہنگامہ برپا کیا تھا بدر حمامی اور حسین نے اپنی فوجی قوت و زور سے قبضہ کر لیا اور اپنے عمال مقرر کر کے واپس آئے مصر میں اس وقت ایک عجیب قسم کی ہلچل پڑی ہوئی تھی سپہ سالاروں کی طوائف الملوکی کا زور و شور تھا کوئی کسی کی ماتحتی نہ کرتا تھا کوئی کسی کی اطاعت کرتا تھا یہاں تک کہ آئندہ واقعات پیش آئے۔

قرامطہ کا دمشق پر حملہ: قرامطہ کا ابتدائی حال اور جو طاقت و حکومت انہیں عراق و شام میں حاصل ہوئی تھی آپ اوپر اسے بہ تفصیل پڑھ چکے ہیں اور اس سے بھی آپ مطلع ہو چکے ہیں کہ زکرویہ بن مہرویہ [illegible] قرامطہ [illegible] ہو کر [illegible] کلب [illegible] کے پاس [illegible] چلا گیا تھا۔ ان لوگوں نے اس کی بیعت کر لی اور شیخ کا لقب دیا [illegible] نام رکھا اور ابو القاسم کنیت رکھی اور یہ خیال عام قائم کیا کہ محمد بن عبداللہ بن محمد بن اسماعیل امام [illegible] ان لوگوں نے یہ خیال بھی قائم کیا کہ قرآن مجید میں اسی کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے [illegible] ایک غلام ابو الطوق کا لقب دیا [illegible] کی جانب کوچ کیا۔ پھر دمشق کی طرف آیا۔ وہاں سے [illegible] کی جانب روانہ ہوا اور [illegible] جس قدر دیہات و قصبات اور شہر ملے سب کو غارت و تاراج کیا۔ لڑکے اور عورتوں [illegible] یہاں تک کہ جانوروں تک کو بھی قتل کیا۔ طغج بن جف [illegible] اس کی روک تھام [illegible] حالات [illegible] تمام اور مصر [illegible] صورت بناتے ہوئے خلیفہ مکتفی کے دربار میں حاضر ہوئے۔

قرامطہ [illegible] کی سرکوبی: یہ حال سن کر خلیفہ مکتفی [illegible] شام کی طرف قرامطہ کی سرکوبی کے لیے روانہ ہوا [illegible] ہزار سواروں کو لے کر [illegible] خدمت میں [illegible] قرامطہ [illegible] شام [illegible] اہل حلب نے ابو الاغر [illegible] محاصرہ [illegible] خلیفہ مکتفی [illegible] محمد بن سلیمان کاتب [illegible] قرامطہ سے جنگ کرنے کے لیے روانہ کیا [illegible] محمد بن سلیمان [illegible] محرم ۲۹۱ھ میں [illegible] قرامطہ کو شکست ہوئی [illegible] صاحب شامہ گرفتار کر لیا گیا [illegible] ایک [illegible] مدثر اور مطوق بھی [illegible] گرفتار کر لئے گئے۔ خلافت مآب نے [illegible] دارالخلافت کی طرف [illegible] محمد بن سلیمان بھی حاضر ہوا [illegible] حکم دیا کہ [illegible] قرامطہ [illegible] اس کے بعد ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے۔ اس کے بعد ان کی گردنیں مار دی گئیں۔ اس طریقے سے قرامطہ [illegible] کا خاتمہ ہو گیا [illegible] یہاں تک کہ ان میں سے ایک گروہ بحرین میں قائم ہوا۔

محمد بن سلیمان: اوپر [illegible] طولونیوں کی حکومت ختم ہونے کے حالات تحریر کیے جا چکے ہیں۔ ہم محمد بن سلیمان کے حالات بیان کرنا چاہتے تھے [illegible] طولونیوں کی حکومت کا [illegible] کرنے کا بیڑا اٹھایا تھا۔ محمد بن سلیمان [illegible] کا رہنے والا تھا۔ [illegible] طولونیوں نے اسے [illegible] دی تھی اور [illegible] اپنی خدمت میں رکھا تھا [illegible] ایک [illegible] محمد بن طولون [illegible] چلا آیا [illegible] اپنی خدمت میں رکھ لیا [illegible] محمد بن سلیمان [illegible] مصر پر [illegible] مصر پر حکومت [illegible] شام میں طولونیوں کی حکومت [illegible] قرامطہ [illegible] اور [illegible] ان کی [illegible] دربار خلافت میں حاضر ہوئے۔

محمد بن سلیمان اور قرامطہ: خلیفہ مکتفی کی سلطنت کی ابتداء میں [illegible] نے پھر سر اٹھایا لہٰذا محمد بن سلیمان والی [illegible] کو ان کی سرکوبی پر مامور کیا۔ ان دنوں یہ شام میں تھے۔ ۲۹۱ھ میں ایک بار اور [illegible] چنانچہ یہ بھی لشکر مرتب کر کے قرامطہ کے تعاقب میں [illegible] آیا۔ آخر کار قرامطہ سے مقابلہ ہوا جس میں کامیابی حاصل ہوئی۔ قرامطہ کو شکست ہوئی۔ ان کا سامان [illegible] پامال کیا گیا۔ مسلمانوں نے [illegible] کی [illegible] سے بچ [illegible] قرامطہ صاحب الشامہ ان کے سرداروں کے ساتھ گرفتار کر لیے گئے۔ تمام [illegible] خلافت مآب کی خدمت میں حاضر ہوا اور بغداد [illegible] ان سب کو [illegible] موت کی [illegible] سے مسلمانان شام اور خلافت مآب کو قرامطہ کی [illegible] سے نجات مل گئی۔

محمد بن سلیمان کی مصر پر فوج کشی: خلیفہ مکتفی نے بغداد پہنچ کر محمد بن سلیمان کو ملک شام کی جانب [illegible] ظلم و [illegible] سپہ سالاران [illegible] کے ایک گروہ کو اس کے ماتحت روانہ کیا۔ [illegible] مصر [illegible] مال [illegible] قریب مرحمت فرمائے۔ چنانچہ محمد بن سلیمان [illegible] خلافت مآب سے رخصت ہو کر [illegible] کے ایک بیڑے کے ساتھ [illegible] ہدایت کرنے کے [illegible] مصر کی جانب [illegible] پہنچ کر [illegible] اور اہل مصر [illegible] کو [illegible] کر دیا اور [illegible] مصر کی [illegible] کے [illegible] تمام [illegible] جانب [illegible] مصر کی جانب [illegible] قریب [illegible] سے [illegible] پیغام بھیجا [illegible] سپہ سالار [illegible] محمد بن سلیمان کے پاس آ [illegible] طالب ہوا۔ اس سے اہل مصر کی شان و شوکت کو [illegible] نقصان پہنچا [illegible] سپہ سالاران مصر بھی [illegible] محمد بن سلیمان نے [illegible] میں [illegible] اس [illegible] فوج کے ساتھ [illegible] کی [illegible] مقابلہ پر [illegible] جنگ شروع ہوا [illegible] زمانہ جنگ میں ایک روز [illegible] کے [illegible] ایک [illegible] سے اس [illegible] جان [illegible] کے چچا شیبان [illegible] طولون [illegible] نے [illegible] حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔[1] [illegible] حساب [illegible] انعامات دینے [illegible] بات کی [illegible] نے [illegible] مال [illegible] میں خلل پیدا ہو گیا۔ [illegible] سے جنگ کرنے [illegible] طلب کرنے کی بابت مشورہ دیا۔ [illegible] محمد بن سلیمان سے امن طلب کرنے کی رائے دی۔

طولونیوں کا زوال: شیبان نے محمد بن سلیمان کے پاس امن کا پیغام بھیجا [illegible] شیبان نے [illegible] حاصل کرنے کے بعد [illegible] سپہ سالاران [illegible] کی درخواست کی۔ محمد بن سلیمان [illegible] مصر میں داخل ہوا اور قبضہ کر لیا۔ [illegible] طولونیوں کو [illegible] گرفتار [illegible] خلافت مآب کی خدمت میں روانہ کیا۔ خلیفہ مکتفی نے لکھ بھیجا کہ طولونیوں کو شام و مصر [illegible] محمد بن سلیمان نے نہایت مستعدی سے اس حکم کی تعمیل کی۔ اس کے بعد خلیفہ مکتفی نے [illegible] مکانات [illegible] جلانے اور گرانے کا حکم صادر فرمایا جنھیں طولونیوں نے

---

[1] اصل کتاب میں جگہ خالی ہے۔

اپنے دور حکومت میں مصر نے ترقی پائی۔ [illegible] تھا اور وہ ایک مرتبہ [illegible] تھی۔ یہ سب علاقہ [illegible] کر دیا گیا

اور قطائع طولونیہ تباہ کر دی گئی۔

امارت مصر پر عیسیٰ نوشری کا تقرر جس وقت محمد بن سلیمان نے دارالخلافت بغداد کی جانب واپسی کا ارادہ کیا اور خلیفہ مکتفی نے جو حکومت مصر سے مطمئن تھا۔ نے اسی سال عیسیٰ بن محمد ابو نوشری کو مصر کی گورنری پر متعین فرمایا اور محمد بن سلیمان ماہ صفر ۲۹۲ھ میں عازم بغداد ہوا۔

ابراہیم خلنجی کی سرکشی اس کے بعد اطراف مصر میں ابراہیم خلنجی نے سر اٹھایا۔ ابراہیم خلنجی طولونیوں کے سپہ سالاروں میں سے تھا۔ محمد بن سلیمان سے علیحدہ ہو کر اس نے خود مختاری اختیار کر لی۔ عیسیٰ نوشری نے اس کی اطلاع خلیفہ مکتفی کی خدمت میں روانہ کی۔ اس وقت خلنجی کی جمعیت بہت بڑھ گئی تھی۔ ملک گیری کے خیال سے مصر پر حملہ آور ہوا۔ نوشری مقابلہ کی تاب نہ لا کر سکندریہ میں پناہ گزین ہوا۔ خلنجی نے مصر پر قبضہ کر لیا۔ خلیفہ مکتفی نے فاتک (جو اس کے باپ معتضد کا غلام تھا) اور بدر حمامی کو ایک فوج کے ساتھ روانہ کیا۔ اس فوج نے ماہ [illegible] میں ایک جماعت ساتھ لے کر روانہ ہوا تھا۔ ماہ ذی الحجہ ۲۹۲ھ میں خلنجی سے مقابلہ ہوا۔ خلنجی کی فوج شکست کھا کر بھاگ گئی۔ [illegible] سب [illegible] کر لیا۔ [illegible] خلنجی کے بہت سے ساتھی مارے گئے۔ باقی [illegible] ہوئے۔ شاہی لشکر کو فتح نصیب ہوئی۔

ابراہیم خلنجی کی گرفتاری خلنجی جان بچا کر ایک مقام پر روپوش ہو گیا۔ [illegible] فوج نے تلاش کر کے اس کو گرفتار کر کے قید کر دیا۔ خلیفہ مکتفی اس واقعہ سے پہلے محمد بن علی خلیج کی شکست سے [illegible] ہو چکا تھا۔ جب اسے خلنجی کی ناکامی اور شاہی فوج کی فتح نصیب ہونے اور خلنجی گرفتار کر لیا گیا تو خلیفہ نے حکم دیا کہ فاتک خلنجی کو اس کے ہمراہیوں کے ساتھ بغداد بھیج دے۔ فاتک نے خلنجی کو اس کے ہمراہیوں کے ساتھ بغداد بھیج دیا۔ خلیفہ مکتفی نے ان لوگوں کو جیل میں ڈال دیا۔

عیسیٰ نوشری کی وفات اس شورش کے ختم ہونے پر عیسیٰ نوشری ماہ صفر ۲۹۲ھ میں مصر پہنچا اور مصر کی گورنری پر آخر وقت تک رہا اور ماہ شعبان ۲۹۷ھ میں اپنی حکومت کے پانچ برس اور چند ماہ پورے کر کے انتقال کیا۔ اس کے مرنے پر اس کا بیٹا محمد قائم مقام ہوا۔

ابو منصور تکین کا امارت مصر پر تقرر خلیفہ مقتدر نے اس کے بعد ابو منصور تکین خزری کو حکومت مصر پر متعین کیا۔ تکین ماہ [illegible] ۲۹۷ھ میں مصر پہنچا اور مصر کی گورنری کا عہدہ سنبھالا۔ اسی زمانہ میں مغرب میں عبیداللہ مہدی نے اپنے بیٹے ابوالقاسم کو مصر پر حملہ کرنے کو ۳۰۱ھ میں روانہ کیا۔ چنانچہ آخری ماہ [illegible] میں اس نے برقہ پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد مصر کی طرف بڑھا۔ سکندریہ اور فیوم کو فتح کیا۔ ان واقعات کی خبر دارالخلافت بغداد میں پہنچی۔ مقتدر نے اپنے بیٹے ابو العباس کو امارت مغرب کی سند حکومت عطا کی۔ اس وقت اس کی عمر چار برس کی تھی۔ مونس خادم کو مقرر کر کے بطور نائب خلافت کے متعین کیا تھا اور ابو الحسن علی بن احمد بن بسطام کو اس کا کاتب مقرر کیا تھا۔ جب اسے مصر پر حملہ ہونے کی خبر ملی تو اس کی جانب سے

مونس خادم اس کا نائب مقرر کیا گیا۔ اس سے اور مغربی لشکر سے لڑائیاں ہوئیں۔ اس نے ان کو شکست دی اور یہ واپس مغرب کی جانب الٹے پاؤں لوٹا دیا۔ پھر ۳۰۷ھ میں عبیداللہ مہدی نے فوجیں روانہ کیں اس مہم کا افسر اعلیٰ اس کا سپہ سالار مصالہ کتامی تھا۔ جنگی کشتیوں کے کئی بیڑے لئے ہوئے اسکندریہ پہنچا اور وہاں سے مصر کی جانب بڑھا اور مونس خادم یہ خبر پا کر مقابلہ پر آیا اور سینہ سپر ہو کر لڑا اور انہیں شکست دی۔ اس کے بعد پھر لشکر بغداد اور مغربی فوج میں متعدد لڑائیاں ہوئیں۔ سب سے آخری جنگ نصف ۳۰۹ھ میں ہوئی جس میں سات ہزار مغربی کام آئے بقیہ ناکام ہو کر مغرب کی طرف واپس ہو گئے۔ عبیداللہ مہدی نے اس شکست کے جرم میں اپنے سپہ سالار مصالہ کتامی کو قتل کر ڈالا اور مونس خادم بغداد واپس آیا۔

ذکا اعور بحیثیت گورنر مصر آخر ۳۰۲ھ تک تکین خزری حکومت مصر پر بطور نائب کے مامور رہا اس کے بعد خلیفہ مقتدر نے اس کی جگہ ابوالحسن ذکا اعور کو متعین کیا۔ نصف ماہ صفر ۳۰۳ھ میں وارد مصر ہوا۔ چنانچہ اس وقت سے مصر پر برابر حکومت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ ۳۰۷ھ میں اپنی حکومت کے چوتھے برس انتقال کر گیا۔

ابوالقاسم بن مہدی کی مصر پر فوج کشی کچھ عرصہ بعد خلیفہ مقتدر نے ذکا اعور کو حکومت مصر سے واپس کر کے اس کی جگہ ابومنصور تکین خزری کو دوبارہ حکومت مصر پر مامور کیا چنانچہ ماہ شعبان ۳۰۷ھ میں یہ مصر پہنچا۔ عبیداللہ مہدی نے اپنے بیٹے ابوالقاسم کی ماتحتی میں مصر کی جانب فوجیں روانہ کی تھیں۔ ماہ ربیع الاول ۳۰۷ھ میں ابوالقاسم اسکندریہ پہنچا اور اس پر قبضہ کر لیا پھر مصر کی طرف بڑھا سرزمین صعید سے جزیرہ اور اشمونین پر قابض ہو گیا ان کے علاوہ اور مقامات کو بھی دبا لیا جو اس کے قرب و جوار میں تھے اہل مکہ نے اظہار اطاعت کی غرض سے عرض داشت روانہ کی خلیفہ مقتدر نے بغداد سے مونس خادم کو افواج شاہی کا افسر بنا کر ابوالقاسم کی روک تھام کے لئے روانہ کیا چنانچہ ابوالقاسم سے اور اس سے متعدد لڑائیاں ہوئیں پھر افریقیہ سے جنگی کشتیوں کا بیڑا ابوالقاسم کی کمک پر ساحل اسکندریہ میں آ کر لنگرانداز ہوا یہ بیڑا اسی کشتیوں پر مشتمل تھا۔ سلیمان بن خادم اور یعقوب کتامی کے ہاتھ میں اس کی کمان تھی۔ مونس نے اس خبر سے مطلع ہو کر طرسوس کے جنگی بیڑے کو مقابلہ کا حکم دیا۔ اس بیڑے میں پچیس کشتیاں تھیں جو روغن نفط اور متعدد قسم کے آلات حرب سے بھرا ہوا تھا ابوالیمن کے ہاتھ میں اس کی کمان تھی مرسی رشید پر دونوں بیڑوں کا مقابلہ ہوا سخت اور خونریز جنگ کے بعد طرسوسی بیڑے کو فتح نصیب ہوئی افریقیہ کے بیڑے کو شکست ملی بہت سے تو وہیں گرفتار کر لئے گئے اور کچھ لوگ مار ڈالے گئے اور بعض رہا کر دیئے گئے۔

ابوالقاسم اور مونس خادم کی چھیڑ چھاڑ معرکہ کارزار سے سلیمان خادم گرفتار کر لیا گیا۔ بحالت قید مصر میں مر گیا۔ یعقوب کتامی گرفتار کر کے بغداد بھیج دیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد بغداد کی جیل سے افریقیہ بھاگ گیا۔ ابوالقاسم اور مونس خادم میں مسلسل لڑائیاں مدتوں جاری رہیں۔ فتح مندی کا سہرا مونس کے سر رہا۔ دوران جنگ ابوالقاسم کے لشکر میں وبا اور گرانی پھوٹ نکلی جس سے اس کے لشکر کا اکثر حصہ فنا ہو گیا۔ اس کے بعد گھوڑوں میں وبا پھیل گئی۔ مجبوراً ابوالقاسم نے مغرب کی جانب کوچ کیا۔ مصری لشکر نے تعاقب کیا جب ملک مصر سے مغربی لشکر دور نکل گیا تب مصری لشکر واپس ہوا۔ ابوالقاسم نصف سنہ مذکورہ میں قیروان پہنچا اور مونس خادم دارالخلافت بغداد واپس آیا اور تکین وارد مصر ہوا جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔

تکین اسی زمانہ سے برابر گورنری مصر پر رہا یہاں تک کہ ربیع ۳۰۹ھ میں معزول کیا گیا۔

تکین خزری کی وفات

خلیفہ مقتدر نے احمد بن کیغلغ کو ہلال بن بدر کے بعد سند حکومت عطا کی۔ چنانچہ وہ جمادی الآخر میں مصر پہنچا اور حکومت کے پانچ ہی مہینے ابھی گزرے تھے کہ معزول کر دیا گیا تکین سہ بارہ حکومت مصر پر مامور ہوا۔ یوم عاشورہ ۳۱۲ھ میں مصر پہنچا نو سال تک حکمرانی کی۔ یہاں تک کہ ۱۶ ربیع الاول ۳۲۱ھ میں عزم آخرت اختیار کیا۔ اس کے زمانہ حکومت میں خلیفہ مقتدر نے اپنے بیٹے ابوالعباس کی ولی عہدی کی تجدید کی اور بلاد مغرب مصر اور شام کی سند حکومت عطا فرمائی اور مونس کو اس کی جانب سے بطور نائب مقرر کیا۔ یہ واقعہ ۳۱۲ھ کا ہے۔ ابن اثیر نے لکھا ہے کہ ۳۲۱ھ میں تکین خزری نے مصر میں وفات پائی اس کی جگہ اس کا بیٹا محمد حکمران ہوا۔ خلیفہ قاہر نے اسے خلعت روانہ کیا لشکریوں نے بغاوت کا جھنڈا بلند کیا مگر یہ تائید الٰہی سے اس پر کامیاب ہوا۔ انتہیٰ۔

احمد بن کیغلغ کی گورنری و معزولی

خلیفہ قاہر نے احمد بن کیغلغ کو دوبارہ ۳۲۱ھ میں سند حکومت عطا کی اس کے پہلے محمد بن طغج کو والی مقرر کیا تھا۔ یہ دمشق کا گورنر تھا ایک مہینے کی حکومت کے بعد یہ واپس بلا لیا اور احمد بن کیغلغ کو سند حکومت عطا کی جیسا کہ ہم نے ذکر بیان کیا ہے۔ چنانچہ ماہ رجب ۳۲۱ھ میں یہ مصر پہنچا اس کے بعد آخر ماہ رمضان ۳۲۳ھ میں معزول کر دیا گیا۔ پھر خلیفہ راضی نے اسے حکومت کی کرسی پر بٹھایا اور اس کے القاب میں "اخشید" کا لفظ بڑھانے کی اجازت دی ایک مدت تک حکومت مصر پر نہایت خوش اسلوبی سے مامور رہا اس کے بعد ملک شام کو ان کی حکومت سے نکال لیا گیا جیسا کہ آئندہ تحریر کیا جائے گا۔

محمد بن رائق

محمد بن رائق امیر الامراء ہے جس کا ذکر آپ اوپر پڑھ چکے ہیں اس کے غلام بجکم نے بغداد میں مخالفت کی اور اس کی جگہ ۳۲۶ھ میں متمکن ہو گیا۔ ابن رائق اپنا مکان چھوڑ کر بھاگا اور بغداد میں روپوش ہو گیا بجکم نے بغداد وغیرہ کے مقامات اور املاک پر قبضہ کر لیا۔ اسی اثنا میں خلیفہ کو بہت سے واقعات آ گئے خلیفہ اور بجکم سے خط و کتابت شروع ہوئی۔ خلیفہ نے واپسی بغداد کا خط بھیج دیا باہم مصالحت ہو گئی سب کے سب بغداد واپس آئے۔ ابن رائق نے ابوجعفر محمد بن یحییٰ بن شیرزاد کی معرفت صلح کا پیام بھیجا تھا فریق مخالف نے منظور کر لیا۔ خلیفہ راضی نے طریق فرات (دیار مضر-حران الرہا) اور جو بلاد ان کے قریب و جوار میں تھے اور قنسرین اور عواصم کی سند حکومت عطا کی۔

ابن رائق کا شام پر قبضہ

ابن رائق ان بلاد کی طرف روانہ ہوا اور وہاں پہنچ کر حکمرانی کرنے لگا۔ کچھ عرصہ بعد ۳۲۸ھ میں ملک شام کی حکومت کا لالچ پیدا ہوا فوجیں آراستہ کر کے شہر حمص کی طرف روانہ ہوا اور اس پر قابض ہو گیا۔ ان دنوں دمشق کی حکومت پر بدر بن عبداللہ مولیٰ الاخشید معروف بہ بدیر تھا۔ ابن رائق نے اس کے قبضہ سے دمشق کو نکال لیا اور مصر کے قصد سے رملہ کی طرف بڑھا اخشید کو اس کی خبر لگی لشکر آراستہ کر کے مصر سے نکلا۔ عریش میں دونوں حریفوں کا مقابلہ ہوا اخشید نے جنگ شروع ہونے سے پیشتر فوج کے چند دستوں کو کمین گاہ میں بٹھا دیا تھا لڑتے لڑتے شکست کھا کر بھاگا ابن رائق کے ہمراہیوں نے اخشید کے لشکرگاہ پر قبضہ کر لیا اور ان کے خیموں میں اطمینان سے مقیم ہو گئے اس کے بعد اخشید کا لشکر کمین گاہ سے نکل کر دفعتہً حملہ آور ہوا نہایت بے سروسامانی سے بھاگ کھڑے ہوئے ابن رائق چند آدمیوں کے ساتھ جان بچا کر دمشق

کی جانب بھاگ آیا۔ اخشید نے اپنے بھائی ابو نصر بن طغج کو ان کے تعاقب کرنے پر مامور کیا۔ ابن رائق نے دمشق سے نکل کر ابو نصر سے معرکہ آرائی کی اور بڑے زور دار حملوں سے تعاقب کرنے والوں کو شکست دے دی، ابو نصر اسی معرکہ میں کام آ گیا۔ ابن رائق نے اس کی نعش کو اپنے بیٹے مزاحم بن محمد بن رائق کے ہمراہ مصر روانہ کیا اور تعزیت اور معذرت کا خط بھیجا اور یہ لکھا کہ مزاحم ابو نصر کے عوض میں حاضر ہے۔ اخشید نے اسے خلعت دیا اور عزت کے ساتھ ابن رائق کے پاس واپس کر دیا اور اس قدر گفت و شنید کے بعد دونوں فریقوں میں اس شرط پر مصالحت ہو گئی کہ رملہ ابن رائق کا مقبوضہ رہے اور مصر اخشید کے مقبوضات میں شمار کیا جائے اور ایک سو چالیس ہزار درہم سالانہ رملہ کے عوض میں اخشید ابن رائق کو دیا جائے۔

ابن رائق کی مراجعت بغداد: اسی زمانہ سے کچھ پیشتر بجکم نے قتل کیا اور ابن بریدی کے حالات اس درجہ ابتر ہو گئے یہاں تک کہ بجکم دریا ہی میں مارے گئے اور ابن رائق ملک شام سے بغداد واپس آیا، خلیفہ متقی نے اسے ملک شام سے طلب کیا تھا اور آ جانے پر امیر الامراء کے معزز خطاب سے سرفراز فرمایا۔ حکومت شام پر اپنی جانب سے ابو الحسن علی بن احمد بن مقاتل کو نائب کے طور پر مقرر کیا اور جب ابن رائق دار الخلافت بغداد پہنچا تو بریدیوں سے جو کہ بصرہ پر قابض تھے جنگ چھڑ گئی، باہم لڑائیاں ہوئیں بالآخر ابن رائق نے ان پر فتح حاصل کی اور واسط پر قبضہ کر کے قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا، بریدیوں نے مقابلہ پر تیاری کی، ابن رائق نے انہیں شکست دی اور بغداد کی طرف واسطے سے ۳۳۰ھ میں بغاوت ظاہر کیا۔ خلیفہ متقی اور ابن رائق کو شکست ہوئی، بھاگ کر موصل پہنچے، خلیفہ متقی نے ناصر الدولہ بن حمدان سے امداد کی درخواست کی، چنانچہ ناصر الدولہ نے اپنے بھائی سیف الدولہ کو ایک بڑی فوج کے ساتھ خلیفہ متقی کی کمک پر روانہ کیا۔ مقام تکریت میں خلیفہ متقی سے ملاقات ہوئی، خلافت مآب کے ساتھ موصل واپس آئے، اس کے بعد ناصر الدولہ محمد بن رائق کو قتل کر کے امیر الامراء کے عہدہ پر متمکن ہوا۔ جس وقت یہ خبر اخشید تک پہنچی تو اس نے دمشق کی طرف کوچ کر دیا، ۳۳۳ھ میں اس پر قابض ہو گیا۔

ابو عبد اللہ حسین بن سعید: اسی سنہ ۳۳۲ھ(؟) کے اوائل میں ناصر الدولہ نے محمد بن رائق کے تمام مقبوضات پر قبضہ حاصل کر لیا، اس وقت محمد بن رائق کے قبضہ میں طریق فرات، دیار مضر، جند قنسرین، عواصم اور حمص تھے۔ ناصر الدولہ نے ابو بکر محمد بن علی بن مقاتل کو ایک سالار دل کی ایک جماعت کے ساتھ موصل سے ان بلاد پر قبضہ کرنے کے لئے روانہ کیا تھا اس کے بعد ماہ رجب میں ناصر الدولہ نے اپنے چچا زاد بھائی ابو عبد اللہ حسین بن سعید بن حمدان کو ان صوبجات کی حکومت پر مامور کیا۔ اہل رقہ نے اس کی اطاعت سے انکار کیا۔ ابو عبد اللہ نے ان کی گوشمالی کر کے بزور تیغ رقہ لے لیا، چنانچہ یہاں پر فتح یاب ہوا اور بڑے سامان کے ساتھ قنسرین پر قبضہ کر کے حلب کی طرف قدم بڑھایا۔

اخشید کی طلبی: ۳۳۲ھ میں خلیفہ متقی امیر الامراء توزون سے ناراض ہو کر موصل سے چلا گیا اور بنو حمدان کے پاس پہنچ — قیام پذیر رہا، پھر موصل سے رقہ گیا اور وہیں قیام کیا۔ اخشید کو توزون کی قوت کی جانب سے کھٹکا ہوا، طالب ہوا۔ اخشید مصر سے روانہ ہو کر حلب پہنچا، ابو عبد اللہ حسین بن سعید بن حمدان نے حلب چھوڑ دیا۔ ابو بکر بن مقاتل اس کے ساتھ حلب ہی میں تھا، ابو عبد اللہ حسین کے حلب سے روانہ ہونے سے روپوش ہو گیا، مگر جونہی اخشید وارد حلب ہوا ابو بکر یہ خبر پا کر خفیہ طور سے ملنے کے لئے آیا

---

۱ اصل کتاب میں اس مقام پر کچھ نہیں لکھا ۱۲ مترجم

اخشید نے اس کی بے حد عزت افزائی کی۔ اسے مصر لے گیا اور [illegible] حکومت پر [illegible] کی راہ
۳۳۳ھ میں اخشید نے حلب سے رقہ کی جانب کوچ کیا۔ خلیفہ متقی اس وقت رقہ میں مقیم تھا۔ اخشید نے بہت سے ہدیے اور
تحائف خلیفہ متقی اور امراء کی نذر کیے [illegible] اس کی خدمت میں پیش کیے اور مصر چلنے [illegible] کرنے کی
رائے دی۔ خلیفہ متقی نے انکار کر دیا۔ جب اخشید نے توزون کی غدارانہ حرکات سے ڈرایا اور رقہ ہی میں قیام کرنے کی
تاکید کی لیکن خلیفہ متقی نے اس سے [illegible] توزون نے [illegible] مصالحت کر لی تھی اور توزون نے [illegible] کا جواب
دیا تھا۔ اس وجہ سے اخشید کی [illegible] درخواست قبول نہ کی اور [illegible] بغداد کی جانب روانہ ہو گیا۔

اخشید کی مراجعت مصر اخشید مصر کی طرف لوٹ گیا۔ سیف الدولہ بھی [illegible] کے ساتھ حلب آیا تھا۔ ان دونوں کی روانگی کے بعد رقہ سے حلب چلا گیا اور اس پر قبضہ کر لیا۔ [illegible] اخشید نے [illegible] اپنے قدم [illegible] تمام مصر پہنچا [illegible] سیف الدولہ سے [illegible] ایک [illegible] دمشق کی جانب [illegible] سیف الدولہ [illegible]۔ یہ واقعات ۳۳۳ھ کے ہیں۔ [illegible] حلب پر قبضہ کر لیا تھا۔ سیف الدولہ [illegible] کام [illegible]۔

ابوالقاسم انوجور ۳۳۴ھ میں یا بروایت بعض ذوالحجہ ۳۳۵ھ میں اخشید ابوبکر محمد بن طغج نے دمشق میں وفات پائی۔ اس کی جگہ اس کے بیٹے ابوالقاسم انوجور نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ چونکہ یہ کمسن تھا اس لیے کافور اس پر غالب ہو گیا۔ کافور نے دمشق سے مصر کی جانب [illegible]۔ سیف الدولہ نے [illegible] دمشق پر [illegible] کافور نے [illegible] انوجور نے [illegible] دمشق پر حملہ کیا اور سیف الدولہ [illegible] ایک مدت تک حلب کا محاصرہ [illegible]۔ [illegible] سیف الدولہ [illegible] مصر کی جانب [illegible] کافور دمشق [illegible] اخشیدی [illegible] حکومت [illegible] مصر لوٹ آیا اور [illegible] دمشق کی حکومت پر [illegible]۔ ابوالمظفر بن طغج [illegible]۔ ابوالمظفر نے [illegible]۔

ابوالقاسم انوجور کا خاتمہ [illegible] کافور کے [illegible] حکومت کا [illegible] کافور [illegible] اخشیدی سے [illegible] کافور [illegible]۔

کافور کی گورنری ۳۴۹ھ میں ابوالقاسم انوجور کے مرنے [illegible] کافور نے اپنی خودمختاری کا اعلان کر دیا [illegible] خلیفہ مطیع نے مصر، شام اور حرمین کی حکومت [illegible] کافور نے [illegible] ابوالفضل جعفر بن فرات کو [illegible] وزارت [illegible]۔

معمولی تھا لیکن اور اس کی سیاست نے [illegible] بے حد خائف رہتے تھے۔ المعز والیٔ مغرب بھی اس کے عزم سے [illegible] تھا۔ [illegible] اس کی بڑی عزت و احترام سے پیش آتے تھے۔ [illegible] کیا اور [illegible] ۲۳ سال حکومت کر کے اس نے وفات پائی۔

محمد بن الاخشید کے جانشین: کافور کے بعد مصر میں [illegible] حکمرانی کی [illegible] اخشید [illegible] حکومت [illegible] عبداللہ [illegible] جعفر بن فضل [illegible] وزارت [illegible] مصر کی حکومت [illegible]۔

جوہر صقلی کا مصر پر قبضہ: جب [illegible] مصر [illegible] جوہر [illegible] مصر [illegible] المعز [illegible] مصر [illegible]۔

اخشیدیوں کا خاتمہ: ان دنوں مصر کی برائے نام حکومت احمد بن علی بن الاخشید کے قبضہ اقتدار میں تھی اور اس کے [illegible] حکمرانی کر رہے تھے۔ جوہر نے [illegible] مصر [illegible] ان واقعات سے بنی طغج کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور ایک دوسری حکومت کا دور شروع ہو گیا ہے۔

[illegible] اذان میں حی علیٰ خیر العمل کا اضافہ کیا اور مصر کی حکومت [illegible] جعفر بن فلاح [illegible] حکومت کا [illegible] واقعات ان کے حالات میں بیان کیے جا چکے ہیں۔

باب: ۴

امارت دیار بکر بنی مروان کرد

مناسب یہ تھا کہ حکومت بنو مروان کے حالات کو بنو حمدان کے حالات کے ضمن میں تحریر کرتے جیسا کہ ہم نے دولت بنو عقیل حکمرانان موصل اور بنو صالح بن مرداس حکمرانان حلب کے حالات کو بنو حمدان کی حکومت کے تذکرہ میں شامل کر دیا ہے۔ کیونکہ یہ تینوں حکومتیں بنو حمدان ہی کی حکومت سے پیدا ہوئی ہیں اور اسی کی شاخ ہیں مگر چونکہ بنو مروان عرب نہیں ہیں بلکہ اکراد میں سے ہیں اس وجہ سے ہم نے ان کے تذکرہ کو ان حکومتوں کے حالات لکھنے کے بعد تحریر کیا تاکہ یہ عجمیوں کے سلسلے میں آ جائیں پھر ہم نے بنو مروان کے حالات کو دولت بنو طولون سے بھی مؤخر کیا۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ بنو طولون کی حکومت ان سے بلحاظ زمانہ مقدم تھی بہر کیف اب مناسب یہ ہے کہ ہم بنو مروان کی حکومت کے حالات لکھنے کی طرف متوجہ ہوں۔

باد کردی: آپ اوپر باد کردی کے حالات پڑھ آئے ہیں کہ اس کا نام حسین بن دوستک اور ابو عبداللہ کنیت تھی بعضوں نے لکھا ہے کہ ابو شجاع کنیت تھی اور ابو علی بن مروان کردی کا ماموں تھا۔ موصل اور دیار بکر پر اس نے قبضہ کر لیا تھا دیلم سے اور اس سے لڑائیاں ہوئیں بالآخر دیلم نے باد کردی کو مغلوب کر دیا باد کردی جبال اکراد میں جا کر چھپ رہا اسی اثناء میں عضد الدولہ اور اشرف الدولہ نے جان تسلیم کی۔ ابو طاہر ابراہیم اور ابو عبداللہ حسین موصل کی طرف آئے اور دونوں کامیابی کے ساتھ اس پر قابض ہو گئے چند روز بعد ان دونوں اور دیلم میں فتنہ و فساد برپا ہو گیا۔ باد کردی کو موصل پر قبضہ کر لینے کی خواہش پیدا ہوئی اس وقت یہ دیار بکر میں تھا۔ سامان جنگ درست کر کے موصل کی طرف کوچ کیا۔ پسران ناصر الدولہ نے اسے پہلے ہی معرکہ میں نیچا دکھا دیا اور میدان جنگ ہی میں اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔ ان واقعات کو ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔

ابو علی بن مروان کرد: جب باد کردی مارا گیا تو اس کا ہمشیرزادہ ابو علی بن مروان معرکہ کارزار سے جان بچا کر بھاگا اور قلعہ کیفا میں جا کر پناہ گزین ہوا۔ اس قلعہ میں باد کردی کے اہل و عیال مقیم تھے اور یہیں پر اس کا سارا مال و اسباب اور خزانہ تھا۔ یہ قلعہ مضبوط ترین قلعوں میں سے تھا ابو علی اس حیلہ سے کہ مجھے میرے ماموں نے بھیجا ہے قلعہ میں داخل ہوا اور اس پر قابض ہو گیا اپنے ماموں کی بیوی (ختانی) سے عقد کر لیا اس کے بعد تمام دیار بکر کا چکر لگا کر اپنے ماموں باد کردی کے تمام مقبوضات پر قبضہ کر لیا۔ پسران حمدان یہ خبر پا کر دوڑ پڑے اس وقت ابو علی میافارقین کا محاصرہ کئے ہوئے تھا اس نے ان دونوں کو شکست دی۔ پھر چند روز بعد پسران حمدان نے ابو علی پر فوج کشی کی ابو علی اس وقت آمد کے محاصرہ میں مصروف تھا۔

اتفاق سے اس مرتبہ بھی اکراد نے ان دونوں بھائیوں کو شکست دے دی جس سے ان دونوں کی حکومت موصل سے ختم ہو گئی اور ابو علی بن مروان نے دیار بکر اور اس کے مضافات پر قبضہ کر لیا۔ اہل میافارقین نے [illegible] کا سردار ابو الاصفر نامی ایک شخص تھا۔ ابو علی نے انہیں ڈھیل دے دی [illegible] شہر [illegible] کی طرف [illegible] ابو علی نے موقع پا کر ان پر چھاپہ مارا اور ابو الاصفر کو گرفتار کر کے شہر پناہ کی دیوار سے نیچے گرا دیا۔ اکراد نے شہر میں [illegible] شروع کر دی۔ ابو علی نے یہ رنگ دیکھ کر دروازوں کو بند کر دیا اور ان لوگوں کو شہر میں داخل ہونے سے روک دیا۔ یہ لوگ ادھر ادھر منتشر ہو گئے۔ یہ واقعات [illegible]ھ کے ہیں۔

ابو علی بن مروان کا قتل ابو علی بن مروان نے سعد الدولہ بن سیف الدولہ کی بیٹی سے عقد کیا تھا اور اس سے ملاقات کرنے کے لئے حلب سے آمد آ رہا تھا۔ آمد کے سرداروں نے یہ خیال کر کے کہ میر ابو علی ہمارے ساتھ بھی ویسا ہی برتاؤ کرے جیسا کہ اہل میافارقین کے ساتھ کیا تھا اپنے سردار [illegible] کو ہوشیار کر دیا اور یہ رائے دی کہ جب ابو علی شہر میں داخل ہو تو ہم [illegible] جب [illegible] چنانچہ [illegible] نے ایسا ہی کیا ابو علی [illegible] کے قریب ہی آ گیا۔ [illegible] اور اس کے ہمراہی الگ ہو گئے اس شیخ نے اس کا سر اتار لیا اور ان کے ہمراہیوں کی طرف [illegible] کی غرض سے پھینک دیا گیا اور یہ لوگ بھاگ کھڑے ہوئے۔ میافارقین کی طرف چلے [illegible] میافارقین [illegible] ہوا [illegible] انہیں شہر میں داخل ہونے سے روک دیا۔

ابو منصور بن مروان اس کے بعد ممہد الدولہ ابو منصور بن مروان [illegible] ابو علی [illegible] میافارقین نے انہیں شہر میں داخل ہونے کی اجازت دے دی۔ ممہد الدولہ نے شہر میں داخل ہو کر قبضہ کر لیا [illegible] اور [illegible] کے علاوہ [illegible] کا اختیار اسے حاصل نہ تھا [illegible] کے بعد عبد اللہ [illegible] کا بھائی [illegible] کے لئے [illegible] ابو منصور نے [illegible] کے قلعہ [illegible] بھیج دیا۔ [illegible] کی حالت میں [illegible] باقی [illegible] عبد اللہ [illegible] قبضہ کر لیا اور [illegible] کا عقد [illegible] نے ابو علی بن مروان کو مار ڈالا تھا [illegible] اپنے [illegible] قبضہ کر لیا اور اپنے نئے شہر [illegible] ممہد الدولہ نے [illegible] اور اس کی حکومت کی اطاعت قبول کر لی۔ [illegible] اور اس [illegible] مروان [illegible] حاضر [illegible] کی حکومت دے دی۔

ابو منصور بن مروان کا قتل ممہد الدولہ نے اپنے [illegible] زمانہ حیات میں میافارقین میں [illegible] اختیار کیا تھا۔ اس کا سپہ سالار شروہ [illegible] حکومت و سلطنت کا ناظم [illegible] ایک آزاد غلام [illegible] اس نے پولیس کی افسری [illegible] ممہد الدولہ [illegible] سے [illegible] اور نفرت [illegible] اس غلام کے قتل کا قصد کیا لیکن شروہ کو خیال [illegible] اس غلام [illegible] اس نے [illegible] ممہد الدولہ کی جانب سے بدگمان کر دیا [illegible] شروہ نے ممہد الدولہ کو دعوت کے بہانے سے بلا [illegible] ممہد الدولہ شروہ کے مکان پر پہنچا شروہ نے گرفتار کر کے ممہد الدولہ کا سر [illegible] سے جدا کر دیا۔ یہ واقعہ [illegible]ھ کا ہے۔

شروہ کا قلعہ میافارقین پر قبضہ ممہد الدولہ کے قتل کے بعد شروہ اس کے [illegible] کی طرف [illegible] ظاہر کرنے کہ ممہد الدولہ نے [illegible] گرفتاری کا حکم دیا ہے انہیں گرفتار کر لیا اس کے بعد میافارقین کے قلعہ [illegible] اہل قلعہ نے

ممہد الدولہ کے قبضہ میں تھے فوراً ان کو طلب کیا یا شروہ نے قبضہ کر لیا اور تمام قلعہ داروں کو ممہد الدولہ کے مارے جانے سے جا لکھا ان لوگوں میں خواجہ ابوالقاسم والی ارزن روم بھی تھا۔

ابونصر بن مروان نصیر الدولہ: چنانچہ خواجہ ابوالقاسم بھی میافارقین کی جانب سے روانہ ہوا۔ روانگی کے وقت کسی کو قلعہ میں نہ دیا۔ اثنائے راہ میں ممہد الدولہ کے قتل کی خبر ملی۔ راستہ ہی سے ارزن روم لوٹ آیا۔ اسعرد سے ابونصر بن مروان کو طلب کیا تھا۔ اپنے ہمراہ لئے ہوئے اس کے باپ مروان کے پاس آیا۔ مروان اس وقت اپنے بیٹے ابوعلی کی قبر پر اپنی بیوی کے ساتھ مقیم تھا اتفاقاً خواجہ ابوالقاسم نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ارزن کی حکومت چھوڑ دی۔ چنانچہ ابونصر نے اپنے باپ کے روبرو اپنے بھائی کی قبر کے پاس عدل و انصاف و حلف [illegible] قضاۃ اور ارکان شہر نے اس حلف پر اپنے [illegible]۔ ابونصر نے نہایت خوشی سے ارزن پر قبضہ کر لیا۔ شروہ نے میافارقین سے ابونصر کے بیٹے کے لئے چند آدمی [illegible] کئے ان آدمیوں نے [illegible] ہو کر جواب دیا کہ ابونصر ارزن میں ہے۔ شروہ کو اس سے یقین ہو گیا کہ [illegible] قلعہ [illegible] کی مخالفت شروع ہو گئی۔

نصیر الدولہ کا دیار بکر پر قبضہ: ان واقعات کے بعد ابونصر نے تمام دیار بکر پر قبضہ کر لیا۔ نصیر الدولہ کا لقب اختیار کیا۔ ایک مدت تک اس کی حکومت و سلطنت نہایت خوبی سے قائم رہی۔ بے حد نیک سیرت تھا، انصاف [illegible] تب سے علماء نے اس کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ کیا۔ تھوڑے ہی دنوں میں اہل علم کا ایک خاصا مجمع ہو گیا۔ ان علماء میں جو اس کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے ابوعبداللہ کازرونی بھی تھے۔ انہی کی وجہ سے دیار بکر میں مذہب شافعی پھیلا۔ ہر طرف سے شعراء بھی اس کی خدمت میں آ گئے اور اس کی مدح میں قصائد لکھے۔ اس نے ان کو انعامات اور عطیات دیئے۔ [illegible] بلاد میں اس کی [illegible] نہایت [illegible] اور اطمینان کے ساتھ اس کے دور حکومت میں [illegible] یہاں تک کہ [illegible] سفر آخرت اختیار کیا۔

نصیر الدولہ کا الرہا پر قبضہ: شہر رہا نصیر [illegible] عطیر بنی [illegible] ایک شخص کے قبضہ میں تھا جو نہایت ظالم اور جاہل تھا۔ اہل رہا نے ابونصر بن مروان کو لکھا کہ آپ تشریف لا کر شہر پر قبضہ کر لیجئے ہم لوگ عطیر کی شرارتوں سے تنگ آ گئے ہیں۔ ابونصر نصیر الدولہ نے اپنے نائب کو جس کا نام زنک تھا الرہا پر قبضہ کرنے کے لئے بھیجا۔ چنانچہ اس نے پہنچ کر الرہا پر قبضہ کر لیا۔ عطیر نے صالح بن مرداس والی حلب سے اپنی بابت سفارش کروائی۔ نصیر الدولہ نے اس کی سفارش سے نصف الرہا عطیر کو دے دیا۔ اس کے بعد عطیر نصیر الدولہ کے پاس میافارقین حاضر ہوا۔ نصیر الدولہ نے اس کی عزت کی [illegible] زنک کے ساتھ الرہا میں قیام پذیر ہوا۔

عطیر کا قتل: ایک روز زنک نے اہل شہر کی دعوت کی۔ [illegible] کو بھی دعوت میں بلایا۔ [illegible] سابق نائب کے بیٹے [illegible] بھی [illegible] اس کے باپ کو عطیر نے قتل کر ڈالا تھا۔ دعوت سے فارغ ہو کر جب لوگ رخصت ہوئے اور عطیر بھی اپنے مکان کی طرف چلا تو کسی نے احمد کو ان کے باپ کا بدلہ لینے کا اشارہ کیا۔ احمد نے بازار میں پہنچ کر للکارا اے ظالم تو نے میرے باپ کو قتل کیا ہے میں تجھ سے بدلہ لینے آیا ہوں۔ عطیر [illegible] بازار [illegible] احمد نے ایک [illegible] چنانچہ

[illegible] کازرونی [illegible] ابن اثیر [illegible] جلد [illegible] صفحہ [illegible]

پھر اپنے تین آدمیوں کے ساتھ مار ڈالا گیا۔ بوشیر والوں سے فتنہ پیدا ہوا شہر کے باہر جمع ہوئے اور شور و غل کر کے حسین کا ساتھ چھوڑ اور چند آدمیوں کو بیٹے حسین کو نکالنے کی غرض سے شہر روانہ کیا۔ رات کو اس کی خبر لگ گئی اتفاق سے قتل کر جس وقت حسین کو وہ تھے قتل کر حملہ کیا لڑائی شروع ہو گئی اتفاق سے ایک پتھر آ کر لگا جس سے اس کی موت واقع ہو گئی۔ یہ واقعہ ۴۸ھ کا ہے۔ اس زمانے سے ارزن پر نصیر الدولہ کا قبضہ ہو گیا۔ چند روز بعد صالح بن مرداس والی حلب نے ابن علی اور ابن خلف کی۔ غارتگری کی نصیر الدولہ نے اس۔ غارتگری پر ابن علی اور ابن خلف کے حوالے کر دیا ابن جعفر نے اسے بعد میں رومیوں کے ہاتھ فروخت کر دیا جیسا کہ آپ آئندہ پڑھیں گے۔

محاصرہ نصیبین: نصیبین نصیر الدولہ بن نصر بن مروان کے مقبوضات میں داخل تھا۔ بدران بن مقلد نے بنو عقیل کا ایک فوج مرتب کر کے نصیبین کا قصد کیا اور پہنچ کر اس پر محاصرہ ڈال دیا۔ اتفاق سے اس لشکر کو نصیبین میں تھوڑا سا ایک شکایت حاصل ہوئی۔ نصیر الدولہ کو اس کی خبر لگی تو اس نے ایک دوسری فوج نصیبین کی طرف روانہ کی۔ بدران کو اس کی اطلاع ہوئی فوراً پھر لوگوں کو اس فوج کی روک تھام پر مامور کیا۔ ان لوگوں نے نصیر الدولہ کی فوج کو شکست دے دی۔ نصیر الدولہ کو اس سے بے حد صدمہ ہوا فوراً تیاری فوج میں مصروف ہوا اور نہایت تھوڑی مدت میں فوج مرتب کر کے نصیبین کی جانب روانہ کی۔ بدران نے اس کا مقابلہ کیا پہلے تو یہ فوج بھاگی پھر دوبارہ پلٹ کر حملہ کیا ایک مدت تک دونوں فریقین میں لڑائی کا سلسلہ جاری رہا۔ جب یہ خبر سننے میں آئی کہ اس کا بھائی قرواش موصل آ گیا ہے۔ اس کے خوف سے محاصرہ اٹھا کر چلا آیا۔

دیار بکر میں ترکوں کی آمد: غزوں کا شمار ترکوں کے گروہوں میں سے ہے جو ترکی لوگوں کی ایک شاخ ہے۔ جس وقت محمود بن سبکتگین نے ان میں سے ارسلان بن سلجوق کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا تھا تو یہ لوگ خراسان کی طرف چلے گئے تھے اور وہاں پر ان لوگوں نے فتنہ و فساد برپا کیا تھا۔ مسعود بن سبکتگین نے اپنے باپ محمود کے بعد ان لوگوں پر فوج کشی کی تھی۔ یہ لوگ آذربائیجان کی جانب بھاگے اور ان لوگوں سے جا ملے جو ان سے پیشتر یہاں آ گئے تھے اور عراقیہ کہلاتے تھے۔ موجود ہونے کے ان لوگوں سے مل کر قزوین اور آرمینیہ تک بڑا فساد مچایا تھا۔ وہسودان جماعت والوں نے آذربائیجان میں رہا یا رکھا اور ان والی تھے ان لوگوں میں سے ایک گروہ کا خاتمہ کر دیا۔ پھر ان لوگوں نے اکراد پر دست درازی شروع کی اور انہیں خوب پامال کیا۔ اسی اثناء میں انہیں یہ خبر پہنچی کہ ینال ابراہیم برادر سلطان طغرل بیگ رے کی طرف روانہ ہوا ہے اس خبر کو سنتے ہی ۴۳۳ھ میں اکراد کو چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے آذربائیجان پہنچے یہاں یہ سننے میں آیا کہ ینال ابراہیم ان کی طرف آ رہا ہے۔ یہ لوگ اس کے خوف سے آذربائیجان سے بھی ہٹ گئے۔ جب یہ کہ یہ لوگ ینال ابراہیم اور اس کی روانگی سے الغرض آذربائیجان سے نکل کر یہ لوگ بذریعہ پہاڑی راستے کو زوزان سے طے کرتے ہوئے جزیرہ ابن عمر پہنچے۔ ان میں سے ایک گروہ دیار بکر کی طرف گیا اور قردی، بازبدی اور حسنیہ کو تاخت و تاراج کیا۔ دوسرے گروہ نے جزیرہ کے شرقی حصہ کی جانب قدم بڑھایا۔ بعد ازاں لوگوں نے موصل کا قصد کیا۔

سلیمان بن نصیر الدولہ اور ترک: سلیمان بن نصیر الدولہ ابن مروان موصل پر متعین کیا گیا تھا۔ اس نے ترکوں کو لکھا

[illegible]

[illegible]

نصیر الدولہ اور بغر موشلک [illegible] سلیمان [illegible]

[illegible] نصیر الدولہ بن مروان [illegible]

سلیمان بن نصیر الدولہ کا قتل [illegible]

[illegible] ملاقات کا خواہشمند [illegible] چنانچہ [illegible]
[illegible] کے لئے روانہ ہوا۔ [illegible] اپنے [illegible]
[illegible] خون کا بدلہ لے لیا۔ [illegible] اطلاع [illegible] اپنے بیٹے [illegible]
[illegible] قریش [illegible] آیا [illegible] طرف [illegible] لیا۔
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہے۔

طغرل بیگ کی روانگی [illegible]: جس وقت طغرل بیگ [illegible] قبضہ حاصل کرنے [illegible] قریش [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] طغرل بیگ [illegible]
[illegible] بیان کیا ہے۔

وفات [illegible] الدولہ: [illegible]
[illegible] اس نے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] طغرل بیگ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] روانہ کیا [illegible]

[illegible]: [illegible]
[illegible] اقبال [illegible] وزارت [illegible]
حاضر ہونے [illegible] معقول [illegible]
[illegible] نہایت خوشی سے اس کی خدمت میں قیام اختیار کیا اور جب [illegible]

[illegible]

[illegible] اس نے میافارقین میں قیام اختیار کیا اور وہیں [illegible] آمد چلا گیا اور [illegible] پر قابض ہو گیا۔ ان دونوں [illegible] باہم نے طرح طرح کی صعوبات برداشت کیں اور دونوں نے اس پر حکومت قائم کی۔

منصور بن نظام بن نصیر الدولہ: ماہ ذی الحجہ ۴۷۲ھ میں نظام الدین بن نصر بن نصیر الدولہ نے وفات پائی۔ اس کا بیٹا منصور اس کی جگہ حکمران ہوا۔ اس کی ریاست کا انتظام [illegible] تھا۔ [illegible] حکومت [illegible] کے قبضہ میں [illegible] یہاں تک کہ اس حالت میں ابن جہیر آیا اور اس نے اس سے قبضہ لے لیا۔

ابو نصر محمد بن محمد بن جہیر: فخر الدولہ ابو نصر محمد بن محمد بن جہیر موصل کا رہنے والا تھا۔ پہلے یہ قرواش کے غلاموں میں داخل تھا پھر اس کا بھائی برکت کی خدمت میں رہا۔ [illegible] بعد اس سے [illegible] کے پاس چلا گیا پھر وہاں سے واپس ہو کر قریش بن بدران کی خدمت اختیار کی۔ کچھ دنوں بعد قریش نے اسے گرفتار کر لینے کا ارادہ کیا تو فخر الدولہ یہ خبر پا کر بھاگ گیا اور [illegible] شہر سے [illegible] شخص کے پاس [illegible] حلب چلا گیا [illegible] نے اپنا وزیر بنا لیا [illegible] اپنے [illegible] کے پاس چلا گیا اور وہاں سے [illegible] بنی مروان کی خدمت میں جا پہنچا۔ نصیر الدولہ نے اسے اپنی وزارت کا عہدہ عنایت کی۔ اس نے یہ خدمت نہایت خوبی سے انجام دی [illegible] جب [illegible] نصیر الدولہ کا بیٹا [illegible] کے بعد حکمران ہوا تو [illegible] انجام ہوا [illegible] بھاگ کر بغداد چلا گیا۔ [illegible] وزارت [illegible] اور اس کا بیٹا عمید الملک [illegible] معزول [illegible] نظام الملک [illegible] سلطان طغرل بیگ کی [illegible] اس نے خدمت کی تھی جب اس کا بیٹا [illegible] سلطان طغرل بیگ نے خلافت مآب سے سفارش کی اور نظام الملک نے اس کی سفارش کی تائید کی [illegible] خلافت مآب [illegible] بیٹے کے ساتھ سلطان طغرل بیگ کے پاس [illegible] اصفہان میں سلطان [illegible] کی خدمت میں باریاب ہوا۔ سلطان نے عزت و احترام سے ملاقات کی اور ایک بڑے لشکر کا افسر بنا کر دیار بکر فتح کرنے کے لئے روانہ کیا۔ اس نے دیار بکر کو بنو مروان کے قبضہ سے نکال لیا۔ سلطان نے اس خدمت کے صلے میں [illegible] اس کے بعد اس کا نام [illegible] کیا [illegible] ۴۸۳ھ میں [illegible] ہو گیا۔

ابن جہیر کا آمد پر قبضہ: [illegible] ابن جہیر [illegible] دیار بکر [illegible] اس کی روانگی کے بعد سلطان نے [illegible] میں [illegible] نصر بن مروان والی آمد نے یہ خبر پا کر شرف الدولہ مسلم بن قریش سے [illegible] آمد کو ان کے حوالے کرے گا۔ شرف الدولہ نے اس [illegible] نصر بن مروان کی امداد [illegible] فخر الدولہ [illegible] جنگ کرنے سے پہلو تہی کی۔ [illegible] ارتق نے [illegible] محاصرہ [illegible] نصر بن مروان [illegible] آمد [illegible] شکست دی۔ شرف الدولہ [illegible] بھاگ کر آمد میں پناہ گزین ہوا [illegible] شرف الدولہ نے ارتق کے پاس کہلا بھیجا کہ مجھے [illegible] تم [illegible] جانے دو میں تمہیں [illegible] ارتق اس پر راضی ہو گیا۔

چنانچہ شرف الدولہ اپنی جان کا صدقہ مال دے کر آمد سے نکل کر رقہ چلا گیا اور فخر الدولہ بن جہیر نے میافارقین کا راستہ لیا اس کے ہمراہ امراء میں سے امیر بہاء الدولہ منصور بن مزید اور اس کا بیٹا سیف الدولہ صدقہ بھی تھے میافارقین پہنچ کر ان لوگوں نے فخر الدولہ کا ساتھ چھوڑ دیا ان لوگوں کا ساتھ چھوڑنے سے تمام عرب بھی علیحدہ ہو گئے جو اس کی رکاب میں تھے فخر الدولہ کے عزم میں تو ذرا بھی خلل نہ آیا نہایت مستعدی سے محاصرہ کئے رہا۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ شہر پناہ کی فصیل سے ایک پاسبان کسی ضرورت سے نیچے اترا۔ لشکر میں سے جو کہ محاصرہ کئے ہوئے تھا ایک شخص منہ ڈال کر چڑھ گیا اس کی جگہ کھڑا ہو کر سلطان سلامت سے چلایا پہرہ والے یہ سن کر ڈر گئے اور ایک زبان ہو کر اس کی اتباع کی حاکم شہر نے یہ خیال کر کے کہ شہر پناہ پر محاصرین کا قبضہ ہو گیا ہے شہر کو زعیم الدولہ ابن جہیر کے حوالے کر دیا۔ وہ سوار ہو کر شہر میں فتح مندی کا جھنڈا لئے ہوئے داخل ہوا اور شہر پر قبضہ کر لیا یہ واقعہ ۴۷۸ھ کا ہے۔ اہل شہر نے فتح مندی کے ساتھ ہی ان عمال کے مکانات لوٹ لئے جو کہ بنو مروان کے یہاں محکمہ مال میں ملازم تھے اور ان سے ان کے گزشتہ ظلم و ستم کا بدلہ لے کر اپنے جلے ہوئے دل کے آبلے توڑے۔ واللہ اعلم۔

محاصرہ میافارقین: فخر الدولہ بن جہیر کو اپنے آمد کی طرف روانہ کر کے میافارقین چلا گیا تھا اور اس کے محاصرہ میں عرصہ سے مصروف تھا انہی ایام میں سعد الدولہ گوہر آئین اس کی کمک پر آ گیا محاصرہ میں شدت شروع کی گئی۔ کثرت سنگ باری اور آئے دن کے حملے سے ایک روز شہر پناہ کی دیوار میں روزن ہو گیا محاصرین میں سے چند آدمی اسی راستے سے گھس پڑے اور شہر پناہ کی فصیل پر چڑھ کر شاہی علامت سے چلانے لگے۔ فخر الدولہ اپنی رکاب کی فوج کے ساتھ شمشیر بکف گھس پڑے اور قبضہ کر لیا۔ بنو مروان کے مال و اسباب اور خزانے پر قبضہ کر کے اپنے بیٹے زعیم الرؤساء کے ساتھ سلطان ملک شاہ کی خدمت میں بھیج دیا ماہ شوال ۴۷۸ھ میں اصفہان پہنچا جہاں کہ سلطان مقیم تھا۔

دولت بنو مروان کا خاتمہ: اس کے بعد سعد الدولہ گوہر آئین دیار بکر سے بغداد کی طرف گئے اور دارالخلافت بغداد پہنچ کر ایک فوج جزیرہ ابن عمر کے سر کرنے کے لئے روانہ کی یہ جزیرہ بھی بنو مروان کے مقبوضات میں داخل تھا۔ شاہی فوج نے پہنچتے ہی محاصرہ کر لیا۔ شہر کے سرداروں میں بنو وہبان نامی ایک خاندان نے والی شہر کی اطاعت پر کمر باندھ لی یورش کر کے شہر کا ایک چھوٹا دروازہ کھول دیا جس راستے سے سوائے پیادوں کے سوار نہیں جا سکتا اور شاہی لشکر کو اسی راستے سے شہر میں داخل کر لیا چنانچہ محاصرہ نے شہر میں داخل ہو کر شاہی جھنڈا شہر کے نشان دار برجوں پر نصب کر دیا۔ اسی وقت بنو مروان کی حکومت کا شیرازہ درہم برہم ہو گیا۔ منصور بن نظام الدولہ بن نصر بن نصیر الدولہ جزیرہ میں جا چھپا اور غز (ترکوں) کی حمایت میں قیام اختیار کیا۔ کچھ عرصہ بعد چکرمش نے اسے گرفتار کر کے ایک یہودی کے مکان میں قید کر دیا۔ ۴۸۹ھ میں اسی مکان میں مر گیا۔ دوام البقاء للہ وحدہ۔

باب: (۲)

امارت سجستان بنو صفار

[illegible]

یعقوب بن لیث صفار [illegible]

یعقوب صفار اور علی بن حسین [illegible]

یعقوب صفار کو بھی کرمان کی ایک حد تک حکومت دے دی۔ مقصود یہ تھا کہ دونوں ایک دوسرے سے الجھ جائیں کیونکہ دونوں اظہار اطاعت کرتے تھے جس کی کچھ بھی اصلیت نہ تھی اور جنگ کے بعد دونوں میں سے جو غالب آئے گا وہ خود بخود ہم خلافت کی اطاعت قبول کرے گا چنانچہ علی بن حسین نے فارس سے طوق بن مغلس کو جو اس کے اصحاب میں سے تھا، کرمان کی حکومت پر روانہ کیا۔ اتفاق یہ کہ طوق نے پہلے پہنچ کر کرمان پر قبضہ کر لیا اس کے بعد ہی یعقوب کرمان آیا۔ جب پہنچا اور ایک ماہ تک اس انتظار میں کہ طوق اب نکلے گا تب نکلے گا۔ کرمان کے باہر ٹھہرا رہا۔ جب طوق شہر سے باہر نہ آیا تو یعقوب کہیں سجستان کی طرف واپس ہوا اور طوق ادھر جنگ سے موقوف کر کے لہو و لعب میں مصروف ہو گیا۔

یعقوب صفار کا کرمان پر قبضہ: دو تین منزل ہی یعقوب واپس گیا ہوگا کہ فوراً لوٹ پڑا۔ تیزی سے مسافت طے کر کے کرمان میں داخل ہو گیا اور طوق کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا۔ اس واقعہ کی خبر علی بن حسین کو شیراز میں پہنچی۔ [illegible] سے باہر ہوا یا فوجیں فراہم کر کے شیراز کے ایک تنگ اور دشوار گزار راستہ پر جا کر پڑاؤ کر دیا۔ یعقوب بھی کرمان سے فارغ ہو کر مع فوج تمام [illegible] شیراز کے قریب [illegible] کے مقابلہ پر پہنچ گیا۔ اس راستہ کے [illegible] دریا [illegible] نہایت تنگ تھا۔ راستے کے دونوں جانب سر بفلک اونچے پہاڑ کھڑے تھے۔ ان دونوں میں ایک تنگ گزرگاہ تھی۔ یعقوب نے خود اس موقع کو دیکھا اور دیکھ کر دل ہی دل میں [illegible] ہو کر اپنے ہمراہیوں کو حکم دیا کہ [illegible] گھوڑے دریا میں ڈال دو۔ علی بن حسین نے یہ واقعہ دیکھا تھا اور اسے بچوں کا کھیل خیال کرتے [illegible] تھا۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد یعقوب دریا عبور کر کے اس کے سر پر پہنچ گیا تو اس کی فوج بھاگ کھڑی ہوئی۔ علی بن حسین کو گرفتار کر لیا گیا۔ یعقوب [illegible] شیراز پر قبضہ کر کے شہر میں داخل ہوا اور [illegible] لوگوں سے خراج وصول کیا۔ یہ واقعہ [illegible] کا ہے۔

یعقوب صفار کا شیراز پر قبضہ: بعضوں نے بیان کیا ہے کہ دریا عبور کرنے کے بعد یعقوب اور علی بن حسین سے سخت اور خونریز لڑائی ہوئی تھی جس میں [illegible] شکست کھا کر بھاگا۔ [illegible] کی فوج کی تعداد [illegible] اور کردوں کے علاوہ چند ہزار [illegible] کی ہوتی ہے۔ شام ہوتے ہوتے اس کی فوج میں بھگدڑ مچ گئی۔ شیراز کے دروازوں میں گھوڑوں کا اژدہام تھا [illegible] ایک گروہ [illegible] ان کے مقتولوں کی تعداد پانچ ہزار تک پہنچ گئی تھی۔ جب فتح مند گروہ نے انہیں شیراز میں بھی [illegible] دیا تو یہ لوگ فارس کے اطراف و جوانب میں منتشر ہو گئے اور لوگوں کا مال و اسباب لوٹتے تھے۔ آخر یعقوب نے شیراز میں داخل ہو کر فارس کے تمام شہروں پر قبضہ کر لیا اور علی سے بے شمار گھوڑے، آلات حرب اور مال و اسباب وصول کیا۔ خلافت مآب کی خدمت میں اظہار اطاعت کی غرض سے [illegible] روانہ کیا [illegible] تحفے بھیجے۔ ان میں سے دس باز سفید اور ایک باز ابلق چینی اور ایک سو من مشک تھا۔ اس کے علاوہ بہت سی قیمتی چیزیں اور سامان آرائش تھا۔ [illegible] کے بعد واپس ہو کر سجستان چلا گیا۔ علی بن حسین اس کے ساتھ تھا اور جب اس نے فارس چھوڑا تو معتز نے اپنی جانب سے عمال مقرر کئے۔

حرث بن سیما کا قتل: فارس سے یعقوب صفار کی واپسی کے بعد معتز عباسی کے عہد [illegible] حرث بن سیما کو فارس کی گورنری پر مامور کیا۔ سپہ سالاران عرب میں سے محمد بن واصل اور ابراہیم [illegible] نے علم بغاوت بلند کیا۔ [illegible] جو اس اطراف میں تھا احمد بن [illegible] نے بھی بغاوت پر کمر باندھی [illegible] سے [illegible] اور اسے قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد محمد

بن واصل نے احمد بن لیث کو قتل کر کے ۲۵۶ھ میں فارس پر قبضہ کر لیا اور خلیفہ معتمد کی اطاعت اور اس کے زیر حکومت ہونے کا اعلان کر دیا۔ معتمد نے اس واقعہ سے مطلع ہو کر اپنی جانب سے حسین بن فیاض کو تحصیل خراج کے لئے روانہ کیا۔

یعقوب صفار کا بلخ پر قبضہ یعقوب بن لیث نے ۲۵۶ھ میں اس کی روک تھام پر کمر باندھی۔ معتمد کو یعقوب کا یہ فعل ناگوار گزرا، اس نے یعقوب کو فرمان لکھ بھیجا کہ میں تمہیں بلخ اور طخارستان کی سند حکومت عطا کرتا ہوں، وہاں پر جا کر قبضہ کر لو۔ چنانچہ یعقوب نے بلخ اور طخارستان پر پہنچ کر قبضہ کر لیا اور ان عمارات کو جنہیں داؤد بن عباس نے بلخ کے شہر کے باہر بنا کر تعمیر کرایا تھا مسمار و منہدم کرا دیا۔ اس کے بعد کابل کی جانب گیا اور اس پر قبضہ حاصل کر لیا۔ رتبیل کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا اور ان تحائف کو جو کابل اور اس کے اطراف کے شہروں سے ہاتھ آئے تھے دار الخلافت بغداد میں بھیجا اور رتبیل تحائف کے ساتھ روانہ کیا۔ اس کے بعد کابل سے فارغ ہو کر بست کی جانب سجستان کی واپسی کے خیال سے لوٹ کھڑا ہوا۔ بست پہنچ کر بعض ہمراہیوں نے ان کے کوچ میں عجلت زیادہ کی تھی اپنے مال و اسباب کو یعقوب کے اسباب روانہ ہونے سے پہلے روانہ کر دیا۔

یعقوب کی مراجعت سجستان یعقوب اس سے بگڑ گیا اور یہ کہہ کر کہ تم لوگ مجھ سے پہلے سجستان کی طرف کوچ کیا چاہتے ہو؟ ایک سال تک بست میں رہا۔ ایک سال بعد بست سے خراسان کی جانب آیا۔ ہرات پر قبضہ کیا۔ پھر بوشنج کی طرف قدم بڑھایا اور اسے بھی اس کے گورنر حسین بن علی بن طاہر کے ہاتھ سے چھین لیا۔ حسین بن علی کو جیل میں ڈال دیا۔ یہ اپنے خاندان کا ایک بزرگ شخص تھا۔ محمد بن طاہر والی خراسان نے یعقوب سے حسین بن علی کی رہائی کی سفارش کی۔ یعقوب نے اس سے انکار کر دیا۔ جس سے ان کے دل میں اس کی جانب سے کدورت باقی رہ گئی اور حسین اس کے قبضہ میں رہا۔ یعقوب نے اپنی جانب سے ہرات اور بوشنج پر عامل مقرر کر کے سجستان کی طرف کوچ کیا۔

محاصرہ نیشاپور عبداللہ سجزی اور یعقوب صفار سے سجستان کی بابت آئے دن جھگڑا ہوا کرتا تھا۔ جب یعقوب کو سجستان پر قبضہ حاصل ہو گیا اور اس کی قوت و دولت بھی قابل اطمینان ہو گئی تو عبداللہ سجزی محمد بن طاہر کے پاس خراسان چلا گیا۔ یعقوب نے اپنے بھاگے ہوئے دشمن کو محمد بن طاہر سے طلب کیا۔ محمد بن طاہر نے دینے سے انکار کر دیا۔ اس بنا پر یعقوب نے خراسان پر چڑھائی کی اور دارالحکومت نیشاپور میں محمد بن طاہر پر محاصرہ ڈالا۔ مصالحت کرانے کی غرض سے فقہا اور علماء نے آمد و رفت شروع کی۔ یہاں تک کہ دونوں فریقوں میں صلح ہو گئی۔ اس کے بعد یعقوب نے محمد کو ملاقات کے لئے بلا بھیجا۔ محمد نے حیلہ حوالہ کر کے ٹال دیا۔ یعقوب کو اس سے خطرہ مخالفت پیدا ہوا۔ یعقوب اپنے کیمپ سے نکل کر قریب نیشاپور جا اترا۔ محمد بن طاہر کے خاندان والے اور عموماً تمام نفرت دور کرنے کے خیال سے یعقوب کے پاس آئے مگر یعقوب نے ذرا بھی ان کا لحاظ نہ کیا اور نیشاپور میں داخل ہو کر قبضہ کر لیا اور اپنی جانب سے ایک گورنر مقرر کر دیا۔ یہ واقعہ ۲۵۹ھ کا ہے۔

خلیفہ معتمد اور یعقوب صفار یعقوب نے قبضہ نیشاپور کے بعد معتمد کی خدمت میں معذرت کا عریضہ روانہ کیا کہ چونکہ محمد بن طاہر کے عروج میں افراط و تفریط بہت زیادہ ہو گئی اور کاروبار حکومت کو عمدہ طور سے انجام نہیں دے سکتا تھا اس وجہ سے اہل خراسان نے مجھ سے قبضہ خراسان کی درخواست کی اور علویوں نے طبرستان پر قبضہ کر لیا تھا۔ خلیفہ معتمد نے لکھا کہ مجھے

تمہاری اس حرکت سے بے حد ناخوشی پیدا ہوئی۔ مستحسن یہی ہے کہ اب جس قدر ممالک تمہارے قبضہ میں ہیں اسی پر اکتفا کرو ورنہ باغی دولت و اقبال اور ہمارا مخالف سمجھے جاؤ گے اور آئندہ تمہارے ساتھ مخالفت کا برتاؤ کیا جائے گا۔

یعقوب صفار کا خراسان پر قبضہ بعضوں نے نیشاپور پر یعقوب کے قبضہ کرنے کی کیفیت یوں بیان کیا ہے کہ جب محمد بن طاہر کے سر پر ادبار اور کمزوری چھا گئی تو اس کے بعض اعزہ و اقارب نے یعقوب کو لکھ بھیجا کہ اب موقع اچھا ہے محمد بن طاہر کی قوت حکمرانی ختم ہو گئی ہے آپ نیشاپور پر قبضہ کر لیجئے۔ چنانچہ یعقوب نے محمد بن طاہر کو اس مضمون کا خط لکھا کہ میں اس طرف سے حسن بن زید سے جنگ کرنے کے لئے جاتا ہوں اور یہ کہ خلافت مآب نے مجھے اس کی ہدایت کی ہے اور میں خراسان کے کسی قریہ اور کسی شہر سے کسی قسم کا تعرض نہ کروں گا اور ہر چند اپنے سپہ سالاروں کو اس کی نگرانی پر مامور کر دیا دوستانہ طور پر اسے کاہلی اور کمزوری پر تعریض بھی کی۔ پھر موقع پا کر اس کے خاندان والوں کو جو تقریباً ایک سو ساٹھ افراد تھے گرفتار کر کے سجستان روانہ کر دیا۔ یہ واقعہ محمد بن طاہر کی گورنری کے گیارہویں سال کا ہے۔ الغرض یعقوب نے اس طور پر خراسان لے لیا اور نیشاپور میں داخل ہو گیا۔ اس کا حریف عبداللہ سجزی جو اس سے نزاع کر رہا تھا حسن بن زید والی طبرستان کے پاس چلا گیا۔

عبداللہ سجزی کا قتل حسن بن زید نے طبرستان پر ۲۵۰ھ سے قبضہ کیا تھا۔ حسن نے عبداللہ کو اپنے دامن میں لے لیا۔ یعقوب نے یہ خبر پا کر ۲۶۰ھ میں طبرستان کی طرف قدم بڑھایا اور اس سے معرکہ آرا ہوا۔ حسن کو شکست ہوئی بھاگ کر ارض دیلم پہنچا اور جبال طبرستان میں پناہ گزین ہوا۔ یعقوب اس کامیابی کے بعد ساریہ اور آمل پر قبضہ کر کے سجزی کے تعاقب میں رے کی جانب لوٹا اور عامل رے کو دھمکی دی اور خط لکھا۔ عامل رے نے ڈر کر عبداللہ سجزی کو یعقوب کے پاس بھیج دیا۔ یعقوب نے اسے قید حیات سے سبکدوش کر دیا۔

محمد بن واصل آپ اوپر ۲۵۶ھ میں محمد بن واصل کے فارس پر قابض ہونے اور ۲۶۱ھ میں یعقوب کی اس پر چڑھائی کرنے اور پھر وہاں سے واپس ہو کر اس کے عوض طبرستان کی حکومت دیئے جانے کے واقعات پڑھ چکے ہیں۔ اس کے بعد خلیفہ معتمد نے موسیٰ بن بغا کے زیر حکومت میں اہواز، بصرہ، بحرین، یمامہ اور ان صوبجات کے علاوہ جو اس کے قبضہ میں تھے فارس کو بھی داخل کر دیا۔ موسیٰ نے اپنی جانب سے فارس کی حکومت پر عبدالرحمٰن بن مفلح کو مامور کیا اور اہواز کی طرف جانے کا حکم دیا اور طاشتمر کو اس کی کمک و امانت پر مامور کیا۔ چنانچہ عبدالرحمٰن سے اور محمد بن واصل سے مقام رام ہرمز میں معرکہ آرائی شروع ہوئی۔ محمد بن واصل نے عبدالرحمٰن کو شکست دے کر گرفتار کر لیا اور جب خلافت مآب نے اس کی رہائی کی سفارش کی تو محمد بن واصل نے اسے قتل کر ڈالا اور یہ لکھ بھیجا کہ وہ اپنی موت مر گیا۔

موسیٰ بن بغا کا استعفیٰ اس واقعہ کے بعد محمد بن واصل موسیٰ بن بغا سے جنگ کرنے کے لئے واسط کی طرف بڑھا اور اہواز کی حکومت پر اپنی جگہ ابراساتگین کو مامور کیا اور زنج سے جنگ کرنے کی ہدایت کی۔ اس نے اپنے داماد عبدالرحمٰن کو اس مہم پر روانہ کیا۔ چنانچہ علی بن ابان سپہ سالار زنج سے مڈبھیڑ ہوئی۔ میدان علی بن ابان کے ہاتھ رہا۔ عبدالرحمٰن مارا گیا۔ زنج نے اہواز پر قبضہ کر لیا اور قتل و خونریزی کرا کے تمام مال و اسباب تاراج کیا اور ابراہیم بن سیما کو اس کا والی بنایا۔ محمد بن واصل نے یہ خبر پا کر ابراہیم بن سیما سے جنگ کرنے کے لئے اہواز کی طرف قدم بڑھایا۔ موسیٰ بن بغا نے اس امر کا احساس کر کے صوبجات

نے معتمد کی دوستی [illegible] اور مخالفت کا دم بھرنے [illegible] خود معتمد نے [illegible] کر لیا۔

یعقوب صفار کا فارس پر قبضہ: ابھی تک ان واقعات کی خبر یعقوب صفار تک نہ پہنچی تھی۔ فارس پر قبضہ کرنے کا لالچ پیدا ہوا فوراً [illegible] بلخ و طخارستان درست کر کے سجستان سے فارس کی جانب روانہ ہوا۔ محمد بن واصل یہ خبر پا کر اہواز کے قصد سے [illegible] یعقوب کی طرف لوٹ پڑا [illegible] نہایت تیزی سے [illegible] یعقوب بن صفار [illegible] یعقوب کے لشکر [illegible] یعقوب صفار [illegible] چونکہ معلوم ہوا [illegible] محمد بن واصل کے لشکر [illegible] راستہ [illegible] اور [illegible] کی شدت سے جان بلب ہو رہا تھا۔ یعقوب صفار [illegible] محمد بن واصل کے لشکر [illegible] ابن واصل کا لشکر [illegible] یعقوب نے [illegible] ابن واصل سے [illegible] مال و اسباب [illegible] عبدالرحمٰن [illegible] سے حاصل کیا تھا [illegible] یعقوب کے لشکریوں نے ابن واصل کے لشکر سے [illegible] فارس پر یعقوب کا قبضہ ہو گیا [illegible] محمد بن واصل [illegible] کا لالچ پیدا ہوا۔

خلیفہ معتمد کا اظہارِ ناراضگی: جس وقت یعقوب صفار نے [illegible] کے قبضے سے [illegible] محمد بن واصل کے ہاتھ سے نکال لیا [illegible] معتمد نے یعقوب [illegible] یعقوب نے [illegible] خلیفہ معتمد اس سے [illegible] صاف صورت [illegible] حکومت [illegible] اور [illegible] اجازت [illegible] یعقوب [illegible] ناراضگی ظاہر کی۔

یعقوب صفار کا واسط پر قبضہ: [illegible] یعقوب صفار [illegible] فارس [illegible] قدم بڑھایا اس [illegible] یعقوب نے [illegible] خراسان [illegible] فارس کی [illegible] بغداد [illegible] حاصل کرنے کے لیے [illegible] خلیفہ [illegible] تمام [illegible] حکومت [illegible] یعقوب [illegible] دولت و اقبال [illegible] یعقوب نے [illegible] اہواز [illegible] یعقوب نے [illegible] ملاقات [illegible] بغداد کی جانب روانہ [illegible] خلیفہ معتمد نے [illegible] یعقوب صفار [illegible]

[illegible]

یعقوب صفار اور موفق کی جنگ: [illegible] موفق [illegible] یعقوب [illegible] موفق [illegible]

یعقوب صفار کا فرار: [illegible] (علوی مصری) [illegible] یعقوب [illegible]
[illegible] یا ایہا الکافرون لا اعبد ما تعبدون [illegible]

محمد بن واصل کا فارس پر قبضہ: [illegible] یعقوب [illegible] خلافت [illegible]

موفق کی روانگی واسط: [illegible] موفق [illegible] یعقوب صفار [illegible] موفق [illegible] محمد بن طاہر [illegible]

احمد بن عبداللہ خجستانی: [illegible] محمد بن طاہر [illegible] خجستانی [illegible] یعقوب صفار [illegible]
[illegible] یعقوب [illegible] موفق

[illegible]

یعقوب صفار اور ابراہیم شرکب جبل ۲۵۲ھ میں مرو اور اس کے اطراف و جوانب پر قابض ہو گیا تھا۔ اس کے تین بیٹے تھے ابراہیم، ابو حفص عمر اور ابو طلحہ منصور۔ ابراہیم ان سب سے بڑا تھا۔ چونکہ ابراہیم نے بمقام جرجان زمانہ جنگ حسن بن زید میں بہت بڑے نمایاں کام کئے تھے اس وجہ سے یعقوب صفار نے ابراہیم کو اپنی خدمت میں طلب کیا۔ احمد خجستانی آتش حسد سے جل گیا اور ابراہیم کو یہ دھوکا دیا کہ یعقوب صفار تم سے دلی عداوت رکھتا ہے۔ وہ تم کو دھوکا دے کر تمہیں اپنے پاس طلب کیا ہے کسی روز موقع پا کر وہ تمہارا کام تمام کر دے گا۔ مناسب یہ ہے کہ آؤ ہم اور تم چپ چاپ تمہارے بھائی کے پاس بھاگ چلیں۔ مگر اس وقت شرکب کسی شہر کا محاصرہ کئے ہوئے تھا۔ چنانچہ ابراہیم حسب قرارداد احمد چھپ کر نکل کھڑا ہوا اور مقام موعود پر پہنچ کر تھوڑی دیر تک احمد کا انتظار کرتا رہا۔ جب احمد نہ آیا تو ابراہیم نے مجبوراً سرخس کا راستہ لیا۔

عمرو بن لیث کی گورنری پھر جب یعقوب صفار نے ۲۶۱ھ میں سجستان کی طرف واپسی کا ارادہ کیا تو اپنے بھائی عمرو بن لیث کو ہرات کی گورنری عطا کی۔ اس نے اپنی جانب سے طاہر بن حفص باذغیسی کو اپنے نائب کی حیثیت سے مامور کیا۔ احمد خجستانی یعقوب صفار کے ساتھ نہ گیا۔ علی کے پاس چلا گیا اور اسے یہ مشورہ دیا کہ آپ اپنے بھائی سے اجازت حاصل کر کے مجھے خراسان میں چھوڑ دیجئے۔ میں وہاں پر آپ کے حقوق کی نگرانی اور آپ کی جاگیرات کا انتظام کرتا رہوں گا۔ علی نے اپنے بھائی صفار سے اجازت طلب کی۔ صفار نے اجازت دے دی۔

احمد خجستانی کی بغاوت الغرض احمد نے خراسان میں قیام کیا۔ جوں ہی صفار نے خراسان سے کوچ کیا، احمد خجستانی نے فوجیں فراہم کر کے پہلے علی بن لیث پر ہاتھ صاف کیا۔ چنانچہ ۲۶۱ھ میں بلاد خراسان کے کل شہروں سے نکال دیا اور خود قابض ہو گیا اور خود ہی حکومت کا سکہ بٹھا دیا۔ پھر ۲۶۲ھ میں نیشاپور کو اپنے دائرہ حکومت میں داخل کر لیا۔ رافع بن ہرثمہ جو کہ آل طاہر کے امراء و سپہ سالاروں میں سے تھا اس کو طلب کر کے اپنے لشکر کا کمانڈر انچیف مقرر کیا اور ہرات پر قبضہ کے ارادہ سے قدم بڑھایا اور اسے طاہر بن حفص کے قبضہ سے نکال کر طاہر کو مار ڈالا۔ اس کے بعد عمرو بن شرکب کی زندگانی کا خاتمہ کر کے تمام بلاد خراسان پر قابض ہو گیا اور یعقوب بن لیث کی حکومت کو شکست دے کر بے دخل کر دیا۔

حسن بن زید کی خراسان پر فوج کشی ان واقعات کے بعد حسن بن طاہر (برادر محمد) اپنی حکومت کو دوبارہ جمانے کو دوڑا۔ والیٔ اصفہان نے اس سے انکار کیا۔ مگر ابو طلحہ شرکب نے نیشاپور میں اس کی حکومت کو تسلیم کر لیا۔ خجستانی گھبرا گیا۔ خراسان میں بغاوت کی آگ بھڑک اٹھی۔ حسن بن زید نے یہ خبر پا کر فوج کشی کر دی۔ اہل خراسان مقابلہ پر آئے اور اسے شکست دی۔ پھر دوبارہ نیشاپور کو عمرو بن لیث کے قبضہ سے نکال لیا اور محمد بن طاہر کا خطبہ موقوف کر کے معتمد کے نام کا خطبہ پڑھا اور یعقوب کے بعد اپنا نام داخل کیا۔ جیسا کہ خجستانی کے حالات میں یہ واقعہ بالتشریح بیان کیا گیا ہے۔

یعقوب صفار کا اہواز پر قبضہ خراسان کے بعد فارس پر قابض ہو جانے کا حال آپ اوپر پڑھ چکے ہیں۔ پھر صفار قبضہ فارس کے بعد لشکر آراستہ کر کے اہواز کی جانب بڑھا۔ اہواز کی حکومت پر ان دنوں احمد بن لیث سپہ سالار مسرور بلخی متمکن تھا، مرکزی حکومت سے متعین کیا ہوا تھا۔ یعقوب کی آمد کی خبریں سن کر لشکر سے نکل گیا اور یعقوب صفار جندی سابور میں قیام پذیر ہوا۔ شاہی لشکر یعقوب کے خوف سے اس مقام کو چھوڑ کر بھاگ نکلا۔ یعقوب نے خضر بن عنبر کو اہواز سر کرنے کے لئے روانہ کیا۔

اتفاق سے انہی دنوں علی بن ابان اور زنجی اہواز کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ خضر کی آمد کی خبر سن کر اہواز سے عسکر مکرم کی طرف ہٹ آئے۔ خضر نے اہواز میں داخل ہو کر قبضہ کر لیا اور حکومت صفار کی۔ یعنی اہواز پر قابض ہو گیا۔ اس کے لشکری اور زنج کے فوجی چھاؤنیوں میں باہم جھگڑا ہوا کرتا تھا۔ ایک روز زنج نے موقع پا کر خضر کے لشکر پر حملہ کر دیا۔ خضر شکست کھا کر عسکر مکرم چلا آیا۔ علی بن ابان اہواز آیا اور جس قدر ان کا مال و اسباب اہواز میں تھا سب کا سب نکال کر نہر سدرہ کی طرف لوٹ آیا۔ یعقوب نے خضر کی کمک پر فوجیں روانہ کیں اور اسے زنج سے مخالفت نہ کرنے اور اہواز میں قیام کرنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ خضر نے زنج سے مصالحت کر لی اور اہواز کو ہر قسم کے فتنے سے پاک کر کے قیام پذیر ہو گیا۔

یعقوب صفار کی وفات ماہ شوال ۲۶۵ھ میں یعقوب صفار نے وفات پائی۔ اس نے رخج کو فتح کر کے اس کے بادشاہ کو مار ڈالا تھا۔ اہلیان رخج نے اس کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ یہ بہت بڑی وسیع سلطنت تھی از زابلستان تا غزنہ اور اس کے تمام صوبوں کو بھی اس نے فتح کیا۔ خلیفہ معتمد نے اسے ملانے کی غرض سے سجستان اور سندھ کی حکومت عطا کی۔ اس کے بعد کرمان، خراسان اور فارس پر قابض ہو گیا تھا۔ خلیفہ معتمد نے ان تمام صوبوں کی سند حکومت بھیج دی تھی۔ جب یہ مر گیا تو اس کا بھائی عمرو بن لیث اس کی حکومت پر متمکن ہوا۔ خلیفہ معتمد کی خدمت میں اظہار اطاعت کی غرض سے اطلاعی عرض داشت بھیجی۔ چنانچہ موفق نے اپنے بھائی کی طرف سے گورنری خراسان، اصفہان، سجستان، سندھ، کرمان اور بغداد کی افسری پولیس کا فرمان لکھ کر بھیج دیا اور ایک گراں بہا خلعت بھی روانہ کیا۔ عمرو بن لیث نے اپنی جانب سے بغداد کی افسری پولیس اور سر من رائے کی حکومت پر عبید اللہ بن عبداللہ بن طاہر کو اور اصفہان کی گورنری پر احمد بن عبد العزیز بن ابی دلف کو اور طریق مکہ و حرمین پر محمد بن ابی الساج کو مامور کیا۔

عمرو بن لیث اور خجستانی خجستانی کے نیشاپور پر ۲۶۲ھ میں بنو طاہر کی ماتحتی میں قبضہ کرنے کا حال تحریر کیا جا چکا ہے۔ یعقوب صفار جب مر گیا اور اس کا بھائی عمرو بن لیث ۲۶۵ھ میں خراسان کی جانب روانہ ہوا۔ ہرات پر قابض ہو گیا ان دنوں خجستانی نیشاپور میں تھا۔ یہ خبر پا کر مقابلہ پر آیا باہم معرکہ آرائیاں ہوئیں بالآخر شکست کھا کر ہرات کی طرف لوٹ آیا۔ چونکہ عمرو بن لیث خلافت مآب کی اطاعت کا اظہار کرتا تھا اس وجہ سے فقہاء نیشاپور عمرو بن لیث کی حمایت کرتے تھے۔ خجستانی نے اس امر کا احساس کر کے ان لوگوں میں جھگڑا ڈال دیا اور ایک کو دوسرے سے لڑا کر آپ ان کی فکر سے فارغ ہو بیٹھا۔ اس کے بعد ۲۶۶ھ میں ہرات پر فوج کشی کی اور عمرو بن لیث پر محاصرہ ڈالا۔ مگر کامیاب نہ ہوا۔ محاصرہ اٹھا کر سجستان چلا آیا۔ اس کے زمانہ غیر حاضری میں اہل نیشاپور اس کے نائب کی مخالفت پر اٹھ کھڑے ہوئے۔ عمرو بن لیث نے اپنی فوج بھی نیشاپور کی کمک پر بھیجی۔ اہل نیشاپور نے نائب کو گرفتار کر لیا اور خود حکمرانی کرنے لگے۔ خجستانی یہ خبر پا کر سجستان سے واپس آیا اور اپنے تمام مخالفین کو نیشاپور سے نکال کر قابض ہو گیا۔

خجستانی کا قتل: ابو منصور طلحہ بن شرکب ان دنوں آل طاہر کی جانب سے بلخ کا محاصرہ کئے ہوئے تھا عمرو بن لیث نے نامہ

یعقوب صفار نے بروز ۔۔۔ ۲۶۵ھ میں جندی شاپور میں ۔۔۔ نیشاپور ۔۔۔ [illegible]

ورنہ ۔۔۔ [illegible]

بادشاہ ۔۔۔ [illegible]

[illegible] خراسان [illegible] طرف [illegible]

[illegible] خراسان ہی میں تھا [illegible] یہاں تک کہ [illegible] قتل کر ڈالا [illegible]

[illegible] کے ہاتھ [illegible] دیا گیا ہے۔

رافع بن ہرثمہ کا محاصرہ نیشاپور: [illegible]

[illegible] اس وقت ہرات میں [illegible] ابو طلحہ بن شرکب نے محاصرہ [illegible]

[illegible]

رافع اور ابو طلحہ کی جنگ: ان اتفاقات کے بعد خلیفہ معتمد نے [illegible]

[illegible] حکومت [illegible]

[illegible] محمد بن [illegible]

[illegible] گئے ہیں۔

عمرو بن لیث اور محمد بن طاہر کی جنگ: خلیفہ معتمد نے [illegible]

[illegible] خراسان کے [illegible]

کے تمام صوبوں کی [illegible] محمد نے اپنی جانب [illegible]

[illegible]

[illegible]

موفق کا فارس پر قبضہ [illegible]

عمرو بن لیث کی روپوشی اور امان [illegible]

عمرو بن لیث کا امارت خراسان پر تقرر [illegible]

عمرو بن لیث اور رافع کی جنگ [illegible]

جرجان کی طرف واپس لوٹ آیا۔ اسی دوران عمرو بن لیث نے اپنے لشکر کے ساتھ خراسان پہنچ کر نیشاپور کا چارج لے لیا۔ پھر رافع نے ابن زید علوی سے مصالحت کر لی۔ ابن زید نے طبرستان اور جرجان کی فوج سے مدد کرنی۔ ۲۸۳ھ میں خراسان کی مساجد میں ابن زید کا خطبہ پڑھا گیا اور رافع نے چار ہزار سواروں کے ساتھ عمرو سے رافع کی جنگ ہوئی۔ ۲۸۳ھ میں طبرستان سے نیشاپور کی طرف بڑھا اور عمرو بن لیث سے جنگ ہوئی۔ رافع نے شکست کھائی اور بھاگ کر ابیورد پہنچا۔ عمرو نے اس کا پیچھا کیا۔ رافع وہاں سے ہرات کی طرف بڑھا اور وہاں سے خوارزم چلا گیا۔ عمرو نے خوارزم تک اس کا تعاقب کیا۔ رافع نے خوارزم میں جا کر پناہ لی۔ خوارزم کے حاکم نے رافع کو قتل کر کے اس کا سر عمرو بن لیث کے پاس بھیج دیا۔ عمرو بن لیث نے یہ سر خلیفہ معتضد کے پاس بھیج دیا۔ رافع کا قتل ہونا عمرو بن لیث کے لیے بڑی کامیابی تھی اور خراسان میں اس کی حکومت مستحکم ہو گئی۔ عمرو بن لیث نے خلیفہ معتضد کی امداد سے خراسان پر قبضہ کیا تھا اور خلیفہ کی اطاعت میں رہنا اس کے لیے ضروری تھا۔ رافع کے قتل کے بعد عمرو بن لیث نے ماوراء النہر کی حکومت بھی طلب کی۔ اس کے ساتھ ہی خلیفہ نے سلطنت کے بہت سے صوبے عمرو کے نام کر دیے۔

رافع بن لیث کا قتل

محمد بن زید نے اس سے جا کر اسمٰعیل بن سامان کے پاس پناہ لی اور رافع کی شکست کا حال سنا۔ محمد بن زید مارا گیا۔ اس کا بیٹا زید گرفتار ہو کر اسمٰعیل کے پاس آیا۔ اسمٰعیل نے اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا۔ یہ واقعہ ماہ رمضان ۲۸۷ھ کا ہے۔ اس کے بعد اسمٰعیل نے طبرستان پر قبضہ کر لیا اور یہاں اپنا حاکم مقرر کیا۔ شوال ۲۸۷ھ میں اس کی فتح کی خبر بغداد پہنچی۔ عمرو بن لیث نے نیشاپور سے بخارا کی طرف کوچ کیا۔ عمرو بن لیث نے جب بخارا کا قصد کیا تو بغداد والوں کو اس کے اس ارادے سے خوشی ہوئی کیونکہ خلیفہ معتضد نے خراسان کی حکومت عمرو کو دی تھی۔ عمرو بن لیث ماوراء النہر پر قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ ۲۸۷ھ میں روانہ ہوا۔

عمرو بن لیث اور اسمٰعیل بن احمد کی جنگ

اس وقت عمرو بن لیث نے رافع بن ہرثمہ کا سر کاٹ کر بغداد بھیجا اور خلافت بغداد سے ماوراء النہر کی سند طلب کی۔ خلیفہ معتضد نے ماوراء النہر کی حکومت عمرو کو دے دی۔ چنانچہ خلافت کی طرف سے عمرو بن لیث کو ماوراء النہر کی سند مل گئی۔ عمرو بن لیث نے ایک بڑا لشکر آراستہ کر کے اپنے سپہ سالار محمد بن بشیر کی ماتحتی میں روانہ کیا۔ اسمٰعیل بن احمد نے جیحون کو عبور کر کے اس کا مقابلہ کیا۔ محمد بن بشیر کو شکست ہوئی اور وہ مارا گیا۔ اسمٰعیل بن احمد نے جیحون کو عبور کر کے عمرو کا مقابلہ کیا۔ اس شکست کی خبر سن کر عمرو بن لیث خود ایک بڑی فوج لے کر بلخ پہنچا اور اسمٰعیل کے ساتھ اس کا مقابلہ ہوا۔ عمرو بن لیث بلخ پہنچ گیا اور اسمٰعیل نے بلخ کا محاصرہ کر لیا۔ عمرو بن لیث نے اسمٰعیل سے صلح کی درخواست کی مگر اسمٰعیل نے منظور نہ کی۔ آخر عمرو بن لیث شکست کھا کر بھاگا اور اس کا لشکر منتشر ہو گیا۔ عمرو بن لیث نے اسمٰعیل کے پاس آ کر اطاعت کی درخواست کی۔

عمرو بن لیث کی گرفتاری

اسمٰعیل نے مصالحت سے انکار کیا اور جنگ شروع ہو گئی۔ بالآخر عمرو بن لیث کو

شکست ہوئی۔ عمرو اپنی [illegible] بچا کر بھاگا۔ [illegible] ایک پہاڑی اور دشوار گزار راستہ اختیار کیا تھا دوڑ کے عالم میں بار بار [illegible] کی [illegible] نہ اس کی آہٹ [illegible] جب [illegible] تا کہ نہایت تیزی سے مسافت طے کر رہا تھا۔ اتفاق سے ایک تالاب کے کنارے دلدل [illegible] آ گئی جب [illegible] گھوڑا پھنس گیا۔ فریق مخالف نے جو تعاقب میں تھا پہنچ کر گرفتار کر لیا اور اسے اسمٰعیل کے پاس لایا۔ اسمٰعیل نے اسے خلیفہ معتضد کی خدمت میں روانہ کر دیا۔ ۲۸۸ھ میں [illegible] بغداد پہنچا۔ [illegible] سوار کرا کے تشہیر کرائی اور تشہیر کے بعد ایک تنگ و تاریک مکان میں قید کر دیا گیا۔

اسمٰعیل بن احمد بحیثیت گورنر خراسان: خلیفہ معتضد نے اس خدمت کی انجام دہی کے صلہ میں اسمٰعیل کو خراسان کی گورنری عنایت کی۔ چنانچہ اسمٰعیل اس عہدہ پر مدت العمر متمکن رہا۔ یہاں تک کہ خلیفہ معتضد نے وفات پائی اور خلیفہ [illegible] [illegible] [illegible] حکومت کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ظاہری [illegible] اطاعت [illegible] گورنر [illegible] اس وقت ایک [illegible] عمرو بن لیث کے [illegible] [illegible] نے [illegible] [illegible] ہو کر [illegible] سے [illegible] کے لئے [illegible] کر دیا۔

طاہر بن محمد: عمرو بن لیث کی گرفتاری و قید کے بعد سجستان اور [illegible] میں اس کا پوتا طاہر بن محمد بن عمرو [illegible] اور اپنے دادا کی جگہ حکومت [illegible] یہ وہی شخص ہے جس کے باپ محمد نے سجستان کے راستے میں انتقال کیا تھا جب کہ عمرو بن لیث فوج لے کر موفق کے مقابلے سے بھاگا آ رہا تھا۔ [illegible] کے عہد میں طاہر فارس کی طرف گیا۔ [illegible] آیا [illegible] مقابلہ [illegible] مجبوراً طاہر سجستان کی طرف لوٹ آیا اور [illegible] فارس [illegible] وصول کر لیا۔

طاہر بحیثیت گورنر فارس: [illegible] میں طاہر نے [illegible] فارس کی گورنری کی درخواست کی اور جس قدر [illegible] خراج [illegible] دینے کا اقرار کیا۔ اس وقت خلیفہ مکتفی کا انتقال ہو چکا تھا۔ خلیفہ مقتدر نے طاہر کی درخواست منظور کر لی اور سند گورنری فارس طاہر کے پاس بھیج دی۔ طاہر لہو و لعب اور سیر و شکار میں مشغول ہو کر سجستان چلا گیا۔ اس کی غفلت و عدم موجودگی کی وجہ سے فارس پر اس کا چچا زاد بھائی لیث بن علی بن لیث [illegible] قابض ہو گیا۔ [illegible] طاہر [illegible] ان دونوں کے ساتھ [illegible] خلیفہ مقتدر کے پاس چلا گیا اور [illegible] کسی قسم کے خراج وصول کیا ہو [illegible] نے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔

لیث بن علی کی گرفتاری: [illegible] فارس [illegible] لیث بن علی [illegible] کے پاس پہنچا۔ طاہر نے [illegible] مقابلہ پر آیا۔ میدان [illegible] کے ہاتھ رہا۔ طاہر شکست کھا کر [illegible] گرفتار کر لیا اور اس کے بھائی یعقوب کے ساتھ [illegible] میں خلیفہ مقتدر کے پاس [illegible] اور اس [illegible] کے [illegible] خلیفہ مقتدر نے سبکری کو سند گورنری فارس عطا کر دی۔

اس کے بعد لیث بن علی نے فارس پر فوج کشی کی اور [illegible] کر کے فارس پر قبضہ کر لیا۱

لیث نے ان کے مقابلہ پر خروج کیا۔ اس اثنا میں یہ خبر سننے میں آئی کہ حسین بن حمدان قم سے مونس کی کمک پر بیضا آ رہا ہے، اس لئے حسین کی روک تھام کے لئے روانہ ہو گیا۔ اتفاق سے رہبر کی غلطی سے راستہ بھول کر پہنچ ہوتے مونس کے لشکر نے یہ خبر پا کر [illegible] مونس سے لڑائی ہوئی لیث کا لشکر شکست کھا کر بھاگا اور لیث کو گرفتار کر لیا۔

سبکری کا فرار اس واقعہ کے بعد مونس کے ہمراہیوں نے یہ رائے دی کہ اب سبکری کو بھی گرفتار کر لیجئے اور فارس پر قبضہ رکھئے، خلافت مآب سے اس کی گورنری کی درخواست کو منظور فرمائیں۔ لیکن [illegible] مونس نے [illegible] ان لوگوں سے اس پر عمل کرنے کا وعدہ کر لیا اطمینان تمام اپنی قیام گاہ پر آئے شب کے وقت سبکری کو اس سازش سے آگاہ کر کے شیراز کی طرف روانہ کر دیا۔ صبح کو مونس نے اپنے ہمراہیوں سے یہ کہا کہ تم لوگوں نے میری رائے سے راز فاش ہوا ہے۔ [illegible] مونس [illegible] کے ساتھ [illegible] بغداد لوٹ گیا۔

سبکری کا فارس پر قبضہ [illegible] ان حالات سے فارغ ہو کر فارس پر قبضہ کر لیا [illegible] سبکری [illegible] عبدالرحمٰن بن جعفر اور سلطنت کے [illegible] کو [illegible] کیا۔ [illegible] اور [illegible] سے ان کی چغلی کرنے لگا۔ یہاں تک کہ سبکری نے [illegible] عبدالرحمٰن کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا اور دارالخلافت بغداد [illegible] موقوف کر دیا [illegible] وزیر السلطنت ابن فرات کو یہ حالات لکھ بھیجے ابن فرات نے مونس کو روانہ ہونے کے لئے لکھا اور سبکری کے گرفتار کرنے [illegible] ظاہر کیا، مونس اس وقت واسط میں تھا چنانچہ مونس اس وقت [illegible] سبکری کے ارادے سے روانہ ہوا۔ سبکری نے اس سے مطلع ہو کر مونس کے پاس لکھا [illegible] تحائف بھیجے۔ چنانچہ مونس نے وزیر السلطنت ابن فرات کو اس کی خبر دی۔

سبکری کی شکست و گرفتاری ابن فرات نے وصیف [illegible] کو [illegible] ساتھ محمد بن جعفر [illegible] کے پاس روانہ کیا اور یہ حکم دیا کہ پہنچتے ہی فارس کو سر کر لینا اور مونس کو لکھ دیا کہ تم لیث کے ساتھ دارالخلافت بغداد واپس آؤ۔ اس حکم کے مطابق مونس لیث کے ساتھ بغداد کی جانب واپس ہوا اور محمد بن جعفر نے فارس پہنچ کر لڑائی کا تیر و تفنگ چھوڑ دیا۔ شیراز میں سبکری سے معرکہ آرائی ہوئی سخت خونریز جنگ کے بعد سبکری کو شکست ہوئی۔ محمد بن جعفر نے شیراز میں اس کا محاصرہ کر لیا پھر لڑائی ہوئی اور دوبارہ شکست کھا کر بھاگا شاہی لشکر نے سبکری کے مال و اسباب کو لوٹ لیا۔ سبکری بحال پریشان خراسان کی طرف [illegible] میں [illegible] سامانی شاہزادہ [illegible] اس کی خبر لگی اس کو گرفتار کر لیا اور بغداد گرفتار روانہ کر دیا۔ فارس پر [illegible] حکومت کا تمام [illegible] خاتمہ ہوئی۔

---

۱ [illegible] نے [illegible] فارس پر فوج کشی کی۔ چنانچہ [illegible] شکست کھا کر [illegible] بھاگا [illegible] سے یہ خبر پا کر [illegible] کی طرف [illegible] ہو گیا [illegible] جو [illegible]

حوالہ تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۷ صفحہ ۲۲۲

۲ [illegible] کتاب کے [illegible] ہے۔

احمد سامانی کی [illegible] پر فوج کشی [illegible]

احمد سامانی کا سجستان پر قبضہ [illegible]

[illegible] اور لیث کی اسیری [illegible]

[illegible] کی بغاوت اور اطاعت [illegible]

[illegible]

ابن عباد بھی اس کے ساتھ تھا۔

خلف بن احمد کا سجستان پر قبضہ: خلف بن احمد عمرو بن لیث صفار کی اولاد میں سے تھا جب خراسانیوں کی حکومت میں اضطراب پیدا ہوا تو خلف نے سجستان پر قبضہ کر لیا۔ خلف خود بھی ذی علم تھا اور اہل علم کا قدر دان اور ان کی صحبت کا شائق تھا ۳۵۳ھ میں اپنے مقبوضات پر اپنے ہمراہیوں میں سے طاہر بن حسین نامی ایک شخص کو اپنا نائب مقرر کر کے حج کرنے گیا۔ حج سے واپس ہوا تو طاہر خود مختاری کا اعلان کر کے خلف سے باغی ہو گیا۔ خلف اس امر سے مطلع ہو کر بخارا سے امیر منصور بن سامان کے پاس امداد حاصل کرنے کے لئے گیا۔ چنانچہ امیر منصور نے اس کی کمک پر فوجیں روانہ کیں خلف کو فتح نصیب ہوئی سجستان پر قبضہ کر لیا تھا۔ تھوڑے ہی دنوں میں مالی اور فوجی حالت کامل اطمینان ہو گئی خلف نے مقررہ خراج بخارا بھیجنا بند کر دیا۔ امیر بخارا نے خلف کی سرکوبی کے لئے فوجیں روانہ کیں جس کا سردار[1] تھا۔ اس فوج نے پہنچتے ہی خلف بن احمد کا قلعہ ارک میں جو کہ سجستان کا نہایت مضبوط اور مستحکم قلعہ تھا محاصرہ کر لیا۔ جب محاصرہ کی شدت بڑھی اور رسد وغلہ اور آلات حرب ختم ہو گئے تو خلف نے امیر نوح بن منصور سامانی بخارا کی خدمت میں امن کی درخواست بھیجی اور مقرر شدہ خراج ادا کرنے کا وعدہ کیا۔

ابوالحسن بن سیمجور اور خلف: امیر نوح نے ابوالحسن بن سیمجور گورنر خراسان کو لکھ بھیجا کہ فوراً سجستان پہنچ کر خلف کا فوراً محاصرہ کرو۔ ابوالحسن اس وقت قہستان میں تھا اور کسی وجہ سے گورنری خراسان سے معزول کر دیا گیا تھا۔ الغرض ابوالحسن نے سجستان پہنچ کر خلف کا محاصرہ کر لیا۔ چونکہ پہلے سے ان دونوں میں باہم مراسم اتحاد تھے اس وجہ سے ابوالحسن نے خلف کو پیغام دیا کہ قلعہ ارک کو حسین کے حوالے کر دو تاکہ فوجیں فتح مندی کا جھنڈا بلند کر کے بخارا واپس چلی جائیں گی پھر تم اپنے ملک کے مالک بن بیٹھنا۔ خلف نے اس مشورہ کے مطابق قلعہ ارک کو خالی کر دیا۔ ابوالحسن کا پرچم قلعہ ارک میں داخل ہوا۔ امیر نوح کے نام کا جامع مسجد میں خطبہ پڑھا۔ اس کے بعد حسین بن طاہر کو قلعہ کا انتظام سپرد کر کے بخارا کی جانب واپس ہوا۔ سامانیوں کی فوج کشیوں کا یہ پہلا مرحلہ تھا۔ جو ان کے امراء کی مخالفت اور کشمکش کی وجہ سے واپس آیا۔

عمرو بن خلف کا کرمان پر قبضہ: جب خلف بن احمد کے قدم سجستان کی حکومت پر استقلال کے ساتھ جم گئے تو اس کے دماغ میں کرمان پر قبضہ کر لینے کی ہوا سمائی۔ کرمان اس وقت حکمران بنو بویہ کے علم حکومت کے زیر اثر تھا۔ ان دنوں بنو بویہ کی وشاہت عضد الدولہ کر رہا تھا جس وقت اس کی حکومت کمزور ہو چلی تو صمصام الدولہ اور بہاء الدولہ پسران عضد الدولہ میں مخالفت پیدا ہو گئی۔ خلف ابن احمد نے اس مخالفت سے فائدہ اٹھانے کی آرزو میں ایک فوج نے اپنے بیٹے عمرو کی ماتحتی میں کرمان کی جانب روانہ کی۔ کرمان کا سپہ سالار اس وقت تمرتاش نامی ایک دیلمی شخص تھا۔ جس وقت عمرو بن خلف کرمان کے قریب پہنچا۔ تمرتاش جنگ کے خوف سے جس قدر مال واسباب لے جا سکا لے کر بردسیر کی طرف بھاگ گیا۔ باقی جو کچھ رہ گیا اسے عمرو بن خلف نے لوٹ لیا اور کرمان پر قابض ہو کر خراج اور مال گزاری وصول کرنے لگا۔ صمصام الدولہ والی فارس کو اس کی خبر ہوئی تو اس نے ایک لشکر جس کا سردار ابو جعفر تھا تمرتاش کی طرف روانہ کیا اور اس انتظام میں تمرتاش کے بھائی بہاء

---

[1] اصل کتاب میں یہ جگہ خالی ہے۔ تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۸ صفحہ ۲۲۲ میں لکھا ہے کہ حسین بن طاہر ہے۔ حسین بن طاہر کا نام تحریر کیا گیا تھا۔

الدولہ [illegible] لڑائی [illegible] بھیج دیں۔

عمرو بن خلف اور ابو نصر کی جنگ چنانچہ ابو نصر نے [illegible] عمرو بن خلف [illegible] قیام [illegible] معرکہ [illegible] خلف [illegible] شکست کھا کر بھاگ [illegible] باپ خلف کے پاس [illegible] صمصام الدولہ نے [illegible] عمرو بن خلف [illegible] اس معرکہ [illegible] عمرو بن خلف [illegible] خلاف [illegible] اپنے باپ [illegible] خلف [illegible]

[illegible]

معاصرین کی [illegible] [illegible] صمصام الدولہ نے [illegible] خلف بن احمد نے [illegible] خلف نے اس [illegible] طاہر [illegible] [illegible] خلف [illegible] طاہر [illegible] باپ [illegible] [illegible] کے لئے [illegible] تھے۔

طاہر بن خلف کا کرمان پر قبضہ طاہر بن خلف سے اس کے باپ خلف [illegible] تمام [illegible] طاہر [illegible] اپنے باپ [illegible] ملک [illegible] خلف نے [illegible] سیستان [illegible] کرمان کی طرف چلا [illegible] طاہر [illegible] کرمان [illegible] [illegible] فوج [illegible] جنگ [illegible] [illegible] کرمان [illegible] [illegible]

طاہر بن خلف کا قتل طاہر [illegible] سیستان کی جانب [illegible] اس کا باپ خلف [illegible] طاہر [illegible] خلف [illegible] [illegible] طاہر [illegible] باپ [illegible]

اور خود خلف نے قریب ہی ایک کمین گاہ میں پندرہ ہزار پیادوں کو چھپا دیا۔ جس وقت طاہر سے مقابلہ ہوا کمین گاہ سے سپاہیوں نے نکل کر پشت سے حملہ کر دیا۔ میدان جنگ سے طاہر کے پاؤں اکھڑ گئے [illegible] دوران میں مار ڈالا۔

محمود بن سبکتگین اور خلف بن احمد خلف بن احمد نے اپنے بیٹے طاہر کو [illegible] طاہر [illegible] اور ہرات [illegible] میں [illegible] محمود ان دونوں [illegible] کرنے میں مشغول تھا۔ [illegible] خلف بن احمد [illegible] اجازت [illegible] اعتراف [illegible] خلف بن [illegible] نے نہایت مستعدی سے [illegible] چلا گیا۔ [illegible] محمود نے محاصرہ اٹھا لیا۔

قلعہ طاق کا محاصرہ ان واقعات کے بعد خلف نے محمود بن سبکتگین کے خوف سے [illegible] محمود بن سبکتگین [illegible] قلعہ طاق میں [illegible] کے چاروں طرف [illegible] میں جا چھپے۔

خلف کی شکست و اطاعت [illegible] خلف نے [illegible] محمود [illegible] خلف نے [illegible] جان [illegible] محمود نے [illegible]

گردیز میں لے جا کر قید کر دیا۔ یہاں تک کہ قید ہی میں ۳۹۹ھ میں قضائے الٰہی سے فوت ہو گیا۔

دولتِ بنو صفار کا زوال محمود نے قبضہ سجستان اور خلف کے امن حاصل کرنے کے بعد اپنے باپ کے سپہ سالاروں میں سے [illegible] ایک سپہ سالار کو سجستان کی حکومت پر مامور کیا۔ اس وقت تک سجستان میں بنو صفار کی اولاد موجود تھی۔ انتظامی امور میں ان کی شرکت ضروری تصور کی جاتی تھی۔ کچھ عرصہ بعد ان لوگوں کی تحریک سے اہل سجستان نے اپنی شامت اعمال سے بغاوت کی۔ یہ بغاوت ختم کرنے کے لئے ذی الحجہ ۳۹۳ھ میں محمود سجستان پہنچا اور ان لوگوں کو قلعہ ارک میں محاصرہ کر لیا۔ سخت خونریزی سے قلعہ بزورِ تیغ فتح ہوا اور محمود نے ان سب لوگوں کو قتل کرا دیا۔ باقی ماندہ کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا۔ یہاں تک کہ سجستان ان کے وجود سے پاک ہو گیا اور بغاوت کی آگ بجھ گئی۔ محمود نے سجستان اپنے بھائی نصر کو عطا کر دیا۔ حمایت کی اور ہمیشہ پوری جاگیر میں اس کو بھی شامل کر دیا۔ ان واقعات کے ختم ہونے پر بنو صفار کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور سجستان سے ان کا دورِ حکومت جاتا رہا۔

والملک اللہ وحدہ

باب: ۶

امارت ماوراء النہر بنو سامان

اسد بن سامان: سامانی بادشاہ بھی انہی اصل میں ان کا دادا اسد بن سامان خراسان کا نامی خاندان کا ایک ممبر تھا۔ اہل فارس نسب بہرام چشنس کی جانب نسبت منسوب کرتے ہیں۔ جسے کسریٰ نوشیروان نے آذربائیجان کا گورنر مقرر کیا تھا۔ بہرام چشنس رے کا رہنے والا تھا۔ ملوک سامانی کا نسب بہرام چشنس تک اس طرح بیان کیا جاتا ہے۔ اسد بن سامان خداۃ بن جثمان بن طغات بن نوشیرد بن بہرام چوبین بن بہرام چشنس۔ لیکن ان ناموں کی صحت پر اعتبار مشکل ہے جو کچھ ہو اسد کے چار بیٹے تھے۔ نوح، احمد، یحییٰ اور الیاس۔ ماوراء النہر میں ان سامانیوں کی حکومت کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ جب مامون الرشید خراسان کا والی ہوا تو اس نے انہی اسد کے لڑکے کو اپنی حکومت و سلطنت کا ایک رکن مقرر کیا اور جیسا کہ ان بزرگوں کا وقار تھا وہ ان کے لئے قائم رکھا اور بڑے بڑے عہدوں پر مامور فرمایا۔ جب عراق کی جانب کوچ کیا تو خراسان پر غسان بن عباد کو جو کہ فضل بن سہل بن طاہر کے اعزہ سے تھا اپنی جگہ مامور کیا۔ غسان نے ۲۰۴ھ میں نوح بن اسد کو سمرقند کا احمد بن اسد کو فرغانہ کا یحییٰ بن اسد کو شاش و اشروسنہ کا اور الیاس بن اسد کو ہرات کا حاکم بنایا۔

احمد بن اسد: احمد بن اسد کے سات لڑکے تھے۔ نصر، یعقوب، یحییٰ، اسماعیل، اسحاق، اسد (اس کی کنیت ابوالاشعث تھی) اور حمید (اس کی کنیت ابو غانم تھی) احمد بن اسد کا انتقال مقام فرغانہ میں ۲۵۰ھ میں ہوا۔ سمرقند بھی اس کے دائرہ حکومت میں تھا لہٰذا اس کا بیٹا نصر یہاں کا گورنر مامور کیا گیا چنانچہ یہ اس کی حکومت پر بنو طاہر کے عہد حکومت اور ان کے زوال کے بعد تک رہا۔ جو طاہر کی حکومت ختم ہونے تک معتمد گورنران خراسان کی جانب سے ان مقامات پر حکومت کرتا تھا خراسان پر صفار کے غالب ہونے کے بعد دارالخلافت بغداد سے سند حکومت عطا ہوئی۔

ماوراء النہر پر نصر بن احمد سامانی کی گورنری: جس وقت یعقوب صفار نے خراسان پر قبضہ حاصل کرلیا اور بنو طاہر کا زمانہ حکومت ختم ہو گیا اس وقت خلیفہ معتمد نے سنہ ۲۶۱ھ میں ماوراء النہر کی سند گورنری نصر بن احمد کو عنایت کی۔ نصر نے ایک فوج دریائے جیحون پر صفار کو دریا عبور کرنے کی غرض سے روانہ کی۔ اتفاق سے اس فوج کا سردار مارا گیا فوج بخارا لوٹ آئی والی بخارا احمد بن عمر نائب نصر جان کے خوف سے بھاگ گیا۔ ان لوگوں نے ابو ہاشم محمد بن مبشر بن رافع بن لیث بن نصر بن سیار کو امیر مقرر کیا پھر اسے معزول کرکے احمد بن محمد بن لیث برادر ابوعبداللہ بن جنید کو اپنی سرداری دی۔ چند روز بعد یہ معزول کر دیا گیا۔ حسن بن محمد (عبدۃ بن حدید کی اولاد سے) مامور ہوا تھوڑے دن بعد یہ بھی علیحدہ کر دیا گیا۔ تب نصر بن احمد نے اپنے بھائی

اسمٰعیل کو بخارا کی امارت پر متعین کیا۔ نصر بن احمد اس کی بہت قدر کرتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ اس کی زندگی میں وہ کبھی شکایت نہ کرتا تھا۔ اسمٰعیل نے فتح کے بعد جب طاہری حکومت کا خاتمہ ہو گیا تو خلیفہ نے خراسان پر رافع بن ہرثمہ کو خراسان کی سند حکومت عطا کی۔ رافع نے خراسان پہنچ کر صفاری عمال کو خراسان سے نکال دیا۔ اس کا سبب اسمٰعیل اور رافع کی موافقت و اتحاد تھا۔ دونوں نے ایک دوسرے کی مدد کا عہد و پیمان کیا تھا۔ اسمٰعیل نے رافع سے صوبہ خوارزم کی سند حکومت کی درخواست کی۔ رافع نے اس کی خواہش کے مطابق خوارزم کی حکومت اسمٰعیل کو دے دی۔

نصر بن احمد اور اسمٰعیل میں کشیدگی: ان واقعات کے بعد لگانے بجھانے والوں نے اسمٰعیل اور اس کے بھائی نصر بن احمد میں نااتفاقی پیدا کر دی۔ نصر نے قاصد بھیج کر اسمٰعیل سے خراج کے احاطے میں اسمٰعیل پر خراج عائد کر دیا۔ اسمٰعیل نے اپنے سالار حمویہ بن علی کو رافع بن ہرثمہ کے پاس امداد کی غرض سے بھیجا۔ چنانچہ رافع فوج کے ساتھ اسمٰعیل کی کمک پر آیا۔ حمویہ نے مصلحت وقت کا خیال کر کے دونوں بھائیوں میں مصالحت کرا دی۔ اگرچہ معرکہ آرائی اور خونریزی کی نوبت نہیں آئی۔ تاہم دونوں کے دل صاف نہ ہوئے۔

نصر و اسمٰعیل میں معرکہ آرائی: اس کے بعد پھر ان دونوں بھائیوں میں ان بن ہو گئی۔ ۲۷۵ھ میں معرکہ آرائی کی نوبت پہنچی۔ نصر کی فوج میدان جنگ سے بھاگ کھڑی ہوئی۔ نصر اسمٰعیل کے ہاتھ گرفتار ہوا۔ جس وقت اسے بھائی کے سامنے لایا گیا۔ اسمٰعیل نے گھوڑے سے اتر کر نصر کی دست بوسی کی اور اسے دوبارہ سمرقند کی حکومت پر متمکن کیا اور خود اس کی طرف سے بطور نائب کے بخارا پر حکمرانی کرنے لگا۔ اسمٰعیل نہایت نیک مزاج اور اعلیٰ ظرف انسان تھا۔

اسمٰعیل بحیثیت گورنر ماوراء النہر: ۲۷۹ھ میں نصر بن احمد گورنر ماوراء النہر کا انتقال ہو گیا۔ اس کی جگہ اس کا بھائی اسمٰعیل گورنر بنا۔ خلیفہ معتضد نے سند حکومت عطا کی۔ پھر کچھ عرصہ بعد ۲۸۰ھ میں خراسان کے صوبے کو بھی اس کی گورنری میں شامل کر دیا۔ خراسان کو اس صوبے میں شامل کرنے کا سبب یہ تھا کہ عمرو بن لیث کو خلیفہ معتضد نے خراسان کی سند حکومت عطا کی تھی اور رافع بن ہرثمہ سے جنگ کا حکم دے دیا۔ چنانچہ عمرو بن لیث رافع سے معرکہ آرا ہوا اور رافع کو ہرا کر خلافت مآب کی خدمت میں ہدایا اور تحائف کے ساتھ ماوراء النہر کی گورنری کی درخواست کی۔ خلافت مآب نے خوش ہو کر اس درخواست کو قبول کیا اور سند گورنری لکھ کر اس کے پاس بھیج دی۔ عمرو بن لیث نے لشکر مرتب کر کے محمد بن بشیر کو جو اس کے خاص آدمیوں میں سے تھا اسمٰعیل بن احمد سے جنگ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ چنانچہ یہ لشکر آمل پہنچا۔ اسمٰعیل دریائے جیحون عبور کر کے مقابلے پر آیا۔ دونوں حریف صف آرا ہوئے۔ محمد بن بشیر کو شکست ہوئی اور جنگ کے درمیان مارا گیا۔ تقریباً اس کے لشکر کی چھ ہزار فوج ماری گئی۔ اسمٰعیل نے سمرقند کو مراجعت کی اور شکست خوردہ لشکر کے مفرورین نے نیشاپور میں جا کر دم لیا۔

اسمٰعیل سامانی اور عمرو بن لیث: عمرو بن لیث کو اس شکست سے سخت صدمہ ہوا جب اس نے فوجیں تیار کر کے ماوراء النہر پر حملہ کی غرض سے نیشاپور سے کوچ کر دیا۔ اسمٰعیل نے نرمی سے لکھا بھیجا کہ بڑی حکومت آپ کے قبضہ اقتدار میں ہے اور میرے زیر اثر حکومت تو صرف یہی ایک سرحدی صوبہ ہے۔ بہتر یہی ہے کہ آپ اسی پر اکتفا کریں۔ ہم دونوں ہمسائے ہیں۔ یہ

سے انکار کا جواب دے کر بھیجا۔ اسماعیل نے مقابلہ کی ٹھانی [illegible] عمرو بن لیث کا [illegible] اسماعیل [illegible] عمرو بن لیث [illegible] اسی وقت عمرو بن لیث [illegible] شکست ہوئی [illegible] اسماعیل [illegible] عمرو بن لیث شکست کھا کر بھاگا۔ اسماعیل نے اس کو [illegible] گرفتار کر کے [illegible] روانہ کر دیا۔

عمرو بن لیث کی اسیری [illegible] کے بعد اسماعیل نے کمال [illegible] سے عمرو بن لیث کو [illegible] سمرقند میں قیام [illegible] خلافت مآب نے پاس بغداد [illegible] عمرو بن لیث [illegible] اسماعیل نے عمرو بن لیث کو بغداد روانہ کر دیا۔ ۲۸۸ھ میں عمرو بن لیث بغداد [illegible] خلیفہ معتضد نے عمرو بن لیث [illegible] اسماعیل [illegible] اسی وقت سے اسماعیل [illegible] تمام ملک [illegible] جن پر عمرو بن لیث حکمران تھا۔

اسماعیل سامانی اور محمد بن زید جب عمرو بن لیث [illegible] محمد بن زید علوی [illegible] طبرستان [illegible] خراسان [illegible] اسماعیل سامانی [illegible] خراسان [illegible] اپنی حدود [illegible] خراسان [illegible] محمد بن زید [illegible] اسماعیل کے پاس [illegible] اسماعیل نے [illegible] کی جانب [illegible] روانہ کیا۔

محمد بن زید کا قتل محمد بن زید [illegible] اسماعیل نے محمد بن ہارون کو [illegible] سپہ سالار [illegible] اسماعیل کے پاس چلا آیا [illegible] محمد بن زید سے جنگ کرنے کے لیے [illegible] جرجان کے قریب [illegible] مقابلہ [illegible] محمد بن ہارون کے ہاتھ سے محمد بن زید شکست [illegible] جنگ میں محمد بن زید [illegible] زخمی ہو گیا تھا اس نے چند روز بعد [illegible] اس کا لڑکا زید [illegible] گرفتار [illegible] اسماعیل نے [illegible] محمد بن ہارون [illegible] طبرستان [illegible] اسماعیل کے نام کا خطبہ [illegible] اسماعیل نے [illegible] حکومت [illegible] دی۔

اسماعیل کا رے پر قبضہ محمد بن ہارون نے ۲۸۹ھ میں اسماعیل سامانی سے بغاوت [illegible] رے [illegible] خلیفہ مکتفی [illegible] لیکن چونکہ [illegible] محمد بن ہارون [illegible] اسماعیل [illegible] رے [illegible] محمد بن ہارون [illegible] اسماعیل [illegible] خلیفہ مکتفی [illegible] محمد بن ہارون [illegible] کامیابی [illegible] رے پر قبضہ کر لیا۔

محمد بن ہارون کی گرفتاری: خلیفہ مکتفی نے اس واقعہ سے مطلع ہو کر رے کی سند حکومت اسمٰعیل کو عنایت کی اور محمد بن ہارون کو رے سے نکال دینے کا حکم دیا۔ محمد بن ہارون یہ خبر پا کر مقابلہ پر آیا، شکست اٹھا کر رے سے قزوین اور زنجان چلا آیا وہاں سے طبرستان کی جانب روانہ ہوا۔ اسمٰعیل نے رے پر قبضہ کر لیا اور جرجان کی حکومت پر فارس کبیر کو مامور کر کے محمد بن ہارون کی گرفتاری اور حاضری کی تاکید کی۔ فارس نے محمد بن ہارون کو لکھا کہ میں تمہیں امیر اسمٰعیل سے معافی دلوا دوں گا۔ اسمٰعیل کی خدمت میں حاضر ہو۔ چنانچہ ماہ شعبان ۲۹۰ھ میں محمد بن ہارون ... کے پاس سے بخارا کی جانب روانہ ہوا۔ راستہ میں گرفتار کر لیا گیا اور قید ہو کر بخارا میں داخل کیا گیا۔ اسمٰعیل نے اسے جیل بھجوا دیا۔

امیر اسمٰعیل سامانی کی وفات: نصف صفر ۲۹۵ھ میں امیر اسمٰعیل بن احمد سامانی والی ترکستان و ماوراء النہر نے عالم آخرت اختیار فرمایا۔ مرنے کے بعد "ماضی" کے لقب سے ملقب ہوا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا ابو نصر احمد تخت حکومت پر متمکن ہوا۔ خلیفہ مکتفی نے اسے سند حکومت روانہ کی اور اپنے ہاتھ سے اس کے لئے ایک جھنڈا باندھا۔

امیر اسمٰعیل سامانی کا کردار: امیر اسمٰعیل بہت نیک سیرت اور دیندار تھا۔ اس نے عہد حکومت ۲۸۰ھ میں ترکوں کا ایک بڑا شہر جو تاراز سے باہر تھا اور اسلامی حدود سے نکل چکا تھا فتح کیا جس کے ساتھ ... والے ... کسی اشتعال نہیں کر سکتا تھا۔ اسمٰعیل نے مسلمانوں کی ... بخارا ... اور محفوظ (ڈاک خانہ) بارش کی طرح ترکوں کی طرف ... پہنچتی تھی ... ایک اچھا ... کیا ... لشکر ... لا یا۔

ابو نصر احمد بن اسمٰعیل سامانی: ابو نصر احمد نے اپنے باپ کے بعد تخت حکومت پر متمکن ہو کر پہلا بخارا کا انتظام درست کیا اس کے بعد چند امیروں کو اپنے چچا اسحاق بن احمد کو گرفتار کر لینے کے لئے سمرقند روانہ کیا۔ چنانچہ ان لوگوں نے سمرقند پہنچ کر اسحاق کو گرفتار کر لیا اور کھینچتے ہوئے ابو نصر کے پاس لے آئے۔ ابو نصر احمد نے اسحاق کو جیل میں ڈال دیا۔ اس کے بعد خراسان کی جانب بڑھا نیشاپور پہنچ کر قیام کیا۔ فارس کبیر اس کے ... جرجان کا گورنر تھا اس سے پہلے امیر اسمٰعیل نے ابو نصر احمد کو جرجان کی گورنری پر مامور کیا تھا چند روز بعد معزول کر کے فارس کبیر کو متعین کر دیا اور طبرستان کی حکومت اس کے قبضہ میں کی گئی اس نے اس دولت مال کے ذریعہ امیر اسمٰعیل کی خدمت میں روانہ کیا تھا جب اسے امیر اسمٰعیل کی وفات کی اطلاع ہوئی تو ... اس نے ... ابو نصر احمد سے ... پیدا ہوئی۔

فارس کبیر: فارس کبیر نے اس خوف سے کہ ابو نصر احمد کے قبضہ ہی میں نہ پڑ جائے جرجان چھوڑ دیا اور خلیفہ مکتفی سے حاضری دربار کی اجازت طلب کی۔ خلیفہ نے اجازت دے دی۔ چار ہزار سواروں کی جمعیت سے اور اکثر خزانے لے کر بغداد کی جانب روانہ ہوا۔ ابو نصر احمد نے تعاقب کیا مگر کامیاب نہ ہوا۔ فارس کبیر منزلیں طے کرتا ہوا بغداد پہنچا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ خلیفہ مکتفی کا انتقال ہو چکا تھا اور تخت خلافت پر مقتدر متمکن تھا اور ... چونکہ فارس کبیر بغداد میں ابن المعتز کے واقعہ کے بعد وارد ہوا تھا

خلیفہ مقتدر نے اسے دربار میں بلا کر سند حکومت عطا کی اور خود اس کی گرفتاری پر تحسین کی۔ خلیفہ مقتدر کے حاشیہ نشینوں کو خطرہ پیدا ہوا کہ عمرو لیث صفاری کہیں دربار خلافت میں بار پا کر خلافت مآب سے اہم عہدہ پر فائز نہ ہو جائے۔ اسی خیال سے ان لوگوں نے اس کے خادم کو ملا لیا جس نے ان لوگوں کی خواہش کے مطابق قید خانہ میں عمرو کو زہر دے کر اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا اور اس کام کے عوض اس کی بیوی سے عقد بھی کر لیا۔

سیستان پر ابونصر کا قبضہ صوبہ سیستان لیث بن علی کے زیر حکومت تھا۔ یہ فارس کی مہم میں گیا ہوا تھا۔ مونس خادم نے اسے گرفتار کرنے کے بعد قید کر دیا اور سیستان کی حکومت پر اس کے بھائی معدل کو مامور کیا گیا تھا

۲۹۷ھ میں امیر ابونصر احمد بن اسماعیل نے بخارا سے رے کا قصد کیا۔ پھر رے سے ہرات گیا اور سیستان پر قبضہ کر لینے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ ماہ محرم ۲۹۸ھ میں اپنے نامی سرداران فوج محمد بن سہل، محمد بن مظفر، سیمجور دواتی اور حسین بن علی مروزی کی ماتحتی میں سیستان کے محاصرہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ رفتہ رفتہ اس کی خبر معدل تک پہنچی تو اس نے اپنے بھائی محمد بن علی کو [illegible] کی طرف سے روانہ کیا۔ امیر ابونصر کا لشکر سیستان پہنچا اور اس نے سیستان کا محاصرہ کر لیا۔ امیر ابونصر احمد نے اس موقع سے فائدہ اٹھا کر بست کی طرف قدم بڑھایا اور اس پر قبضہ حاصل کر کے محمد بن علی کو گرفتار کر لیا۔ معدل نے حسین بن علی سے امن کی درخواست کی اور شہر اس کے حوالے کر دیا۔ [illegible] بخارا کی طرف واپس ہوا اور امیر ابونصر احمد نے سیستان پر ابوصالح منصور اپنے چچا اسحاق بن احمد کے بیٹے کو مامور کیا۔ یہ اسحاق بن احمد وہی ہے جسے امیر ابونصر نے اپنے ابتدائی زمانہ حکومت میں گرفتار کر کے قید میں ڈال دیا تھا۔ پھر اسے اس قید سے رہا کر کے سمرقند و فرغانہ کی حکومت پر بھیج دیا۔

امیر ابونصر [illegible] سیستان کی جانب آ رہا ہے حسین نے یہ خبر پا کر ایک دستہ فوج اس کی روک تھام کے لئے بھیج دیا۔ [illegible] نے [illegible] کو گرفتار کر لیا۔ امیر ابونصر احمد نے [illegible] محمد بن علی کو اپنے بھائی [illegible] کے ساتھ بغداد روانہ کر دیا۔ خلیفہ مقتدر نے خوش ہو کر امیر ابونصر کو خلعت اور انعام روانہ کیا۔ ان واقعات کے بعد اہل سیستان نے بغاوت کی اور [illegible] والی کو معزول کر کے منصور بن اسحاق (امیر ابونصر احمد کا چچا زاد) کو اپنا امیر بنا لیا۔

امیر ابونصر احمد کا قتل امیر ابونصر احمد شکار کھیلنے کا بے حد شائق تھا۔ ایک روز شکار کھیلنے کے لئے جنگل کی طرف نکل گیا۔ واپسی میں رات ہو گئی [illegible] خیمہ میں [illegible] کر سو رہا۔ اس کے خیمے کے دروازہ پر حفاظت کی غرض سے ایک شیر باندھ دیا جاتا تھا۔ اتفاق سے اس شب میں ملازمین کی غفلت کی وجہ سے شیر نہ باندھا گیا۔ اس کے غلاموں میں سے چند غلام خیمہ میں گھس گئے اور سوتے ہی کی حالت میں اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔ یہ واقعہ ۲۳ جمادی الآخر ۳۰۱ھ کا ہے۔ نعش بخارا میں دفن کی گئی۔ شہید کے لقب سے ملقب ہوا۔ اس کے بعد ان قاتل غلاموں کی تلاش ہوئی۔ ان میں سے جو گرفتار ہوئے قتل کر ڈالے گئے۔

ابوالحسن نصر بن احمد: امیر ابونصر احمد کے بعد اس کا بیٹا ابوالحسن نصر بن احمد آٹھ برس کی عمر میں تخت حکومت پر متمکن ہوا۔ سعید کا خطاب اختیار کیا۔ اس کے باپ کے مصاحبوں اور امراء [illegible] سلطنت کا کام اپنے ذمہ لے لیا۔ احمد بن محمد بن

لیکن اس کا بیٹا احمد تھا اس نے ابوالحسن نصر کو اپنے بعد جانشین بنایا تھا اور سب سے پہلے اس نے اسی کی امارت کی بیعت کی تھی اور سب سے بیعت لینے کو تیار ہوا تھا۔

امراء کی بغاوتیں: امیر ابوالحسن کی کمسنی و صغر سنی سے اطراف و جوانب کے امراء نے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔ ہر شخص نے یہ خیال کر کے کہ یہ کمسن بچہ اب بار حکومت نہ اٹھا سکے گا اور یہ تمام ملک و سلطنت ہاتھ سے نکل جائے گا اپنے دائرہ حکومت سے قدم آگے بڑھایا۔ اہل سجستان نے بغاوت کی۔ اس کے بعد اس کا چچا اسحاق بن احمد سمرقند میں باغی ہو گیا۔ اس کے دونوں بیٹوں منصور اور الیاس نے بھی علم مخالفت بلند کیا۔ محمد بن حسین بن مت، ابوالحسن بن یوسف، حسن بن علی مروروذی، احمد بن سہل اور لیلیٰ بن نعمان دیلمی علویوں کے [illegible] کو بھی ظہور [illegible] حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ حکیم، ابوالحسین بن ناصر اطروش اور قراتکین بھی نکل پڑے۔ مگر یہ ہے کہ خود امیر ابوالحسن نصر کے بھائی یحییٰ، منصور اور ابراہیم پسران احمد بن اسمٰعیل، جعفر بن داؤد، محمد بن الیاس، مرداویج و شمگیر، ابن ابوداؤد امراء دیلم سے مقابلہ رہے مگر سعید نصر ان سب پر غالب آیا اور ان سب کو نیچا دکھا دیا۔

اہل سجستان کی بغاوت: امیر احمد بن اسمٰعیل کی شہادت کے بعد سب سے پہلے اہل سجستان نے علم بغاوت بلند کیا، انہوں نے مقتدر کی خلافت کی بیعت کی اور اپنے امیر محمد بن ہرمز کو اپنا والی بنا کر خلیفہ مقتدر سے سجستان کی حکومت کی اجازت حاصل کی۔ امیر نصر نے فضل بن حمید اور ابو خالد کو سجستان پر مامور کیا۔ عبیداللہ بن احمد جیحانی بست و رخج پر اور سعید [illegible] سعید نصر کی جانب سے مامور تھا۔ فضل اور خالد نے عبیداللہ اور سعید پر فوج کشی کی اور ایک برس کے محاصرہ کے بعد دونوں مقامات پر قبضہ حاصل کر کے عبیداللہ اور سعید کو گرفتار کر کے دارالخلافت بغداد کو بھیج دیا۔ کچھ عرصہ بعد فضل بیمار ہو گیا اور خالد تن تنہا ان علاقوں پر حکومت کرنے لگا۔ کچھ عرصہ بعد خالد نے علم خلافت کی [illegible] سے [illegible] کیا اور باغی ہو گیا۔ خلیفہ مقتدر نے [illegible] کو اس کی سرکوبی پر روانہ کیا۔ خالد اور [illegible] کی معرکہ آرائی ہوئی۔ خالد نے [illegible] کو شکست دے دی اور [illegible] ہوئے کرمان کی طرف روانہ ہوا۔ [illegible] نے اس واقعہ سے مطلع ہو کر ایک فوج خالد کی گرفتاری کو روانہ کی۔ اس فوج نے خالد کو گرفتار کر لیا۔ [illegible] جیل میں ڈال دیا۔ آخر اسی قید میں خالد مر گیا۔ [illegible] نے سر اتار کر بغداد بھیج دیا۔

اسحاق بن احمد کی بغاوت: اسحاق بن احمد امیر احمد بن اسمٰعیل کا [illegible] سمرقند کا گورنر تھا۔ جب امیر احمد کے قتل کی خبر پہنچی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ امیر احمد کا بیٹا سعید نصر امارت کی کرسی پر متمکن ہوا ہے تو اس نے سمرقند میں اپنی خودمختاری کا اعلان کر دیا۔ لوگوں نے اس کے بیٹے الیاس کا اس معاملہ میں ہاتھ بٹایا۔ سب کے سب متفق ہو کر بخارا کی جانب بڑھے۔ امیر ابوالحسن نصر نے سپہ سالار حمویہ بن علی کو [illegible] کے مقابلہ پر [illegible] اسحاق کو پسپا کر کے سمرقند کی جانب واپس کر دیا۔ [illegible] نے پھر اپنی جماعت درست کی اور دوبارہ بخارا پر چڑھ آئے۔ حمویہ نے پھر شکست دی اور تعاقب کرتا ہوا سمرقند پہنچا اور بزور تیغ سمرقند پر قبضہ کر لیا۔ اسحاق جان کے خوف سے روپوش ہو گیا۔ حمویہ نے اس کی سراغ رسانی اور جستجو کی انتہائی کوشش کی۔ جب اسحاق کو اپنے بچاؤ کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو مجبور ہو کر حمویہ سے امان کا خواستگار ہوا۔ حمویہ نے اسے

گرفتار کر کے بخارا بھیج دیا اور خود بھی قید میں قیام کر کے علم و فضل میں مصروف ہوا یہاں تک کہ وہیں وفات پائی۔

داعیان اس ابتدائی شکست کے بعد زمانہ ہو گیا تھا ایک مدت دراز تک وہیں قیام پذیر رہا اور کچھ روز بعد دوبارہ حملہ آور ہوا جیسا کہ آئندہ مضمون لکھا جائے گا۔

اطروش کا ظہور ہم ذیل میں خلافت علویہ کے تذکرہ میں اطروش اور اس کے بیٹوں کی حکومت طبرستان کا حال تحریر کرتے ہیں۔

اطروش کا نام حسن تھا جو علی بن حسن بن علی بن عمر بن علی بن حسین کا بیٹا تھا۔ طبرستان کی گورنری پر محمد بن ہارون مقرر تھا جب اس نے بغاوت کی تو امیر احمد بن اسماعیل نے اسے شکست دے کر ابوالعباس عبداللہ بن محمد بن نوح کو مقرر کیا۔ ابوالعباس نے نیک سیرتی اور عدل سے حکومت کی رعایا کو خوش رکھا۔ علویوں کی حد سے زیادہ عزت و توقیر کی اور احسان و سلوک سے ان کے ساتھ پیش آتا۔ بارہا اطروش نے بھی آ کر تحفے دئیے تو اس نے بھی احسان کیا۔

ابوالعباس کی معزولی اطروش حسن بن علی نے قتل کے بعد دیلم چلا گیا تھا وہ دیلمیوں میں تیرہ برس رہا اور انہیں اسلام کی دعوت دیتا رہا۔ ان سے صرف عشر لیتا تھا اور جو کچھ ہو سکتا ان کا دفاع کرتا۔ ان میں سے بہت سے مسلمان ہو گئے۔ اطروش ان کا بادشاہ تھا۔ دیلم کا ایک گروہ کثیر دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا اور اطروش کا مطیع و فرمانبردار ہو گیا۔ اطروش نے ان کے لئے مسجدیں تعمیر کرائیں اور انہیں طبرستان پر حملہ کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔ دیلمیوں نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد کچھ عرصے ابوالعباس عبداللہ معزول کر دیا گیا اور سلام نامی ایک شخص حکومت طبرستان پر مامور ہوا۔ اس نے دیلمیوں سے جنگ کی۔ وہ بڑے ذکی اور دانا صاحب تدبیر کار گزار تھا۔ دیلمیوں نے اس پر خروج کیا اور اسے شکست دی۔ سلام نے امیر احمد سے امداد کی درخواست کی امیر احمد نے سلام کو معزول کر کے ابوالعباس عبداللہ کو پھر حکومت طبرستان پر مامور کیا۔ ابوالعباس نے آ کر طبرستان کی بغاوت اور دیلمیوں کی سرکشی کا قلع قمع کر دیا۔

محمد بن ابراہیم صعلوک کچھ عرصہ بعد جب ابوالعباس مر گیا تو احمد نے ابوالعباس محمد بن ابراہیم صعلوک کو طبرستان کی حکومت دی۔ محمد بن ابراہیم صعلوک نے اپنی بد اخلاقی ظلم و عدم سیاست کی وجہ سے ان عمائدین کو جو طبرستان اور دیلمیوں کے درمیان مدت دراز سے قرض تھے اطروش کا موقع مل گیا۔ دیلمیوں نے طبرستان پر حملہ کرنے اور قبضہ کرنے کی پھر درخواست کی۔ چنانچہ دیلمیوں نے ان کے ساتھ مل کر طبرستان پر حملہ کیا ابن صعلوک مقابلہ پر آیا سرحد طبرستان مقام سالوس سے ایک منزل کے فاصلہ پر دونوں فریق معرکہ آرا ہوئے۔ ابن صعلوک شکست اٹھا کر بھاگا۔ اس کے چار ہزار ہمراہی کھیت رہے باقی ماندہ کا اطروش نے محاصرہ کر لیا اور شدید جنگ کے بعد انہیں امان دی۔

اطروش کا طبرستان پر قبضہ اس کامیابی کے بعد اطروش آمل چلا آیا اور حسن بن قاسم علوی داعی (اطروش کا داماد) ان لوگوں کے پاس پہنچا جنہیں اطروش نے امان دی تھی اور اپنے حیلے سے کہ یہ اس موقعہ پر قریب ہی موجود تھا ان سب کو قتل کر ڈالا۔ چنانچہ اطروش نے طبرستان پر ۳۰۱ھ میں حکومت پر قبضہ حاصل کیا۔ ابن صعلوک نے شکست کے بعد رے کا راستہ لیا۔ پھر رے سے بغداد روانہ ہو کر بغداد چلا گیا۔ اطروش کے ہاتھ پر دیلمیوں کا بہت بڑا گروہ مسلمان ہوا۔ عقیدہ

سے آمد تک کے رہنے والے اس کی کوشش و تبلیغ سے بلا تردد اسلام میں داخل ہوئے۔ یہ سب کے سب زیدی شیعہ تھے۔ اطروش بھی زیدی تھا۔ اسی زمانے سے طبرستان ملوک سامان کے قبضۂ اقتدار سے نکل گیا۔

منصور بن اسحاق کی بغاوت: امیر احمد بن اسماعیل نے فتح سجستان کے بعد اس پر اپنے چچازاد بھائی منصور بن اسحاق کو مامور کیا تھا۔ ۲۹۸ھ میں امیر احمد کے قتل کے بعد منصور نے بغاوت کی۔ حسین بن علی نے اس بغاوت اور فتنہ انگیزی میں منصور کا ساتھ دیا۔ یہ حسین بن علی وہی ہے جو فتح سجستان پر امیر احمد کی طرف سے مامور تھا۔ اس کا خیال تھا کہ فتح یابی کے بعد امیر احمد مجھے اس ملک کی حکومت پر مامور کرے گا مگر امیر احمد نے منصور کو مامور کر دیا۔ اتفاق سے اہل سجستان نے بغاوت کی اور منصور کو گرفتار کر کے قید کر دیا۔ امیر احمد نے اہل سجستان کے سر کرنے کے بعد پھر اسی حسین بن علی کو بھیجا۔ اس مرتبہ فتح یابی کے بعد حسین بن علی کو توقع کے خلاف بجائے سجستان کی سند حکومت دے دی گئی۔ حسین بن علی کو اس سے کشیدگی پیدا ہو گئی۔ اس نے منصور بن اسحاق کو بغاوت پر ابھارنا شروع کیا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اسی کی کوشش سے قرامطہ کی امارت آپ کو مل جانے کی توقع منصور بن اسحاق کو تھی۔ [illegible] میں امیر احمد کی زندگی کا خاتمہ ہو گیا۔ حسین نے ہرات میں بغاوت کا علم بلند کر کے منصور کے پاس نیشاپور آیا۔ منصور بھی نیشاپور آ گیا اور اپنے نام کا خطبہ پڑھوایا۔ حمویہ بن علی سپہ سالار فوج تیار کر کے ان دونوں حریفوں سے جنگ کرنے کے لئے بڑھا لیکن منصور حمویہ کے پہنچنے سے پہلے ہی وفات پا چکا تھا۔ [illegible] حسین جس وقت حمویہ نیشاپور کے قریب پہنچا حسین نے ہرات سے نکل کر [illegible] کا راستہ اختیار کیا اور وہاں جا کر قیام پذیر ہو گیا۔ بخارا کی فوج [illegible] ایک عرصہ [illegible] حمویہ کی جانب سے محمد بن جنید مامور تھا۔ حمویہ نے محمد کو بخارا سے نیشاپور کی حفاظت و نگرانی کے لئے روانہ کیا۔

حسین بن علی کی سرکشی و گرفتاری: چنانچہ محمد نیشاپور میں وارد ہوا اور تھوڑے دن بعد حمویہ کی اجازت کے بغیر بخارا آ گیا۔ حمویہ نے ناراض ہو کر بخارا سے نکلوا دیا۔ محمد نے جوں ہی [illegible] سے ادھر ہی راہ سے بخارا کا رستہ چھوڑ کر ہرات کا راستہ اختیار کیا۔ حسین بن علی کو موقع مل گیا۔ ہرات پر اپنے بھائی کو مامور کر کے نیشاپور چلا آیا اور اس پر کسی مقابلہ کے بغیر قابض ہو گیا۔ حمویہ نے احمد بن سہل کو بخارا سے حسین کی جنگ پر روانہ کیا۔ اس نے سب سے پہلے ہرات پر محاصرہ ڈالا اور چند روز بعد ان کے ساتھ منصور [illegible] سے ہرات پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد نیشاپور کی جانب قدم بڑھایا۔ ایک مدت تک حسین نیشاپور میں محاصرہ کئے رہا۔ [illegible] نیشاپور پر قبضہ کر لیا اور حسین کو گرفتار کر لیا۔ یہ واقعہ ۳۰۶ھ کا ہے۔

محمد بن جنید: فتح یابی کے بعد احمد بن سہل نے نیشاپور میں قیام اختیار کیا۔ محمد بن جنید اس وقت مرو میں تھا۔ اس نے یہ خبر پا کر کہ احمد بن سہل نے نیشاپور پر قبضہ کر لیا ہے اور حسین بن علی گرفتار ہو گیا ہے مرو سے نیشاپور چلا آیا۔ احمد نے محمد بن جنید کو بھی گرفتار کرا دیا۔ حسین بن علی گرفتاری کے بعد بخارا بھیج دیا گیا اور محمد بن جنید خوارزم کی جیل میں ڈال دیا گیا۔ چنانچہ جیل ہی میں اس کا انتقال ہوا۔ [illegible] حسین بن علی اسے ایک طویل مدت کے بعد ابو عبداللہ جیہانی وزیر دولت سامانیہ نے رہا کیا اور یہ پہلے کی طرح امیر نصر بن احمد کی خدمت میں رہنے لگا۔

۱۔ کاتب کی غلطی ہے [illegible]

احمد بن سہل کی بغاوت: احمد بن سہل امیر اسماعیل بن احمد سامانی کے لڑکے احمد اور پھر ان کے بیٹے نصر احمد کے نامور سپہ سالاروں میں سے تھا۔ ابن اثیر نے احمد بن سہل کی نسبت لکھا ہے کہ "احمد بن سہل بن ہاشم بن الولید بن جبلہ کا نامور جد یزدجرد بن شہریار بادشاہ کا مشہور سردار تھا۔ احمد کے تین بھائی اور تھے محمد، فضل اور حسین۔ یہ تینوں عرب اور عجم کے جھگڑے میں مارے گئے۔ احمد عمرو بن لیث کی طرف سے مرو کا گورنر تھا۔ عمرو بن لیث نے کسی امر پر ناراض ہو کر قید کر لیا اور بہ ہزار خرابی اصفہان بھیج دیا۔ احمد کسی طرح سے قید سے نکل بھاگا اور مرو پہنچ کر قبضہ کر لیا اور عمرو بن لیث کے نائب کو مرو میں گرفتار کر لیا۔

احمد بن سہل اور امیر اسماعیل: احمد بن سہل نے تھوڑے دنوں کے بعد امیر اسماعیل بن احمد کی حکومت کی اطاعت قبول کر لی اور اس کے زیر نیابت حکومت کرنے لگا۔ امیر اسماعیل نے اسے بخارا سے طلب کر کے اس کی عزت افزائی کی اور اس کی تدبیر، شجاعت اور اپنے سپہ سالاروں کے زمرہ میں داخل کر لیا۔ چنانچہ احمد اس وقت سے امیر اسماعیل کی خدمت میں رہا اور اس کے بعد اس کے بیٹے کی خدمت کرتا رہا۔ جب حسین بن علی نے نیشاپور میں امیر نصر بن احمد بن اسماعیل کی حکومت کے خلاف ۳۰۶ھ میں علم بغاوت بلند کیا تو امیر نصر نے اس بغاوت کے فرو کرنے پر احمد کو مامور کیا۔ چنانچہ احمد کو اس مہم میں کامیابی ہوئی۔ امیر نصر بن احمد نے اس خدمت کے صلہ میں نیشاپور کی حکومت پر مامور کیا۔

احمد بن سہل کا انجام: امیر نصر بن احمد نے تقرری کے وقت احمد بن سہل سے جو اقرار کیا تھا اس کا ایفا نہ کیا اور امیر نصر واس سے کشیدگی پیدا ہوئی اور احمد بن سہل نے جب دیکھا کہ ... تو نیشاپور پہنچ کر نصر کے نام کا خطبہ موقوف کر دیا اور خود ... اپنے نام کا سکہ کرانے اور خطبہ پڑھے جانے کی درخواست کی۔ پھر نیشاپور سے جرجان کی طرف آیا۔ جرجان میں قراتکین حکومت کر رہا تھا۔ دونوں حریفوں میں جنگ ہوئی۔ آخر احمد نے قراتکین کو شکست دے کر جرجان پر قبضہ کر لیا۔ پھر جرجان سے فارغ ہو کر مرو کی طرف قدم بڑھایا اور اس پر قابض ہو کر شہر پناہ کی تعمیر میں مصروف ہوا۔ امیر نصر کو جب ان واقعات کی اطلاع ہوئی تو اس نے اپنی فوج حمویہ بن علی کی ماتحتی میں بخارا سے احمد کی سرکوبی کے لئے روانہ کی۔ مرو رود میں احمد سے مقابلہ ہوا۔ جب ۳۰۷ھ میں معرکہ ہوا، انجام کار احمد کے ہمراہی جنگ سے بھاگ نکلے۔ احمد تنہا رہ گیا۔ اس کا گھوڑا تھک کر درد سے چور ہو گیا تھا۔ تب احمد نے مجبور ہو کر امن کی درخواست کی۔ لوگوں نے پہنچ کر گرفتار کر لیا اور پابزنجیر بخارا بھیج دیا۔ امیر نصر نے جیل میں ڈال دیا۔ وہ ماہ ذی الحجہ ۳۰۷ھ میں حالت قید میں مر گیا۔

لیلی بن نعمان دیلمی: لیلی بن نعمان دیلمی سرداران دیلم میں سے ایک نامور شخص اور اطروش کا ہم پیشہ تھا۔ حسن بن قاسم داعی نے اسے ۳۰۸ھ میں جرجان کی حکومت پر مامور کیا تھا۔ اطروش کی اولاد اسے اپنے خطوط میں "المؤید لدین اللہ المنتصر لآل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" سے خطاب کیا کرتی تھی۔ کریم، شجاع اور جنگ آزمودہ شخص تھا۔

لیلی کے جرجان پہنچنے کے بعد قراتکین نے جرجان پر فوج کشی کی۔ جرجان سے پندرہ کوس کے فاصلہ پر لیلی سے مقابلہ ہوا۔ پہلے ہی معرکہ میں قراتکین کو شکست ہوئی۔ میدان جنگ سے بھاگ کھڑا ہوا۔ اس کے غلام فارس نے لیلی سے [illegible]

پیادوں کے ساتھ اُن کی درخواست کی۔ لیلیٰ نے نہایت فراخ حوصلگی سے امن دیا کمال عزت و احترام سے پیش آیا اور اپنی بہن کا عقد اس سے کر دیا۔

لیلیٰ کا نیشاپور پر قبضہ: اس کے بعد ابوالقاسم بن حفص ہمشیرزادہ احمد بن سہل امن کا خواستگار ہوا اس نے امن حاصل کرنے کے بعد لیلیٰ کو نیشاپور پر فوج کشی کرنے کی ترغیب دی اس وقت نیشاپور میں قراتگین متعین تھا۔ رفتہ رفتہ فوج کی کثرت ہوئی رسد و غلہ و مال کی کمی سے مجبور ہو کر حسین بن قاسم داعی سے نیشاپور پر حملہ کرنے کی اجازت طلب کی۔ روبال کیا تھا حسین بن قاسم داعی نے اجازت دے دی۔ چنانچہ ماہ ذی الحجہ ۳۰۸ھ میں لیلیٰ نے نیشاپور کا رخ کیا اور پہنچتے ہی نیشاپور پر قبضہ کر لیا۔ داعی حسین بن قاسم کے نام کا خطبہ پڑھنا شروع کر دیا۔

معرکۂ طوس: امیر نصر نے اس واقعہ سے مطلع ہو کر لیلیٰ کو جنگ میں لانے کی غرض سے اپنے سرداران لشکر حمویہ بن علی و محمد بن عبید اللہ بلعمی، ابوجعفر صعلوک، خوارزم شاہ، سیمجور دواتی کی افسری میں فوجیں روانہ کیں۔ مقام طوس میں لیلیٰ سے معرکہ آرائی ہوئی۔ شروع جنگ میں حمویہ کے اکثر ہمراہی شکست کھا کر بھاگ نکلے مگر بقیہ سپہ سالاران امیر نصر میدان پر جمے رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد تمام لشکر نے مجموعی قوت سے دفعۃً حملہ کیا۔ لیلیٰ کے پاؤں اکھڑ گئے شکست کھا کر بھاگا آمد پہنچا۔

لیلیٰ دیلمی کا قتل: اتفاق سے بغرا خان بادشاہ ترک بھی جو امیر نصر کی فوج کی کمک پر آیا ہوا تھا آمد پہنچ گیا۔ اس نے لیلیٰ کو گرفتار کر کے حمویہ کے پاس اس کی گرفتاری کی اطلاع بھیجی۔ حمویہ نے ایک شخص کو اس کا سر اتارنے کے لئے بھیج دیا چنانچہ اس شخص نے لیلیٰ کے سر کو ماہ ربیع الاول ۳۰۹ھ میں اتار لیا اور بہ حفاظت تمام بخارا بھیج دیا۔ بقیہ سپہ سالاران دیلم جو لیلیٰ کے ہمراہ تھے یہ رنگ دیکھ کر گھبرا گئے امن کی درخواست کی۔ حمویہ نے اپنے سپہ سالاروں سے مخاطب ہو کر کہا اللہ جل شانہ نے آج تمہیں جبل و دیلم پر کامیاب کیا ہے مناسب ہے کہ ان کا خاتمہ کر کے ہمیشہ کی راحت حاصل کر لو۔ سپہ سالاران حمویہ کی حمیت نے قیدیان دیلم کا قتل گوارا نہ کیا اور اس کی رائے سے اتفاق نہ کیا۔ تب حمویہ نے ان لوگوں کو امن دیا۔ یہ وہی سپہ سالاران دیلم ہیں جنہوں نے بعد کو اطراف بلاد و ممالک اسلامیہ میں خروج کیا تھا اور جہانگیر جنگ برپا کر کے اکثر شہروں اور ممالک پر قبضہ کیا تھا۔ مثلاً اسفار، مرداویج، وشمگیر اور بنو بویہ وغیرہم۔ ان لوگوں کے حالات آئندہ حسب موقع تحریر کیے جائیں گے۔

قراتگین اور فارس: فارس جس نے لیلیٰ سے امن حاصل کیا تھا جرجان ہی میں قیام اختیار کیا اور وہیں اس واقعہ کے بعد جرجان کی حکومت پر رہا یہاں تک کہ قراتگین وارد جرجان ہوا۔ اس کے بعد غلام فارس نے حاضر ہو کر عفو تقصیر اور امن کی درخواست کی۔ قراتگین نے اسے امن دیا۔ مگر کسی وجہ سے ۳۱۰ھ میں اسے قتل کر کے جرجان سے واپس چلا آیا۔

سیمجور اور ابن الاطروش کی جنگ: جس وقت قراتگین نے اپنے غلام فارس کو ۳۱۰ھ میں قتل کر کے جرجان سے کوچ کیا ابوالحسین بن ناصر بن علی الاطروش علوی نے استرآباد سے جرجان کا قصد کیا اور پہنچتے ہی اس پر قابض ہو گیا۔ امیر سعید نے ابوالحسین کی جنگ پر سیمجور دواتی کو چار ہزار سواروں کی جمعیت سے روانہ کیا۔ جرجان سے ایک کوس کے فاصلہ پر پہنچ کر سیمجور نے پڑاؤ کیا۔ ابوالحسین آٹھ ہزار دیلمی پیادوں سے مقابلہ پر آیا۔ دونوں فریقوں میں گھمسان کی لڑائی شروع ہوئی۔ سیمجور نے اپنی فوج کے ایک حصہ کو کمین گاہ میں بٹھا دیا تھا۔ ان لوگوں نے خروج میں تاخیر کی جس سے سیمجور کو شکست اٹھا کر پسپا ہو

[illegible] نے تعاقب کیا اور [illegible] کے لشکری [illegible] میں مصروف ہو گئے [illegible]
[illegible] سے نکل کر [illegible] ابوالحسن [illegible] شکست [illegible]
[illegible] میں پہنچے۔ [illegible] کے بھائی [illegible] آملے۔

مرداویج کی [illegible] [illegible]

ماکان بن کاکی اس واقعہ کے بعد [illegible] نے وفات پائی۔ [illegible] ماکان بن کاکی [illegible] حالات بیان کئے جائیں گے۔

الیاس بن اسحاق کا خروج [illegible] اسحاق [illegible] کے بیٹے [illegible] سمرقند میں بغاوت [illegible]

الیاس کی شکست و پسپائی اس شکست کے بعد الیاس نے ابوالفضل بن ابو یوسف صاحب [illegible] سے امداد [illegible] قیام اختیار کیا۔

[illegible]

صعلوک کی سرکشی و قتل: خلیفہ مقتدر نے رے کی حکومت پر یوسف بن ابی الساج کو مامور کیا تو چنانچہ ۳۱۱ھ میں یوسف نے رے کی طرف کوچ کیا اور پہنچتے ہی احمد بن علی برادر صعلوک کے قبضہ سے رے کو نکال لیا۔ صعلوک نے اس واقعہ سے تنگ رے کو چھوڑ کر دارالخلافت بغداد کا راستہ اختیار کیا تھا۔ خلافت مآب نے صعلوک کو رے کی سند حکومت عطا کی۔ رے پہنچ کر کچھ عرصہ بعد صعلوک نے علم خلافت کی مخالفت پر کمر باندھی اور باغی ہو کر ماکان بن کاکی سپہ سالار دیلم اور اطروش سے جو کہ طبرستان اور جرجان میں متغلب تھے مل گیا۔ خلیفہ مقتدر نے اس کی سرکوبی پر یوسف بن ابی الساج کو مامور کیا۔ یوسف اور صعلوک کی لڑائیاں ہوئیں بالآخر یوسف نے اسے قتل کر کے رے پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد خلیفہ مقتدر نے ۳۱۴ھ میں یوسف کو طلب کر کے واسط کی جانب جنگ قرامطہ پر بھیج دیا اور رے کی حکومت پر سعید نصر بن احمد کو مقرر فرمایا۔ سعید رے پر قبضہ کرنے کے لئے بڑھا۔

سعید نصر سامانی کا رے پر قبضہ: رے پر اس وقت یوسف بن ابی الساج کا ایک غلام فاتک بطور نائب حکومت کر رہا تھا۔ سعید نصر سامانی اوائل ۳۱۴ھ میں رے کی جانب روانہ ہوا کوہ قارن پر قیام کیا جس وقت کوہ قارن تک پہنچا ابو نصر طبری نے کوہ قارن سے گزرنے نہ دیا۔ سعید نصر نے تیس ہزار دینار دے کر ابو نصر طبری کو راضی کر لیا اور جبال قارن کو عبور کر کے رے پہنچا۔ فاتک نے سعید نصر کی آمد کی خبر پا کر رے چھوڑ دیا۔ سعید نصر نے رے پر نصف جمادی الاول میں قبضہ کر لیا اور دو ماہ قیام کر کے بخارا کی جانب واپس ہوا۔

سعید نصر کی وفات: سعید نصر نے واپسی کے وقت رے پر محمد بن علی صعلوک کو نائب مقرر کیا تھا اس نے شعبان ۳۱۶ھ تک رے میں قیام کیا پھر اتفاق سے بیمار ہو گیا بیماری میں حسن داعی اور ماکان بن کاکی کو لکھ بھیجا کہ آپ لوگ رے تشریف لائیے میں جاں بلب ہوں تاکہ رے آپ کے حوالے کر دوں چنانچہ حسن داعی اور ماکان دیلمی آئے اور محمد بن علی صعلوک نے رے ان کے حوالے کر کے رے چھوڑ دیا اور راہ میں بمقام دامغان انتقال کر گیا۔

معرکہ ساریہ: اس وقت سے حسن داعی رے کا مستقل حکمران ہو گیا اس کے بعد اس نے قزوین، زنجان، ابہر اور قم پر بھی قبضہ کر لیا ان مہمات میں ماکان اس کی رکاب میں تھا اسی اثناء میں اسفار نے طبرستان پر قبضہ حاصل کر لیا تھا۔ چنانچہ داعی حسن اور ماکان نے اسفار پر فوج کشی کی۔ ساریہ میں دونوں فریقوں کا مقابلہ ہوا۔ میدان اسفار کے ہاتھ رہا حسن داعی شکست کھا کر بھاگا اور جنگ کے دوران میں مارا گیا جیسا کہ اوپر علویہ طبرستان کے ضمن میں تحریر کیا جا چکا ہے۔

اسفار بن شیرویہ: اسفار بن شیرویہ سرداران دیلم میں سے تھا اور ماکان بن کاکی کے مصاحبوں اور اتباع میں سے تھا۔ جیسا کہ آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ ابو الحسن بن اطروش نے ماکان بن کاکی کو استر آباد کی حکومت پر مامور کیا تھا اور دیلمیوں نے اسے میر و سردار بنا لیا تھا اور اس نے جرجان پر قبضہ کر لیا تھا اس کے بعد طبرستان کو بھی دبا لیا اور اپنی جانب سے اپنے بھائی ابو الحسن بن کاکی کو جرجان کی حکومت پر مامور کیا۔ اسفار بن شیرویہ اس کے سپہ سالاروں میں تھا۔ ابو الحسن کی کسی بات سے ناراض ہو کر ماکان سے علیحدہ ہو کر ۳۱۵ھ میں بکر بن محمد الیسع کے پاس نیشاپور چلا آیا۔ بکر بن محمد نے اسفار کو جرجان پر قبضہ کرنے کے لئے بھیج دیا اس سے جرجان میں ایک گونہ اضطراب پیدا ہو گیا۔

اطروشی کا جرجان و طبرستان پر قبضہ: ماکان بن کالی نے جرجان میں ابوعلی بن الاطروش کو اپنے بھائی ابوالحسن کی زیر نگرانی میں [illegible] ابوعلی الاطروش نے موقع پا کر [illegible] قتل کر [illegible] جرجان پر قابض ہو گیا۔ چونکہ [illegible] ماکان کا [illegible] بن شیرویہ [illegible] حمایت اور ماکان کی روک تھام کے لئے [illegible] اور اس کو شکست دے کر طبرستان تک تعاقب کرتے چلے گئے۔ [illegible] خراسان [illegible] طبرستان پر قبضہ کر لیا [illegible]

ماکان کی طبرستان پر فوج کشی: اس کے بعد ابوعلی الاطروش کا جرجان میں انتقال ہو گیا۔ ماکان نے اس سے موقع [illegible] طبرستان پر فوج کشی کی [illegible] طبرستان پر ماکان کا قبضہ ہو گیا [illegible] جرجان [illegible] قبضہ حاصل کر لیا [illegible] امیر سعید نصر بن احمد والی خراسان کے نام کا خطبہ پڑھتا تھا۔

ابوجعفر علوی کی گرفتاری: [illegible] الاطروش [illegible] ابوجعفر علوی کا [illegible] ہارون [illegible] موقع پا کر [illegible] ابوجعفر [illegible] گرفتار کر کے بخارا بھیج دیا اور قید کر دیا۔

اسفار کی سرکشی اور اطاعت: ان واقعات سے اسفار کے قدم حکومت پر مستقل طور سے جم گئے [illegible] امیر سعید نصر بن احمد والی خراسان [illegible] بغاوت کا اعلان کر دیا۔ امیر سعید [illegible] اسفار سے جنگ [illegible] اسفار کے وزیر [illegible] اسفار نے اس رائے کے مطابق امیر سعید نصر کی حکومت کی اطاعت قبول کی اور ادائے خراج کی تمام شرطیں منظور کیں۔

اسفار کا خاتمہ: [illegible] مرداویج [illegible] مقابل ہو گیا۔ [illegible] ماکان [illegible] اسفار کو شکست ہوئی اور جنگ کے دوران اسفار مارا گیا۔ مرداویج نے اس کے تمام مقبوضات پر قبضہ کر لیا جیسا کہ [illegible] کے حالات میں تحریر کیا جا چکا ہے۔

مرداویج اور ماکان کی جنگ: مرداویج اسفار کے مرنے کے بعد [illegible] طبرستان [illegible] کے لئے [illegible] ماکان نے امیر سعید سے امداد کی درخواست کی۔ امیر سعید نے ابوعلی بن محمد [illegible]

روانہ کیا۔ مرداویج نے ماکان اور ابوعلی دونوں کو شکست دے دی' اب علی اپنا سا منہ لے کر نیشاپور چلا آیا اور ماکان نے خراسان کا راستہ لیا۔[1]

ابوسعید نصر اور ابوزکریا یحییٰ: امیر سعید نصر بن احمد سامانی تخت حکومت پر متمکن ہو کر اپنے بھائیوں سے مشتبہ ہو گیا۔ اس کے تین بھائی تھے ابوزکریا یحییٰ' ابوصالح منصور اور ابواسحاق ابراہیم یہ سب امیر احمد بن اسمٰعیل سامانی کے بیٹے تھے امیر سعید نصر ان تینوں بھائیوں کو گرفتار کر کے بخارا میں قید کر دیا اور چند محافظوں کو ان کی نگرانی پر مامور کیا۔ جس وقت امیر سعید نے ۳۱۷ھ میں نیشاپور کی طرف کوچ کیا تو یہ لوگ ابوبکر اصفہانی خباز کی سازش سے (نانبائی) جو کہ انہیں کھانا کھلانے کے لئے جیل میں جاتا تھا جیل سے نکل آئے۔

ابوزکریا کی امارت کی بیعت: ابوبکر خباز ایک چلتا پرزہ شخص تھا۔ اس نے پہلے لشکریوں کو ملایا اور ان لوگوں کا حامی تھا کر ان کے حقوق کا اظہار کیا۔ جب لشکریوں نے ان کے حقوق شاہی تسلیم کرنے اور جمعہ کے دن ان کے ساتھ ہو کر خروج کیا تو ابوبکر خباز جیل خانہ میں شب جمعہ کے دن داخل ہوا۔ دستور یہ تھا کہ جیل خانہ کا دروازہ جمعہ کے دن عصر کے وقت تک کھلا کرتا تھا رات وہیں تینوں قیدیوں کے ساتھ بسر کی۔ لشکر کے ملانے اور ان کے مجتمع کرنے کے حالات بتلائے۔ صبح ہوئی تو جمعہ سے قبل دربانوں کے پاس گیا' بہت سے روپے دے کر کہنے لگا کہ بھائی دروازہ کھول دو کہ جمعہ قضا ہو۔ دربانوں نے دروازہ کھول دیا۔ دروازہ کا کھلنا تھا کہ ہنگامہ برپا ہو گیا۔ لشکر کے چند سپاہی جو حملہ کے لئے پہلے سے تیار کر لئے گئے تھے دربانوں پر ٹوٹ پڑے اور انہیں گرفتار بھی کر لیا۔ امیر احمد کی اولاد کو تمام ان علویوں' دیلمیوں اور دیگر مشکل قیدیوں کے ساتھ جیل سے نکال لائے۔ تمام سپہ سالاروں اور فوج نے ساتھ دیا۔ اس تحریک میں یحییٰ جنگلی ان معاملات میں زیادہ پیش پیش تھا۔ اور اہل شہر نے کمال جوش و مسرت سے ابوزکریا یحییٰ کی امارت کی بیعت کی اور سب نے متفق ہو کر امیر سعید نصر کا خزانہ اور دارالامارت لوٹ لیا ابوزکریا یحییٰ نے ابوبکر خباز کو اپنے خاص مصاحبوں میں داخل کر لیا۔

ابوبکر خباز کا انجام: اس واقعہ کی اطلاع امیر سعید کو ہوئی تو اس نے نیشاپور سے بخارا کی جانب کوچ کیا ابوبکر محمد بن مظفر امیر لشکر خراسان ان دنوں جرجان میں مقیم تھا جب اسے اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو اس نے ماکان کو بلا کر اس سے سسرالی رشتہ قائم کر لیا اور نیشاپور کی حکومت دے کر اس کی اعانت و حفاظت کی ہدایت کی۔ ماکان نے نیشاپور کی جانب کوچ کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ امیر سعید نصر نیشاپور سے بخارا کی طرف روانہ ہو گیا تھا اور ابوزکریا یحییٰ نے نہر پر ابوبکر خباز کو مامور کر دیا تھا۔ چنانچہ ابوبکر نے امیر سعید کو نہر عبور کرنے سے روکا لڑائی چھڑ گئی۔ امیر سعید نے ابوبکر کو شکست دے کر گرفتار کر لیا اور فتح کا جھنڈا لئے ہوئے بخارا میں داخل ہو گیا جس تنور میں ابوبکر خباز روٹیاں پکایا کرتا تھا اسی میں امیر سعید نے اسے ڈال دیا وہ جل کر خاکستر ہو گیا۔

ابوزکریا یحییٰ اور قراتکین: اس شکست کے بعد ابوزکریا یحییٰ نے سمرقند جا کر قیام کیا پھر وہاں سے بھی دل برداشتہ ہو کر طرف صغانیان کا راستہ لیا' ان دنوں یہاں پر ابوعلی بن احمد بن ابی بکر محمد بن مظفر سپہ سالار افواج خراسان مقیم تھا یحییٰ

---

[1] یہ کل واقعات ۳۱۶ھ کے ہیں۔ دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۸ صفحہ ۷۰۔

اطراف مضافات سے لڑ کر قدم بڑھایا۔ جوینی امیر شیخ کو معزول کیا۔ قراتگین ایک ہزار اطاعت کی غرض سے حاضر ہوا اور اس کے ساتھ ساتھ مرو کی طرف گیا۔ جب محمد بن مظفر روانہ نیشاپور ہوا تو شیخ نے اس سے خط و کتابت کر کے ساتھ ہو لیا۔

محمد بن مظفر کی فتوحات۔ محمد اس کے بعد محمد بن مظفر نے ابن مالک کو نیشاپور میں اپنا نائب مقرر کر کے ادھر کا خیال ظاہر کر کے بخارا کی طرف روانہ ہوا۔ تھوڑی دور چل کر مڑ گئے۔ سرخس سے ہرات کی طرف نہایت تیزی سے بڑھا اور دونوں شہروں پر قابض ہو گیا۔ اس کے بعد ہرات سے براہ غرجستان صغانیان کی طرف قدم بڑھایا۔ یہ نقل و حرکت دیکھ کر یحییٰ کو محمد کی مخالفت کا خطرہ پیدا ہوا۔ تب فوج اس کی روک تھام کے لئے روانہ کی۔ درمیان راہ میں مڈبھیڑ ہوئی۔ محمد نے اس فوج کو شکست دے کر غرجستان سے کوچ کیا اور اپنے بیٹے ابو علی کو صغانیان سے اپنی کمک پر بلا بھیجا۔ ابو علی نے ایک تازہ دم فوج اپنے باپ کی مدد کو بھیج دی۔ محمد نے بلخ کا قصد کیا۔ بلخ میں منصور قراتگین حکمرانی کر رہا تھا۔ دونوں حریفوں کا مقابلہ ہوا۔ سخت اور خونریز جنگ کے بعد محمد کو فتح ہوئی۔ منصور شکست کھا کر جوزجان چلا گیا اور محمد کامیابی حاصل کر کے صغانیان سے آ کر اپنے بیٹے سے ملا۔ ان واقعات سے امیر سعید نصر کو اطلاع ہوئی۔ امیر سعید نصر نے محمد کی بہت تعریف کی اور خوش ہو کر بلخ اور طخارستان کی حکومت عطا کی۔ محمد نے ان صوبجات پر اپنی طرف سے اپنے بیٹے ابو علی کو مامور کیا اور خود امیر سعید نصر کی خدمت میں چلا گیا۔

یحییٰ اور منصور کی اطاعت۔ ان واقعات نے یحییٰ اور منصور کی کمر ہمت توڑ دی۔ اپنے بھائی امیر سعید نصر کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی کے خواستگار ہوئے اور تھوڑے عرصہ بعد انتقال کر گئے۔ باقی رہا ابراہیم وہ دارالخلافت بغداد چلا گیا اور پھر بغداد سے موصل چلا گیا۔ قراتگین نے مقام بست میں وفات پائی۔ سارا فتنہ و فساد فرو ہو گیا۔ حکومت و سلطنت کا شیرازہ بندھ گیا۔

جعفر بن ابو جعفر کی اطاعت۔ جعفر بن ابو جعفر بن داؤد سلطین سامانیہ کی جانب سے ختل کا گورنر تھا۔ امیر سعید نصر کو اس کی جانب سے کچھ شبہ پیدا ہوا۔ ابو علی احمد بن ابو بکر محمد بن مظفر کو جعفر پر فوج کشی کرنے کی غرض سے لکھ بھیجا۔ ابو علی اس وقت صغانیان میں تھا۔ ابو علی نے فوجیں مرتب کر کے جعفر پر فوج کشی کر دی اور لڑ بھڑ کر جعفر کو شکست دی اور گرفتار کر کے بخارا لے آیا اور قید کر دیا۔ جب فتنہ بپا ہوا اور یحییٰ ابو محمد کی سازش سے باہر نکل آیا جب گھر کی چار دیواری سے نکلا تو جعفر بھی یحییٰ کے ساتھ رہا۔ جب اس نے یحییٰ کے حالات خراب دیکھے تو اجازت حاصل کر کے ختل چلا گیا اور وہاں پہنچ کر امیر سعید نصر کی حکومت کی اطاعت قبول کر لی جس سے آخر دم تک اس کی جان و مال محفوظ رہی۔

ابن مظفر کی گرفتاری۔ ابو بکر محمد بن مظفر امیر سعید نصر کی طرف سے جرجان کا گورنر تھا۔ جب رے میں مرداویج کی حکومت کا قیام مستحکم ہو گیا اور اس نے جرجان پر فوج کشی کی تو ابن مظفر جرجان کو چھوڑ کر امیر سعید نصر کی خدمت میں نیشاپور چلا آیا۔ امیر سعید نے خبر پا کر فوجیں مرتب کر کے جرجان کی طرف بڑھا۔

مرداویج کی سرکشی و مخالفت۔ محمد بن عبید اللہ بلعمی وزیر سلطنت سامانیہ نے مطرف بن محمد وزیر مرداویج کو اپنی

[illegible]

قبضہ کر لیا۔ مرداویج نے مطرف کو قتل کرا دیا تب محمد بن عبیداللہ نے مرداویج کو ایک نہایت ہی نصیحت آمیز خط لکھا جس میں امیر سعید نصر کے احسانات کا ذکر کر کے لکھا کہ تم جو اس سے قبل الجبال پر قابض ہو گئے ہو تو تم امیر سعید نصر سے محبت کر لو ورنہ تمہاری خیر نہیں ہے۔ اس خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ تمہارے جو بھائی پر فخر کرنے کا موقع تمہارا اور یہ مطرف تھا جسے تم نے قتل کی سزا دی۔ مرداویج اس خط کو پڑھ کر اس قدر متاثر ہوا کہ اس نے جرجان سے ہاتھ اٹھا لیا اور آئندہ جنگ نہ کرنے کا امیر سعید سے عہد کر لیا۔ امیر سعید نصر نے جرجان سے فوج ہٹا کر خود وہاں انتظام کیا جو سب کو معلوم ہوا۔ محمد بن المظفر ۳۲۱ھ میں تمام عمر بخارا میں رہا اور ماوراء النہر پر مقرر رہا اور اپنے کمال لیاقت سے نظم و نسق کا کام انجام دے کر اپنے دور حکومت کو یادگار بنا کر تمام دور ہو گئے۔

محمد بن الیاس: محمد بن الیاس امیر نصر کے اراکین دولت میں سے تھا کسی بات پر امیر سعید نے ناراض ہو کر محمد بن الیاس کو قید کر دیا پھر محمد بن عبیداللہ بلعمی کی سفارش پر رہا کر دیا۔ محمد بن مظفر نے اسے جرجان بھیج دیا۔ محمد بن الیاس نے جرجان پہنچ کر بے وفائی کی۔ اس وقت یحییٰ اور اس کے بھائیوں نے امیر سعید نصر کے خلاف علم بغاوت بلند کیا یہ بھی ان میں شامل ملکوں سے جا ملا اور بغاوت میں شریک ہو گیا۔ نیشاپور میں یحییٰ نے اس کو اپنا نائب بنایا۔ جب امیر سعید نے ان لوگوں پر حملہ کیا تو یحییٰ سے علیحدہ ہو کر کرمان چلا گیا اور کرمان پر قابض ہو گیا۔ پھر کرمان سے نکل کر دیلمیوں کی طرف چلا گیا اس وقت ملک فارس کی حکومت یاقوت کے قبضہ اقتدار میں تھی۔

محمد بن الیاس اور ماکان کی جنگ: محمد بن الیاس کی طاقت روز بروز ۳۲۱ھ تک بڑھتی گئی اور قوت سے بڑھ جانے کے بعد اس نے ملک حاصل کرنے کے لئے محمد یاقوت کی کمزوری سے فائدہ اٹھا لیا تب محمد بن الیاس کرمان کی جانب واپس ہوا۔ اس وقت امیر سعید نے اپنے ... ماکان بن کاکی کو ایک عظیم فوج کے ساتھ ۳۲۲ھ میں کرمان کے فتح کرنے کے لئے بھیجا۔ چنانچہ محمد بن الیاس کی ماکان سے سخت لڑائی ہوئی۔ محمد بن الیاس کو شکست ہوئی اور ماکان نے امیر سعید کی نیابت میں کرمان پر قبضہ کر لیا۔ محمد بن الیاس شکست اٹھا کر چلا گیا۔ پھر جب ماکان کرمان سے واپس چلا گیا جیسا کہ ہم آگے تحریر کریں گے تو محمد بن الیاس پھر کرمان کی طرف واپس چلا آیا۔

امیر سعید نصر کا فرمان: امیر نصر نے مرداویج کے قتل کے بعد اپنے قریب ماکان کے نام ایک فرمان ابو المظفر کی طرف سے لکھا اور جرجان کی جانب بڑھنے کا حکم دیا۔ ماکان کرمان سے مسافت طے کرتے ہوئے جرجان پہنچا۔ معلوم ہوا تھا کہ محمد بن مظفر نیشاپور پر قابض ہو گیا تھا اور ماکان کے پہنچنے سے پہلے لشکر کو شکست دے چکا تھا۔ اس وجہ سے ماکان اس جنگ سے دل برداشتہ ہو کر نیشاپور میں مقیم ہو گیا۔ امیر سعید نصر نے اس سند حکومت ماکان کو عطا کی۔ یہ واقعہ ۳۲۴ھ کا ہے۔

آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ محمد بن الیاس نے ماکان کی واپسی کے بعد کرمان پر دوبارہ قبضہ کر لیا تھا چنانچہ امیر سعید اس کی طرف سے بے فکر ہو کر ملکی مہمات میں مصروف ہو گیا۔ آخر کار محمد بن الیاس کرمان پر عرصہ دراز تک قابض ہو گیا۔

ماکان کی بغاوت جب باغیوں نے جرجان پر قبضہ کرلیا اور ماکان نیشاپور میں تھا تو [illegible] نیشاپور کی حکومت وہاں رہی تھی تو تھوڑے دن بعد یحییٰ انتقال کرگیا۔ محمد بن مظفر سپہ سالار افواج سامانیہ ماوراء النہر کی خبر ملی تو اس نے ماکان کو فوراً نیشاپور روانہ کیا۔ جرجان پر قبضہ کرلینے کے لئے [illegible]۔ ماکان نے چند روز قیام کیا اس کے بعد نیشاپور سے نکل کر اسفرائین کی طرف چلا اور وہاں سے ایک فوج جرجان پر قبضہ کرنے کے لئے روانہ کی۔ چنانچہ اس فوج نے پہنچ کر جرجان پر قبضہ کرلیا۔ قبضہ جرجان کے بعد ماکان نے [illegible] مخالفت اور سرکشی کا اعلان کردیا۔ اس وقت محمد بن مظفر نیشاپور چلا آیا تھا۔ ماکان نے اس کی فوج کی کمی کا احساس کر کے نیشاپور کی طرف قدم بڑھایا۔ چونکہ محمد بن مظفر کو ماکان کے ارادے کی خبر پہنچی اور وہ جنگ کے لئے تیار نہ تھا اس وجہ سے نیشاپور کو چھوڑ کر سرخس چلا آیا اور ماکان رمضان ۳۲۲ھ میں نیشاپور میں داخل ہوا۔ پھر [illegible] سامانی افواج جمع ہوکر یلغار کرکے نیشاپور سے روانہ ہوا۔

ابوعلی بن ابوبکر محمد ابوبکر محمد بن مظفر بن محتاج والئ خراسان امیر سعید نصر کے نامور سرداروں میں سے تھا اور ۳۲۱ھ سے خراسان کی گورنری پر مامور تھا جب ۳۲۷ھ کا دور آیا ابوبکر محمد بیمار ہوگیا اور اس کی بیماری نے طول پکڑا تو امیر سعید نے [illegible] بیٹے ابوعلی کو اصفہان [illegible] سے طلب کرکے بخارا طلب کرلیا۔ ابوبکر محمد نیشاپور سے کچھ منزل کی مسافت پر اپنے بیٹے سے ملا اور اس کو ضروری ہدایات اور نظام سلطنت کے اصول سمجھا کر بخارا چلا گیا۔

جرجان کی فتح ابوعلی اس وقت نیشاپور میں داخل ہوکر چند ہی [illegible] ماہ محرم ۳۲۸ھ میں جرجان کی طرف کوچ کیا اس وقت جرجان پر ماکان کا قبضہ تھا اور یہ امیر سعید نصر کی حکومت سے باغی تھا۔ ماکان نے اگرچہ جرجان کے گردونواح کے چشموں اور کنوؤں کا پانی خراب کردیا تھا مگر ابوعلی اس سے بے پروا ہوکر ان چشموں اور منزلوں سے گزر کر جرجان تک پہنچا۔ ماکان نے قلعہ بند ہوکر [illegible] محاصرہ کرلیا اور نہایت سختی سے رسد و کمک کی آمد بند کردی۔ ماکان نے مجبور ہوکر وشمگیر سے امداد طلب کی۔ وشمگیر اس وقت رے میں تھا۔ اس نے اپنے سپہ سالاروں میں سے ایک سپہ سالار کو اس کی کمک پر روانہ کیا۔ اس سپہ سالار نے جرجان کے قریب پہنچ کر دونوں فریقوں میں صلح کی گفتگو شروع کردی اور چار ماہ محاصرہ کے بعد صلح کی شکل قائم ہوئی ماکان جرجان چھوڑ کر طبرستان چلا گیا۔ ابوعلی نے ۳۲۸ھ میں جرجان پر قبضہ کرلیا اور اپنی جانب سے ابراہیم بن سیمجور دواتی کو مامور کیا۔

ابوعلی کی رے پر فوج کشی ابوعلی نے جرجان پر قبضہ کرنے کے بعد اس کا نظام حکومت درست کرکے اپنی جانب سے ابراہیم بن سیمجور دواتی کو مامور کیا اور سامان جنگ و سفر درست کرکے ماہ ربیع الاول ۳۲۹ھ میں رے کا قصد کیا اس وقت رے پر وشمگیر بن زیار [illegible] تھا۔ اس نے اپنے بھائی کے بعد اس صوبہ پر قبضہ کرلیا تھا عمادالدولہ اور رکن الدولہ پسران بویہ ابوعلی کو رے پر قبضہ کرلینے کی تحریک و ترغیب دے رہے تھے اور فوجی امداد بھی دینے کا وعدہ کرتے تھے [illegible] اس وقت ابوعلی [illegible] اس وقت رے پر حکومت [illegible] رے میں قیام [illegible] سامانی حکومت [illegible]۔ الغرض ابوعلی ان لوگوں کی ترغیب سے رے پر قبضہ کرنے

۱؎ [illegible]

خیال سے روانہ ہوا۔

ابو علی کا رے پر قبضہ: وشمگیر نے اس سے مطلع ہو کر ماکان بن کاکی کو لکھ بھیجا اور امداد طلب کی ماکان فوجیں مرتب کر کے طبرستان سے روانہ ہوا۔ ادھر ابو علی رے کے قریب آ پہنچا۔ رکن الدولہ اور عماد الدولہ کی امدادی فوجیں بھی آ گئیں۔ اطراف رے میں دونوں حریفوں کا مقابلہ ہوا۔ وشمگیر شکست کھا کر طبرستان کی طرف بھاگا اور وہیں پہنچ کر قیام اختیار کیا۔ ماکان سینہ سپر ہو کر میدان جنگ میں لڑتا رہا۔ آخر کار اسے ایک تیر آ کر لگا جس سے ماکان نے تڑپ کر جان دے دی۔ فوج میں بھگدڑ مچ گئی فتح مند گروہ نے لوٹ مار شروع کر دی۔ ابو علی فتح مندی کا جھنڈا لئے ہوئے ۳۲۹ھ میں رے میں داخل ہوا اور ماکان کا سر قیدیان جنگ کے ساتھ دارالسلطنت بخارا روانہ کر دیا۔

وشمگیر کی اطاعت: اس شکست کے بعد وشمگیر طبرستان ہی میں مقیم رہا۔ یہاں تک کہ اس نے بھی خوف سامانی کی اطاعت قبول کر لی ۳۳۰ھ میں خراسان آیا اور قیدیان جنگ کے واپس بھیجے کی درخواست کی۔ امیر سعید نصر نے قیدیوں کو اس کی درخواست کے مطابق رہا کر دیا اور مقتولین کا سر بخارا ہی میں رہ گیا۔ دارالخلافت بغداد نہیں بھیجا گیا۔

ابو علی کا بلاد جبل پر قبضہ: ابو علی گورنر خراسان نے رے پر قبضہ کر لینے کے بعد امیر سعید نصر کی حکومت کے تحت حکمرانی شروع کر دی۔ نظم و نسق درست کر کے ایک فوج کو بلاد جبل سر کرنے کے لئے روانہ کیا اس فوج کو اس مہم میں کامیابی ہوئی۔ پھر ابو علی نے رفتہ رفتہ زنجان، ابہر، قزوین، قم، کرخ، ہمدان، نہاوند، دینور کو حدود حلوان تک کسی کو بزور تیغ کسی کو مصالحت سے فتح کر کے اپنے دائرہ حکومت میں داخل کر لیا۔ عمال مقرر کئے خراج وصول کیا۔

ساریہ کی مہم: حسن بن فیرزان ماکان بن کاکی کا چچا زاد بھائی اس وقت ساریہ میں تھا۔ وشمگیر اسے ایک مدت سے اپنا مطیع بنانا چاہتا تھا اور حسن انکاری جواب دے رہا تھا۔ وشمگیر نے ابو علی سے شکست اٹھا کر حسن کے زیر کرنے کے ارادہ کیا اور اپنے اس ارادہ کو پورا کرنے کی غرض سے فوجیں مرتب کر کے ساریہ پر چڑھائی شروع کر دی اور محاصرہ کر کے ساریہ پر قبضہ کر لیا حسن بحال پریشان کسی طرح اپنی جان بچا کر ابو علی کی خدمت میں پہنچا اپنی سرگزشت بیان کر کے امداد کا خواستگار ہوا چنانچہ ابو علی نے اپنا لشکر مرتب کر کے حسن کی کمک پر کمر باندھی اور کوچ و قیام کرتا ہوا ساریہ پہنچا۔ وشمگیر اس وقت تک ساریہ میں مقیم تھا ابو علی نے ۳۳۱ھ میں وشمگیر پر ساریہ میں محاصرہ ڈال دیا اور نہایت سختی سے لڑائی جاری کر دی بالآخر وشمگیر نے مصالحت کی درخواست کی ابو علی نے امیر سعید نصر سامانی کی اطاعت کا اقرار لے کر مصالحت کر لی اور اس کے بیٹے سالار کو بطور رہن اپنی خدمت میں رکھ لیا۔ جمادی الاخر ۳۳۱ھ میں مہم ساریہ سے فارغ ہو کر ابو علی نے جرجان کی جانب کوچ کیا۔ جرجان پہنچ کر امیر سعید نصر کی وفات کی خبر سنی فوراً خراسان کی جانب کوچ کر دیا۔

حسن بن فیرزان کی بغاوت: امیر سعید نصر کی وفات اور ابو علی کے خراسان کی جانب واپس ہونے سے حسن کو بغاوت کا موقع مل گیا نہایت بے باکی سے ابو علی کے لشکر گاہ کو لوٹ لیا اور وشمگیر کے بیٹے سالار کو جو ابو علی کے پاس رہن تھا لے کر جرجان آیا اور اس پر قابض ہو گیا ادھر وشمگیر نے رے کی جانب قدم بڑھایا اور کمال تیزی سے رے پر قبضہ کر لیا اس کے بعد حسن نے وشمگیر سے خط و کتابت کا سلسلہ جاری کیا اور ملانے کی غرض سے سالار ابن وشمگیر کو وشمگیر کے پاس بھیج دیا۔ وشمگیر

نے حسن کی تحریر کے مطابق لشکر خراسان کے مقابلہ پر امداد دینے کا وعدہ لیا اور ملک گیری کی ترغیب دی۔

رکن الدولہ بن بویہ کی رے پر فوج کشی: وشمگیر کے قبضہ رے کے بعد بنو بویہ کو یہ فکر لاحق ہوئی کہ وشمگیر کی فوج اور مال کی قلت سے جو کہ ابو علی سے جنگ کی وجہ سے محسوس ہو رہی ہے فائدہ اٹھایا جائے۔ اس بنا پر رکن الدولہ بن بویہ نے رے پر فوج کشی کی۔ وشمگیر مقابلہ پر آیا اور شکست اٹھا کر بھاگا۔ اس کے اکثر ہمراہی رکن الدولہ سے امن حاصل کر کے اس کے لشکر میں داخل ہو گئے۔ وشمگیر خائب و خاسر طبرستان کی جانب روانہ ہوا۔ حسن بن فیرزان کو اس کی خبر لگی تو وہ بھی وشمگیر سے اپنی پرانی عداوت نکالنے پر تل گیا۔ فوج کے چند دستے لے کر روک ٹوک کے لئے میدان میں آیا۔ وشمگیر کے بقیہ ہمراہیوں میں سے اکثر نے حسن سے امن حاصل کر کے اپنی جان بچائی۔ وشمگیر نے شکست کھا کر خراسان کا راستہ لیا۔ انہیں واقعات سے حسن اور رکن الدولہ میں خط و کتابت کا سلسلہ جاری ہوا اور رکن الدولہ نے حسن کی بیٹی سے عقد کر لیا جس کے بطن سے فخر الدولہ علی پیدا ہوا۔

امیر سعید نصر کی وفات: ماہ رجب ۳۳۱ھ میں امیر سعید نصر والی خراسان و ماوراء النہر بعارضہ سل بیمار ہوا۔ تیرہ مہینہ بیمار رہ کر ماہ شعبان میں اپنی حکومت کے تیس سال پورے کر کے راہ گزار عالم آخرت ہوا۔ حلیم کریم اور عاقل تھا۔ مرض الموت میں اس نے نہایت سچائی سے اللہ تعالیٰ کی جانب رجوع کیا تھا۔

باب: ۷

امیر نوح بن امیر سعید نصر

ابوالفضل محمد بن احمد: امیر سعید کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا نوح تخت حکومت پر متمکن ہوا۔ علم و کرم میں یہ بھی اپنے باپ کا سچا جانشین تھا۔ اس کی امارت و حکومت کی لوگوں نے بیعت کی۔ امیر حمید کا لقب اختیار کیا۔ اس کے باپ کے مشہور سرداروں میں ابوالفضل محمد بن احمد حاکم قلمدان وزارت کا مالک ہوا۔ ملک کا انتظام، گورنروں کا رد و بدل، عزل و نصب اسی کی رائے سے ہوتا تھا۔

ابوالفضل بن حمویہ: مرحوم امیر سعید نصر نے اپنے بیٹے اسماعیل کو ابوالفضل بن حمویہ کی زیر نگرانی بخارا کی حکومت پر مامور کیا تھا۔ ابوالفضل ہی اسماعیل کے تا زندگی تک قبضہ کا انتظام کرتا تھا۔ یہی وجہ ہے اس سے اور نوح سے چشمک تھی۔ اتفاق سے اسماعیل اپنے باپ کی زندگی میں مر گیا۔ امیر سعید نصر متمکن ہوا تو ابوالفضل نے بخارا سے نکل کر جیحون عبور کیا اور آمد پہنچا۔ ابوعلی اس وقت چغانیہ میں تھا۔ ابوالفضل اور ابوعلی میں دامادی کا رشتہ تھا۔ ابوالفضل نے اپنے حالات لکھے اور یہ لکھا کہ میں تمہارے پاس آنا چاہتا ہوں۔ ابوعلی نے اپنے پاس آنے سے روک دیا۔ اس کے بعد امیر نوح نے اپنے خط خاص سے امان نامہ لکھ کر ابوالفضل کے پاس بھیج دیا۔ جب وہ حاضر خدمت ہوا تو کمال عزت و احترام سے پیش آیا اور سمرقند کی سند حکومت عطا کی۔ ابوالفضل بن حمویہ وزیر السلطنت ابوالفضل محمد بن احمد حاکم سے موافقت نہ رکھتا تھا اور نہ اس کے احکام کا لحاظ کرتا تھا اسی وجہ سے وزیر السلطنت اس سے کشیدہ رہا کرتا تھا۔ غرض کہ دونوں کے دلوں میں ایک دوسرے کی طرف سے کدورت اور رنجش بھری ہوئی تھی۔

عبداللہ بن اشکام کی سرکشی و اطاعت: امیر نوح کی حکومت کے دوسرے سال عبداللہ بن اشکام نے خوارزم میں علم بغاوت بلند کیا۔ امیر نوح نے اس کی سرکوبی کی غرض سے فوجیں مرتب کر کے بخارا سے ۳۳۲ھ میں مرو کی جانب کوچ کیا اور ایک فوج کو ابراہیم بن فارس کی ماتحتی میں بطور ہراول آگے بڑھنے کا حکم دیا۔ اتفاق سے ابراہیم کا اثنائے راہ میں انتقال ہو گیا۔ عبداللہ بن اشکام امیر نوح کی روانگی کا حال سن کر گھبرا گیا۔ بادشاہ ترک کے دامن میں جا چھپا۔ بادشاہ ترک کا لڑکا بخارا میں قید تھا۔ امیر نوح نے بادشاہ ترک کو لکھ بھیجا کہ اگر تم عبداللہ بن اشکام کو میرے پاس بھیج دو تو میں اس کے معاوضہ میں تمہارے بیٹے کو قید سے رہا کر دوں گا۔ بادشاہ ترک نے اس کا اقراری جواب دیا۔ کسی ذریعہ سے اس کی خبر عبداللہ بن اشکام تک پہنچ گئی۔ بادشاہ ترک کے پاس سے بھاگ آیا اور امیر نوح کی خدمت میں حاضر ہو کر اطاعت قبول کر لی۔ امیر نوح نے اس کا قصور

معاف کر دیا اور اس کی عزت بڑھا دی۔

ابوعلی اور رکن الدولہ کی جنگ: ان واقعات کے بعد امیر نوح نے مرو کی جانب کوچ کیا اور ابوعلی کو عساکر خراسان کے ساتھ رے کی طرف بڑھنے اور رکن الدولہ بن بویہ کے قبضہ سے نکال لینے کا حکم دیا۔ ابوعلی نے اس حکم کی تعمیل میں رے کا راستہ لیا۔ اثنائے راہ میں وشمگیر سے ملاقات ہوئی۔ وشمگیر وفد ہو کر امیر نوح کی خدمت میں جا رہا تھا۔ ابوعلی نے اپنے ہمراہیوں کے ہمراہ امیر نوح کی خدمت میں وشمگیر کو روانہ کر دیا اور خود بسطام کی طرف بڑھا۔ بسطام پہنچ کر اس کے لشکر میں پھوٹ پڑ گئی کچھ لوگ ابوعلی سے جدا ہو کر منصور بن قراتکین کے ساتھ جو کہ امیر نوح کے نامور سرداروں میں سے تھا جرجان کی طرف چل کھڑے ہوئے۔ حسن بن فیروزان نے روکا جس سے یہ لوگ نیشاپور کی طرف لوٹے اور نیشاپور سے امیر نوح کے پاس مرو چلے گئے۔ ابوعلی ان لوگوں کی علیحدگی کے بعد رے پہنچا اور لڑائی کا نیزہ گاڑ دیا۔ رے سے چار پانچ کوس کے فاصلہ پر رکن الدولہ نے مورچہ قائم کیا۔ ابوعلی کے لشکر میں ایک جماعت کردوں کی بھی تھی۔ ان لوگوں نے ابوعلی کو دھوکا دیا اور عین جنگ کے وقت اس سے علیحدہ ہو کر امن حاصل کر کے رکن الدولہ کے پاس چلے گئے جس سے ابوعلی کو شکست ہوئی لوٹ کر نیشاپور آیا۔ پھر نیشاپور سے مرو میں امیر نوح کی خدمت میں حاضر ہوا۔

ابوعلی کا رے پر قبضہ: امیر نوح نے اسے تسلی دے کر از سر نو فوجیں مرتب کر کے رے کی طرف بڑھنے کا حکم دیا۔ رکن الدولہ کو اس کی خبر لگ گئی کثرت فوج سے خائف ہو کر رے چھوڑ دیا۔ ابوعلی نے رے پر اور تمام صوبجات پر قبضہ کر لیا۔ گورنروں اور نوابوں کو صوبے کے انتظام پر مامور کیا۔ یہ واقعہ ماہ رمضان ۳۳۳ھ کا ہے۔

ابوعلی کی معزولی: اس کے بعد امیر نوح نے مرو سے نیشاپور کی طرف کوچ کیا اور نیشاپور پہنچ کر قیام اختیار کیا۔ ابوعلی کے دشمنوں نے بازاریوں اور عوام الناس کو اشارہ کر دیا اور لوگ جوق در جوق امیر نوح کی خدمت میں آئے ابوعلی اور اس کے گورنروں کی بداخلاقی، ظلم اور زیادتیوں کی شکایت کی۔ امیر نوح نے نیشاپور کی حکومت پر ابراہیم بن سیمجور کو مامور کیا اور نیشاپور سے بخارا کی جانب واپس ہوا۔

امیر نوح اور ابوعلی میں کشیدگی: فتح رے کے بعد ابوعلی کو یہ خیال پیدا ہوا کہ امیر نوح میرے ساتھ اس خدمت کے صلہ میں حسن سلوک پیش آئے گا۔ مگر جب لگانے بجھانے والوں نے امیر نوح اور ابوعلی میں نا چاقی پیدا کر دی اور امیر نوح نے اسے معزول کر دیا تو ابوعلی نے اپنی معزولی سے رنجیدہ ہو کر رے آ کر قیام پذیر ہوا اور اپنے بھائی ابوالعباس فضل بن محمد کو ہمدان اور جبال کی طرف روانہ کیا ہمدان کی عنان حکومت اس کے حوالے کی اور اپنی تمام فوج کی سپہ سالاری کا عہدہ دیا۔ چنانچہ فضل نے نہاوند اور دینور کا ارادہ کیا۔ اس طرف کے رؤسا اکراد نے اطاعت قبول کی امن کے درخواست گزار ہوئے۔ فضل نے ان علاقوں پر قبضہ حاصل کر لیا اور ان کی اطاعت قبول کرنے کی وجہ سے ان کی امانتیں واپس دے دیں۔

جس وقت وشمگیر بطور وفد امیر نوح کی خدمت میں بمقام مرو حاضر ہوا جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں اور فتح جرجان کی غرض سے امداد کی درخواست کی امیر نوح نے ایک فوج کو اس کی کمک پر متعین کیا اور ابوعلی کو وشمگیر کی موافقت اور مدد کرنے کے لئے لکھ بھیجا۔ وشمگیر نے ابوعلی سے جب کہ وہ رے کے قبضہ سے خارج ہو کر نیشاپور کی طرف آ رہا تھا ملاقات کی

ابوعلی نے امیر نوح کی تحریر کے مطابق اپنی تمام فوج جو اس وقت اس کی رکاب میں تھی وشمگیر کے ساتھ روانہ کر دی۔ وشمگیر دل بادل لشکر لئے ہوئے جرجان آیا اور حسن بن فیروزان سے معرکہ پیکار ہوا حسن کو اس واقعہ میں شکست ہوئی اور وشمگیر نے جرجان پر امیر نوح ابن سعید کی حکومت کی ماتحتی میں ماہ صفر ۳۳۳ھ میں قبضہ کر لیا۔

ابراہیم بن احمد۔ آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ امیر نوح نے ابوعلی بن محتاج کو حکومت خراسان سے معزول کر دیا تھا۔ آپ کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ امیر نوح اس سے پہلے ابوعلی کو سپہ سالاری لشکر سے بھی معزول کر چکا تھا جس وقت ابوعلی نے رے سے نیشاپور کی جانب کوچ کیا اور رے کے خیال سے معرکہ کی تیاری میں معروف ہوا تو امیر نوح نے ایک شخص کو مرو اور رے کی غرض سے امیر لشکر مقرر کر کے روانہ کیا اس شخص نے لشکریوں سے بدخلقی کی بلاوجہ جرم کے کسی کا نام کاٹ دیا کسی کی تنخواہ کم کر دی۔ کسی کا وظیفہ بڑھا دیا اور کسی کو بحال کر دیا۔ اس سے لشکریوں کو نفرت اور کشیدگی پیدا ہوئی۔ ایک دوسرے سے شکوہ شکایت کرنے لگے اس سے امیر لشکر کو بھی خیال پیدا ہوا اسی وقت جو ہمدان میں تھی کل تمام فوج نے جمع ہو کر رے جانے اور ابراہیم بن احمد برادر سعید کو امیر بنانے کی رائے قائم کی ابراہیم بن احمد وہی شخص ہے جو امیر نوح کے مقابلہ سے شکست اٹھا کر موصل چلا گیا تھا جیسا کہ اوپر تحریر کیا گیا۔ ابوعلی کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے لشکریوں کو اس فعل سے روکا مگر لشکریوں نے ایک نہ سنی اس کے قید کرنے کی دھمکی دی اور ابراہیم بن احمد کو امیر بنانے اور بیعت امارت کرنے کے لئے بلا بھیجا ابراہیم ان لوگوں کے پاس ہمدان میں ماہ رمضان ۳۳۳ھ میں آیا۔ ابوعلی نے اس سے ملاقات کی اور تمام لشکریوں کے ساتھ ماہ شوال میں رے کی جانب کوچ کیا۔ جس وقت رے میں تھے کسی ذریعہ سے یہ خبر معلوم ہوئی کہ اس کے بھائی فضل نے امیر نوح کو ایک خط جو واقعات کا آئینہ دار ہے مشتمل تھا، روانہ کیا ابوعلی نے فوراً اپنے بھائی اور اس شخص کو جس نے لشکریوں کے ساتھ [illegible] برتاؤ کئے تھے گرفتار کر لیا۔ رے اور ہمدان پر اپنی طرف سے ایک شخص کو بطور گورنر مقرر کر کے نیشاپور کا راستہ اختیار کیا۔

سپہ سالار محمد بن احمد کا قتل۔ امیر نوح کو اس کی خبر لگی تو اس نے فوجیں مرتب کیں اور بخارا سے مرو کی جانب کوچ کیا چونکہ لشکریوں میں محمد بن احمد حاکم سپہ سالار افواج کی بداخلاقی کی وجہ سے شورش کا مادہ پیدا ہو گیا تھا اس وجہ سے ان لوگوں نے امیر نوح سے اس کی شکایت کی اور یہ ظاہر کر دیا کہ اس کی وجہ سے ابوعلی کو حکومت کی مخالفت کا موقع ملا ہے اس نے دولت و حکومت کے نظام کو درہم برہم کیا ہے۔ لشکریوں نے اس کے علاوہ یہ مطالبہ بھی کیا تھا کہ اگر محمد بن احمد حاکم سپہ سالار ہمارے حوالے نہ کیا جائے گا تو ہم ہوا خواہان حکومت کی اطاعت سے علیحدہ ہو جائیں گے۔ امیر نوح نے اس شورش کو فرو کرنے کی غرض سے سپہ سالار مذکور کو لشکریوں کے حوالے کر دیا۔ چنانچہ لشکریوں نے ماہ جمادی الاول ۳۳۵ھ میں اسے قتل کر ڈالا۔

ابوعلی کا مرو پر قبضہ۔ اس اثناء میں ابوعلی نیشاپور پہنچا۔ اس وقت نیشاپور میں ابراہیم بن سیمجور اور منصور بن قراتکین وغیرہ سپہ سالاران حکمرانی کر رہے تھے ابوعلی نے ان لوگوں سے ساز باز کرنے کی کوشش کی اور بالآخر اس کوشش میں کامیاب ہو گیا۔ ماہ محرم ۳۳۵ھ میں نیشاپور میں داخل ہوا کچھ عرصہ بعد منصور بن قراتکین سے کسی معاملہ میں مشکوک ہو کر گرفتار کر لیا۔ اس کے بعد ماہ ربیع الاول سنہ مذکور میں ابراہیم بن احمد کے ساتھ نیشاپور سے مرو کی جانب روانہ ہوا اثناء راہ سے ابوعلی کا بھائی فضل قید سے نکل کر قہستان کی طرف بھاگ گیا۔ الغرض جوں ہی ابوعلی وغیرہ مرو کے قریب پہنچے، امیر نوح کے لشکر میں

اختلاف پیدا ہو گیا۔ لشکر کا اکثر حصہ امیر نوح سے علیحدہ ہو کر ابو علی سے جا ملا۔ امیر نوح نے یہ رنگ دیکھ کر مرو سے بخارا کا راستہ لیا اور ابو علی نے مرو پر قبضہ کر لیا۔ یہ واقعہ ماہ جمادی الاول ۳۳۵ھ کا ہے۔ تھوڑے عرصے کے بعد ابو علی نے طخارستان کو بھی اپنے دائرہ حکومت میں شامل کر لیا۔

ابو علی کی شکست امیر نوح نے بخارا پہنچ کر اپنی مالی و فوجی حالت درست کی اور ایک بڑا لشکر مرتب کر کے فضل بن محمد کو ابو علی کی [illegible] میں صغانیان کی طرف ابو علی سے جنگ کے لئے روانہ کیا۔ صغانیان پہنچ کر اتفاق سے چند روز لڑائی کی نوبت نہ آئی۔ سپہ سالار لشکر کی ایک جماعت نے فضل پر تہمت لگائی کہ یہ اپنے بھائی سے ملا ہوا ہے اور گرفتار کر کے بخارا امیر نوح کے پاس بھیج دیا۔ اس واقعہ کی خبر ابو علی کو طخارستان میں پہنچی۔ ابو علی نے طخارستان سے صغانیان کی جانب کوچ کیا۔ ربیع الاول ۳۳۷ھ تک دونوں فریقوں میں چھیڑ چھاڑ اور خونریز لڑائی ہوتی رہی بالآخر امیر نوح کے لشکریوں نے ابو علی کو شکست دی۔ ابو علی شکست اٹھا کر صغانیان کی طرف لوٹا اور جب وہاں بھی اسے چین نہ ملا تو وہاں سے نکل کر اس کے قریب ہی شومان میں جا ٹھہرا۔

ابو علی کی اطاعت امیر نوح کی فوج نے صغانیان میں داخل ہو کر اسے لوٹ لیا۔ ابو علی کے محلات اور اس کے امراء کے مکانات ویران کر دئے گئے۔ پھر امیر نوح کے لشکر نے اس قدر کامیابی پر اکتفا کر کے ابو علی کا تعاقب کیا۔ ابو علی اس وقت جنگ سے تنگ آ گیا تھا مرنا پسند کرتا۔ مجبوری ہر طرح معرکہ [illegible] جنگ آ پڑا اور بہت تنگی سے شکست کھائی۔ اس نے یہ محسوس کیا کہ رسد و غلہ کی آمد کا راستہ بند ہے اور کتابت کی راہ بھی مسدود ہو گئی تب لشکریان امیر نوح نے مصالحت کا پیام دیا۔ ابو علی نے یہ درخواست منظور کر لی اور اپنے بیٹے ابو المظفر عبداللہ کو نوح کی خدمت میں بطور یرغمال بھیج دیا۔ ماہ جمادی الآخر ۳۳۷ھ میں اس امر کی تکمیل ہوئی اور فتنہ و فساد کا دروازہ بند ہو گیا۔

جس وقت ابو علی کا بیٹا ابو المظفر وارد بخارا ہوا تو امیر نوح [illegible] سے پیش آیا اور اپنے امراء کو اس کے استقبال کا حکم دیا اور جب وہ دربار میں حاضر خدمت ہوا تو اسے خلعت دیا اور اپنے ہم نشینوں کے زمرے میں داخل کر لیا۔

رکن الدولہ بن بویہ کی شکست ابن اثیر نے لکھا ہے کہ یہ وہ واقعات ہیں کہ جن کی مورخین خراسان نے روایت کی ہے اہل عراق کہتے ہیں کہ جب ابو علی خراسانی لشکر لے کے رے کی طرف روانہ ہوا تو رکن الدولہ بن بویہ نے اپنے بھائی عماد الدولہ سے امداد طلب کی۔ عماد الدولہ نے لکھ بھیجا کہ تم رے کو چھوڑ کر میرے پاس چلے آؤ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ابو علی رے پر قابض ہو جائے گا تم اس کی پروا نہ کرو۔ چنانچہ رکن الدولہ نے ایسا ہی کیا اور ابو علی نے رے پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد عماد الدولہ نے [illegible] سے امیر نوح کو لکھ بھیجا کہ میں ابو علی سے ایک لاکھ دینار سالانہ زیادہ خراج دینے پر تیار ہوں اور

---

[1] فضل [illegible]

[2] [illegible]

میں ابو علی کا خراج بطور پیشگی ادا کرتے ہیں۔ امیر نوح نے معز الدولہ کی جب یہ درخواست منظور کر لی تھا اور امیر نوح [illegible] کی جانب سے [illegible] ابو علی کے گرفتار کر لینے کی ترغیب دی تھا۔ آخر امیر نوح [illegible] تیار ہو گئے اور چنانچہ ناصر الدولہ کے پاس سے پیشگی خراج لیے اور خلعت بھجوانے کے لیے روانہ کیا۔ لیکن معز الدولہ نے ان اتفاقات سے بغداد پر قبضہ کر لیا۔

ابو علی اس وقت ہمدان میں تھا۔ [illegible] ہمدان سے خراسان کی جانب روانہ ہوا۔ رکن الدولہ نے رے کی طرف قدم بڑھایا اس سے خراسان میں ایک بڑا طوفان آ گیا اور رکن الدولہ نے امیر نوح کے قاصد [illegible] اثنائے راہ میں ابو علی پہنچا ہے مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں وہ وقت نہ [illegible] کا خراج [illegible] ابو علی کو کہلا بھیجا کہ تم [illegible] میں تمہاری مدد کروں گا۔ امیر نوح اور ابو علی [illegible] قریب میں آ گئے۔ نیشاپور میں ایک دوسرے سے [illegible] امیر نوح کو شکست ہوئی ابو علی نے بخارا پر قبضہ کر لیا اس کے بعد [illegible] ابو علی [illegible] ابراہیم [illegible] اس وقت [illegible] کے چچا ابراہیم سے لڑائی [illegible] ابراہیم گرفتار کر لیا گیا۔ امیر نوح نے اس کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھروا دیں [illegible] ایک [illegible] بھی سزا دی۔ واللہ اعلم۔

محمد بن عبدالرزاق کی بغاوت محمد بن عبدالرزاق طوس اور اس کے صوبوں کا گورنر تھا جس وقت ابو علی نے نیشاپور سے امیر نوح کے خلاف فوج کشی کی تھی اس وقت ابو علی نے محمد بن عبدالرزاق کو نیشاپور کی حکومت پر مامور کیا تھا۔ جب امیر نوح کے قدم حکومت پر جم گئے تو محمد بن عبدالرزاق نے بغاوت کا جھنڈا بلند کر دیا اتفاق یہ ہوا کہ منصور بن قراتکین جرجان سے [illegible] سے شکست کھا کر امیر نوح کی خدمت میں [illegible] چنانچہ [illegible] امیر نوح نے منصور کو ایک بڑی فوج کا افسر بنا کر نیشاپور روانہ کیا [illegible] محمد بن عبدالرزاق کے [illegible] محمد بن عبدالرزاق نے [illegible] ۳۳۵ھ میں نیشاپور چھوڑ کر [illegible] منصور نے اس کے تعاقب میں قدم بڑھایا۔

محمد بن عبدالرزاق کی اطاعت محمد بن عبدالرزاق نے جرجان پہنچ کر رکن الدولہ بن بویہ سے امن حاصل کیا اور رے چلا گیا۔ منصور [illegible] ابن عبدالرزاق کا محاصرہ کر لیا۔ [illegible] منصور نے [illegible] کے تمام مال و اسباب [illegible] پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد منصور نے قلعہ [illegible] محمد بن عبدالرزاق نے اپنے چچا [illegible] منصور نے اس [illegible] منصور نے قلعہ کے مال و اسباب پر قبضہ کر لیا۔ محمد بن عبدالرزاق کے [illegible] عبدالرزاق جرجان سے رے چلا گیا تھا جس وقت ابن عبدالرزاق رے پہنچا رکن الدولہ نے [illegible] انعامات دیئے۔ [illegible] آذربائیجان کی طرف جانے کا حکم دیا جیسا کہ آئندہ بیان کیا جائے گا۔

رکن الدولہ کا طبرستان اور جرجان پر قبضہ: جس وقت خراسان میں بد نظمی کا سلسلہ شروع ہوا اور انتشار کی کیفیت پیدا ہوئی۔ رکن الدولہ بن بویہ اور حسن بن فیروزان نے جمع ہو کر وشمگیر کے مقبوضات کی طرف قدم بڑھایا۔ چنانچہ ان لوگوں نے وشمگیر کو شکست دی اور رکن الدولہ نے طبرستان پر قبضہ کر لیا اس کے بعد طبرستان سے نکل کر جرجان جا پہنچا اور اس پر بھی قابض ہو گیا۔ حسن بن فیروزان نے عظیم [illegible] فوج سے جرجان میں قیام اختیار کیا۔ وشمگیر کے بیٹے [illegible] نے امن کی درخواست کی رکن الدولہ نے ان لوگوں کو امن دیا۔

منصور بن قراتکین کی جرجان پر فوج کشی: وشمگیر اس سے دل برداشتہ ہو کر خراسان چلا آیا اور [illegible] خراسان سے امداد کی درخواست کی چنانچہ منصور بن قراتکین لشکر خراسان مرتب کر کے وشمگیر کو اپنے ہمراہ لئے ہوئے جرجان کی طرف بڑھا اس وقت جرجان میں حسن بن فیروزان موجود تھا۔ چونکہ منصور کا دل وشمگیر سے صاف نہ تھا اس وجہ سے منصور نے حسن سے جنگ چھیڑنے میں حیلہ و حوالے سے کام لیا۔ [illegible] صلح کر لی اور اس کے بیٹے کو ضمانت کے طور پر [illegible] یہ اس واقعہ کے بعد منصور امیر نوح کی [illegible] منصور [illegible] حسن کے بیٹے [illegible] وشمگیر دوبارہ جرجان میں داخل ہوا۔

سبکتگین کا ہمدان پر قبضہ: ۳۴۵ھ میں منصور بن قراتکین امیر نوح سامانی کے حکم سے رے کی طرف روانہ ہوا چونکہ رکن الدولہ بن بویہ ان دنوں [illegible] فارس میں تھا اس وجہ سے منصور کا مقابلہ [illegible] حلوان تک آ پہنچا۔ سبکتگین اس حالت سے متاثر ہو کر منصور کی روک تھام کے لئے نکلا۔ خراسانی لشکر [illegible] اس وقت [illegible] میں مصروف تھا۔ سبکتگین نے ان کے سرداروں کو گرفتار کر کے بغداد بھیج دیا۔ باقی ماندہ لشکر خراسان سے [illegible] سبکتگین نے بھی تعاقب کیا۔ خراسانی لشکر نے ہمدان کو بھی چھوڑ دیا۔ سبکتگین نے قبضہ کر لیا۔ اس اثناء میں رکن الدولہ بھی آ پہنچا۔ [illegible] ابو الفضل بن العمید [illegible] وزیر [illegible] منصور [illegible] کی طرف بھاگا [illegible] خراسانی لشکر بھاگ نکلا۔ رکن الدولہ نے کامیابی کے ساتھ لشکر خراسان کے اسباب پر قبضہ کر لیا۔

ابو علی کا امارت خراسان پر تقرر: اصفہان سے واپسی کے بعد منصور بن قراتکین [illegible] میں ۳۴۰ھ میں وفات پائی۔ [illegible] امیر نوح نے لشکر خراسان [illegible] کی خدمت پر ابو علی [illegible] کو مامور کیا اور [illegible] کی ہدایت کی۔

چونکہ منصور بن قراتکین لشکر خراسان کے ہاتھوں تنگ آ گیا تھا اس وجہ سے [illegible] گورنری خراسان سے استعفاء دیا کرتا تھا اور امیر نوح [illegible] خراسان پر بھیجنے کا [illegible] جب منصور نے وفات پائی تو امیر نوح نے خلعت

---

۱ چونکہ [illegible]

[illegible]

اور لواء ابوعلی کے پاس روانہ کیا اور خراسان جانے کا حکم دیا اور رے کو بطور جاگیر مرحمت فرمایا۔ چنانچہ ابوعلی ماہ رمضان ۳۴۰ھ میں صغانیاں سے روانہ ہوا اور اپنی جگہ اپنے بیٹے ابومنصور کو قائم مقام مقرر کر گیا اور کوچ و قیام کرتا ہوا مرو پہنچا اور وہیں خوارزم کے معاملات ختم ہونے تک ٹھہرا رہا۔ پھر وہاں سے نیشاپور گیا اور قیام اختیار کیا۔

قلعہ طبرک کا محاصرہ: ۳۴۲ھ میں وشمگیر نے امیر نوح سے خط و کتابت کا سلسلہ جاری کیا اور امداد کی درخواست کی۔ امیر نوح نے ابوعلی کو مع تمام خراسانی افواج کے وشمگیر کے ساتھ رے جانے کے لئے لکھا۔ اس حکم کے مطابق ماہ ربیع الاول سنہ مذکور میں ابوعلی لشکر خراسان لئے ہوئے رے کی جانب رکن الدولہ سے جنگ کے لئے روانہ ہوا۔ رکن الدولہ نے کثرت فوج سے خائف ہو کر مقابلہ نہ کیا قلعہ طبرک میں جا کر قلعہ بندی کر لی۔ ابوعلی کئی مہینے محاصرہ ڈالے ہوئے لڑتا رہا۔ جب وہ اپنی کامیابی کے خیال سے ناامید ہو گیا اور سردی کی شدت سے بہت سے چوپائے ہلاک ہو گئے تو مجبوراً صلح کی طرف مائل ہوا۔ محمد بن عبدالرزاق نے دونوں میں دوڑ دھوپ کر کے مصالحت کرا دی دو ہزار سالانہ خراج رکن الدولہ نے دینا قبول کیا۔ باہم مصالحت ہو گئی ابوعلی لوٹ کر خراسان آیا۔ وشمگیر کو یہ امر ناگوار گزرا۔ امیر نوح کو لکھنا شروع کیا کہ ابوعلی نے جنگ میں تاخیر کی اور رکن الدولہ سے سازش کر لی۔ مصالحت اور ابوعلی کی واپسی کے بعد رکن الدولہ نے وشمگیر کی طرف رخ کیا۔ وشمگیر شکست اٹھا کر اسفرائین چلا گیا۔ رکن الدولہ نے طبرستان پر قبضہ کر لیا۔

ابوعلی کی معزولی: آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ وشمگیر نے امیر نوح کو ابوعلی کی جانب سے ابھارنا شروع کر دیا تھا۔ رفتہ رفتہ اس کے لگانے بجھانے کا یہ اثر پیدا ہوا کہ امیر نوح نے ۳۴۳ھ میں ابوعلی کو حکومت خراسان سے معزول کا فرمان لکھ بھیجا اور دوسرے سپہ سالاروں کو بھی اس کی اطلاع کی یادداشت روانہ کی اور اس کی جگہ گورنری اور سپہ سالاری پر ابوسعید بکر بن فرغانی کو مامور کیا۔ ابوعلی نے معذرت کی مگر پذیرائی نہ ہوئی نیشاپور کے رؤساء اور اراکین شہر نے ابوعلی کی بحالی و برقراری کی درخواستیں دیں جنہیں منظور نہ کیا۔ یہ حالت دیکھ کر ابوعلی نے اس سے انکار کیا اور علم بغاوت بلند کر کے نیشاپور میں اپنے نام کا خطبہ پڑھا۔ جیسے ہی امیر نوح کو اس کی خبر لگی تو اس نے وشمگیر اور حسن بن فیروزان کو لکھ بھیجا کہ تم دونوں متفق ہو کر ایک دوسرے کے معاون بن کر رکن الدولہ کے مقابلہ پر جاؤ اور جہاں کہیں اس کے امراء اور سرداروں کو پاؤ ان سے جنگ و جدال چھیڑ دو۔ وشمگیر اور حسن نے اس حکم کی نہایت مستعدی سے تعمیل شروع کی۔ ابوعلی کو خطرہ پیدا ہوا۔ اب وہ نہ تو صغانیاں کی طرف لوٹ سکتا تھا اور نہ ان دونوں کی وجہ سے خراسان میں ٹھہر سکتا تھا۔ چاروناچار رکن الدولہ کی طرف مائل ہوا اور اس سے حاضری کی اجازت چاہی۔ رکن الدولہ نے حاضری کی اجازت دے دی۔ ابوعلی ۳۴۳ھ میں رے چلا گیا۔ رکن الدولہ بڑی آؤ بھگت سے ملا اور اپنے پاس ٹھہرایا۔ ابوعلی کی روانگی کے بعد ابوسعید بکر نے خراسان پر قبضہ کر لیا۔

امیر نوح کی وفات: امیر نوح ملقب بہ حمید نے بارہ برس حکومت کر کے ماہ ربیع الآخر ۳۴۳ھ میں سفر آخرت اختیار کیا۔

عبدالملک بن امیر نوح: اس کے مرنے پر اس کا بیٹا عبدالملک تخت حکومت پر متمکن ہوا۔ ابوسعید بکر بن مالک فرغانی نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ جب اندرونی اصلاح اور انتظام مملکت سے اطمینان حاصل ہو گیا تو عبدالملک نے ابوسعید بکر کو خراسان جانے کا حکم دیا۔ خراسان میں اس سے اور ابوعلی سے جو واقعات پیش آئے انہیں ہم اوپر تحریر کر آئے ہیں۔

محمد بن ماکان اور ابن عمید کی جنگ: محرم ۳۴۴ھ میں خراسان کے لشکر نے رے کی طرف قدم بڑھایا ان دنوں رے میں رکن الدولہ بن بویہ جرجان سے آکر مقیم ہوا تھا۔ رکن الدولہ نے اس سے مطلع ہو کر اپنے بھائی معز الدولہ سے امداد طلب کی۔ چنانچہ معز الدولہ نے دو ماہ کی مدت بعد بغداد سے ایک فوج اپنے حاجب (ابو [illegible]) سبکتگین کی افسری میں روانہ کی ادھر سامانیہ نے خراسان سے ایک بڑا لشکر محمد بن ماکان کی ماتحتی میں قریب ترین راستے سے اصفہان کی طرف بھیجا۔ اصفہان میں اس وقت ابو منصور علی بن بویہ رکن الدولہ موجود تھا لشکر خراسان کی آمد کی خبر پا کر چپکے سے حرم اور خزانہ لے کر نکل کھڑا ہوا اور خانجان میں جا کر دم لیا۔ محمد بن ماکان نے اصفہان پر قبضہ کر کے ابو منصور کا تعاقب کیا ابو منصور تو ہاتھ نہ آیا خزانہ ہاتھ پڑ گیا اور اس پر قبضہ کر کے آگے بڑھا پھر ابو منصور کو بھی جا گھیرا۔ اتفاق سے اس وقت ابوالفضل ابن عمید (رکن الدولہ کا وزیر) آ پہنچا۔ اپنے ہمراہیوں کو مرتب کر کے محمد بن ماکان کے مقابلہ پر آیا لڑائی ہوئی ابن عمید کے اکثر ہمراہی بھاگ کھڑے ہوئے مگر ابن عمید نے میدان جنگ سے منہ نہ موڑا تا آنکہ محمد بن ماکان کا لشکر فتح یابی کے جوش و مسرت میں [illegible] لوٹ کھسوٹ میں مصروف ہو گیا۔

محمد بن ماکان کی گرفتاری: اس اثناء میں ابن عمید کے پاس تھوڑے آدمی جمع ہو گئے ابن عمید نے ان لوگوں سے مل جا کر ابن عمید نے محمد بن ماکان کے لشکر پر حملہ کیا محمد بن ماکان کی فوج میدان جنگ سے بھاگ کھڑی ہوئی محمد بن ماکان گرفتار کر لیا گیا۔ ابن عمید کامیابی کا جھنڈا اڑاتے ہوئے اصفہان کی طرف آیا اور اس پر قابض ہو گیا۔ رکن الدولہ کی حرم اور اولاد اصفہان میں جس مقام پر تھی وہیں پہنچا دی گئی۔

رکن الدولہ اور بکر بن مالک کے مابین مصالحت: ان واقعات کے بعد رکن الدولہ نے بکر بن مالک سپہ سالار لشکر خراسان کے پاس مصالحت کا پیام بھیجا اور سالانہ مقررہ خراج ادا کرنے پر مصالحت کر لی۔ معز الدولہ بھی اس مصالحت کی رو سے کاربند ہو گیا۔ اس کے بعد دارالخلافت بغداد سے نوح کے لئے خلعت اور خراسان کی گورنری کا جھنڈا روانہ کیا جو ماہ ذی الحجہ ۳۴۴ھ میں خراسان پہنچا۔

ابوالحارث منصور بن نوح: امیر عبدالملک اپنی حکومت کے ساتویں سال گیارہ شوال ۳۵۰ھ میں [illegible] راہی عالم بقا ہوا۔ اس کے بعد اس کے بھائی ابوالحارث منصور بن نوح نے تخت حکومت پر قدم رکھا اس کے ابتدائی زمانہ میں رکن الدولہ نے طبرستان اور جرجان پر قبضہ کر لیا۔ وشمگیر جرجان سے نکل کر بلاد جبل چلا گیا۔

منصور کی خراسان پر فوج کشی: ۳۵۶ھ میں ابو علی بن الیاس والی کرمان وارد ہوا امیر ابوالحارث منصور کی خدمت میں آیا اور بنو بویہ کے مقابلہ پر امداد کی درخواست کی رے کی سرحدی اور شہروں پر قبضہ کرنے کی ترغیب دی امیر منصور نے وشمگیر اور حسن بن فیروزان کو رے کے ارادے سے مطلع کیا اور تیاری کا حکم دیا۔ اس کے بعد ایک فوج مرتب کر کے ابوالحسن محمد بن ابراہیم بن سیمجور دواتی سپہ سالار افواج خراسان کی ماتحتی میں رے کی جانب روانہ کیا اور یہ ہدایت کی کہ تمام کام وشمگیر کی رائے سے کرنا اور وہی میدان جنگ کا سپہ سالار اور امیر لشکر ہوگا۔

وشمگیر کی وفات: رفتہ رفتہ یہ خبر رکن الدولہ تک پہنچی۔ گھبرا گیا۔ اپنے اہل و عیال اور لڑکوں کو اصفہان بھیج دیا اپنے بیٹے

[illegible]

ابو علی بن الیاس [illegible]

الیسع کا کرمان پر قبضہ [illegible]

سلیمان بن ابو علی [illegible]

[illegible]

چنانچہ امیر ابوالحارث نے فوجیں مرتب کر کے [illegible] کی طرف روانہ کیں۔ [illegible] بھیجا کہ آپ ادھر بڑھتے چلے ہیں ابو علی اس کے پاس محبوس رہا۔ یہاں تک کہ ۳۸۷ھ میں مر گیا۔ [illegible]

سلیمان بن ابو علی اور کورکین کی جنگ: [illegible] بھی چلا گیا اور وہیں قید [illegible] ہوا۔ اس کے بعد سلیمان نے امیر ابوالحارث منصور کو [illegible] قبضہ کر لیا اور اس کی [illegible] کا آغاز کرتے ہوئے [illegible] کہ اہل خراسان آپ کے مطیع [illegible] جب [illegible] پہنچیں ان لوگوں نے اطاعت کی تھی۔ امیر ابوالحارث نے ایک فوج سلیمان کے مقابلہ پر خراسان کی طرف روانہ کی [illegible] سلیمان خراسان کے قریب پہنچا [illegible] عراق [illegible] اور [illegible] الدولہ کے [illegible] اطاعت قبول کی اس سے سلیمان کے قدم حکومت پر جم گئے۔ [illegible] خراسان [illegible] الدولہ کی طرف سے خراسان میں رہتا تھا [illegible] روک تھام کے لئے نکلا۔ سلیمان سے اور اس سے معرکہ آرائی ہوئی [illegible] سلیمان کو شکست ہوئی۔ اس کے ساتھ اس کے [illegible] اور بہت سے سرداران لشکر کام آ گئے اور خراسان پر [illegible] قبضہ ہو گیا۔

منصور اور [illegible]: ان واقعات کے [illegible] امیر ابوالحارث منصور بن نوح [illegible] خراسان [illegible] امراء [illegible] میں مخالفت ہو گئی [illegible] نے اپنی [illegible] اس سے [illegible] اور [illegible] تھا [illegible] نہیں ہوتی۔ [illegible] سے [illegible] خراسان [illegible] اور [illegible] نے اپنے اپنے [illegible] لئے۔ اس [illegible] ابو الحسن محمد بن ابراہیم بن [illegible] خراسان سے لڑائی [illegible] امیر ابوالحارث منصور کی طرف سے [illegible] واقعہ [illegible] ہے۔

نوح بن منصور کی امارت: [illegible] امیر ابوالحارث منصور [illegible] نوح [illegible] حکومت پر متمکن ہوا [illegible] ایک [illegible] تھا [illegible] پہنچا تھا [illegible] کے سپرد کیا [illegible] سے [illegible] (ابو [illegible]) [illegible] ہوا۔

[illegible] بن خلف: [illegible] خلف بن احمد [illegible] کے حالات بیان کر چکے ہیں کہ اس نے امیر منصور بن نوح سے [illegible] خلف بن احمد [illegible] کے [illegible] اس نے ۳۸۹ھ میں اس سے بغاوت کی [illegible] چنانچہ امیر منصور نے خلف بن احمد [illegible] اس کی حکومت [illegible] متمکن کیا۔ اس کے بعد جب امیر منصور کے [illegible] خلف نے [illegible] بغاوت [illegible] امیر منصور سے [illegible] امیر منصور نے [illegible] انتقال کر گیا [illegible] امارت [illegible] پر متمکن ہوا خلف نے اس کا محاصرہ کر لیا [illegible] سے [illegible] قائم رہا۔ [illegible] امیر [illegible] منصور [illegible] اور خلف حکومت [illegible] کی [illegible] میں حکومت [illegible] امارت [illegible] کیا۔

قلعہ [illegible] کا محاصرہ: [illegible] خراسان [illegible] میں [illegible] کرنے لگا [illegible] میں [illegible] سے کام [illegible] تب [illegible] بن طاہر [illegible] خلف بن احمد کی سرکوبی کے لئے [illegible]

میں محاصرہ ڈالا ایک بڑی مدت تک یہ محاصرہ ڈالے رہا وزیر السلطنت ابوالحسین نے سپہ سالاروں کی ایک جماعت کو جس میں ابن مالک اور تاش وغیرہ تھے سپہ سالار بنا کے کمک پر بھیجا۔ سات برس تک محاصرہ کا سلسلہ قائم رہا۔ یہاں تک کہ رسد و غلہ اور فوج کا قحط ہو گیا۔

ابن سیمجور کی معزولی: ابن سیمجور ان دنوں خراسان میں تھا چونکہ اس کا زمانہ حکومت بھی طویل ہو گیا تھا اس وجہ سے سلطان کی اطاعت خاطر خواہ نہ کرتا تھا اور خلف بن احمد اس کا دوست و مشیر تھا اسی بناء پر اس پر کچھ خفگی عتاب ہوا اور حکومت خراسان سے معزول کر دیا گیا اس کی جگہ ابوالعباس تاش کو حکمرانی کی سند عطا ہوئی ابن سیمجور معذرت کا عریضہ لکھ کر قہستان چلا گیا اور بہ انتظار جواب وہیں ٹھہرا رہا۔ کچھ عرصہ بعد سجستان جانے کی بابت امیر نوح کا فرمان صادر ہوا چنانچہ ابن سیمجور نے سجستان کو کوچ کیا اور وہاں پہنچ کر خلف بن احمد کو حسین بن طاہر کے محاصرہ سے نکل جانے کا موقع دیا۔ خلف قصر طاق میں جا کر پناہ گزین ہو گیا اور ابن سیمجور کچھ دن بعد امیر نوح کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے وہاں قیام پذیر رہا۔ پھر وہاں سے واپس آیا۔

ابوالعباس تاش کی گورنری: جس وقت امیر نوح نے ابوالعباس تاش کو سپہ سالاری و حکومت خراسان پر مامور کیا اور ابوالعباس تاش نیشاپور میں وارد خراسان ہوا تو فخر الدولہ بن رکن الدولہ اور شمس المعالی قابوس بن وشمگیر سے ملاقات ہوئی یہ لوگ جرجان سے آئے ہوئے تھے ان دونوں کی سرگزشت یہ ہے کہ جس وقت عضد الدولہ نے اپنے بھائی فخر الدولہ کے مقبوضات پر قبضہ کر لیا اور شکست دے دی تب فخر الدولہ شمس المعالی قابوس کے پاس جا کے پناہ گزین ہوا۔ عضد الدولہ نے شمس المعالی کے پاس فخر الدولہ کے واپس بھیجنے کا خط لکھا اور لالچ بھی دیا اور دھمکی بھی دی قابوس نے انکاری جواب دیا۔ عضد الدولہ نے طیش میں آ کر فخر الدولہ کی گرفتاری پر اپنے بھائی مؤید الدولہ کو ایک بڑی فوج کے ساتھ روانہ کیا قابوس مقابلہ پر آیا لیکن شکست اٹھا کر بھاگا اور اپنے کسی قلعہ میں جا کر پناہ گزین ہوا اور جب اس میں بھی پناہ کی صورت نظر نہ آئی تو اپنا مال و اسباب لے کر نیشاپور بھاگ گیا۔ فخر الدولہ بھی میدان جنگ سے اپنی جان بچا کر آ پہنچا دونوں ابوالعباس سے ملے اور اپنی سرگزشت بیان کی۔ ابوالعباس نے ان کی بے حد عزت و توقیر و احترام سے ٹھہرایا چنانچہ ان دونوں نے ابوالعباس کے پاس قیام اختیار کیا اور مؤید الدولہ نے جرجان اور طبرستان پر قبضہ کر لیا۔

ابوالعباس کا محاصرہ جرجان: جب قابوس بن وشمگیر اور فخر الدولہ بن رکن الدولہ ابوالعباس تاش کے پاس آ کر پناہ گزین ہوئے اور جرجان و طبرستان مؤید الدولہ سے واپس لینے کی درخواست کی تو ابوالعباس تاش نے امیر نوح کی خدمت میں اجازت حاصل کرنے کی غرض سے ایک عرض داشت بخارا روانہ کی چنانچہ امیر نوح نے ان دونوں مظلوموں کے ساتھ جانے اور ان کا ملک واپس دلانے کا حکم دیا۔ ابوالعباس تاش نے فوجیں آراستہ کر کے ان دونوں مظلوموں کے ساتھ مؤید الدولہ سے بدلہ لینے کے لئے کوچ کیا۔ منزلیں طے کرتا ہوا جرجان پہنچا اور محاصرہ کر لیا۔ دو مہینہ تک نہایت سختی سے محاصرہ ڈالے رہا۔ مؤید الدولہ نے فائق نامی ایک خراسانی سپہ سالار کو ملا لیا۔ صف آرائی کے وقت اس نے حسب وعدہ اپنا مورچہ چھوڑ دیا اور شکست اٹھا کر بھاگا۔ مؤید الدولہ نے جرجان سے نکل کر حملہ کیا جس سے خراسانی فوج میدان جنگ سے بھاگ کھڑی ہوئی اور شکست کھا کر نیشاپور چلی آئی۔

ابوالحسن عتبی کا قتل: ابوالعباس تاش نے اس شکست کی اطلاع امیر نوح کو بخارا میں دی، امیر نوح نے تسلی دہ فرمان بھیجا اور اپنے تمام ممالک محروسہ میں فراہمی فوج کا ایک گشتی فرمان روانہ کیا کہ چاروں طرف سے فوجیں جمع ہو کر نیشاپور میں حاضر ہوں اور قابوس و فخر الدولہ کا قلع قمع کرنے کے لئے ابوالعباس تاش کے زیر حکومت مؤید الدولہ پر حملہ کریں۔ تھوڑے دنوں میں ایک بڑی فوج جمع ہو گئی۔ اس اثناء میں وزیر السلطنت ابوالحسن عتبی کے قتل کی خبر مشہور ہوئی جس سے وقتی طور پر فوج کی ہمت ٹوٹ گئی کیونکہ عنان حکومت وسلطنت وزیر السلطنت ہی کے قبضہ اقتدار میں تھی۔ یہ واقعہ ۳۷۲ھ کا ہے۔ وزیر السلطنت کے قتل کے بعد امیر نوح کی طلبی پر ابوالعباس تاش نیشاپور کو چھوڑ کر نظام حکومت درست کرنے کی غرض سے بخارا چلا گیا اور جن لوگوں نے وزیر السلطنت کو قتل کیا تھا انہیں گرفتار کر کے قتل کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ابوالحسن محمد بن ابراہیم بن سیمجور نے چند لوگوں کو وزیر السلطنت کے قتل پر مامور کیا تھا۔

ابوالعباس کی خراسان پر فوج کشی: آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ ابوالحسن بن سیمجور جس وقت سجستان گیا تھا وہیں مقیم رہا پھر وہاں سے قہستان لوٹ آیا۔ جب ابوالعباس تاش بخارا کی جانب روانہ ہوا تو ابن سیمجور نے فائق کو لکھا کہ آؤ ہم اور تم متفق ہو کر خراسان پر قبضہ کر لیں۔ فائق نے فوراً ہی جواب دیا چنانچہ دونوں نیشاپور میں جمع ہوئے اور خراسان پر قبضہ کر لیا۔ ابوالعباس تاش یہ خبر پا کر فوجیں لے کر ان دونوں پر چڑھ گیا۔ ان دونوں نے گھبرا کر نہایت شرائط کی بنا قرار یہ طے پایا کہ نیشاپور کی حکومت اور سپہ سالاری افواج ابوالعباس تاش کو دی جائے، بلخ فائق کو اور ہرات ابوالحسن بن سیمجور کو۔ اس مصالحت کے بعد تمام فریق اپنے اپنے صوبوں کو واپس ہوئے۔

ابوالعباس کی معزولی: فخر الدولہ بن بویہ ان واقعات کے اثناء میں ابن سیمجور اور فائق کے ساتھ نیشاپور ہی میں مقیم تھا اور اہواز کے انتظار میں ٹھہرا ہوا تھا یہاں تک کہ اس کا بھائی مؤید الدولہ ماہ شعبان ۳۷۳ھ میں مر گیا اور ارکان حکومت نے اسے اس کی حکومت پر بٹھانے کی غرض سے بلا بھیجا۔ اس امر کی تحریک ابن عباد وغیرہ نے کی تھی۔ فخر الدولہ نے نیشاپور سے جرجان کی جانب کوچ کیا اور یہاں پہنچ کر اپنے بھائی کے ملک (جرجان اور طبرستان) پر قبضہ کر لیا اور امیر نوح نے بخارا سے نیشاپور کی جانب ابوالعباس کے روانہ ہونے پر ابوالعباس کی جگہ عہدۂ وزارت پر عبداللہ بن عزیز کو مامور کیا۔ اس سے اور ابوالحسن عتبی سے ان بن کیا بلکہ عداوت تھی۔ عبداللہ نے عہدۂ وزارت کا چارج لینے کے بعد ابوالعباس تاش کو حکومت خراسان سے سبکدوش کر دیا اور ابوالحسن محمد بن ابراہیم کو نیشاپور کی سند حکومت بھیج دی۔

ابوالعباس کی بغاوت: ابوالعباس تاش نے حکومت خراسان سے معزول ہونے کے بعد امیر نوح کی خدمت میں معذرت اور عطف خسروانہ کی عرضداشت روانہ کی۔ امیر نوح نے توجہ نہ فرمائی۔ اس بناء پر ابوالعباس تاش نے علم بغاوت بلند کر دیا اور فخر الدولہ سے ابن سیمجور کے مقابلہ میں امداد کی درخواست کی۔ فخر الدولہ نے فوجی اور مالی امداد دی اور اپنے نامور سپہ سالار ابو محمد عبداللہ بن عبدالرزاق کو اس خدمت پر مامور کیا۔ چنانچہ ابو محمد نے اپنی اور دیلمی فوجوں کے ساتھ نیشاپور میں قدم بڑھایا اور ابن سیمجور نیشاپور میں قلعہ نشین ہو گیا۔ فریق مخالف نے محاصرہ ڈال دیا۔ تھوڑے دن بعد فخر الدولہ نے ایک اور تازہ دم فوج کمک پر بھیج دی۔ ابن سیمجور کا محاصرہ اٹھا کر مقابلہ پر آیا۔ ان لوگوں نے اسے شکست دی اور اس کے تمام مال و اسباب کو لوٹ

نیا ابو العباس نے کامیابی کے ساتھ نیشاپور پر قبضہ کر لیا اور دوبارہ امیر نوح کی خدمت میں خط، خراج اور الطاف شاہی کے حصول کرنے کا عریضہ روانہ کیا مگر وزیر السلطنت عبداللہ بن عزیز نے اس کی معزولی پر زور دیا جس سے دونوں کے دل میں کدورت بدستور باقی رہی۔

ابو العباس کی شکست و فرار: اس شکست کے بعد ابن سیمجور نے اپنی حالت درست کی۔ امراء بخارا اس واقعہ سے مطلع ہو کر ان کی کمک پر آ گئے جس سے اس کی گئی ہوئی قوت پھر عود کر آئی۔ ابن سیمجور نے ابو الفوارس بن عضد الدولہ کو فارس میں امداد کے لئے لکھا چنانچہ شرف الدولہ نے اپنے چچا فخر الدولہ کی عداوت کی وجہ سے دو ہزار سواروں سے اس کی مدد کی لڑائی ہوئی ابو العباس شکست کھا کر فخر الدولہ کے پاس جرجان چلا گیا۔ فخر الدولہ نے اس کی بے حد عزت کی اور اسے جرجان، دہستان اور استرآباد بطور جاگیر دے کر رے کا راستہ لیا اور اس قدر مال و اسباب اور آلات حرب روانہ کئے کہ جس کا شمار نہیں ہو سکتا۔ ابو العباس نے جرجان میں قیام کر کے کچھ عرصہ تک یکسوئی سے اپنی مالی حالت درست کر کے خراسان کی طرف قدم بڑھایا مگر سوء اتفاق سے خراسان تک نہ پہنچ سکا۔ ناکام جرجان واپس آیا تین برس قیام کر کے مر گیا۔

اہل جرجان کی بغاوت: اہل جرجان نے ابو العباس کے اراکین دولت کی اطاعت قبول کی مگر ان لوگوں کی بدخلقی اور ظالمانہ کارروائی کی وجہ سے لڑ پڑے سخت اور خونریز لڑائی ہوئی یہاں تک کہ ابو العباس کے اراکین دولت نے امن کی درخواست کی جب اہل جرجان نے ان کی خونریزی سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تو وہ لوگ متفرق اور منتشر ہو کر ادھر ادھر چلے گئے ان میں سے اکثر نے جن میں ابو العباس کے ممتاز خواص اور غلام تھے خراسان میں جا کر قیام اختیار کیا۔

ابو علی بن ابو الحسن: یہ وہ زمانہ تھا کہ والی خراسان سیمجور مر گیا تھا اس کی جگہ اس کا بیٹا ابو علی حکمرانی کر رہا تھا اس کے بھائیوں نے اس کی حکومت کی اطاعت کر لی تھی۔ ان میں سب سے بڑا ابو العباس تھا البتہ فائق نے حکومت و ریاست کی بابت جھگڑا شروع کیا تھا اسی اثناء میں ابو العباس تاش کے اراکین دولت ابو علی کے پاس گئے جس سے اس کی شان و شوکت بڑھ گئی اور حالت درست ہو گئی۔

ابو علی محمد بن عیسیٰ کی وزارت: آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ ابو الحسن بن سیمجور، ابو العباس تاش اور فائق نے متفق ہو کر نیشاپور، سپہ سالاری خراسان، حکومت بلخ و ہرات کے حصے بخرے کر لئے تھے اس کے بعد وزیر السلطنت عبداللہ بن عزیز کی تحریک سے ابو العباس تاش کو معزول کر کے اس کی جگہ ابو الحسن کو مامور کیا ان دونوں میں جو واقعات پیش آئے انہیں ہم اوپر تحریر کر چکے ہیں۔ تاش شکست کھا کر جرجان چلا گیا اور ابو علی ہرات میں نہایت استحکام کے ساتھ حکومت کرنے لگا۔ وزیر السلطنت عبداللہ بن عزیز جرجان پر قبضہ کر لینے کی حسن تدبیر سوچ رہا تھا اتفاق سے چند روز بعد وزیر السلطنت ابن عزیز معزول ہو کر خوارزم کی جانب شہر بدر کر دیا گیا اور قلمدان وزارت ابو علی محمد بن عیسیٰ دامغانی کو مرحمت ہوا کیونکہ حکومت کے مصارف بڑھ گئے تھے اور آمدنی کم ہو گئی تھی اسی وجہ سے ابو علی کو عہدہ وزارت کے فرائض کو پورے طور سے ادا نہ کر سکا نتیجہ یہ ہوا کہ معزول کر دیا گیا۔ ابو نصر بن احمد بن محمد ابو زید عہدہ وزارت سے سرفراز ہوا تھوڑے دنوں کے بعد یہ بھی عہدہ سے سبکدوش کر دیا گیا اور ابو علی دامغانی بدستور عہدۂ وزارت پر بحال ہوا اسی اثناء میں ابو الحسن بن سیمجور مر گیا اس کا بیٹا ابو علی اس

کی جمعیت [illegible] تھا۔

ابوعلی محمد اور فائق کی جنگ: ابوعلی نے اپنی حکومت پر قدم جمانے کے بعد امیر نوح بن منصور کی خدمت میں درخواست بھیجی کہ مجھے میرے باپ والی حکومت [illegible] عنایت کی جائے۔ امیر نوح نے [illegible] درخواست کو منظور کر لیا اور [illegible] فائق [illegible] خراسان پر قبضہ [illegible] اس نے ساتھ [illegible] ابوعلی [illegible] نیشاپور کی حکومت [illegible] اس کا اختلاف ہوا تو اس نے بے شمار لشکر جمع کیا اور نہایت تیزی سے فائق پر فوج کشی کر دی [illegible] جنگ کے میدان میں معرکہ آرائی ہوئی میدان ابوعلی کے ہاتھ رہا۔ فائق شکست کھا کر مرو کی طرف چلا گیا۔

ابوعلی بحیثیت گورنر خراسان: ان واقعات کے بعد امیر نوح نے ابوعلی کو [illegible] خراسان کی حکومت [illegible] کی اور عماد الدولہ کا خطاب دیا۔ رفتہ رفتہ امیر نوح کے دربار میں اس کا اثر بڑھ گیا اور اس نے [illegible] پر قبضہ کر لیا اور [illegible] کی [illegible] ایک [illegible] لیا اور حکومت شاہی کے [illegible] سے [illegible]

کی اطاعت [illegible] بھی [illegible] بادشاہ کا [illegible]

شاہ [illegible] کا سلسلہ جاری کیا اور [illegible] [illegible] اسے مستقل طور سے خراسان کی حکومت مل گئی۔

فائق بن ابوالحسن کی پسپائی: فائق ابوعلی سے شکست کھا کر مرو [illegible] اس وقت [illegible] تھا۔ [illegible] کے [illegible] ہو گئے اور اس کے پاس [illegible] کچھ مدت کے بعد جب فائق کی حالت درست ہوئی تو اس نے بخارا [illegible] کی طرف کوچ کیا۔ [illegible] ایک فوج [illegible] صاحب کی ماتحتی میں روانہ [illegible] سے روانہ کی۔ فائق شکست کھا کر [illegible] کے پاس پہنچا اور وہاں چند ایام [illegible] بغراخان سے [illegible] کا سلسلہ جاری کیا اور امیر نوح کے خلاف ابھارنے لگا۔ امیر نوح نے فائق کے بھاگنے کے بعد [illegible] ابوعلی [illegible] فائق کی [illegible] اور [illegible] کے لیے [illegible] [illegible] فائق نے [illegible] امیر نوح [illegible] دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا۔ فائق کا لشکر شکست کھا کر [illegible] کی طرف لوٹ آیا۔

طاہر بن فضل کی شکست و خاتمہ: اسی زمانے میں طاہر بن فضل نے ابوالمظفر محمد بن احمد سے ملک [illegible] چھین لیا تھا۔ ابوالمظفر [illegible] فائق کے پاس پہنچا [illegible] [illegible] کے ابوالمظفر [illegible] کے مقابلہ پر بھیجا۔ [illegible] خونریز جنگ ہوئی طاہر [illegible] میدان جنگ سے بھاگ [illegible] اور طاہر جنگ کے دوران مارا گیا اور ابوالمظفر [illegible] قابض ہو گیا۔

بغراخان ترک کا بخارا پر قبضہ: آپ [illegible] ابوعلی [illegible] بغراخان [illegible] بخارا [illegible] کرنے کی ترغیب دے رہا تھا، چنانچہ [illegible] بغراخان [illegible] کا [illegible] ابن [illegible] کے [illegible]

طرف قدم بڑھا دیے بعد ازاں وہ کسی سبب سے بخارا پر قبضہ کرنے لگا۔ امیر نوح نے اس سے مطلع ہو کر بغراخان کے مقابلہ پر فوجیں روانہ کیں بغراخان نے انہیں شکست دے کر سپہ سالار فائق کو اور دیگر سرداران لشکر کو گرفتار کر لیا اور بخارا کی جانب بڑھا۔ امیر نوح نے ابو علی بن سیمجور اور فائق کو لکھا کہ اپنی افواج کے ساتھ بخارا کو بچانے اور میری حمایت کے لئے آؤ مگر ان دونوں نے کوئی توجہ نہ کی۔ بغراخان کو یکے بعد دیگرے کامیابی ہوئی اور شہروں پر قبضہ کرتا ہوا بخارا کے قریب پہنچا۔ امیر نوح چھپ کر بخارا سے نکلا اور دریا عبور کر کے آمل شط پہنچا۔ ان کے بعد دیگر امراء بھی اس سے آ ملے۔ امیر نوح نے یہاں پر قیام اختیار کیا اور ابو علی و فائق کو اپنی حمایت پر آمادگی کے خطوط بھیجنے لگا۔

بغراخان کی وفات بغراخان نے امیر نوح کے چلے جانے کے بعد بخارا پر قبضہ کر کے وہیں قیام اختیار کیا اتفاق سے ایک سخت بیماری میں مبتلا ہو گیا طبیبوں کی رائے سے بخارا چھوڑ کر وطن کو واپس ہوا۔ امیر نوح یہ خبر پا کر نہایت تیزی سے مسافت طے کر کے بخارا پہنچا۔ اہل بخارا نے اس کی واپسی سے بے حد خوشی منائی۔ امیر نوح نے دوبارہ تخت پر جلوس فرمایا اس مسرت پر دوبالا مسرت یہ ہوئی کہ بغراخان کے مرنے کی خبر بھی آ گئی۔ سارا شہر جشن منانے لگا۔ اہل شہر اور امیر نوح کی خوشی و مسرت کا کیا پوچھنا تھا مارے خوشی کے جامے سے باہر نکلے جاتے تھے۔

ابو علی کو امیر نوح کی واپسی بخارا سے بے حد مسرت نہ ہوئی کیونکہ اس نے امیر نوح کی مدد سے جان چرائی تھی اور نہایت کج ادائی سے پیش آیا تھا۔ فائق کو اپنی قید سے رہائی ملی تو داستان سن کر اپنی ناراضگی امیر نوح کی مخالفت پر کمربستہ ہو کر ابو علی کے پاس چلا گیا اور دونوں حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے یہ واقعہ ۳۸۳ھ کا ہے۔

سبکتگین کی گورنری جب ابو علی و فائق متفق ہو کر امیر نوح کی مخالفت پر اٹھ کھڑے ہوئے تو امیر نوح نے سبکتگین کو ان واقعات سے مطلع کر کے ان دونوں باغیوں کے مقابلے کے لئے اپنی مدد کو بلا بھیجا۔

سبکتگین امیر نوح کی جانب سے غزنی کا گورنر تھا اور ان دنوں ہندوستان کی مہمات میں مصروف تھا۔ اسی وقت امیر نوح کا فرمان ملا فوراً تمام مہمات موقوف کر کے غزنی لوٹ آیا اور فوراً ہی لشکر کی تیاری میں مصروف ہوا۔ ابو علی اور فائق اس سے مطلع ہو کر فخر الدولہ ابن بویہ سے امداد کی درخواست کی اور اس کے مقابلہ میں اس کے وزیر سلطنت صاحب بن عباد سے بھی اعانت کے خواستگار ہوئے۔ فخر الدولہ نے ان دونوں باغیوں کی کمک پر فوجیں روانہ کیں۔

امیر نوح کا نیشاپور پر قبضہ سبکتگین اور اس کا ہونہار بیٹا محمود فوجیں مرتب کر کے ۳۸۴ھ میں خراسان کی طرف بڑھے۔ امیر نوح بھی یہ خبر پا کر بخارا سے نکلا۔ سبکتگین اور محمود سے ملاقات کی پھر سب کے سب متفق ہو کر ابو علی اور فائق کی گوشمالی کے لئے روانہ ہوئے۔ بمقام ہرات میں معرکہ کارزار گرم ہوا۔ ابو علی اور فائق کے ہمراہ دارا بن شمس المعالی بھی تھا وہ اپنے لشکر کو لے کر امیر نوح کے پاس امان حاصل کر کے چلا آیا۔ ابو علی اور فائق کے ہمراہیوں کے چھکے چھوٹ گئے۔ سبکتگین کے سرداروں نے شکست پر شکست دینا شروع کی۔ ابو علی اور فائق میدان جنگ سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ محمود نیشاپور تک تعاقب کرتا چلا گیا۔ جب فائق اور ابو علی کو نیشاپور میں بھی پناہ نہ ملی تو ناکام ہو کر جرجان میں جا کر دم لیا۔ فخر الدولہ سے ملے اور تحائف پیش کئے اپنی مصیبت کی داستان بیان کی۔ فخر الدولہ نے ان دونوں کو جرجان میں ٹھہرایا اور

وظیفہ مقرر کر دیا۔

ابو علی اور فائق کی شکست کے بعد امیر نوح نے کامیابی کے ساتھ نیشاپور پر قبضہ کر لیا۔ نیشاپور کی حکومت اور سپہ سالاری [illegible] خراسان کے عہدہ پر محمود بن سبکتگین کو مقرر کر کے سیف الدولہ کا خطاب مرحمت فرمایا اور اس کے بعد سبکتگین کو ناصر الدولہ کے خطاب سے مخاطب کیا۔ ہرات کی حکومت پر سبکتگین کو اور نیشاپور کی گورنری پر محمود کو مامور کر کے بخارا کی جانب واپس ہوا۔

ابو علی اور محمود بن سبکتگین کی جنگ: جونہی امیر نوح اور سبکتگین ایک دوسرے سے جدا ہو کر بخارا اور ہرات کی طرف روانہ ہوئے ابو علی اور فائق کو خراسان کی حکومت کا پھر لالچ پیدا ہوا۔ چنانچہ ان دونوں نے فوجیں آراستہ کر کے ماہ ربیع الاول ۳۸۵ھ میں جرجان سے نیشاپور کی طرف قدم بڑھایا۔ محمود ابن سبکتگین ان دونوں سے مقابلہ پر نکلا۔ نیشاپور کے باہر [illegible] نے صف آرائی کی۔ ابو علی اور فائق [illegible] سبکتگین کی امداد [illegible] کی [illegible] شکست کھا کر اپنے باپ کے پاس بھاگ گیا [illegible] ابو علی نے نیشاپور [illegible] ابو علی سے [illegible] کی [illegible] سے [illegible] تھا۔ چنانچہ [illegible] سبکتگین کے مقابلہ میں ہوئی تو اس سے [illegible] ابو علی اور فائق نے [illegible] امیر نوح سے [illegible] کیا۔

معرکہ طوس: سبکتگین نے [illegible] بیٹے محمود کی شکست اور ابو علی کے قبضہ [illegible] فوراً [illegible] ابو علی [illegible] سبکتگین کی [illegible] کے بعد [illegible] ابو علی اور فائق شکست کھا کر [illegible] کی جانب بھاگے۔ سبکتگین نے اپنے بیٹے محمود کو نیشاپور کی حکومت پر مامور کر کے ابو علی اور فائق کا تعاقب کیا۔ ابو علی اور فائق نے جب وہاں بھی پناہ کی صورت نہ دیکھی [illegible] اور دونوں نے متفق ہو کر امیر نوح کی خدمت میں [illegible] معافی حاصل کرنے کے لئے عریضہ روانہ کیا۔ امیر نوح نے ابو علی [illegible] جا کر قیام کرو۔ [illegible] کی جانب روانہ ہوا۔ خوارزم کے قریب پہنچ کر ایک گاؤں میں مقیم ہوا۔

ابو علی اور خوارزم: ابو عبداللہ خوارزم شاہ [illegible] ابو علی کی آمد کی خبر سن کر [illegible] اپنے [illegible] لے کر [illegible] شب [illegible] ابو علی کو [illegible] گرفتار کر کے قید کر دیا۔ [illegible] مامون [illegible] خوارزم شاہ [illegible] شروع کر دی۔ مقام کاث میں خوارزم شاہ سے مقابلہ ہوا [illegible] شکست ہوئی۔ مامون نے [illegible] پر قبضہ کر کے خوارزم شاہ کو [illegible] ابو علی [illegible] قید سے نجات ملی۔ [illegible] کی جانب [illegible] خوارزم [illegible]

ابو علی کی گرفتاری و قتل: مامون [illegible] خوارزم شاہ کے [illegible]

میں پیش کیا گیا تو بوعلی کے روبرو اسے قتل کروا دیا۔ اس کے بعد امیر نوح کو ابوعلی کی سفارش لکھی۔ امیر نوح نے ماموں کی سفارش پر ابوعلی کو بخارا میں بلا بھیجا۔ چنانچہ بوعلی تذبذب سے بخارا کی جانب روانہ ہوا۔ شاہی امراء اور فوج سلطانی نے استقبال کیا مگر جونہی دربار شاہی میں داخل ہوا امیر نوح نے گرفتاری کا حکم دیا جس کی فوراً تعمیل کی گئی۔

کسی ذریعے سے سبکتگین کو یہ معلوم ہو گیا کہ ابن عزیز وزیر سلطنت ابوعلی کی رہائی کی فکر میں ہے اور امیر نوح سے کہ سفارش کر کے اسے قید سے رہا کرانا چاہتا ہے اس لئے سبکتگین نے امیر نوح کی خدمت میں اپنا سفیر بھیج کر ابوعلی کو اپنے پاس بلا لیا اور قید کر دیا۔ چنانچہ اسی حالت میں ۳۸۷ھ کا دور پورا ہوتے ہی ابوعلی کا انتقال ہو گیا۔ باقی رہا اس کا بیٹا ابوالحسن وہ فخر الدولہ بن بویہ کے پاس بھاگ گیا اور وہیں تمام عمر پڑا رہا۔

ابوعلی کی مفارقت کے بعد فائق نے کاشغر کا راستہ اختیار کیا۔ ایلک خان بادشاہ ترک بہ عزت و احترام پیش آیا۔ امیر نوح کو اس کی عفو تقصیر کی سفارش کی۔ امیر نوح نے ایلک خان کی خاطر فائق کی تقصیر معاف کر دی اور سمرقند کی حکومت پر مامور کر دیا۔

امیر نوح سامانی کی وفات: ماہ رجب ۳۸۷ھ میں امیر نوح بن منصور سامانی اپنی حکومت و سلطنت کا اکیسواں سال پورا کر کے وفات پا گیا۔ اس کے مرنے سے ملوک سامانی کی حکومت و سلطنت میں زوال اور کمزوری کے آثار نمایاں ہو چلے۔ چاروں طرف سے سرحدی امراء نے ہاتھ بڑھانا شروع کیا جس سے تھوڑی مدت میں ملوک سامانی کی حکومت جاتی رہی۔

ابوالحارث منصور کی امارت: امیر نوح کے انتقال کے بعد اس کا بیٹا ابوالحارث منصور تخت حکومت پر متمکن ہوا۔ ارکان دولت اور امراء سلطنت نے بالاتفاق اطاعت قبول کی بکتوزون ممالک محروسہ کا انتظام کرنے لگا۔ قلمدان وزارت ابوطاہر محمد بن ابراہیم کو سپرد ہوا۔

ایلک خان بادشاہ ترک کو امیر نوح کی وفات سے فائدہ اٹھانے اور ملک گیری کرنے کا شوق چرایا فوج لے کر سمرقند کی جانب بڑھا اور اسی مقام سے فائق کو بلا کر بخارا کی جانب روانہ کیا۔ امیر منصور کو اس خبر سے بے حد تشویش پیدا ہوئی جب کچھ بن نہ آئی تو بخارا چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوا اور نہر عبور کر کے دم لیا۔ فائق بلا مقابلہ بخارا میں داخل ہوا اور لوگوں کی تشفی کر کے یہ ظاہر کیا کہ میں امیر منصور کی خدمت کو حاضر ہوا ہوں اور وہ میرے ولی نعمت ہیں بخارا کیوں چھوڑ کر چلے گئے اور چند عمائدین شہر بخارا کو یہ پیغام دے کر امیر منصور کی خدمت میں بھیجا۔ بخارا والوں نے بھی درخواست کی۔ امیر منصور نے فائق سے عہد و پیمان لے کر بخارا کی جانب کوچ کیا۔ بخارا میں یہ دن بہت خوشی کا دن تھا ہر کس کی باچھیں کھلی پڑی تھیں۔ الغرض امیر منصور کی واپسی کے بعد فائق نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی سلطنت و حکومت کا انتظام کرنے لگا۔ بکتوزون کو خراسان کی سند حکومت دے کر بخارا سے دور پھینک دیا۔

اسی سنہ کے ماہ شعبان میں سبکتگین کا بھی انتقال ہو گیا۔ اس کے لڑکوں اسماعیل اور محمود میں خانہ جنگی شروع ہو گئی۔ اسی زمانے میں بکتوزون وارد خراسان ہوا اور اس پر قبضہ کر کے حکومت کرنے لگا۔

ابوالقاسم اور بکتوزون: آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ بکتوزون جس وقت محمود بن سبکتگین اپنے بھائی اسماعیل کی جنگ میں

سپہ سالار تھا اور خراسان میں اس کی جگہ فخر ... کو مقرر کر دیا تھا۔ ابوالقاسم بن سیمجور ابو علی کے بھتیجے ابوالحسن بن ابو علی کے ہمراہ جرجان چلا گیا تھا اور دونوں چچا بھتیجے نے جرجان میں فخر الدولہ کے پاس قیام اختیار کر لیا تھا۔ جب فخر الدولہ مر گیا تو ان دونوں نے اس کے بیٹے مجد الدولہ کی خدمت میں رہنا شروع کر دیا۔ رفتہ رفتہ ابوالقاسم کے پاس اس کے بھائی ابو علی کے رفقاء اور ہمراہی اکٹھے ہو گئے۔

فائق نے نیشاپور سے ابوالقاسم کو خط تحریر کیا کہ محمود بن سبکتگین کی قوت ... سے ... اور ... سے خراسان سے سبکتگین کی صورت نکال سکتا ہے۔ چنانچہ ابوالقاسم کو محمود بن سبکتگین اور فائق کے بارے میں تحریک کرنے سے ابوالقاسم کو بھی جوش پیدا ہو گیا اور فوج لے کر جرجان سے نیشاپور کی طرف روانہ ہوا اور آتے ہی ... کرنے کے لیے بھیجا۔ سبکتگین نے محمود بن سبکتگین کے مقابلے کو ... جب خراسان پہنچا حال ... ابوالقاسم کے بعد محمود اور ابوالقاسم میں مصالحت کا پیام شروع ہوا اور بالآخر دونوں میں مصالحت ہو گئی اور ابوالقاسم ... محمود نیشاپور واپس آ گیا۔

محمود کا نیشاپور پر قبضہ: محمود بن سبکتگین نے ... کی مہم سے فارغ ہو کر ... کی جانب توجہ کی۔ محمود جب نیشاپور پہنچا تو ... اور ... بیگتوزون ... تھا جس ... اور ... بیگتوزون نے امیر منصور بن نوح کی خدمت میں ... کیا۔ ... شکایات ... اور ... کے خراسان کی درخواست کی۔ امیر منصور نے ... خراسان ... محمود ... کو ... اور ... کے ... بیگتوزون ... امیر منصور ... نیشاپور کی جانب قدم ... بیگتوزون ... امیر منصور کو اس واقعہ سے ... نیشاپور کی جانب ... محمود ... چلا گیا اور ... کے انتظار میں ٹھہر رہا۔

عبدالملک بن امیر نوح کی امارت: جس وقت امیر منصور نے بخارا سے خراسان کی جانب محمود بن سبکتگین ... نیشاپور ... محمود بن سبکتگین نے ... امیر منصور کی خدمت میں ... چونکہ امیر منصور نے خلاف امید سبکتگین کی عزت ... کی تھی ... بیگتوزون ... یہ منصور کی بے وفائی کی شکایت کی۔ فائق نے ... بیگتوزون ... کے بعد دونوں نے متفق الرائے ہو کر یہ طے کیا کہ امیر منصور کو معزول کر دینا چاہیے اور اس کی جگہ عبدالملک بن امیر نوح کو امیر بنانا زیادہ مناسب ہوگا۔ اس فکر میں ... ایک روز ... بیگتوزون اور فائق نے ... امیر منصور کو گرفتار کر لیا اور آنکھوں میں سلائی پھیر کر اندھا کر دیا۔ یہ واقعہ ماہ صفر ۳۸۹ھ کا ہے۔ ... نے کل ... حکومت کی۔

امیر منصور کی گرفتاری کے بعد عبدالملک کو تخت حکومت پر بٹھا کر ... امارت پر ... سبکتگین ... محمود کو اس کی اطلاع ملی تو اس نے فائق اور بیگتوزون کی اس حرکت پر ... کے ... خراسان ... کی طرف روانہ ہوا۔

معرکہ مرو: محمود بن سبکتگین نے ذرا بھی پرواہ نہ کرتے فائق اور بکتوزون پر چڑھائی کر دی۔ ان دونوں کے ہمراہ عبد الملک نو عمر بادشاہ بھی تھا۔ جسے ان لوگوں نے تخت حکومت پر متمکن کیا تھا۔ چنانچہ فائق اور بکتوزون بھی محمود کی خبر سن کر مقابلہ پر ڈٹے۔ مرو کے قریب دونوں لشکروں کا آمنا سامنا ہوا۔ سخت مقابلہ ہوا۔ محمود نے بزور تیغ ان دونوں کو بھگا دیا۔ ایک دوسرے سے جدا ہو کر بھاگ نکلے۔ عبد الملک بھاگ کر بخارا پہنچا۔ فائق بھی ان کے ہمراہ تھا۔ بکتوزون نے نیشاپور کا رخ کیا۔ [illegible] کی طرف سے جو ان دنوں [illegible] تھا۔

بکتوزون کا تعاقب: محمود نے اس کامیابی کے بعد بکتوزون کے تعاقب میں نیشاپور کا قصد کیا۔ [illegible] بکتوزون کی آمد کی خبر پا کر [illegible] محمود نے اس کے تعاقب میں [illegible] جرجان تک بکتوزون کا تعاقب کر کے واپس آیا۔ محمود نے [illegible] کی حکومت پر [illegible] بکتوزون [illegible] فائق [illegible] بخارا [illegible] کر کے [illegible] ہو گیا۔

محمود کا خراسان پر قبضہ: محمود نے [illegible] کے بعد خراسان کی حکومت پر [illegible] سلطنت [illegible] خلیفہ القادر باللہ عباسی کے [illegible] خراسان کی حکومت [illegible] خلافت [illegible] محمود نے خراسان کے [illegible] اپنے بھائی نصر [illegible] کے [illegible] خراسان کے اطراف [illegible] کو [illegible] اطاعت قبول کی۔

دولت سامانی کا زوال: جس وقت محمود نے خراسان پر قبضہ کر لیا اور ادھر عبد الملک بخارا [illegible] فائق اور بکتوزون [illegible] اور [illegible] ایلک خان [illegible] کر لیا [illegible] ایک [illegible] اضطراب پیدا ہو گیا [illegible] فائق [illegible] آ گئے۔ [illegible] کی طرف روانہ ہوا۔

امیر عبد الملک بن نوح کا خاتمہ: عبد الملک [illegible] بخارا [illegible] ایلک خان [illegible] بکتوزون [illegible] ایلک خان [illegible] عبد الملک [illegible]

سے محمود اس کا بھائی ابوالحارث منصور، امیر عبدالملک، ابو ابراہیم اسماعیل، ابو یعقوب پسران امیر نوح اور اس کے چچا ابو زکریا، ابو سلیمان اور ابو صالح [illegible] وغیرہ تمام شاہزادگان خاندان سامانی بھی قید کر لئے گئے تھے۔

عبدالملک کی وفات سے ملوک سامانی کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا جس کا [illegible] حکومت [illegible] سے [illegible] اور ماوراء النہر تک پھیلا ہوا تھا۔ اسلامی حکومتوں میں اس کا رقبہ بہت بڑا تھا سیاست و ملک داری میں یہ حکومت اول درجہ کی تھی۔

ابو ابراہیم اسماعیل بن نوح: ابو ابراہیم اسماعیل بن نوح [illegible] ۳۹۰ھ میں اس عورت کے لباس میں جو اس کی خدمت میں آیا جایا کرتی تھی قید خانہ سے نکل کر بخارا میں روپوش ہو گیا۔ جب تجسس کرنے والے تھک کر بیٹھ گئے تو ابراہیم بخارا سے نکل کر خوارزم پہنچا المنتصر کا لقب اختیار کیا۔ رفتہ رفتہ باقی ماندہ فوجیں اور سامانی سپہ سالار بھی آ ملے۔ [illegible] ابو الحسن [illegible] نے بہت لشکر اپنے [illegible] کے ساتھ بھیجے۔ ابو ابراہیم نے [illegible] ۳۹۱ھ میں نیشاپور میں داخل ہو کر خراج وصول کیا۔

ابو ابراہیم اور منصور بن سبکتگین کی جنگ: محمود نے اس خبر کے سنتے ہی [illegible] ایک فوج [illegible] کا لشکر [illegible] ابو ابراہیم [illegible] جانب [illegible] جرجان کا قصد کیا [illegible] ربیع الاول ۳۹۱ھ کا ہے محمود نے ایک دوسری فوج منصور بن سبکتگین کی ماتحتی میں روانہ کی۔ ربیع الثانی میں قریب نیشاپور صف آرائی ہوئی۔ ابو ابراہیم شکست کھا کر میدان سے بھاگا۔ ابو القاسم [illegible] چند سرداران لشکر کے ساتھ گرفتار ہو گیا۔ منصور نے ان سب کو غزنی روانہ کر دیا۔

ابو ابراہیم اور ایلک خان کی جھڑپیں: ابو ابراہیم اس شکست کے بعد ترکوں میں چلا گیا جو اطراف بخارا میں سکونت پذیر تھے کیونکہ ان لوگوں کو سامانی ملوک کی طرف پہلے سے میلان طبع تھا اس وجہ سے یہ لوگ اس کی حمایت پر اٹھ کھڑے ہوئے۔ چنانچہ ابو ابراہیم انہیں اپنے رکاب میں لئے ہوئے ماہ شوال ۳۹۳ھ میں ایلک خان کی طرف بڑھا [illegible] ایلک خان [illegible] سے جنگ [illegible] ترکان غز نے اس کے لشکرگاہ اور تمام مال و اسباب پر قبضہ کر لیا۔ سرداران لشکر میں سے بھی کچھ لوگ گرفتار ہو گئے جنہیں ترکان غز اپنے ہمراہ لئے ہوئے اپنے وطن کی جانب لوٹے۔ ترکان غز نے اپنے مسکن پہنچ کر اس خیال سے کہ ایلک خان سے مراسم اتحاد پیدا ہو جائیں قیدیان ایلک خان کو چھوڑ دینے کا مشورہ کرنے لگے۔ ابو ابراہیم کو اس کا احساس ہو گیا تو [illegible] نکل کر [illegible] عبور کر کے آمل الشط پہنچا۔ امراء [illegible] سے امداد اور پناہ گزیں ہونے کی درخواست کی۔ سب نے انکاری جواب دیا۔ چار و ناچار [illegible] واپس ہوا [illegible] جنگ آزما ایلک خان [illegible] شکست کھا کر دبوسیہ چلا آیا اور فوجیں فراہم کر کے پھر لوٹ پڑا۔ اس مرتبہ بھی میدان لشکر بخارا کے ہاتھ رہا۔ ابو ابراہیم [illegible] آیا۔ اس کے بعد [illegible] معرکہ [illegible] ایلک خان [illegible] شعبان ۳۹۴ھ میں [illegible] ابو ابراہیم سے مڈبھیڑ ہوگئی۔ اس جنگ میں کامیابی کا سہرا ابو ابراہیم کے

[illegible] پر بھیجا۔ ایک [illegible] شکست اٹھا کر [illegible] کی طرف واپس آیا اور فوج [illegible] کے [illegible] کیا۔ [illegible] سے رخصت ہو کر اپنے وطن چلے آئے تھے۔ ابراہیم کے پاس تھوڑے سے آدمی رہ گئے تھے مگر پھر بھی [illegible] اطراف [illegible] ایک خان [illegible] قلعہ میں [illegible] ابراہیم کو شکست [illegible] اس کے [illegible] منتشر ہو گئے۔ معدودے چند آدمی [illegible] جان کی [illegible] کی جانب چلا ایک [illegible] دشوار گزار [illegible] کے [illegible] گزرتا ہوا [illegible]

[illegible]

ابراہیم کا خاتمہ: [illegible] سلطان [illegible] آگئی [illegible] اس کے [illegible] تھا۔ اس بات کا [illegible] واقعات سے [illegible] ایک [illegible] کے پاس [illegible] ساتھیوں [illegible] ایک [illegible] کے ساتھ [illegible] اپنی جان [illegible] ایک گاؤں میں [illegible] ایک شخص [illegible] جب ابراہیم اس کے پاس [illegible] سلطنت و حکومت ختم ہو جاتی ہے [illegible]

[illegible]

باب: ۸

امارت غزنہ بنو سبکتگین

بنو سبکتگین کی حکومت درحقیقت آل سامان کی ایک شاخ ہے اور اسی سے اس دولت و حکومت کا ارتقا ہوا اور [illegible] وہی ریاست و حکومت کا اقتدار اور جاہ و جلال ہے جو خاندان سامانی تمام ملک اور بلاد ماوراء النہر خراسان اور عراق عجم وغیرہ بلاد کے بڑا حصہ تھے ان پر بنو سبکتگین نے قبضہ حاصل کیا۔ ان کے علاوہ ہندوستان میں بھی ان کا اس قدر اثر و اقتدار ہوا کہ [illegible] ہندوستانی سلاطین باج گزار بن گئے۔

سبکتگین: اس حکومت کا آغاز غزنی سے ہوتا ہے۔ سبکتگین جو اس حکومت کا مورث اعلیٰ ہے البتگین کا ترکی غلام تھا۔ البتگین آل سامان کی خدمت کرتا تھا۔ [illegible] جس وقت البتگین نے حکومت امیر سعید منصور بن نوح سے [illegible] آیا تھا اس وقت سبکتگین بھی ان کے ہمراہ تھا اور ان کے دربار میں [illegible] پر مامور تھا۔ غزنی پر [illegible] قائم کرنے کے بعد ابو منصور نے البتگین کو غزنی کی گورنری عطا کی۔ چنانچہ سبکتگین [illegible] ابو اسحاق بن البتگین کے ساتھ غزنی کی طرف [illegible] البتگین کا [illegible] اس کے امیروں اور سرداروں نے متفق ہو کر سبکتگین کو اپنا امیر مقرر کیا۔ اسی اثنا میں امیر سعید منصور بن نوح نے وفات پائی اس کا بیٹا ابوالقاسم نوح تخت حکومت پر متمکن ہوا۔ ابوالحسن عتبی وزیر اعظم مقرر کیا گیا۔ نیشاپور کی گورنری ابوالحسن محمد بن سیمجور کو دی گئی۔ چونکہ سبکتگین اطاعت و قبول کا خوگر تھا اور علی العموم تمام امراء دولت سامانیہ اور بالخصوص ابوالحسن امیر [illegible] سے راضی رہتے تھے اس وجہ سے ان لوگوں نے سبکتگین کی تقرری میں [illegible] کے ہاتھوں [illegible] امیر نوح سے [illegible] امیر نوح [illegible] حکومت پر [illegible] اور ابوالحسن محمد بن سیمجور کو [illegible] کی جگہ خراسان کی حکومت پر اس کا بیٹا ابو علی مامور کیا گیا [illegible] امیر نوح کی حکومت کو ملیامیٹ کرنے لگا۔

امیر نوح اور سبکتگین: جب امیر نوح [illegible] بخارا آ گیا اور اس کے قدم حکومت و سلطنت پر جم گئے تو ابو علی نے بھی پرانی عادت کے مطابق خراسان میں بغاوت پھیلا دی۔ امیر نوح نے ابو منصور سبکتگین کو ابو علی کے مقابلہ پر بھیج کر روانہ کیا۔ سبکتگین نے [illegible] حاضر ہو کر بہت حسن و خوبی سے حکومت و سلطنت کا انتظام کیا۔ بغاوت فرو کر دی جس سے امیر نوح اور جملہ خیر خواہان حکومت سامانیہ کی آنکھوں میں اس کی عزت دوبالا ہو گئی۔ امیر نوح نے اس خدمت کے صلہ میں سبکتگین کو خراسان کی گورنری مرحمت کی۔ چنانچہ سبکتگین نے خراسان پہنچ کر [illegible] سے ابو علی کو نکال باہر کر کے قبضہ کر لیا۔

پھر رفتہ رفتہ اس نے سامانیوں کی حکومت کو بھی دبا لیا۔ کچھ عرصہ بعد غزنہ اور ماوراء النہر پر قبضہ کر کے ان کی حکومت کے آثار نیست و نابود کر دیے اور ان کی جانشینی کا پورا حق ادا کیا۔ اس کے بعد متواتر اس کے لڑکوں نے حکومت کی۔ ان ممالک میں ان کی حکومت کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ یہاں تک کہ تاتاری ترکوں کا ظہور ہوا اور مشرق سے مغرب تک حکمرانان سلجوق مالک ہو گئے۔ انہوں نے ان ممالک کو ان کے قبضہ سے نکال لیا۔ جیسا کہ آئندہ تحریر کیا جائے گا۔ اس وقت ہم سبکتگین کے جہاد کے حالات جو اس نے خراسان کی گورنری سے قبل ہندوستان پر کئے تحریر کرتے ہیں۔ اس کے بعد ان کے حالات لکھیں گے۔

فتح بست: بست صوبہ سجستان کے متعلقات سے تھا اور اسی کی گورنری میں شامل تھا۔ جس وقت حکومت بنو صفار کے زوال کی وجہ سے ان صوبوں کا انتظام درہم برہم ہوا اور صوبوں کے گورنروں نے چاروں طرف سے بغاوت اور خود مختاری شروع کر دی اس وقت امیر طغان نے جو بست کا حکمران تھا۔ بست پر خود مختار حکومت کا اعلان کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد دوسرے امیر نے جس کا نام بایتوز تھا بست کو طغان سے چھین لیا۔ طغان بحالت پریشان سبکتگین کے پاس پہنچا، امداد کی درخواست کی۔ آئندہ اطاعت و فرماں برداری کا اقرار کیا اور اس کے علاوہ خراج دینے کا وعدہ بھی کیا۔ چنانچہ سبکتگین اپنی فوج آراستہ کر کے بست کی طرف روانہ ہوا اور بزور تیغ اسے فتح کر لیا۔ اور ابو الفتح علی بن محمد البستی شاعر کو اپنے دربار میں طلب کر کے اپنا کاتب (سیکرٹری) بنایا۔ اس کے بعد یہی محمود بن سبکتگین کا بھی سیکرٹری رہا۔

والیٔ قصدار کی سرکشی و اطاعت: مہم بست سے فراغت پا کر سبکتگین نے قصدار کا قصد کیا۔ والیٔ قصدار بھی اس کا ماتحت تھا لیکن دشواری راہ کی وجہ سے باغی ہو گیا تھا۔ سبکتگین چند سواروں کو اپنے ہمراہ لئے ہوئے قصدار میں داخل ہوا اور اس کے حکمران کو گرفتار کر لیا۔ والیٔ قصدار نے عذر خواہی کی۔ آئندہ اطاعت اور خراج دینے کا اقرار کیا۔ سبکتگین نے اسے حکومت قصدار پر دوبارہ مامور کر دیا۔

ہندوستان پر جہاد: بست اور قصدار کی کامیابی کے بعد ہندوستان پر جہاد کی تیاری کی اور فوجیں آراستہ کر کے ہندوستان کے قلعوں پر بزور تیغ فتح حاصل کی جس کی طرف اس وقت تک مسلمانوں کا خیال تک نہ گیا تھا اور فتح حاصل کرنے کے بعد غزنی واپس چلا گیا۔

راجہ جے پال اور سبکتگین کی جنگ: راجہ جے پال نے ان خبروں سے مطلع ہو کر فوجیں فراہم کیں۔ ہاتھیوں کا بہت بڑا لشکر جمع کیا اور انہیں کافی طور سے مسلح کر کے ممالک اسلامیہ کی طرف روانہ ہوا۔ ہاتھیوں کے لشکر کو قاعدے کے مطابق آگے بڑھایا۔ کوچ و قیام کرتا ہوا سرحد بلاد اسلامیہ میں داخل ہوا۔ تاخت و تاراج کا ہاتھ بڑھایا۔ سبکتگین کو اس کی خبر لگی تو اس نے غزنی سے صف آرا ہو کر راجہ جے پال پر حملہ کیا۔ سبکتگین کے لشکر میں مجاہدین کا ایک گروہ تھا۔ دونوں حریفوں کا مقابلہ ہوا نہایت خونریز اور سخت جنگ کے بعد لشکر اسلام کو فتح نصیب ہوئی۔ ہزاروں کفار مارے گئے۔ راجہ جے پال گرفتار کر لیا گیا۔ دس لاکھ درہم اور پچاس ہاتھی بطور فدیہ دے کر اپنے کو قید سے رہا کرایا اور ادائیگی فدیہ تک اپنی قوم کے چند لوگوں کو بطور ضمانت چھوڑا۔ سبکتگین نے چند لوگوں کو فدیہ وصول کرنے کی غرض سے راجہ جے پال کے ہمراہ کر دیا۔

راجہ جے پال کی عہد شکنی: راجہ جے پال نے ان لوگوں کے ساتھ راہ میں بد عہدی کی اور ان کو بعوض ان لوگوں کے

جنہیں سبکتگین کے پاس بطور ضمانت چھوڑ آیا تھا گرفتار کر لیا۔ سبکتگین کو اس کی خبر پہنچی تو وہ آگ بگولا ہو گیا۔ غزنی کا حکم دیا اور نہایت تیزی سے سامان جنگ درست کر کے ہندوستان کی طرف روانہ ہوا۔ اثنائے راہ میں ہندوستان کے جتنے شہر تھے سب کو لوٹا اور جماعت کثیر کو منتشر و پریشان کرتا ہوا قلعہ ملتان پر پہنچا اور اسے بزور تیغ فتح کر کے زمین کے برابر کر دیا۔ قلعہ ملتان ہندوستان کا سرحدی قلعہ غزنی سے ملا ہوا تھا۔ راجہ جے پال کو اس سے سخت غصہ پیدا ہوا۔ فوجیں مرتب کر کے سبکتگین پر حملہ آور ہوا اور دونوں حریفوں میں سخت و خونریز لڑائیاں ہوئیں۔ بالآخر راجہ جے پال کو شکست ہوئی۔ اس کے امرا جن میں سے ہزارہا ہندی مارے گئے سارا شان و شوکت خاک میں مل گئی اس لڑائی کے بعد ہندوؤں کو اپنے ملک سے نکل کر لڑنے کی دوبارہ جرأت نہ ہوئی اور نہ پنجاب ہند میں سے کسی کا کوئی اثر قائم رہ سکا۔ سبکتگین اس کامیابی اور جہاد سے فارغ ہو کر چکا تھا کہ امارت کی بابت جو ہوا جیسا کہ آگے آپ پڑھیں گے۔

امارت خراسان پر سبکتگین کا تقرر: ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ جس وقت امیر نوح کا ستارۂ اقبال بخارا میں گردش کے ہاتھوں زوال پذیر ہوا اور بغرا خان ترکی بادشاہ نے قبضہ کر لیا تو امیر نوح آمویہ کے کنارے پہنچا۔ ابو علی سیمجور والی خراسان اور فائق کو اس نے امداد و اعانت کا خواستگار ہوا۔ ان دونوں کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔ امیر نوح کی بے بسی میں تھا تو راستے ہی سے بغرا خان کے واپس ہونے کی خبر آئی انتہائی مسرت و مستعدی سے کوچ کر کے بخارا پہنچ گیا اور کرسی حکومت پر بیٹھ کر حکومت کرنے لگا۔ راستے میں بغرا خان کا انتقال ہو گیا۔ امیر نوح کا قدم حکومت و سلطنت پر جم گیا۔ بوعلی اور فائق کو اپنے کئے پر پشیمانی ہوئی اور اپنی نسبت انہیں خطرہ پیدا ہوا۔ فائق نے یہ غلطی کی کہ مبارکباد و تہنیت کے لئے بلا اجازت امارت پناہ بخارا روانہ ہو گیا۔ امیر نوح نے بچے غلاموں اور موالی کو اس کی روک تھام اور گوشمالی پر بھیج دیا جنہوں نے فائق سے جنگ کی اور بخارا کو اس کے قبضہ سے نکال لیا۔ فائق بحال پریشان ابو علی سیمجور کے پاس پہنچا اور اس کی پشت پناہی سے امیر نوح کی مخالفت پر کمر باندھی۔ یہ واقعات ۳۸۳ھ کے ہیں۔ امیر نوح نے سبکتگین کو ان حالات سے مطلع کیا اور ان دونوں باغیوں کے مقابلہ میں امداد کے لئے بلا بھیجا اور اس خدمت کے صلہ میں صوبہ خراسان کی گورنری مرحمت کی۔

ناصر الدولہ کا خطاب: سبکتگین ان دنوں ہندوستان پر جہاد کر رہا تھا جیسا کہ ہم اوپر تحریر کر چکے ہیں اور اس کے بعد سبکتگین ذی الحجہ ۳۸۳ھ میں ہندوستان کی مہم سے فارغ ہو کر امیر نوح کی خدمت میں حاضر ہوا اور نمایاں خدمت کو انجام دکھایا۔ اس وقت میں سبکتگین کا ہونہار بیٹا محمود بھی شریک تھا۔ امیر نوح نے ان مہمات سے کامیابی کے ساتھ فراغت حاصل کر کے گورنری نیشاپور اور سپہ سالاری خراسان پر محمود کو مامور کر کے نیشاپور میں قیام کرنے کا حکم دیا اور سیف الدولہ کا خطاب دیا۔ اس کے باپ سبکتگین کو ہرات میں ٹھہرانے کا حکم دیا اور ناصر الدولہ کے خطاب سے مخاطب کیا اور خود بامراد و بدولت بخارا واپس آیا۔

معرکۂ نیشاپور: امیر نوح کی واپسی بخارا کے بعد ابو علی سیمجور اور فائق کو یہ خیال پیدا ہوا کہ خراسان کو سبکتگین اور اس کے بیٹے محمود کے قبضہ سے نکال لینا چاہئے۔ چنانچہ ان دونوں نے متفق ہو کر محمود بن سبکتگین پر بمقام نیشاپور ربیع الاول ۳۸۵ھ میں حملہ کیا اور اس سے قبل کہ اس کے باپ سبکتگین کی امدادی فوج آئے لڑائی چھیڑ دی۔ محمود کی فوج کو شکست ہوئی۔ اپنے باپ کے

پاس ہرات سے چلا گیا اور ابوعلی نے نیشاپور پر قبضہ کر لیا۔

سبکتگین اور ابوعلی: سبکتگین نے تھوڑی مہلت کے بعد پھر ابوعلی پر فوج کشی کی۔ طوس میں دونوں میں مقابلہ ہوا۔ میدان سبکتگین کے ہاتھ رہا۔ ابوعلی اور فائق کو شکست ہوئی۔ ابوعلی [illegible] میں جا کر پناہ گزین ہوئے۔ ابوعلی نے امیر نوح کی خدمت میں معذرت کا عریضہ روانہ کیا۔ امیر نوح نے فائق کا ساتھ چھوڑ دینے کی شرط پر ابوعلی کا قصور معاف کیا اور دربار سلطنت بخارا طلب کر کے قید کر دیا۔ پھر قید سے نکال کر سبکتگین کے پاس بھیج دیا۔ سبکتگین نے بھی قید کر دیا۔ باقی رہا فائق وہ شکست کھا کر ایلک خان کے پاس کاشغر چلا گیا۔ ایلک خان نے امیر نوح سے فائق کی سفارش کی۔ امیر نوح نے اس کی سفارش پر فائق کو سمرقند کی حکومت پر متعین کیا جیسا کہ اوپر [illegible] سامانیوں کے حالات کے ضمن میں پہلے لکھے جا چکے ہیں۔

ابوالقاسم کی بغاوت: ابوالقاسم برادر ابوعلی اپنے بھائی سے علیحدہ ہو کر بطور خود سبکتگین کے پاس چلا آیا۔ چنانچہ کچھ مدت تک اس کی خدمت میں مقیم رہا۔ پھر اس سے باغی ہو کر [illegible] ابوالقاسم کی گوشمالی کے لئے بڑھا۔ ابوالقاسم اس کی آمد کی خبر سن کر فخر الدولہ دیلمی کے پاس جرجان چلا گیا [illegible] اختیار کیا۔ سبکتگین نے [illegible] اس کے علاقہ پر قبضہ کر لیا۔

سبکتگین و ایلک خان: شہاب الدولہ ہارون بن سلیمان ایلک خان ترکستان کا فرمانروا اور ترک اقوام کا [illegible] کے بعد ایلک خان نے اپنا حلقہ حکومت بڑھانا چاہا [illegible] امیر نوح کے ضعف سے [illegible] کی ہوس پیدا ہوئی جیسا کہ اس کے باپ بغرا خان کو ہوئی تھی چنانچہ اس نے پہلے [illegible] امیر نوح کے مقبوضات کی طرف قدم بڑھایا۔ اس کے بعد [illegible] تیاری کی کہ امیر نوح نے خراسان پر سبکتگین و محمود کو ایلک خان کے مقابلے پر [illegible] روانگی کا حکم دیا۔ چنانچہ سبکتگین نے فوجیں آراستہ کر کے [illegible] نسف و کش کے درمیان پہنچ کر پڑاؤ ڈالا۔ ایلک خان کی فوج بھی [illegible] طرف سے لڑنے کو آ پہنچی۔ [illegible] امیر نوح کا [illegible] سبکتگین نے [illegible]

سبکتگین اور ایلک خان میں مصالحت: ایلک خان بھی جنگ کو ٹالنا چاہتا تھا۔ سبکتگین نے امیر نوح کو ایلک خان کی جنگ پر آمادہ کرنا چاہا مگر وہ تیار نہ ہوا [illegible] لشکر کے پیچھے [illegible] سبکتگین نے اپنے بھائی [illegible] اور اپنے بیٹے محمود کو امیر نوح [illegible] جنگ کے خوف سے [illegible] امیر نوح [illegible] ان لوگوں نے [illegible] سبکتگین مصالحت پر [illegible] ایلک خان سے مصالحت کی گفتگو شروع کر دی ابوالقاسم [illegible] فتح کرنے کی غرض سے ایلک خان [illegible] روانہ کیا [illegible] سمرقند [illegible]

سبکتگین کی مراجعت بلخ: مصالحت کے بعد سبکتگین نے طوس سے بلخ کی جانب مراجعت کی۔ یہاں پہنچ کر ان لوگوں کے مرنے کی خبر ملی [illegible] موت کی خبر بھی آئی [illegible] قریب اسے قتل کیا تھا۔ اس کے بعد ہی امیر نوح کی موت کی خبر بلخ میں آئی [illegible] ۳۸۷ھ میں اس نے سفر آخرت اختیار کیا۔

سبکتگین اور فخر الدولہ: ابو علی بن سیمجور نے فائق سبکتگین سے شکست کھا کر فخر الدولہ کے پاس جرجان چلا گیا۔ جب ابو القاسم نے خراسان میں سر اٹھایا اور محمود بن سبکتگین اپنے چچا بغراجق کے ساتھ اس کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوا۔ اس کی رکاب میں ابو نصر بن محمود حاجب بھی تھا۔ اس وقت یہ بھی فخر الدولہ کے پاس بھاگ گیا اور اس کے زیر عنایت اول قومس اور دامغان میں قیام اختیار کیا۔ سبکتگین نے طوس میں پڑاؤ کر دیا۔ اس کے بعد اس نے اور فخر الدولہ والیٔ رے سے مراسم اتحاد پیدا ہو گئے۔ ایک نے دوسرے کو ہدیہ بھیجا۔ آخری ہدیہ تھا جو سبکتگین کی طرف سے عبد اللہ کاتب لے کر فخر الدولہ کے پاس گیا تھا۔ کچھ عرصہ بعد فخر الدولہ تک لوگوں نے یہ خبر پہنچا دی کہ سبکتگین لشکر آرائی اور فوج کشی کی فکر میں ہے۔ فخر الدولہ نے ایک عتاب آمیز پیام سبکتگین کے پاس بھیجا۔ ابھی جواب آنے بھی نہ پایا تھا کہ دونوں کی قسمتیں جواب دے گئیں۔

سبکتگین کی وفات: جب سبکتگین ایلک خان کی مہم سے فارغ ہو کر بلخ کی جانب واپس ہوا تو تھوڑے ہی عرصہ وہاں قیام کیا تھا کہ مرض موت میں گرفتار ہو گیا۔ بلخ سے غزنی کی جانب واپس ہوا۔ اثنائے راہ میں حکومت خراسان و غزنی کے بیس برس بعد ماہ شعبان ۳۸۷ھ میں سفر آخرت اختیار کیا۔ غزنی میں مدفون ہوا۔ عادل، نیک سیرت، عہد و پیمان کا پابند، ایفاء وعدہ کا پکا اور دلیر آدمی تھا۔

باب: ۹

سلطان محمود

اسماعیل بن سبکتگین: سبکتگین کے بعد اس کے لشکر نے اس کے بیٹے اسماعیل کی امارت کی بیعت کی اور یہی ولی عہد بھی تھا۔ لیکن محمود سے عمر میں کم تھا۔ اس نے زر و بخشش سے لشکریوں کو اپنا مطیع کر لیا۔ غزنی کی حکومت اس کی مستحکم ہو گئی۔

محمود اور اسماعیل: چونکہ اسماعیل ایک کمزور شخص تھا لشکریوں کی آنکھوں میں حقیر معلوم ہوا ان لوگوں نے اسے دبا لیا اور انعام و صلہ کی اس قدر بھرمار ہوئی کہ اس کے باپ سبکتگین کا خزانہ خالی ہو گیا۔ اس کا بھائی ان دنوں نیشاپور میں تھا۔ اس نے تحریک کی کہ مجھے صوبہ بلخ وغیرہ کی حکمرانی و سند دی جائے۔ اسماعیل نے انکاری جواب دیا جس سے دونوں بھائیوں میں نفاق کی بنیاد پڑ گئی۔ ابو الحارث گورنر جرجان نے دونوں بھائیوں میں مصالحت کی کوشش کی لیکن اسماعیل اپنی کم عمری اور ناتجربہ کاری سے نہ مانا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ محمود نے اسماعیل کے ارادہ سے ہرات کی جانب کوچ کیا۔ ہرات میں اس کا چچا بغراجق حکمرانی کر رہا تھا۔ اسماعیل کے حالات سن کر محمود کا ہم خیال ہو گیا۔ اس کے بعد محمود نے ہرات سے بست کی طرف قدم بڑھایا جہاں پر اس کا دوسرا بھائی نصر تھا۔ محمود نے اسے بھی اپنی جانب مائل کر لیا۔

محمود اور اسماعیل کی جنگ: چنانچہ بغراجق اور نصر سب کے سب متفق ہو کر غزنی کی طرف بڑھے۔ یاد رکھنے کی بات ہے کہ ان واقعات سے قبل اسماعیل کے امرائے حکومت نے محمود کو بلخ کے خطوط لکھے تھے اور اطاعت و فرمانبرداری کا وعدہ کیا تھا۔ الغرض محمود کوچ و قیام کرتا ہوا غزنی کے قریب پہنچ گیا۔ اسماعیل بھی اپنی فوج آراستہ کر کے مقابلہ پر آ گیا۔ غزنی کے باہر ایک میدان میں دونوں بھائیوں کا سامنا ہوا۔ سخت اور خونریز جنگ کے بعد اسماعیل کی فوج میدان جنگ سے بھاگ کھڑی ہوئی۔ اسماعیل نے قلعہ غزنی میں جا کر پناہ لی اور دروازے بند کر لئے۔ محمود نے شہر پر قبضہ کر کے قلعہ کا محاصرہ ڈال دیا۔ یہاں تک کہ اسماعیل نے محاصرہ کی طوالت سے تنگ آ کر امان حاصل کی اور قلعہ کا دروازہ کھول دیا۔ محمود نے اس کی عزت کی اور اپنی حکومت و سلطنت میں اسے شریک کر لیا۔ یہ واقعہ اسماعیل کی حکومت کے ساتویں مہینے واقع ہوا۔ اسی وقت سے محمود کے قدم حکومت و سلطنت پر جم جاتے ہیں اور اسے سلطان کے لقب سے ملقب کیا جاتا تھا۔ اس سے قبل کسی نے اپنے کو اس لقب سے ملقب نہیں کیا تھا۔ القصہ اسماعیل کی مہم سے فارغ ہو کر بلخ کی جانب کوچ کیا۔

ابو الحارث منصور اور فائق: جس وقت ابو الحارث منصور امیر نوح کے بعد تخت حکومت پر متمکن ہوا فائق ان دنوں وزارت محمود

تخت پر بٹھا دیا گیا اور فائق نے امیر ابوالحارث منصور کی کم عمری کی وجہ سے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ سبکتگین جو اس وقت [illegible] تھا ان دنوں [illegible] نے [illegible] ایلک خان سے جنگ الجھا ہوا تھا۔ فائق کو بھاگ جانا پڑا۔ [illegible] جب امیر نوح نے انتقال کیا۔ اس کا بیٹا منصور حکمران ہوا تو فائق نے ابومنصور [illegible] حسین کو [illegible] خراسان بنا دیا اور اسے [illegible] ایلک خان [illegible] اور امیر منصور کی [illegible]

[illegible] ایک خان [illegible] کے ساتھ [illegible] کا [illegible] اور [illegible] کے [illegible] فائق [illegible] طرف [illegible]

فائق کا بخارا پر قبضہ: امیر ابوالحارث منصور نے [illegible] فائق نے بخارا پر قبضہ [illegible] اور ایلک خان [illegible] حکومت کی طرف واپس ہوا۔

فائق نے بخارا پر قبضہ حاصل کر لینے کے [illegible] ایلک خان کی واپسی کے بعد ابوالحارث منصور کو [illegible] بلا لیا اور جب [illegible] فائق نے استقبال [illegible] حکومت [illegible] اور [illegible] حکومت کا [illegible] امیر سبکتگین [illegible] خراسان کی [illegible] حکومت [illegible] کابل [illegible] ابوالقاسم [illegible] دونوں میں صلح کرا دی۔ [illegible] فائق اور [illegible] ابوالقاسم [illegible] میں معرکہ آرائیاں ہوئیں [illegible]

ابوالحارث منصور کی معزولی [illegible] ابوالحارث منصور [illegible] فائق [illegible] امیر ابوالحارث منصور [illegible] حکومت [illegible] ابوالحارث منصور [illegible] فائق [illegible] ابوالحارث منصور [illegible] کر دیا

محمود کا خراسان پر قبضہ: محمود نے [illegible] خراسان [illegible] فائق [illegible] عبدالملک [illegible] میں معرکہ آرائیاں ہوئیں [illegible] عبدالملک نے بخارا [illegible] ابوالقاسم [illegible] خراسان پر قبضہ کر لیا۔ یہ واقعہ ۳۸۹ھ کا ہے۔

محمود اور بکتوزون: اس کے بعد محمود نے طوس کی جانب قدم بڑھایا۔ بکتوزون (توزن بیگ) جرجان بھاگ گیا۔ محمود نے اس کے تعاقب پر ارسلان حاجب کو مامور کیا۔ ارسلان حاجب نے اسے اطراف خراسان سے بھی نکال باہر کیا۔ محمود نے اس خدمت کے صلہ میں ارسلان حاجب کو طوس کی گورنری پر مامور کر کے صوبہ ہرات کی جانچ پڑتال کو روانہ ہوا۔ بکتوزون کو موقع مل گیا محمود کے روانہ ہوتے ہی نیشاپور آ گیا اور قبضہ کر لیا۔ محمود کو اس کی خبر لگی تو فوراً ہی واپس ہوا۔ بکتوزون نیشاپور چھوڑ کر بھاگ گیا۔ محمود نے اپنے بھائی نصر بن سبکتگین کو سپہ سالاری لشکر خراسان پر مامور کر کے نیشاپور میں قیام کرنے کا حکم دیا اور خود اپنے باپ کے دارالحکومت بلخ کی طرف چل دیا اور اسے اپنا پایۂ تخت بنایا۔

امین الملۃ یمین الدولہ کا خطاب: پھر اپنے بھائی اسماعیل بن سبکتگین سے مطمئن ہو کر کسی قلعہ میں قید کر دیا۔ گزارہ کے لئے کافی وظیفہ مقرر کیا۔ اس زمانہ میں خلافت مآب القادر باللہ عباسی کی خلافت کی بیعت کی اور اسی کے نام کا خطبہ پڑھے جانے کا حکم دیا۔ خلافت مآب نے دارالخلافت بغداد سے بیش بہا خلعت اور پھریرے حسب دستور روانہ کئے اور "امین الملۃ یمین الدولہ" کا خطاب مرحمت فرمایا۔ محمود کو اسی وقت سے مطلق العنان حکومت حاصل ہوئی ہے اور اسی کا طنطنۂ اقبال اطراف عالم میں پھیل جاتا ہے۔ خراسان کی حکومت پر اس کے قدم جم جاتے ہیں اور آئندہ ہر سال ہندوستان پر جہاد کرتا رہتا ہے۔

خلف بن احمد کی سرکشی و اطاعت: خلف بن احمد والی سجستان ملوک سامانی کا باجگزار تھا لیکن جس وقت سامانی تاجدار بغاوت و سرکشی کی وجہ سے خلف بن احمد کی جانب سے غافل ہو گیا۔ اس وقت اس نے استقلال کے ساتھ اپنے قدم حکومت پر جما دیے اور خود مختاری کا ڈنکا بجا دیا۔ جب امیر سبکتگین راجگان ہند پر جہاد کرنے کے لئے گیا تو خلف بن احمد نے اس موقع کو غنیمت تصور کر کے صوبہ بست پر فوج کشی کر دی۔ چنانچہ اس فوج نے صوبہ بست پر قبضہ کر کے خراج وصول کر لیا۔ جب سبکتگین ہندوستان کے جہاد سے فارغ ہو کر واپس ہوا تو خلف بن احمد نے معذرت کے تحائف پیش کئے اور اطاعت کا اقرار کیا۔ امیر سبکتگین نے اس کی معذرت کو قبولیت کا درجہ عنایت کیا۔ مزید اطمینان کے لئے بطور ضمانت خلف بن احمد کے خاص امراء کو اپنی حراست میں لے لیا۔

امیر سبکتگین کی وفات: اس کے بعد امیر سبکتگین ابو علی بن سیمجور کے ساتھ ہو کر اس کی قید میں تھا۔ خراسان کی طرف ایلک خان کے مقابلہ پر روانہ ہوا۔ جب اس سے امیر سبکتگین کو فراغت حاصل ہوئی تو خلف بن احمد کی ریشہ دوانیوں اور فتنہ ختم کرنے کی غرض سے فوج کو سجستان پر حملہ کرنے کے لئے تیاری کا حکم دیا۔ اتفاق وقت سے سبکتگین کا پیام اجل آ گیا جس سے سبکتگین کا ارادہ پورا نہ ہوا اور خلف کو پھر موقع مل گیا۔ اپنے بیٹے طاہر کو قہستان اور بوشنج پر قبضہ کرنے کے لئے بھیج دیا۔ چنانچہ طاہر نے ان دونوں مقامات پر قبضہ کر لیا۔ قہستان اور بوشنج بغراجق کی جاگیر میں تھا اور وہی ان پر حکومت کر رہا تھا۔ اتنے میں محمود کو خراسان کی مہم اور اندرونی جھگڑوں سے فرصت مل گئی۔ اپنے چچا بغراجق کو لکھ بھیجا کہ قہستان اور بوشنج کو طاہر بن خلف کے قبضہ سے نکال دو۔

خلف کی سرکشی و اطاعت: چنانچہ بغراجق نے طاہر پر فوج کشی کی اور اسے شکست دے کر تھوڑی دور تک تعاقب کرتا چلا

گیا۔ طاہر نے پلٹ کر ایسا حملہ کیا کہ بغراجق کے ہمراہی بھاگ کھڑے ہوئے اور بغراجق مارا گیا۔ محمود کو اس جان لیوا واقعہ کے سننے سے بے حد صدمہ ہوا فوج مرتب کر کے ۳۹۰ھ میں خلف بن احمد پر چڑھائی کر دی۔ خلف ایک مضبوط اور مستحکم قلعہ میں قلعہ بند ہو گیا محمود نے چاروں طرف سے محاصرہ ڈال کر لڑائی چھیڑ دی۔ خلف نے تنگ آ کر اطاعت تسلیم کی ایک لاکھ دینار دے کر مصالحت کر لی۔ محمود نے محاصرہ اٹھا لیا۔

سلطان محمود اور راجہ جے پال کی جنگ اس کے بعد جب محمود کو بیرونی حملوں سے اطمینان اور یک گونہ فراغت حاصل ہو گئی تو اس نے ہندوستان پر حملہ کی تیاری کی۔ دس ہزار سوار اور تیس ہزار پیادوں میں سے پندرہ ہزار جوان منتخب کئے اور انہیں آراستہ کر کے ہندوستان پر ۳۹۱ھ میں پشاور کے مقام پر چڑھائی کی۔ راجہ جے پال کو یہ خبر پہنچی تو فوج آراستہ کر کے مقابلہ پر آیا سخت اور خونریز جنگ کے بعد راجہ جے پال کو شکست ہوئی۔ راجہ جے پال اپنے بھائیوں اور عزیزوں کے ہمراہ گرفتار کر لیا گیا۔ راجہ جے پال اور اس کے دوسرے اعزہ کے اسباب میں (جو قید کر لئے گئے تھے) سولہ مرصع حمائل تھے اتنے قیمتی جو غنیمت میں ہاتھ آئے ان میں سے ایک کی قیمت ایک لاکھ اسی ہزار دینار کے علاوہ پانچ لاکھ بردہ لونڈی غلام بنانے کے لئے۔ یہ واقعہ ۳۹۲ھ کا ہے۔

راجہ جے پال کی خودکشی اس فتح و ظفر کے بعد محمود نے ہندوستان کے دوسرے شہروں کی طرف قدم بڑھایا۔ بلاد خراسان کے صوبے سے زیادہ وسیع اور زرخیز تھے چنانچہ انہیں بھی بزور شمشیر فتح کر لیا۔ اس کے بعد راجہ جے پال نے [illegible] اپنے فدیہ میں دے کر اپنے آپ کو قید سے آزاد کرایا اور فدیہ کی ادائیگی کے لئے اپنے بیٹے اور پوتے کو سلطان محمود کے پاس چھوڑ آیا۔ چنانچہ جے پال نے لاہور (دارالسلطنت) پہنچ کر فدیہ کی رقم بھیج دی اور بار خجالت سے خود کو ہلاک کر لیا۔

قلعہ بھٹنڈہ پر حملہ پھر محمود نے غزنی کی جانب واپسی کا ارادہ کیا تھا کہ یہ خبر سننے میں آئی کہ ہندوؤں کا ایک عظیم لشکر [illegible] اسلام کے مقابلے کے لئے پہاڑی علاقوں میں چھپا ہوا ہے محمود نے فوراً تیاری کا حکم دیا اور نہایت تیزی سے قلعہ

[illegible]

[illegible]

وجہ (خشک سالی) یہ ہوئی کہ ہندوؤں کا ایک بڑا لشکر سلطان محمود کے لئے تیار تھا نہ صرف ہو گیا۔ ایسا نہ ہوتا اس کی مردانگی نے بھی کچھ فتح تک پہنچایا۔ کسی نے ہندوؤں کو بھاگتے جاتے ہوئے پایا سب نے سب قیمت رہنے دی۔ محمود نے مظفر و منصور دارالسلطنت غزنی کی طرف مراجعت کی۔

طاہر بن خلف کا قتل: ۳۹۰ھ میں محمود کی واپسی اور مصالحت کے بعد خلف بن احمد نے اپنے بیٹے طاہر کو عنان حکومت سونپ دی اور خود اس خیال سے کہ میرا ملک آئندہ محمود کے حملوں سے محفوظ رہے گوشہ نشین ہو گیا۔ جب سلطان محمود ایک بڑی مدت تک ان ممالک سے بے پرواہ ہندوستان کی جہات میں مصروف رہا تو خلف نے اپنے بیٹے طاہر سے عنان حکومت لینے کی کوشش کی۔ طاہر نے حیلہ حوالے سے کام لینا شروع کیا اور بات بات میں ٹال مٹول کرنے لگا۔ تب خلف نے اپنے آپ کو بیمار بنایا اور وصیت کرنے اور مخفی خزانے بتانے کی غرض سے طاہر کو اپنے پاس بلایا۔ طاہر بے خوف و خطر اس کے پاس گیا۔ خلف نے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا۔ پھر وہ اسی قید میں قتل کیا گیا یا بعض کے بیان کے مطابق مر گیا یوں بیان کیا گیا ہے۔

سلطان محمود کا قلعہ طاق کا محاصرہ: اس واقعہ سے خلف کی چالبازی کا پردہ فاش ہو گیا اور امراء اس کی طرف سے بد دل ہو گئے۔ محمود سے خط و کتابت شروع کی اور اپنی اطاعت کے ساتھ محمود کے نام کا خطبہ جامع مسجد میں پڑھنے لگے۔ یہ واقعہ ۳۹۳ھ کا ہے۔ محمود ان امراء کی تحریک پر خلف کی طرف روانہ ہوا۔ خلف نے بھاگ کر قلعہ طاق میں پناہ لی۔ یہ قلعہ نہایت بلند اور مضبوط بنا ہوا تھا۔ چاروں طرف سات فصیلیں بنی ہوئی تھیں۔ ہر فصیل کے گرد گہری اور چوڑی ایک گہری خندق پھیری ہوئی تھی صرف ایک راستہ تھا جس پر پل بنا ہوا تھا۔ خلف نے محمود کی آمد پر اس پل کو توڑ دیا۔ محمود نے قلعہ پر پہنچ کر محاصرہ کر لیا۔ جب کامیابی کی صورت نظر نہ آئی تو لشکریوں کو حکم دیا کہ درختوں کو کاٹ کاٹ کر خندق کو پر کر دو۔ جب وہ پر ہو گئی تو ہاتھیوں کو دھکیلا گیا۔ چنانچہ ہاتھی جو سب سے بڑا تھا خندق عبور کر کے دروازہ قلعہ پر پہنچا اور دروازہ اکھاڑ کر پھینک دیا۔ محمود کا لشکر قلعہ میں داخل ہو گیا۔ قتل اور خونریزی کا بازار گرم ہو گیا۔ اہل قلعہ ایک فصیل سے دوسری فصیل میں جا کر پناہ لیتے تھے اور فتح مند لشکر ان کا پیچھا کرتا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ تمام فصیلیں فتح کر لی گئیں اور قلعہ والے مجبور ہو گئے۔

خلف بن احمد کی اطاعت: خلف نے اس امر کا اندازہ کر کے کہ اب قلعہ بچنا محال ہے امن کی درخواست کی۔ محمود نے اسے امن دے دیا۔ خلف حاضر ہوا۔ محمود نے قلعہ پر قبضہ کر لیا۔ خلف نے قلعہ کے خزانوں کی کنجیاں محمود کے حوالے کر دیں جس سے محمود کی آنکھوں میں خلف کی قدر و منزلت دوبالا ہو گئی۔ محمود نے نہایت محبت سے کہا کہ خلف جہاں پسند کرے قیام کر سکتا ہے۔ خلف نے جوزجان کو پسند کیا۔ محمود نے عزت و احترام کے ساتھ خلف کو جوزجان روانہ کر دیا۔ چنانچہ خلف چار برس تک جوزجان میں مقیم رہا۔ پھر کسی نے محمود سے یہ کہہ دیا کہ خلف ایلک خان سے مراسم پیدا کر کے پھر آمادۂ مخالفت ہے۔ محمود نے خلف کو جوزجان سے جردیز منتقل کر دیا جہاں پر اس نے ۳۹۹ھ میں وفات پائی۔ محمود نے خلف کا ترکہ اس کے بیٹے ابو حفص کے حوالے کر دیا۔

خلف بن احمد کا کردار: خلف نیک سیرت، علم دوست، ذی علم، علماء، فقراء اور ان کے ساتھ ان کی طرف سے پیش

آنے والا تھا۔ اس نے ایک تفسیر قرآن مجید لکھی تھی، اپنے تمام ممالک مقبوضہ کے علماء کو جمع کیا تھا۔ تفسیر ہزار اوراق پر تحریر ہوئے تھے خلف نے اس تفسیر کو مدرسہ نیشاپور میں رکھوایا تھا الغرض محمود کو سیستان کی حکومت پر اپنے باپ کے سپہ سالاروں میں سے ایک سپہ سالار قنجی تاش کو مامور کر کے غزنی کی جانب چلا گیا۔

سجستان پر سلطان محمود کا قبضہ محمود کے بعد سجستان کے مفسدوں، دزدوں اور بدمعاشوں نے جمع ہو کر اعرابی ایک شخص کو اپنا سردار بنایا اور سجستان میں علم بغاوت بلند کیا۔ محمود نے دس ہزار کی جمعیت سے اس بغاوت کو فرو کرنے کی غرض سے سجستان کی طرف کوچ کیا اس مہم میں اس کا بھائی ابو المظفر نصر سپہ سالار افواج خراسان التونتاش (والی ہرات) اور پشت پناہ عرب ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم طائی بھی شریک تھا محمود نے سجستان پہنچ کر باغیوں کا محاصرہ ڈال دیا اور بزور تیغ اسے دوبارہ فتح کر کے اپنے بھائی سپہ سالار افواج نصر بن سبکتگین کو گورنر مقرر کیا اور اس صوبہ کو نیشاپور کے صوبے سے جس کی گورنری پر نصر پہلے سے تھا ملحق کر دیا۔ نصر نے اپنی جانب سے اپنے وزیر ابو منصور نصر بن اسحاق کو مامور کیا اس کے بعد محمود جہاد ہندوستان کی غرض سے غزنی کی جانب آیا۔ (ابن اثیر) و هکذا مسئلة خبر سلطان محمود مع خلف بن احمد و خبر سجستان عند العتبی و هذا عند ابن الاثیر فقد ذکر فی اخبار بنی الصفار۔

سلطان محمود اور راجہ بیجے راؤ: جب محمود کو اندرونی مخالفتوں اور حریفوں کی ریشہ دوانیوں سے فراغت حاصل ہوئی اور اسے ایک گونہ اطمینان ہو گیا تو وہ پھر ہندوستان پر جہاد کرنے یا یوں کہئے کہ اس مہم کو تمام کرنے پر تیار ہوا جس کی بنیاد اس کے باپ سبکتگین نے ڈالی تھی اور جس کا بانی۔ بانی راجہ جے پال تھا۔ بھاٹیہ (بھٹیر یا بھیرہ) ہندوستان کی ایک ریاست تھی جس کے حدود ملتان سے ملے ہوئے تھے اس ریاست کا دارالحکومت بھٹیر میں تھا۔ بھٹیر کی نہایت مستحکم اور مضبوط شہر پناہ تھی اور شہر پناہ کے اندر قلعہ تھا چاروں طرف سے دس گز عریض بلند شہر پناہ کی دیواریں گھیرے ہوئے تھیں شہر پناہ کے باہر ایک گہری خندق تھی جسے عبور کرنا نہایت دشوار تھا۔ قلعہ میں جنگ آوروں کا ایک بڑا لشکر ہر وقت موجود رہتا تھا۔ آلات حرب اور سامان جنگ کی بھی کوئی کمی نہ تھی۔ اس کے حکمران کا نام راجہ بیجے راؤ تھا۔ محمود نے دریائے جہلم عبور کر کے بھٹیر پر حملہ کیا۔ راجہ بیجے راؤ بھی اس سے مطلع ہو کر مقابلہ کی غرض سے بھٹیر سے باہر آیا۔ دونوں حریفوں نے صف آرائی کی تین روز تک متواتر لڑائی ہوتی رہی چوتھے روز راجہ بیجے راؤ کو شکست ہوئی لشکر اسلام شکست خوردہ فریق کا دروازہ شہر تک تعاقب کرتا چلا گیا۔ راجہ بیجے راؤ نے شہر پناہ کے دروازے بند کر دیئے عساکر اسلام نے محاصرہ ڈال دیا اور نہایت سختی سے لڑائی شروع کر دی۔ لوٹ مار اور قتل و غارت گری حد سے بڑھ گئی۔ محمود نے اپنے لشکر کے ایک حصہ کو خس و خاشاک اور لکڑیوں سے خندق پاٹنے کا حکم دیا اور بقیہ حصہ لشکر مقابلہ پر رکھا۔ راجہ بیجے راؤ کو اس سے تشویش پیدا ہوئی۔ رات کے وقت اپنے خاص ملازموں اور معتمدوں کے ہمراہ قلعہ سے نکل کر پہاڑوں پر چلا گیا اور ان کی ایک تنگ و دشوار گزار گھاٹی میں روپوش ہو گیا۔

راجہ بیجے راؤ کا خاتمہ۔ سلطان محمود نے اس سے مطلع ہو کر فوج کا ایک دستہ راجہ بیجے راؤ کی گرفتاری اور تعاقب پر روانہ کیا۔ دلیران اسلام سراغ لگاتے ہوئے اس گھاٹی تک پہنچ گئے جہاں راجہ بیجے راؤ روپوش تھا اور چاروں طرف سے گھیر کر قتل

۱: [illegible]

کرنا شروع کیا۔ جب ان کے ہمراہیوں کا اکثر حصہ کام آ گیا تو راجہ بیج راؤ نے اس امر کا یقین کر لیا کہ اب میری جانبری محال ہے کمر سے خنجر کھینچ کر اپنا سینہ چاک کر ڈالا۔ غازیان اسلام مسرور ہو کر اپنے سلطان کے پاس آئے۔ سلطان فتح مندی کا جھنڈا لئے ہوئے دارالحکومت بھیرہ میں داخل ہوا اور جب تک انتظام درست نہ ہوا ٹھہرا رہا۔ واپسی کے وقت تعلیم و انتظام مملکت کی غرض سے ایک اپنے شخص کو اپنا نائب مقرر کیا جو ارکان اسلام سے واقف اور سیاست مدن سے آگاہ تھا تاکہ نو مسلموں کو فرائض مذہبی کی تعلیم بھی دے اور شہر اور حکومت کو بھی درہم برہم ہونے سے محفوظ رکھے۔

غزنی آتے ہوئے راستہ میں بکثرت بارش ہوئی۔ شاہ راہ میں راستہ کی دشواری کچھ پانی کی زیادتی اور نہروں اور دریاؤں کی طغیانی سے محمود کے لشکر کا اکثر حصہ تلف ہو گیا۔

فتح ملتان: جب محمود کو خبر غزنی میں پہنچی کہ ابو الفتوح گورنر ملتان بددین ہو گیا ہے اور اپنے صوبے کے رہنے والوں کو بے دینی اور لامذہبی کی تعلیم دیتا ہے۔ محمود کو اس کی تاب کہاں تھی کہ بے دینی کا نام سنتا اور خاموش ہو جاتا لشکر آراستہ کر کے جہاد کی غرض سے ملتان پر چڑھائی کر دی۔ ان دنوں دریا چڑھے ہوئے تھے عبور کر لیا مگر دریائے جیحون کی طغیانی نے سلطان کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔ سلطان محمود نے بھٹنڈہ کے راستے سے ملتان کا قصد کیا لیکن اس طرف راجہ انند پال ولد راجہ جے پال حکمران پنجاب کا ملک پڑتا تھا۔ محمود نے راجہ انند پال سے اس کے ملک سے ملتان جانے کی اجازت طلب کی۔ انند پال نے انکاری جواب دیا۔ راجہ انند پال سے محمود نے اپنے لشکر کو پہلے اسی پر جہاد کرنے کا حکم دیا چنانچہ قتل و غارت گری شروع ہوگئی محمود بھی لشکر انند پال کے ملک کو پامال کرتا ہوا سیلاب کی طرح بڑھا۔ راجہ انند پال کی فوج شکست کھا کے بھاگی۔ راجہ انند پال حیران و پریشان ایک شہر سے دوسرے شہر میں پناہ گزین ہوتا تھا اور شاہی لشکر پہنچ کر وہاں سے بھی اسے پریشان کر کے نکال دیتا تھا۔ یہاں تک کہ دریائے چناب پر پہنچا جب محمود کا لشکر اس کا تعاقب یہاں تک کرتے چلا آیا تو راجہ انند پال گھبرا کر کشمیر چلا گیا۔ محمود نے کشمیر تک اس کا تعاقب نہ کیا ملتان کی جانب چلا۔ ابو الفتوح نے یہ خبر پا کر اپنے مال و اسباب کو ہاتھیوں پر لدوا کر سراندیپ کی طرف روانہ کر دیا اور خود ملتان چھوڑ کر روپوش ہو گیا۔ اہل ملتان نے شہر کی قلعہ بندی کر لی۔ محمود نے محاصرہ ڈال کر لڑائی شروع کر دی اور اسے بزور تیغ فتح کر لیا۔ فتحیابی کے بعد محمود نے اہل ملتان سے بے دینی اور تبدیلی مذہب کی وجہ سے بیس ہزار درہم سرخ بطور جرمانہ کفارہ وصول کیا۔

قلعہ کوالیار پر فوج کشی: محمود نے ابو الفتوح کی گوشمالی کے بعد قلعہ کوالیر (گوالیار) پر فوج کشی کی حکمران کا نام راجہ انند تھا۔ اس قلعہ میں بہت خزانے تھے محمود نے بزور تیغ اس قلعہ کو بھی فتح کیا۔ بتوں کو توڑ ڈالا بت خانے جلا دیے والی قلعہ نندا نے بھاگ کر قلعہ کالنجر میں پناہ لی۔ قلعہ کالنجر نہایت مضبوط اور وسیع قلعہ تھا اس میں پانچ لاکھ فوج پانچ سو زنجیر فیل اور بیس ہزار سو گھوڑے رہا کرتے تھے۔ ہر جنس کے صرف کے لئے غلہ وغیرہ موجود تھا اور راستہ ایسا دشوار گزار تھا کہ قلعہ تک فوج کا پہنچنا محال تھا قلعہ کے اردگرد آٹھ آٹھ دس دس کوس تک جھاڑیوں کا گنجان جنگل تھا اور جنگل کے بعد قلعہ کے باہر ایک نہایت گہری خندق تھی۔ محمود کے حکم سے جنگل کاٹ کر راستہ بنایا گیا ....

؎ صحیح [illegible] پشاور [illegible] قلعہ [illegible]
شہر کے پاس [illegible]

جب قلعہ کے قریب پہنچ کر خندق نے رکاوٹ ڈالی تو حکم دیا کہ جانوروں کی کھالوں میں مٹی بھر کر اس خندق کو جو قریباً تیس ہاتھ چوڑی تھی پاٹ دو۔ سپاہ اسلام نے اس حکم کی تعمیل نہایت مستعدی اور تیزی سے کی۔ محمود اپنی رکاب کی فوج کو لئے ہوئے خندق کو عبور کرتا ہوا قلعہ پر جا پہنچا اور اس کا محاصرہ کر لیا۔ ایک مدت تک برابر محاصرہ کئے رہا۔

سلطان محمود اور راجہ نندا میں مصالحت نندا والیٔ قلعہ روز روز کی جنگ سے تنگ آ کر مصالحت کا پیغام دے رہا تھا مگر محمود ابھی راضی نہیں تھا۔ اس اثناء میں یہ خبر پہنچی کہ ایلک خاں کی وجہ سے صوبہ خراسان میں بغاوت کی آگ بھڑک اٹھی ہے۔ محمود نے راجہ نندا سے پچاس ہاتھی اور تین ہزار من چاندی پر مصالحت کر لی۔ مصالحت کے بعد راجہ نندا کو خلعت دی۔ راجہ نندا نے خلعت تو پہن لیا اور پیٹی باندھنی گوارا نہ کی۔ اس زمانہ میں ہندوؤں میں یہ دستور تھا کہ عہد و اقرار مستحکم کرنے کے لئے اپنی چھوٹی انگلی کاٹ کر فریق ثانی کو دے دیا کرتے تھے اس وجہ سے اس پابندی کے لحاظ سے راجہ نندا نے بھی اپنی چھنگلی کاٹ کر محمود کے حوالے کر دی۔ محمود مال غنیمت لئے ہوئے خراسان کی جانب لوٹا۔ مگر اب کی مرتبہ بھی اس کے ہرانے کا خیال اس کے دماغ میں بھرا ہوا تھا۔

سلطان محمود اور ایلک خاں جس وقت محمود غزنی سے خراسان پہنچا ایلک خاں نے ماوراء النہر پر قبضہ مستحکم کر رکھا تھا۔ جیسا کہ اوپر بیان ہو گیا ایلک خاں نے محمود کو مبارکباد کا خط لکھا تھا۔ تحائف بھیجے محمود نے بھی رسم اتحاد بڑھانے کی غرض سے خط بھیجا اور یہ دونوں فرمانروا آپس میں [illegible] شعراء نے مبارکبادی کے قصائد لکھے اور صلے حاصل کئے۔ اس زمانے میں محمود نے ابو الطیب سہل بن محمد بن سلیمان صعلوکی امام فن حدیث کو تونتاش والی سرخس کے ساتھ بطور وفد ایلک خاں کے دربار میں بہت سے تحائف دے کر روانہ کیا اور ایلک خاں کی لڑکی سے عقد کا پیغام دیا۔

سلطان محمود کی مخطوبہ سے عقد ان ہدیوں اور تحفوں میں جو مرسلہ وفد کے ساتھ گئے تھے سونے چاندی کے ظروف جن میں عنبر کافور عود اور دیگر خوشبودار چیزیں بھری ہوئی تھیں۔ ہدیے کے آگے آگے طلائی ظروف سے ہاتھی تھے جن پر زربفت کی جھولیں اور نقرئی طلائی ہودے تھے۔ ایلک خاں نے نہایت مسرت اور خوشی سے اس ہدیہ کو قبول کیا۔ اہل وفد کی بے حد تعظیم و تکریم کی اور مخطوبہ (منگیتر) کے ساتھ محمود کا عقد کر دیا۔ اس سے دونوں سلطانوں میں رشتہ اتحاد قائم اور مستحکم ہو گیا۔

سیاوش تگین کا بلخ پر قبضہ الغرض بجائے دوستی کے ان میں یہ تعلق کچھ زیادہ مستحکم نہ رہ سکا تھا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ دونوں سلطانوں میں کشیدگی پیدا ہو گئی چنانچہ جب سلطان محمود نے ملتان پر فوج کشی کی اس وقت ایلک خاں کو موقع مل گیا اپنے سپہ سالار اور فوج سیاوش تگین کو جو کہ اس کا قریبی رشتہ دار بھی تھا خراسان کا قبضہ کرنے کے لئے بھیجا اور اپنے بھائی جعفر تگین کو سیاوش تگین کی کمک پر روانہ کیا۔ یہ واقعہ ۳۹۶ھ کا ہے۔ سیاوش تگین نے صوبہ بلخ پر قبضہ کر لیا اور انتظام کی غرض سے جعفر تگین کو وہاں ٹھہرایا۔

سیاوش کا خراسان پر قبضہ ارسلان حاجب محمود کی طرف سے ہرات کا صوبہ دار تھا محمود نے روانگی ملتان کے وقت

۱؎ [illegible] ۳۹۶ھ [illegible] ملتان کا قصد [illegible]
[illegible] اس واقعہ کو ۳۹۷ھ کے ذیل میں لکھا ہے [illegible]

ارسلان کو ہدایت کر دی تھی کہ جس وقت ان کی مخالفت و بغاوت کا احساس کرے فوراً غزنی آ جائے۔ ارسلان جاذب اس ہدایت کے مطابق جس وقت سباشی تگین نے خراسان پر قبضہ کر لیا ہرات سے غزنی پہنچنے کے لئے چلا آیا۔ سباشی تگین کو خاصہ موقع مل گیا۔ ہرات پر بھی قبضہ حاصل کر کے قیام پذیر ہو گیا اور حسین بن نصر کو نیشاپور کی طرف روانہ کیا۔ حسین نے بھی نیشاپور پر قبضہ کر لیا۔ [illegible] خراج وصول کیا اور اطمینان کے ساتھ رہنے لگے۔

سباشی کی شکست و فرار: جب یہ اطلاع سلطان محمود کو ہندوستان میں پہنچی تو جلدی غزنی کی جانب واپس آیا۔ پہنچتے ہی بلخ کو روانہ ہوا۔ جعفر تگین جو بلخ پر قابض تھا ترمذ کی طرف بھاگ گیا۔ محمود نے بلخ میں داخل ہو کر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد ارسلان جاذب کو دس ہزار ترکوں کی جمعیت سے سباشی تگین کی سرکوبی کے لئے ہرات کی جانب روانہ کیا گیا۔ تگین نے اس خبر سے مطلع ہو کر مرو کا راستہ لیا۔ اثناء راہ میں ترکمان سے مڈبھیڑ ہو گئی۔ سباشی تگین [illegible] شکست اٹھا کر بھاگا۔ اس کے پیچھے سے [illegible] ترکمانوں نے نجات [illegible] امراء [illegible] قتل کئے گئے۔ سباشی تگین نے ابیورد میں پناہ لی۔ جب ابیورد میں بھی اسے پناہ نہ ملی تو تنہا چلا گیا۔ ارسلان جاذب سایہ کی طرح اس کے پیچھے پیچھے لگا رہا یہاں تک کہ سباشی تگین دریا کے کنارے پہنچا اور جرجان کی طرف بڑھنے سے روک دیا۔

سباشی تگین کی گرفتاری: جب سباشی تگین نے پہاڑ کی چوٹیوں اور تنگ گھاٹیوں کا راستہ لیا۔ اس وقت اس کے امراء ہمراہیوں کا ایک گروہ تھکن اور بھوک سے مرنے کی وجہ سے ترکمانوں کے پاس پناہ گزین ہو گیا۔ خود سباشی تگین نے پہاڑوں کی چوٹیوں اور تنگ جنگل سے نکل کر [illegible] کی طرف رخ کیا اور ایک گھوڑے پر [illegible] مرو کی جانب روانہ ہوا۔ محمود اس کی جستجو میں تھا جب [illegible] نے سباشی تگین کی نقل و حرکت کی خبر دی تو محمود خود بنفس نفیس اس کی گرفتاری کے لئے روانہ ہوا۔ سباشی تگین یہ خبر پا کر بھاگ گیا۔ نہر جیحون عبور کر کے ایلک خاں کے پاس پہنچا مگر اس کا بھائی ایک سو سواروں کے ساتھ گرفتار ہو کر غزنی لایا گیا۔

سلطان محمود اور ایلک خان کی جنگ: ایلک خاں نے محمود کی غیر موجودگی سے فائدہ اٹھا کر اپنے بھائی جعفر تگین کو چھ ہزار پیدلوں کی جمعیت سے بلخ کی طرف روانہ کیا تھا۔ مقصود یہ تھا کہ سلطان محمود سباشی تگین کے تعاقب سے رک جائے مگر اس سے پہلے کہ ایلک خاں کو کامیابی ہوتی محمود نے سباشی تگین کو خراسان سے نکال کر جعفر تگین کی طرف قدم بڑھایا۔ لشکر کے پہنچتے ہی جعفر تگین سر پر پاؤں رکھ کر بھاگا۔ خاقان کا بھائی نصر بن [illegible] تھا اور [illegible] خراسان کا کل [illegible] تک قبضہ کرتا چلا گیا جس سے اس کا خاتمہ ہو گیا۔ ایلک خاں نے اپنے سپہ سالاروں کی شکست سے تنگ آ کر اپنے [illegible] بادشاہ ختن (یوسف قدر خاں بن بغرا خاں) کے پاس بھیجا اور امداد طلب کی۔ [illegible] ایک دوسرے کے قریبی رشتہ دار تھے اور ان دونوں میں برادری کا رشتہ بھی قائم تھا۔ قدر خاں بڑی فوج کے ساتھ ایلک خاں کی کمک

۱؎ محمود [illegible] غزنی کی جانب [illegible]

[illegible]

۲؎ [illegible]

پڑا۔ ایلک خان نے [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] دوست [illegible] سے لشکر مرتب کر کے قدر خان کی [illegible] سے محمود کے مقبوضات کی جانب قدم بڑھایا۔ [illegible] فوج کے ساتھ [illegible] کی سرحد پر پہنچا۔ محمود اس وقت ملتان میں تھا۔ اس کی آمد سے مطلع ہو کر [illegible] آیا اور جنگ کی تیاری میں مصروف ہوا [illegible] افغانوں [illegible] کے مقابلہ پر آیا [illegible] کے فاصلہ پر [illegible] ہوئی۔

ایلک خان کی شکست محمود نے [illegible] لشکر کو اپنے [illegible] پر [illegible] افغان [illegible] تھا [illegible] اور [illegible] قلب میں رکھے گئے تھے۔ [illegible] پانچ سو ہاتھی [illegible] قائم کیا تھا۔ ایلک خان نے [illegible] کا بھائی [illegible] اور [illegible] ایک خان تھا [illegible] لشکر [illegible] سے جنگ کرنے [illegible] سلطان محمود ایک [illegible] ایلک خان کے قلب [illegible] ایلک خان [illegible] شکست [illegible] لشکر نے [illegible] بھاگ [illegible] تھا [illegible] ہے۔

سلطان محمود اور نواسہ شاہ سلطان محمود جب [illegible] ایلک خان کی [illegible] سے فارغ ہو کر ہندوستان کی جانب متوجہ ہوا [illegible] ہندوستان [illegible] کے ہاتھ پر ایمان [illegible] تھا۔ محمود نے [illegible] قلعوں کا [illegible] بنایا [illegible] مرتد [illegible] نواسہ شاہ [illegible] سامان [illegible] درست کر [illegible] محمود نے ان قلعوں [illegible] کے [illegible] غزنی کی جانب [illegible] واقعہ [illegible] ہے۔

فتح بھیم نگر دوسری [illegible] سلطان [illegible] ہندوستان پر حملہ کے ارادہ سے فوج [illegible] آراستہ کر کے ہندوستان کی جانب روانہ ہوا۔ [illegible] انند پال [illegible] مقابلہ [illegible] سلطان محمود نے نہایت استقلال [illegible] جنگ [illegible] سلطان محمود [illegible] بھیم نگر [illegible] جاتا ہے [illegible] مضبوط قلعہ [illegible] ہندوستان [illegible] بتوں کا [illegible] تھے۔ [illegible] سلطان نے [illegible] غزنی کی [illegible] قلعہ کی کنجیاں سلطان کے حوالے کر دیں۔

[illegible]

[illegible]

مالِ غنیمت: سلطان نے ابو نصر محمد بن [illegible] جب یہ اندراجات اور تخمینہ مال و اسباب کی فہرستیں [illegible] پر مامور کیا۔ سات لاکھ دینار سرخ، سات سو من سونے اور چاندی کے برتن، دو لاکھ من خالص سونا، [illegible] چاندی اور جواہر [illegible] ہاتھ آئے۔ اس کے علاوہ ایک چاندی کا مکان ملا تھا جس کا طول تیس ہاتھ اور عرض پندرہ ہاتھ تھا اور اطلس اور [illegible] کا ایک شامیانہ ساٹھ گز لمبا [illegible] گز چوڑا بنا ہوا تھا جس کی چوبیں سونے اور چاندی کی تھیں۔ سلطان محمود نے اس مال غنیمت کی حفاظت پر معتبر لوگوں کو متعین کیا چنانچہ یہ خزانہ بحفاظت غزنی پہنچا دیا گیا۔ سلطان نے غزنی پہنچ کر اپنے دارالسلطنت کے صحن میں اس شامیانہ کو نصب کرایا، جواہرات کو [illegible] اطراف و جوانب کے لوگ دور دور سے دیکھنے اور سیر کرنے کے لئے آئے، انہی میں طغان خاں اور ایلک خان کا سفیر تھا۔

سلطان محمود کا جرجان پر قبضہ: یہ فریغونی خاندان کے فرمانروا ملوک سامانیوں کے عہد میں جرجان کی گورنری پر تھے اور اسی زمانے سے برابر یہاں حکمرانی کرتے چلے آتے تھے۔ ان دنوں میں ان لوگوں کو ایک قسم کی شہرت حاصل ہو گئی تھی۔ ابو الحارث احمد بن محمد ان میں سے ایک ابو الحسن تھا اور سبکتگین نے اس کی لڑکی سے اپنے بیٹے محمود کا عقد کر دیا تھا اور محمود بن سبکتگین کی لڑکی ابو الحارث کے بیٹے ابو نصر کے ساتھ بیاہی گئی تھی۔ اس تعلق سے ان دونوں حکمرانوں میں رشتہ بہت زیادہ مستحکم ہو گیا تھا۔ اس کے بعد ابو الحارث نے وفات پائی۔ سلطان محمود نے اس کے بیٹے ابو نصر کو بدستور جرجان کی گورنری پر بحال رکھا یہاں تک کہ ۴۰۱ھ میں اس نے بھی سفر آخرت اختیار کیا تو محمود نے جرجان کو اپنے ممالک محروسہ میں شامل کر لیا۔

جنگ نارائن: چوتھی صدی ہجری کے آخر میں سلطان محمود نے ہندوستان پر جہادی غرض سے فوج کشی کی اور اسے خوب پامال کیا۔ ہندوستان کا حکمران مقابلہ پر آیا لیکن جب اپنے کو کامیاب ہوتے نہ دیکھا تو مصالحت کا پیام دیا۔ زر نقد اور سونے فوج کے علاوہ پچاس زنجیر فیل اور ایک ہزار سوار دینے کئے۔ سلطان محمود نے مصالحت کر لی اور مال و اسباب مفتوحہ وصول کر کے غزنی کی جانب واپس ہوا۔

ریاست غور پر سلطان محمود کا قبضہ: ملک غور جو غزنی کی سرحد سے متصل تھا، غوریوں کا طریقہ رہزنی اور ڈکیتی تھا۔ آنے جانے والوں کو قتل و غارت کر کے پہاڑوں میں چلے جاتے تھے اور یہ ملک نہایت دشوار گذار تھا۔ ایک مدت تک ان لوگوں نے اسی قزاقی و کفر کی حالت پر بسر کی۔ سلطان محمود کو ان کا یہ فعل پسند نہ آیا چنانچہ ۴۰۱ھ میں ان کے قلع قمع کرنے کے لئے کمر باندھی۔ فوجیں آراستہ کر کے غوریوں پر فوج کشی کی۔ اس کے مقدمۃ الجیش پر التونتاش حاجب والی ہرات اور ارسلان حاجب والی طوس تھے۔ کوچ و قیام کرتا ہوا شاہی لشکر دامن کوہ تک پہنچا۔ غوریوں نے بھی جنگ آوروں کو جمع کر رکھا تھا۔ گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ بالآخر سلطان محمود نے ایسا حملہ کیا جس سے غوری شکست کھا کر بھاگے۔ محمود نے تعاقب کیا اور ان کے ملک پر قبضہ کر لیا۔ اہل قلعہ نے تنگ آ کر قلعے کے دروازے کھول دیئے۔ سلطان محمود دس ہزار فوج کی جمعیت سے قلعہ میں داخل ہو گیا تو غوری قلعہ چھوڑ کر ادھر ادھر منتشر ہو گئے پھر وہ لوگ جمع ہو کر حملہ آور ہوئے۔ محمود نے دوبارہ انہیں شکست دی اور نہایت سختی سے ان کو پامال کیا۔ ابن غوری اس کے اعزہ و اقارب کے ساتھ گرفتار کیا۔ ان کے قلعوں پر قبضہ کر کے سارا مال و اسباب لوٹ لیا۔ ابن غوری کو اس قدر صدمہ ہوا کہ اس نے زہر کھا کر خودکشی کر لی۔

سلطان محمود کی قصدار پر فوج کشی۔ اس کے بعد ۴۰۲ھ میں سلطان محمود نے قصدار پر چڑھائی کی۔ والیٔ قصدار حاکم قصدار خراج ادا کرتا تھا اس نے کچھ دنوں سے ایلک خان کی پشت پناہی سے خراج بھیجنا بند کر دیا۔ سلطان محمود نے [illegible] کی طرف سے فوج بھیج کر قصدار پر فوج کشی کی۔ والیٔ قصدار نے [illegible] مقابلہ کیا۔ لیکن پھر [illegible] خدمت میں [illegible] پیش کیے۔ سلطان محمود [illegible] حاصل کر کے غزنی کی جانب واپس ہوا۔

ابو ابراہیم اسماعیل۔ یہ شاہزادہ [illegible] کے لقب سے [illegible] بادشاہوں [illegible] کے لقب سے [illegible] خطاب سے [illegible] تھے۔ ان کے [illegible] المنتصر [illegible] ابو نصر محمد بن [illegible] نے [illegible] پر قبضہ کر لیا تھا۔ جب [illegible] چنانچہ اس نے [illegible] ابو نصر [illegible] کی وجہ سے [illegible] کے [illegible] ہوئی [illegible] کی حفاظت و اطاعت کی [illegible] ان لوگوں نے [illegible] کہ ان کے [illegible] کام [illegible] چنانچہ [illegible] کی طرف [illegible] اس [illegible] سلطان محمود نے [illegible] کی حکومت اپنے ہاتھ [illegible] کی حکومت کی اطاعت [illegible] ان لوگوں نے [illegible] منظور کر لیا۔

سلطان محمود کا غرجستان پر قبضہ۔ اس کے بعد سلطان محمود نے محمد بن ابی نصر کو [illegible] کا [illegible] کی [illegible] سلطان محمود [illegible] ایک بڑی فوج محمد بن ابی نصر [illegible] روانہ کی۔ [illegible] کے پیچھے [illegible] ابو الحسن [illegible] اس وجہ سے [illegible] سلطان [illegible] حاصل کر [illegible] چنانچہ [illegible] ابو نصر کے ساتھ [illegible] تھا [illegible] ابو نصر [illegible] خدمت کے [illegible] تک قاصر رہے [illegible] کر کے [illegible] کر دیا اور [illegible] کر لیا گیا [illegible] حکومت [illegible] کئے گئے۔ اس [illegible] غزنی [illegible] نے ۴۰۶ھ میں وفات پائی۔

طغان خان اور سلطان محمود کی مصالحت۔ ایلک خان ترکستان کی شکست کے بعد سلطان محمود کی [illegible] [illegible] تھا [illegible] سلطان محمود سے [illegible] کی شکست کا

بدلہ لینا چاہیے مگر اس کا بھائی طغان خان اس کے اس فعل سے بے حد ناراض اور بیزار تھا اس نے سلطان محمود کی خدمت میں معذرت کا پیغام بھیجا اور اپنے بھائی کے افعال سے بیزاری کا اظہار کر کے مصالحت کی درخواست کی ایلک خان یہ سن کر آگ بگولا ہو گیا۔ فوجیں آراستہ کر کے طغان خان پر حملہ کر دیا۔ مگر پھر مصالحت ہو گئی۔ اس کے بعد ایلک خان کا ۴۰۳ھ میں انتقال ہو گیا۔ اس کی جگہ اس کا بھائی طغان خان تخت آرائے حکومت ہوا طغان خان نے سلطان محمود سے نامہ و پیام کر کے مصالحت کر لی اور یہ کہلا بھیجا کہ آپ ہندوستان کے جہاد میں بہ شوق تمام مصروف رہیں میں ترکوں کی طرف جہاد کے لئے بڑھتا ہوں۔ سلطان محمود نے بطیب خاطر اس مراسلہ کو قبولیت کا درجہ عنایت کی۔ اسی زمانہ سے شر و فساد کا دور دورہ ختم ہو گیا اور امن و امان قائم ہو گیا۔

اس کے بعد ترکوں کا ہجوم کثیر چین کی طرف سے طغان خان کے علاقے پر حملہ کرنے کے لئے نکلا اس گروہ کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اس کے ساتھ تین لاکھ خیمے تھے مسلمانوں کو اس سے بے حد خطرہ پیدا ہوا۔ طغان خان یہ خبر پا کر ایک لاکھ جمعیت سے مقابلہ پر آیا۔ فریقین خوب ڈٹ کر لڑے آخر الامر طغان خان نے لشکر کفار کو شکست دی تقریباً ایک لاکھ کفار کو تہ تیغ کیا اور اسی قدر گرفتار کر لیا۔ باقی ماندہ بادل ناخواستہ شکست اٹھا کر اپنے ملک کو واپس ہوئے۔

اس کے بعد ہی طغان خان کا انتقال ہو گیا اس کی جگہ اس کا بھائی ارسلان خان ۴۰۸ھ میں حکمران ہوا اس سے اور سلطان محمود سے رسم اتحاد اس درجہ بڑھی کہ ارسلان خان نے اپنی بیٹی کی سلطان محمود کے بیٹے مسعود سے منگنی کی درخواست کی سلطان محمود نے اس درخواست کو منظور فرمایا اور عقد کر کے اپنے بیٹے کو ہرات کی گورنری مرحمت فرمائی اور ۴۰۸ھ میں سلطان مسعود نے ہرات کی طرف کوچ کیا۔

فتح تاردین: موسم سرما ختم ہونے پر ۴۰۴ھ میں محمود نے ہندوستان پر جہاد کرنے کی غرض سے اپنی فوج ظفر موج کو تیاری کا حکم دیا چنانچہ سامان جنگ درست کر کے غزنی سے کوچ کیا حدود ہندوستان میں داخل ہو کر دو مہینہ کی مسافت کے شہروں کو فتح کرتا چلا گیا۔ ہندو راجگان ان فتوحات سے متاثر ہو کر یک جا ہو گئے اور متفق ہو کر مقابلہ پر آئے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے سلطان محمود کو اس معرکہ میں بھی کامیابی عنایت کی۔ تاردین فتح ہو گیا۔ بے حد مال غنیمت ہاتھ آیا۔ ہزاروں کفار قید کر لئے گئے۔ اس شہر کے بت خانے میں ایک پتھر دستیاب ہوا جس پر بخط ہندی کچھ تحریر تھا۔ مترجموں نے گزارش کی کہ اس بت خانہ کو بنے ہوئے چالیس ہزار سال گزر چکے ہیں۔ سلطان محمود نے اس فتحیابی کے بعد دارالسلطنت غزنی کی جانب کوچ کیا۔ دارالحکومت میں پہنچ کر خلیفہ قادر باللہ کی خدمت میں درخواست کی کہ مجھے خراسان اور ان ممالک کی سند حکومت عطا ہو جو اس وقت میرے دائرہ حکومت میں ہیں۔

تھانیسر پر حملہ: تھانیسر کا راجہ نہایت متعصب شخص تھا کفر و ضلالت میں اپنی نظیر نہ رکھتا تھا یہاں پر ایک بت خانہ تھا جسے ہنود (نعوذ باللہ) مکہ کا قائم مقام سمجھتے تھے۔ سلطان محمود اس خبر کو سن کر اٹھ کھڑا ہوا۔ فوجیں آراستہ کر کے دارالحکومت غزنی سے تھانیسر کی جانب روانہ ہوا۔ اثنائے راہ میں بڑے بڑے مصائب کا سامنا پڑا۔ بڑی بڑی گہری وادیاں ملیں جوں توں انہیں عبور کیا تو ایک نہر آڑے آ گئی نہر کے کنارے پر ایک سر بفلک پہاڑ کھڑا ہوا تھا۔ نہر کا پاٹ اس مقام پر ایسا تنگ اور گہرا ہو گیا تھا کہ چند لوگ بھی پہاڑ کی چوٹی سے ایک بڑے لشکر کو دریا عبور کرنے سے روک سکتے تھے۔ لشکر ظفر پیکر کی آمد کی خبر سن کر

گرد نواح کے کفار پہاڑ کی چوٹی پر مرتب ہو گئے اور شاہی لشکر کو دریا عبور کرنے سے روکنا چاہا۔ سلطان محمود نے اپنی فوج کو تیر اندازی کا حکم دیا جس سے مقابلہ کرنے والے مصروف پیکار ہو گئے اور شاہی لشکر کا کثیر حصہ بآسانی تمام نہر عبور کر گیا۔ کفار یہ کیفیت دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ لشکر اسلام نے تلواریں نیاموں سے کھینچ لیں۔ ہنگامہ قتل و غارت شروع ہو گیا۔ دشمن کمال بے سرو سامانی سے بھاگ نکلا۔ سلطان نے شہر پر قبضہ کر لیا۔ بے حد مال غنیمت ہاتھ آیا۔ سلطان محمود فتحیابی کے ساتھ غزنی کی جانب واپس ہوا۔

اس کے بعد سلطان محمود نے سال آئندہ حسب دستور ہندوستان پر جہاد کیا۔ راہبروں نے راستہ بھلا دیا۔ شاہی لشکر بہت بڑی دلدل میں پڑ گیا جس سے لشکر کا کثیر حصہ غرق ہو گیا۔ خود سلطان محمود بھی پانی میں پھنس گیا بہزار خرابی و دقت اس پانی سے نجات پائی۔ اللہ اللہ کر کے خراسان کی جانب واپس ہوا۔

سلطان محمود اور ابو العباس مامون بن محمد: ابو العباس مامون بن محمد کے قبضہ اقتدار میں خوارزم اور جرجانیہ کی عنان حکومت تھی۔ جن دنوں امیر نوح آمل میں تھا اس کے خاص حاشیہ نشینوں میں تھا جیسا کہ آپ اوپر پڑھ چکے ہیں۔ امیر نوح نے نسا کو اس کی حکومت میں ملحق کرنا چاہا لیکن اس وجہ سے کہ اس کے اور ابو علی بن سیمجور میں باہم رشتہ تھا۔ اس لئے اس نے شاہانہ عطیہ کو قبول نہ کیا۔ پھر اس کے بعد وہ واقعات جو ابو علی بن سیمجور کے ساتھ پیش آئے تھے۔ جسے ہم اوپر بیان کر چکے ہیں رفتہ رفتہ تمام مملکت خوارزم اس کے قبضہ میں آ گئی اس کے بعد مر گیا۔ اس کی جگہ ابو الحسن علی متمکن ہوا۔ جب یہ بھی راہ گزار عدم ہوا تو اس کی جگہ اس کا بیٹا مامون تخت آرائے حکومت ہوا۔ اس نے سلطان محمود سے دوستی کا رشتہ قائم کیا اپنی بہن کو سلطان کے نکاح میں دے دیا۔ جس سے دونوں میں تعلقات مستحکم ہو گئے یہاں تک کہ اس نے وفات پائی تب اس کی جگہ ابو العباس مامون نے عنان فرمانروائی اپنے ہاتھ میں لی۔ اس نے سلطان کے پاس سلطان کی بہن سے عقد کا پیغام بھیجا۔ سلطان نے منظور کر لیا اور عقد کر دیا۔

ابو العباس کا قتل: جب سلطان محمود نے ابو العباس کے پاس سفارت بھیجی کہ تم میری حکومت کی اطاعت قبول کر لو اور میرے نام کا خطبہ اپنی جامع مسجدوں کے منبروں پر پڑھاؤ۔ ابو العباس کے مشیروں نے اس سے اختلاف کیا اور کھلم کھلا کہہ دیا کہ اگر تم یمین الدولہ سلطان محمود کی اطاعت قبول کر لو گے تو ہم لوگ آپ کی اطاعت سے منحرف ہو جائیں گے اور حکومت کا ساتھ نہ دیں گے ابو العباس یہ سن کر خاموش ہو گیا۔ سلطان محمود کی سفارت واپس آ گئی مگر ان بدبختوں نے ابو العباس کو دھوکا دے کر مار ڈالا اور اس کے بیٹے داؤد کی حکومت کی بیعت کر لی۔ پھر ان لوگوں کو اس معاملہ سے سلطان محمود کا خوف پیدا ہوا آپس میں مشورہ کر کے مخالفت پر تل گئے۔

تگین بخاری کا قتل: تگین بخاری ان لوگوں کا پیشوا تھا۔ سلطان محمود کو ان واقعات سے آگاہی ہوئی تو وہ لشکر آراستہ کر کے ان لوگوں کے سر پر آ پہنچا۔ سلطان محمود کے لشکر کے مقدمۃ الجیش کا افسر اعلیٰ محمد بن ابراہیم طائی تھا اس نے پہنچتے ہی لڑائی چھیڑ دی یہاں تک کہ سلطان محمود بھی اپنی تازہ دم فوج کے ساتھ پہنچ گیا اور نہایت مردانگی سے دشمن کو شکست دی۔ قتل و غارت گری کا ہنگامہ شدت سے شروع ہو گیا تگین بخاری کشتی پر سوار ہو کر بھاگا ملاحوں نے دھوکا دیا اور سلطان محمود کے پاس لا کر حاضر کر دیا۔

سلطان محمود نے اسے اور چند سپہ سالاروں کے ساتھ محصور کر لیا [illegible] نے ان کو قتل یا قید کر لینے کا حکم دیا [illegible] کی قیمت [illegible] باقی مال و دولت غزنی بھیج دی۔ پھر محمود نے ان قیدیوں کو ہندوستان کی طرف اپنی فوج کے ہمراہ بھیج دیا اور سرحدی شہروں میں حفاظت کی غرض سے ٹھہرایا اور ان کے وظائف [illegible] مقرر کر دیے۔ اس انتظام کے بعد خوارزم کی حکومت پر حاجب التونتاش کو مقرر کر کے غزنی کی جانب واپس ہوا۔

کشمیر پر فوج کشی۔ سلطان محمود خوارزم سے فارغ ہو کر غزنی آیا اور کچھ عرصہ غزنی میں رہ کر [illegible] ۴۰۷ھ [illegible] وہ وہاں کے انتظام سے فراغت حاصل کر کے پھر غزنی واپس آیا۔ [illegible] ہندوستان کی طرف توجہ [illegible] میں جہاد کی غرض [illegible] ہندوستان [illegible] کے تمام علاقے [illegible] میں داخل ہو گئے تھے صرف کشمیر کا حصہ باقی رہ گیا تھا۔ وہاں کی زمین کو مجاہدین اسلام کے گھوڑوں کی ٹاپوں سے روندے جانے کا شرف حاصل نہیں ہوا تھا۔ [illegible] اور خراسان وغیرہ سے بیس ہزار [illegible] جمع ہو گئے تھے جن میں [illegible] بھی تھے [illegible] جنگ آزما بھی تھے۔ سلطان نے ان کو ساتھ لے کر ہندوستان کی جانب [illegible] کشمیر [illegible] سلطان محمود [illegible] کی جانب چلا۔

راجہ ہردت کا قبول اسلام۔ اثناء راہ میں جتنے جتنے مقامات ملے گئے سب کے سب فتوحات سلطانی میں داخل ہوتے گئے یہاں تک کہ راجہ ہردت[1] کے قلعہ کے قریب پہنچا۔ راجہ ہردت نے [illegible] اسلام قبول کیا اور مطیع ہو گیا۔ سلطان محمود نے یہاں سے کوچ کر کے راجہ کل چند (کلچند) کے قلعہ مہاون پر حملہ کیا۔ راجہ کلچند (کل چند) اس سے [illegible] مقابلہ ہوا مگر پہلے ہی حملہ میں شکست کھا کر بھاگا آگے دریا حائل ہو گیا [illegible] کوئی [illegible] آدمی [illegible] مارے گئے بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا جس میں [illegible] ہاتھی اور قیمتی اسباب تھے۔

فتح متھرا۔ سلطان محمود ان مہمات سے فارغ ہو کر متھرا کے مندروں کے لئے متوجہ ہوا چونکہ متھرا [illegible] تھا [illegible] کسی نے مقابلہ نہ کیا۔ سلطان محمود نے پہنچتے ہی قبضہ کر لیا۔ یہ شہر نہایت آباد اور پر رونق [illegible] اس شہر کی تمام عمارتیں سنگی تھیں۔ شہر پناہ کے دروازے دریا کی طرف تھے۔ شہر ایک بلند مقام پر آباد تھا [illegible] بت [illegible] کے لئے [illegible] مکانات [illegible] سونے کے پائے گئے [illegible] ان کی آنکھوں میں یاقوت [illegible] جن کی قیمت [illegible] ہزار تھی اور ایک بت [illegible] میں یاقوت ارزق (نیلم) کے ٹکڑے جڑے ہوئے تھے جن کا وزن چار سو مثقال تھا اور جب اس بت کو توڑا تو اس کے صرف پاؤں سے چار لاکھ چار سو مثقال سونا برآمد ہوا [illegible] وغیرہ [illegible] سو بت چاندی کے [illegible] اونٹوں کا تھا۔ سلطان نے ان [illegible]

---

[1] راجہ ہردت قلعہ [illegible] کا والی تھا۔

بت خانوں کو گروا کر زمین کے برابر کر دیا۔

قنوج کی فتح: متھرا سے فارغ ہو کر سلطان نے قنوج کا ارادہ کیا۔ اثنائے راہ میں جتنے قلعے ملے سب کو ویران اور مسمار کرتا ہوا ۸ شعبان ۴۰۹ھ میں قنوج پہنچا۔ راجہ راج پال والی قنوج سلطان کی آمد کی خبر سن کر قنوج کو خیر باد کہہ کر دریائے گنگا عبور کر گیا۔ گنگا ہندوؤں کے مذہب کے مطابق نہایت متبرک دریا ہے۔ اپنے مردوں کو جلا کر ان کی راکھ نجات کے خیال سے اس میں ڈالتے ہیں اور اس میں غوطہ لگانے کو باعث نجات سمجھتے ہیں۔

قنوج ایک ایسا مقام تھا جس کی نسبت ہندو یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ کوئی غیر ہندو اسے فتح نہ کر سکے گا۔ اس میں سات قلعے تھے جو لب دریا سر بفلک نہایت مضبوط بنے ہوئے تھے۔ خاص شہر میں دس بت خانے تھے۔ ہندوؤں کا یہ عقیدہ اور گمان تھا کہ ان کی تعمیر کو دو لاکھ یا تین لاکھ سال ہو چکے اور اس زمانے سے برابر ان کی پرستش چلی آتی ہے۔ جس وقت سلطان محمود قنوج کے قریب پہنچا اہل قنوج نے شہر چھوڑ دیا۔ سلطان محمود نے گویا ایک ہی روز میں قنوج کو اپنے علم حکومت کے سایہ میں لے لیا۔

قلعہ براہمہ کی فتح: اس کے بعد سلطان محمود کا لشکر قلعہ منج کی طرف بڑھا جسے اس زمانے میں قلعہ براہمہ کہا جاتا تھا۔ اہل قلعہ چند روز تک لڑتے رہے۔ جب انہیں اس امر کا احساس ہو گیا کہ سلطانی حملوں سے جانبری محال ہے تو ان میں سے اکثر نے اپنے کو بلندی قلعہ سے گرا کر ہلاک کر ڈالا۔ بہت سوں نے اپنے آپ کو بیوی بچوں سمیت جلتی ہوئی آگ میں ڈال دیا اور بعضوں نے اپنے ہاتھ سے اپنا سینہ چاک کر ڈالا۔ باقی ماندہ گرفتار کر لیے گئے۔ سلطانی لشکر نے قلعہ پر قبضہ کر لیا اور اس کے برجوں پر کامیابی کا جھنڈا گاڑ دیا۔ اس قلعہ کے قریب راجہ چندپال کا قلعہ تھا۔ سلطان محمود نے اس پر بھی دھاوے کا حکم دیا۔ چندپال یہ خبر پا کر بھاگ گیا۔ شاہی لشکر نے قلعہ میں داخل ہو کر مال و اسباب لوٹ لیا اور قلعہ کو ویران و خراب کر دیا۔

راجہ چندرائے کا فرار: راجہ چندپال کے معرکے سے فارغ ہو کر مرکب ہمایوں راجہ چندرائے کی سرکوبی کے لیے بڑھا۔ یہ راجگان ہند میں ممتاز شخصیت کا مالک تھا اور اس کا قلعہ بھی مضبوط قلعوں میں شمار کیا جاتا تھا۔ راجہ جے پال جو ہندوستان کا اپنی دولت کے لحاظ سے بادشاہ اعظم کہے جانے کا مستحق تھا مدتوں سے چندرائے کو اپنی حکومت کا مطیع بنانا چاہتا تھا لیکن چندرائے برابر انکار کرتا تھا۔ اس موقع پر چندرائے نے بمصلحت وقت اطاعت قبول کرنے پر آمادگی ظاہر کی کیونکہ یہ وقت ایسا آ گیا تھا کہ راجہ جے پال اپنے آپ کو سنبھال نہ سکتا تھا، چندرائے کی کیا مدد کرتا، جب قنوج بدولت لشکر اسلام کے ہاتھوں سے اپنے آپ کو صاف بچا لے گیا۔ چندرائے نے ابتداً شاہی لشکر کی مدافعت کی کوشش کی اور اس بھروسہ کہ میرا قلعہ نہایت مضبوط ہے کوئی شخص قبضہ نہ کر سکے گا مقابلہ پر آیا، بھیم پال نے دوستانہ سمجھایا اور لشکر اسلام سے مقابلہ کی ممانعت کی۔ چندرائے پر کچھ ایسا رعب طاری ہو گیا کہ وہ راتوں رات مع تمام مددگار قلعہ چھوڑ کر پہاڑوں پر چڑھ گئے جو اس قلعہ کی پشت پر واقع تھے۔

مال غنیمت: سلطان محمود نے قلعہ میں داخل ہو کر مال غنیمت جمع کرنے کا حکم دیا اور خود ایک دستہ فوج لے کر چندرائے کے تعاقب میں قتل و غارت کرتا ہوا روانہ ہوا۔ ہزارہا کفار لشکر اسلام کی تلوار آب دار کی نذر ہو گئے اور ہزارہا گرفتار کر لیے گئے۔ مال غنیمت کی تعداد تین لاکھ دینار سرخ اور تین لاکھ درہم تک پہنچ گئی تھی۔ اس کے علاوہ بے شمار جواہرات اور یاقوت ہاتھ آئے۔

---

۱ دولت و وسعت ملک کے لحاظ سے مراد ہے جیسا کہ ۲۸۲ سے ظاہر ہے۔

تبدیلیاں کی گئیں [illegible] غزنی میں ایک ایک غلام [illegible] فروخت ہوئے۔ [illegible] ایک ہاتھی ہندوستان میں مشہور [illegible] سلطان محمود نے [illegible] کا نام خداداد رکھا۔

جامع مسجد کی تعمیر سلطان محمود کو [illegible] غزنی کی جانب [illegible] سلطان محمود نے ایک بہت عظیم الشان مسجد [illegible] سنگ مرمر اور [illegible] کی بنیاد [illegible] در و دیوار پر [illegible] کے علاوہ [illegible] مکانات [illegible] اور مقابلہ میں مدرسہ اور کتب خانہ قائم کیا [illegible] کتابیں [illegible] کے لئے وظائف [illegible] سلطنت نے [illegible] عمارت [illegible] غزنی [illegible] کی شان [illegible] رہتے تھے۔

راجہ پتھورا [illegible] سلطان محمد غوری [illegible] غزنی کے بعد ہندوستان [illegible] قلعہ [illegible] فوجیں [illegible] ہندوستان پر حملہ کیا۔

راجہ جے چند کا خاتمہ [illegible] سلطان محمد [illegible] شہروں کی طرف قدم بڑھایا [illegible] راجہ جے چند [illegible] شکست [illegible] سلطان محمد [illegible] راجہ جے چند [illegible]

شہر دہلی پر قبضہ سلطان محمد غوری [illegible] قطب الدین ایبک [illegible] شہر دہلی کی طرف [illegible] ہندوستان کا [illegible]

تھے مگر سب حمایتیوں کی آمد کی خبر پا کر شہر چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ سلطان محمود نے نگری کو اس کے محافظوں سے خالی پایا۔ مصلحت وقت کے لحاظ سے حکم دیا کہ زمین کے برابر کر دیا جائے۔ دو قلعے اس کے قریب دیوار میں اور بھی تھے ان لوگوں نے خفیف سے مقابلہ کیا مگر ناکام رہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہزاروں مارے گئے اور سلطانی حکومت کا پھریرا ان کے برجوں پر کامیابی کے ساتھ لہرانے لگا۔

سلطان محمود اور راجہ نندا کی جنگ نندا (راجہ کالنجر) کو اس زمانے میں اچھا موقع ہاتھ آیا تھا۔ ایک مقام پر جا کر قلعہ بندی کر لی تھی۔ اس مقام کو اس نے محمود کے خوف سے محفوظ کر لیا تھا۔ چاروں طرف ایک گہری نہر کھدوا کر پانی بھروا دیا تھا۔ کئی سو دلدل کی صورت میں پھیلا ہوا تھا جس میں چھتیس ہزار سوار ایک لاکھ دس ہزار پیادے اور سات سو پچاس زنجیر فیل اس کی رکاب میں تھے۔ قصہ مختصر پہنچ کر سلطان محمود نے ایک سرسری نظر سے دیکھا اور لشکر کو اس کے مقابلہ پر ایک ٹیلہ پر قیام کا حکم دیا۔ اگلے دن سلطان نے حملہ کا حکم دیا۔ نندا نے قلعہ سے نکل کر مقابلہ پر صف آرائی کی۔ تمام دن شدت سے جنگ جاری رہی۔ یہاں تک کہ رات کی تاریکی نے فریقین کو جنگ روک دینے پر مجبور کر دیا۔ اس جنگ سے نندا پر کچھ ایسا رعب طاری غالب ہوا کہ اپنا سارا زر و اسباب اور سامان سب چھوڑ کر رات سے پیشتر ہی بھاگ گیا۔ لشکر اسلام نے اسے لوٹ لیا اور اس کے تعاقب میں نکلے۔ مرغ گاہ کے قریب ایک جنگل میں جا کر گھیر لیا۔ پھر یہاں خونریز ہنگامہ کارزار گرم ہوا یہاں تک کہ بے شمار جنگلوں کو گرفتار کر لیا۔ نندا بد ہزار خرابی اپنی جان بچا کر بھاگ گیا۔ سلطان فتح مندی کے ساتھ دارالحکومت غزنی کی جانب واپس ہوا۔

سومنات کا مندر سومنات کا مندر ہندوؤں کا بہت بڑا بت خانہ تھا۔ ہندوستان کے تمام بت خانوں سے زیادہ محترم اور مقدس سمجھا جاتا تھا۔ یہ بت خانہ ایک مضبوط قلعہ میں جو سمندر کے کنارے پر واقع ہوا تھا۔ سمندر کی لہریں مد و جزر کے وقت (جوار بھاٹا) بت خانے تک آیا کرتی تھیں۔ ہندوؤں کا عقیدہ تھا کہ سمندر اس بت کے قدم چومنے کے لئے آتا ہے۔

بت خانہ کی عمارت نہایت عظیم الشان اور وسیع تھی چھپن مرصع ستونوں پر عمارت قائم تھی۔ بت کا سر پتھر کا تراش کر بنایا گیا تھا جس کی لمبائی پانچ گز تھی دو گز زمین میں گڑا ہوا تھا اور تین گز باہر تھا۔ اس بت کی کوئی خاص صورت نہ تھی بت خانہ ایک تاریک مقام میں تھا قندیلوں میں جواہرات جڑے تھے جس سے روشن رہتا تھا۔ بت کے قریب طلائی زنجیر میں ایک سو من وزن کا گھنٹہ لٹکا ہوا تھا۔ جو اوقات مقررہ پر شب کے وقت بجایا جاتا تھا۔ اس کی آواز سے پوجاری برہمن بتوں کی عبادت کے لئے آتے تھے۔ اس بڑے بت کے پاس بہت سے سونے چاندی کے بت رکھے ہوئے تھے بت کدہ کے دروازے پر زربفت کے پردے پڑے ہوتے تھے جن کی جھالروں میں موتی اور جواہر لٹکے ہوتے تھے ان میں سے ہر ایک کی قیمت تخمیناً ہزار دینار تھی۔ جس شب میں خسوف قمر (چاند گرہن) ہوتا تھا تمام ہندوستان کے ہندو سومنات کی زیارت کو آتے تھے اور ایک ہجوم جمع ہو جاتا تھا جن کا شمار نہیں ہو سکتا تھا۔

سومنات کے متعلق ہندوؤں کا عقیدہ ہندوؤں کا یہ عقیدہ تھا کہ روحیں بدن سے جدا ہونے کے بعد سومنات کی مجلس میں جمع ہو جاتی ہیں۔ سومنات انھیں جس جس بدن میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے۔ ہندو قیمتی قیمتی اسباب اور قیمتی قیمتی جواہرات نذر کے طور پر سومنات میں پیش کرتے تھے۔ پجاریوں کو بے حد اور بے شمار نقد اور قیمتی مال و اسباب دیتے تھے۔ دس

[illegible] جنگ کے لئے [illegible] کے لئے موجود رہتے تھے۔ [illegible] ہاتھی [illegible] تعداد [illegible]

[illegible]

اس اثنا میں [illegible]

جنگل گجرات پر قبضہ اب کے بعد شاہی لشکر ایک جنگل میں [illegible] نے اپنی فوج کے ایک حصہ کو [illegible]

فتح سومنات: الغرض صبح ہوتے ہی مجاہدین اسلام قلعہ کی دیوار تک تکبیر کہتے ہوئے پہنچ گئے ادھر راجپوتوں اور جنگجوؤں کا لشکر فصیل قلعہ سے اتر کر سومنات کے پاس امداد کی درخواست پیش کرنے گیا ادھر لشکر اسلام کمندوں اور سیڑھیوں سے قلعہ کی فصیل پر چڑھ گیا۔ ہندو راجپوت سلطان کے دلاوروں کی یہ شجاعت دیکھ کر دنگ رہ گئے اور مجبور ہو کر تنگ آ کر جنگ آمادۂ مقابلہ اور مدافعت پر کمریں باندھیں۔ دن بھر نہایت شدت سے لڑائی کا سلسلہ جاری رہا۔ جونہی رات کی سیاہی چھائی دونوں حریف جنگ سے رک گئے۔ رات امید و خوف میں گزر گئی صبح ہوتے ہی لشکر اسلام نے تکبیر کہہ کر پھر لڑائی کا آغاز کر دیا اور نہایت سختی سے حملہ آور ہوئے ہندو جوق در جوق سومنات کے پاس جاتے اور اس سے بغل گیر ہو کر گریہ و زاری کرتے ہوئے رخصت ہوتے اور میدان جنگ میں جاتے تھے۔ بہادران اسلام انتہائی جد و جہد سے حملہ پر حملہ کرتے۔ یہ یہاں تک کہ رات نے بیچ بچاؤ کرایا اور یہ دن بھی اسی حالت سے ختم ہو گیا تیسرے دن پرم دیو اور دابشلیم کی امدادی فوجیں بھی آ گئیں جس سے اہل سومنات کو بڑی قوت اور اطمینان حاصل ہو گیا مگر مجاہدین اسلام کے پے در پے حملوں نے ہندو راجپوتوں کو شکست دے دی نہایت ابتری کے ساتھ پسپا ہونے لگے۔ پانچ ہزار ہندو بے بسی کی حالت میں کشتیوں پر سوار ہو کر بھاگ نکلے۔ اسلامی بہادروں نے تعاقب کیا۔ قتل و غارت گری کا سیلاب دیکھ کر ہزاروں ہندو دریا میں ڈوب کر مر گئے بہت سوں کو اسلامی دلاوروں نے تلوار کے گھاٹ اتارا۔ قلعہ پر کامیابی کے ساتھ سلطانی قبضہ ہو گیا۔

سلطان محمود اور راجہ پرم دیو: اس خداداد کامیابی کے بعد سلطان محمود نے راجہ پرم دیو والی نہروالا کے سر کرنے کے لئے کوچ کیا۔ راجہ پرم دیو وہی شخص ہے جس نے جنگ سومنات میں مذہبی اور قومی جوش سے ہندوؤں کی کمک پر فوجیں روانہ کیں۔ تسخیر سومنات کے بعد نہروالا چھوڑ کر قلعہ کندھ میں جا کر پناہ گزین ہو گیا تھا۔ یہ قلعہ ایسے مقام پر تھا جو تین طرف سے دریا سے گھرا ہوا تھا۔ چوتھی جانب خشکی تھی لیکن ایک گہری نہر اس سمت کی حفاظت کر رہی تھی۔ یہ مقام سومنات سے چالیس کوس کے فاصلہ پر تھا۔ سلطان محمود نے خشکی کی جانب سے اس قلعہ پر فوج کشی کی۔ جب قلعہ پہنچ کر دیکھا کہ چاروں طرف سے دریا لہریں مار رہا ہے بے حد پریشان ہوا کشتیاں تھیں نہیں۔ اس کشمکش نے رنج میں مبتلا کر دیا۔ حسن اتفاق سے دو شکاری ملاح پر نظر پڑی جو مچھلیوں کا شکار کر رہے تھے۔ ملازمان شاہی انہیں دربار شاہی میں پکڑ لائے دریافت کرنے پر ان لوگوں نے ایک پایاب بتایا کہ یہاں سے دریا عبور کر جانا ممکن ہے لیکن اگر دریا عبور کرتے وقت اگر ذرا بھی تیز ہوا چلی تو سب کے سب ہلاک ہو جاؤ گے۔ سلطان محمود یہ سنتے ہی اٹھ کھڑا ہوا۔ بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا کہہ کر اپنے گھوڑے کو دریا میں ڈال دیا مجاہدین اسلام نے بھی باگیں اٹھائیں اور بات کی بات میں دریا عبور کر گئے۔ راجہ پرم دیو اس جرأت و دلیری سے اس قدر متاثر ہوا کہ لباس تبدیل کر کے قلعہ چھوڑ کر بھاگ گیا۔ بلا قتل و قتال قلعہ پر سلطانی قبضہ ہو گیا۔

والی منصورہ کی سرکوبی: اس کے بعد والی منصورہ کے مرتد ہونے کی خبر دربار سلطانی میں پہنچی فوراً تیاری کا حکم دیا۔ والی منصورہ نے مرکب شاہی کی آمد کی خبر سن کر براہ دریا بھاگ جانے کی کوشش کی۔ سلطان محمود کو اس امر کا خطرہ پہلے ہی سے ہو گیا تھا اور اس نے دریا کے راستے کی ناکہ بندی کر لی تھی جونہی والی منصورہ لشکر پر جا نکلا کشت و خون کا بازار گرم ہو گیا ایک بڑی جماعت کام آئی والی منصورہ نے بھاگ کر اپنی جان بچائی۔ والی منصورہ کی سرکوبی سے فارغ ہو کر سلطان محمود نے بھاٹیہ

(کشمیر) کی طرف رخ کیا۔ کشمیر والوں نے اطاعت قبول کر لی۔ سلطان محمود [illegible] پر تھانہ قائم کر کے مظفر و منصور ماہ صفر [illegible] میں غزنی کی جانب واپس ہوا۔

امیر نوح اور قابوس: ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ عضد الدولہ دیلمی امرائے بویہ نے جرجان اور [illegible] کو قابوس کے قبضہ اقتدار سے نکال کر اپنے دائرہ حکومت میں شامل و داخل کر لیا تھا۔ تب ہی حال پریشان امیر نوح بن منصور کی خدمت میں ابوالعباس گورنر خراسان کے توسط سے بغرض امداد حاضر ہوا۔ امیر نوح اور اس کے گورنر ابوالعباس نے امداد کا وعدہ کیا مگر اتفاق سے کچھ ایسے واقعات پیش آ گئے کہ [illegible] اور وعدہ وفا نہ ہو سکا۔ پھر سبکتگین کا دور حکومت آ گیا۔ قابوس نے اس سے بھی اپنی سرگزشت کہہ سنائی اس نے بھی وعدہ تو کیا مگر [illegible] کی وجہ سے [illegible] پیدا ہو گئے جس سے امیر سبکتگین اپنا وعدہ وفا نہ کر سکا اور [illegible] سفر آخرت اختیار کیا۔ سلطان محمود تخت آرائے حکومت ہوا تو [illegible] سے مباحث ہوئے۔ قابوس بھی [illegible] مقصود پر پہنچ پایا تھا کہ ابوالقاسم [illegible] نے فخر الدولہ [illegible] کے مرنے کے بعد جرجان کے صوبہ پر قبضہ کر لیا تو قابوس کی رہی سہی امید بھی ختم ہو گئی مگر [illegible] دیلم اور جبل [illegible] جرجان پر قابوس کا قبضہ ہو گیا اور [illegible] صوبہ کو [illegible] کیا گیا جیسا کہ دیلم و جبل کے حالات کے ضمن میں تحریر کیا جائے گا۔

سلطان محمود اور قابوس: نصر بن حسن فیروزان ماکان بن کاکی کا پوتا اور [illegible] تھا۔ صوبجات طبرستان و جرجان پر [illegible] قابوس سے لڑ جھگڑ کر [illegible] تھا۔ اتفاق زمانہ سے [illegible] بویہ نے اسے گرفتار کر کے قید خانہ میں ڈال دیا اب کوئی [illegible] مخالف باقی نہ رہا تو طبرستان و جرجان پر قابوس کی حکومت مستقل طور سے قائم ہو گئی۔ قابوس نے [illegible] پر غور کر کے سلطان محمود کی اطاعت قبول کر لی تاکہ آئندہ خطرات سے محفوظ ہو جائے۔ الغرض اس طور سے جرجان و طبرستان میں سلطانی حکومت کا سکہ چلنے لگا۔

سلطان محمود کا رے پر قبضہ: مجد الدولہ بن فخر الدولہ کی ماں [illegible] جب اس کی [illegible] تو [illegible] مجد الدولہ صرف [illegible] حکومت ایک لونڈی کے ہاتھ میں تھی مجد الدولہ [illegible] کوئی کام نہ تھا [illegible] حالات [illegible] لونڈی [illegible] امرائے دولت نے تنگ ہو کر [illegible] سلطان محمود کی خدمت میں مجد الدولہ کی [illegible] شکایت لکھی اور [illegible] قبضہ کرنے کی ترغیب دی۔ سلطان محمود نے اس خیال سے کہ مبادا کوئی [illegible] قبضہ کر لے [illegible] کی غرض سے ایک فوج بھیج دی جس کا افسر اعلیٰ [illegible] حاجب تھا اور یہ ہدایت کر دی کہ [illegible] انتظام امور سلطنت [illegible] مجد الدولہ کو اس کے بیٹے ابودلف کے ساتھ گرفتار کر لینا۔

مجد الدولہ کی نظر بندی: [illegible] کے قبضہ کر لینے کے بعد سلطان محمود [illegible] دارالسلطنت غزنی سے رے کی جانب [illegible]

سے اپنے نئے حکمران کا استقبال کیا۔ سلطان محمود سب سے خندہ پیشانی سے ملا اور انتظام حکومت اور مصلحت وقت کا خیال کر کے مجد الدولہ کو گرفتار کر کے خراسان میں نظر بند کیا اور اس کے مال و اسباب کی ضبطی کا حکم دیا۔ فہرست مرتب کی گئی۔ ایک کروڑ دینار سرخ، پانچ لاکھ دینار کے قیمتی جواہرات، چھ ہزار تھان قیمتی قیمتی پارچہ جات بے شمار آلات حرب خزانہ اور توشہ خانہ سے برآمد ہوئے۔

قزوین کے قلعوں پر قبضہ: پھر رے سے فارغ ہو کر قزوین کی جانب متوجہ ہوا اور وہاں کے قلعوں پر قبضہ حاصل کر کے شہر ساوہ اور آوہ کو بھی اپنے دائرہ حکومت میں شامل کر لیا۔ مجد الدولہ کے فرقہ باطنیہ کے تمام اصحاب کو چن چن کر قتل کیا۔ معتزلیوں کو گرفتار کرا کر خراسان کی طرف جلاوطنی کا حکم دیا۔ فلسفہ اعتزال اور نجوم کے کتب خانوں میں آگ لگا دی۔ سارا کفر و الحاد کا ذخیرہ جل کر خاک سیاہ ہو گیا۔ ان کے علاوہ دوسرے علوم و فنون کی کتابوں جو ایک سو اونٹوں کا بار تھیں اپنے دارالسلطنت غزنی روانہ کر دی گئیں۔

منوچہر بن قابوس: منوچہر بن قابوس شہر چھوڑ کر ایک پہاڑی قلعہ میں جا کر قلعہ بند ہو گیا تھا راستہ نہایت دشوار گزار تھا۔ سلطان محمود نے اس راستہ کو چوبی تختوں سے طے کر کے قلعہ پر پہنچ کر محاصرہ ڈال دیا۔ منوچہر قلعہ کی کھڑکی سے نکل کر جنگل میں جا چھپا اور وہیں سے پانچ لاکھ دینار سرخ سالانہ پر مصالحت کا پیام دیا جسے سلطان نے قبولیت کا درجہ عنایت کی۔ منوچہر اپنے قلعہ میں واپس آیا اس کے بعد محمود نے نیشاپور کی جانب کوچ کیا۔

ابن منوچہر: اس واقعہ کے بعد ہی منوچہر کی زندگی کا بھی خاتمہ ہو گیا اس کی جگہ اس کا بیٹا انوشیروان تخت آرائے حکومت ہوا۔ سلطان محمود نے اس جانشینی کو تسلیم کیا اور بدستور خراج مقرر و قائم رکھا۔ الغرض رفتہ رفتہ بلاد جبلیہ میں حدود آرمینیہ تک سلطان محمود کی حکومت کا سکہ چلنے لگا۔ زنجان اور ابہر باقی رہ گئے تھے جو ابراہیم بن مرزبان کے قبضہ و اقتدار میں تھے (ابراہیم سالار شوروان بن محمد بن مسافر دیلمی کے پسماندگان سے تھا) مسعود بن سلطان نے ان شہروں پر قبضہ کر لیا۔ اب صرف شہر سرجہان باقی رہ گیا جسے سلطان محمود نے اپنی حکومت کے اقتدار میں لے کر سالانہ خراج مقرر کیا اور اسے بدستور دیلمیوں کے قبضہ میں رہنے دیا جیسا کہ دیلم کے حالات میں تحریر کیا گیا۔

اصفہان کا الحاق: صوبہ اصفہان اس وقت تک علاء الدین ابن کاکویہ کے زیر حکومت تھا علاء الدین نے سلطان محمود کی ان کامیابیوں سے متاثر ہو کر اطاعت قبول کر لی اور سلطان محمود کے نام کا خطبہ اپنے ممالک مقبوضہ میں پڑھے جانے کا حکم دیا اور اطلاعی عرضداشت بارگاہ سلطانی میں بھیج دی۔ علاء الدین کا یہ فعل محض ظاہر داری پر مبنی تھا چنانچہ اس کے تھوڑے دن بعد فتنہ و فساد شروع کر دیا۔ سلطان محمود کو اس کی خبر ہو گئی فورا خراسان کی جانب واپس ہوا۔ اپنے بیٹے مسعود کو رے کا گورنر مقرر کر کے اصفہان کا رخ کیا علاء الدین نے حیلہ و حوالہ سے کام لینا چاہا مگر ایک بھی پیش نہ گئی۔ سلطان محمود نے اصفہان پر بھی اپنی حکومت کا جھنڈا گاڑ دیا اور اپنے ممالک مقبوضہ میں اس کے الحاق کا اعلان کر دیا۔

اہل رے کی سرکشی و بغاوت: شہزادہ مسعود رے میں چند دن حکومت کر کے ایک مصاحب کو اپنا نائب بنا کر کسی ضرورت سے غزنی کی طرف واپس ہوا۔ اہل رے نے موقع پا کر علم بغاوت بلند کر دیا مار دھاڑ شروع ہو گئی۔ مسعود کے نائب

کو قتل کرنے کے بعد بخارا پر قابض ہو گئے۔ مسعود ان واقعات سے مطلع ہوا آگے بڑھا اور ان کی جانب روانہ ہوا لیکن وہ مقابلہ پر آئے لیکن مسعود کے حملوں نے انہیں نیچا دکھا دیا اور نہایت بے دردی سے پامال کئے گئے۔

ایلک خان کی بخارا پر فوج کشی: ۳۹۰ھ میں ملوک سامانیہ کے کمزور ہو جانے پر ایلک خان بادشاہ ترک و لی ترکستان نے بخارا کو اپنے مقبوضات میں شامل کر کے اپنی جانب سے ایک شخص کو بطور گورنر مقرر کر دیا۔ جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں بخارا کے گرد و نواح میں ترک (تاتاریوں) کا ایک خانہ بدوش گروہ رہا کرتا تھا جن کا کام صرف لوٹ مار اور غارت گری تھا۔ ارسلان بن سلجوق (سلطان طغرل بیگ کا چچا) ان لوگوں کا پشت پناہ اور حامی تھا۔ ان لوگوں نے تبدیلی حکومت کی وجہ سے اپنے ہاتھ پاؤں نکالے لوٹ مار شروع کر دی۔ علی تگین برادر ایلک خان کو موقع مل گیا۔ ارسلان بن سلجوق کی سازش سے بخارا پر قبضہ کر لیا۔ ایلک خان کو یہ امر ناگوار گزرا فوج کشی کا راستہ کر کے علی تگین پر چڑھائی کر دی۔ علی تگین اور ارسلان بن سلجوق مقابلہ پر آئے باہم لڑائی ہوئی آخر ایلک خان کو شکست ہوئی اور علی تگین کا قدم بخارا پر انتظام کے ساتھ جم گیا۔

سلطان محمود کا بخارا پر قبضہ: ایلک خان کو شکست دینے سے علی تگین کو غرور پیدا ہو گیا اور سلطان محمود سے پنجہ آزمائی کی۔ اس کے علاوہ ماوراء النہر سے جو باشندے سلطان کے یہاں آ جایا کرتے تھے تو مزاحمت کرتے۔ چنانچہ سلطان محمود کو ان کی شکایت پہنچی۔ اس وجہ سے اور نیز یہ خیال کر کے کہ آئندہ وقتاً فوقتاً آمد و رفت میں دقت ہو گی علی تگین کو دفع کرنا نہایت ضروری سے اپنے مقرر ہوا۔ فوج آراستہ کر کے سامان جنگ مہیا اور درست کیا ۴۱۶ھ میں بلخ سے روانہ ہو کر جیحون کو پار کر کے بخارا کی طرف متوجہ ہوا۔ علی تگین پر ایسا خوف غالب ہوا کہ بخارا چھوڑ کر ایک قلعہ کے اندر جا چھپا۔ سلطان محمود نے بخارا میں داخل ہو کر اس پر اور اس کے مضافات پر قبضہ کر لیا۔ سمرقند والوں پر خراج مقرر کیا تاتاریوں اور ارسلان بن سلجوق کو جو راستے میں رکاوٹ ہوا کرتا تھا گرفتار کیا۔ پھر ارسلان بن سلجوق کو قید کر کے ہندوستان کے کسی قلعہ میں بھیج دیا۔

اس کے بعد تاتاریوں کے ایک گروہ نے مرو کی جانب سر اٹھایا سلطان محمود نے فوج کشی کی اور انہیں خوب پامال کیا یہاں تک کہ تاتاریوں کا گروہ منتشر ہو گیا اور سلطان محمود خراسان کی جانب واپس ہوا۔

سلطان محمود اور تاتار: جس زمانے میں سلطان محمود نے ارسلان بن سلجوق کو قید کر کے ہندوستان بھیج دیا تھا اور اس کے قبیلے بخارا کی اطراف میں جلاوطن ہو کر منتشر ہو گئے اسی زمانے میں تاتاریوں نے ترکستان و خراسان کی جانب سے یورش کی۔ خراسان کے گرد و نواح جنگلوں سے واقف تھے ان کا مال و اسباب جہاں جہاں پاتے ضبط کر لیتے ان کی ایذا سے بڑی مصیبت میں تھے۔ مجبوراً ان میں سے ایک گروہ جن کے خیموں کی تعداد دو ہزار سے زیادہ تھی کرمان چلا گیا پھر کرمان سے اصفہان کی جانب روانہ ہوا جو اپنے کو عراقیہ کے نام سے موسوم کرتا تھا۔ دوسرا گروہ کوہ بلخان پر سے خوارزم کے قریب جا کر مقیم ہوا اور ان کے ہمسایوں میں قتل و لوٹ مار اور غارت گری مچا دی۔

تاتاریوں کی غارت گری: سلطان محمود نے ان واقعات سے مطلع ہو کر علاء الدولہ والی رے کو ان تاتاریوں کی سرکوبی کے لیے لکھا جو اصفہان میں خیمے ڈالے ہوئے تھے چنانچہ علاء الدولہ نے فوج آراستہ کر کے تاتاریوں پر چڑھائی کی

خونریز جنگ کے بعد علاؤ الدولہ کو شکست ہوئی تاتاریوں نے سلطان محمود کے خوف سے اصفہان چھوڑ دیا آذربائیجان میں جا کر پڑاؤ کیا راہ میں قصبوں اور شہروں کو تاخت و تاراج کرتے گئے۔

وہشودان کی حکمت عملی: وہشودان والیٔ آذربائیجان ان لوگوں کا مقابلہ نہ کر سکتا تھا اس لئے ان سے نرمی سے پیش آیا اور تعلقات بڑھائے گئے۔ اس سے وہشودان کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی کہ اس کے مقبوضات ان لٹیروں کے تاخت و تاراج سے محفوظ رہے اس دوران بوقا، کوکتاش، منصور اور دانا وغیرہم ان تاتاریوں کے سردار وفات کر گئے۔

تاتاریوں کی سرکوبی: خوارزم و قہستان کے قریب تھی جو گروہ تاتاریوں کا جو ٹھہرا ہوا تھا وہ غارت گری میں اپنے بھائیوں سے کم نہ نکلا جس طرف سے اس کا گزر ہوتا تھا قتل عام جاری ہو جاتا تھا آخر کار ان کی سرکوبی پر بارگاہ سلطانی سے ارسلان حاجب ایک مدت دراز تک شہر بہ شہر جنگل میں تاتاریوں کے پیچھے مارا مارا پھرا مگر زیادہ کامیابی نہ ہوئی۔ تب سلطان محمود کمر ہمت باندھ کر ان کے پیچھے پڑا اور بہت سے تاتاریوں کو مار ڈالا۔ بقیہ کو ہندوستان میں منتشر کر دیا۔ ان میں سے بعض کو اپنی خدمت میں رکھ لیا۔ اس وقت ان کے امراء کوکتاش، بوقا، قزل، یغمر اور ناصغلی وغیرہ تھے۔ سلطان محمود کی وفات کے بعد اس کے بیٹے مسعود نے بھی انہیں اپنی خدمت میں رکھنا چاہا۔ یہ لوگ سلطان محمود کی رکاب میں غزنی، ہمراہ آئے تھے ان کے باقی ماندہ لوگ بیابان میں خوارزم کے قریب باقی رہ گئے تھے انہوں نے خراسان میں آ کر رہنے کی درخواست کی۔ سلطان مسعود نے خراج و حکومت کی فرمانبرداری کی شرط پر ان کو خراسان کے میدانوں میں آباد ہونے کی اجازت دی۔

ترکمانوں کی غارت گری: اس کے بعد احمد نیالتگین گورنر ہند نے بغاوت کا جھنڈا بلند کیا۔ سلطان مسعود اس کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوا اور خراسان کی حکومت پر تاش نامی ایک سردار کو مقرر کر دیا۔ ترکمانوں نے میدان خالی پا کر پھر فساد مچا دیا۔ دیہاتوں اور قصبات کو ویران و تباہ کرنے لگے۔ تاش نے ان کی گوشمالی پر کمر باندھی اور ان پر حملہ کر کے ان کے سردار یغمر کو جنگ کے دوران قتل کر ڈالا۔ سلطان مسعود نے اس سے مطلع ہو کر ایک فوج ان کی بد عملی اور سرکوبی پر مامور کیا۔ اس فوج نے ان کے سروں پر پہنچ کر قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا۔ مجبوراً ان ترکمانوں نے آذربائیجان جا کر عراق میں پناہ لینے کی غرض سے رے کی طرف قدم بڑھایا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔ ابتداً انہوں نے دامغان پر قبضہ حاصل کیا پھر اسے تاخت و تاراج کر کے سمنان کو لوٹا۔ مشکویہ اور تمام اطراف رے کو قتل و غارت سے ایک خوفناک منظر بنا دیا غرض کہ جس طرف سے ہو کر گزرے دیہات و قصبات کے قصبے ویران ہو گئے۔ تاش والیٔ خراسان اور ابو سہل حمدانی والیٔ رے نے فوجیں فراہم کیں اور ان کی سرکوبی کے لئے نکلا ایک طرف سے تاش اپنی فوج کو لے کر ترکمانوں کی طرف بڑھا۔ جنگی ہاتھی کو رخصت دامن گیا تھے۔ ترکمانوں نے بے تکلف مقابلہ کیا ادھر اس کی فوج کو پسپا کر کے رے کی جانب قدم بڑھایا۔ رے پہنچ کر ابو سہل حمدانی سے مقابلہ ہوا ابو سہل کو اس معرکہ میں شکست ہوئی بھاگ کر قلعہ طبرک میں پناہ گزین ہوا ترکمانوں نے رے کو جی کھول کر لوٹنا شروع کیا اسی اثناء میں ترکی لشکر جرجان سے آ پہنچا اور رے نے اس طوفان کی روک تھام پر کمر ہمت باندھی نہایت سختی سے قتل و قتال کا ہنگامہ گرم ہو گیا۔ بہت سے ترکمان قتل و قید کر لئے گئے باقی ماندہ نے اس غرض سے کہ عراق میں جا کر شامل ہو جائیں آذربائیجان کا راستہ لیا۔

آذربائیجان کا تاراج: ترکمانوں کی روانگی کے بعد علاء الدولہ ابن کاکویہ اصفہان آیا اور ابوسہل سے سلطان مسعود کی فرماں برداری کی بیعت لینے کا مستدعی ہوا مگر اتفاق ایسا پیش آیا کہ یہ معاملہ طے نہ ہو سکا اس اثناء میں ترکمانوں نے آذربائیجان کو بھی پامال کر کے تاراج کیا۔ ہمدان سے ایک فوج کثیر فراہم کر کے ترکمانوں پر چڑھائی کی۔ اہل آذربائیجان نے بھی جمع ہو کر دوسری جانب سے حملہ کیا ایک بڑا گروہ موت کی نذر ہو گیا باقی ماندہ بھاگ اور اس سے پہلے طغرل بیگ کے خوف سے آذربائیجان چھوڑ کر موصل اور دیار بکر کے درمیان پہنچے تھے اور ان دونوں شہروں پر قبضہ حاصل کر کے اس کے اطراف و جوانب کو قتل و غارت کی جولانگاہ بنا لیا جیسے کہ قرواش والی موصل اور ابن مروان والی دیار بکر کے حالات میں ہم ان واقعات کو لکھ آئے ہیں۔ ارسلان بن سلجوق کے تفصیلی حالات میں رے اور آذربائیجان کے واقعات کو ہم نے مختصراً بیان کیا ہے کیونکہ ہم اسے سلجوقیوں کی حکومت کے ضمن میں تحریر کریں گے۔

طغرل بیگ اور تگین کی چھیڑ چھاڑ: طغرل بیگ اپنے برادران چغری داؤد، بیغو اور برادر ابراہیم نیال کے ساتھ (جو اسلام لانے کے بعد ابراہیم کے نام سے موسوم ہوا) خطا کے اسلامی حدود سے نکلے ہیں کہ [illegible] ماوراء النہر آیا اور سلجوق کے بعد ماوراء النہر میں قیام پذیر ہوا۔ تگین والی بخارا سے متعدد لڑائیاں ہوئیں۔ آخر نتیجہ یہ ہوا کہ تگین کو ان پر کامیابی حاصل ہوئی یہ سب وہاں سے جیحون کو عبور کر کے خوارزم و خراسان کی جانب چلے گئے۔ خوارزم و خراسان میں پہنچ کر یہ لوگ ملک و دولت کے مالک ہوئے جس کا تذکرہ آئندہ تحریر کیا جائے گا۔

فتح بنارس: سلطان محمود نے اپنے غلام زادوں سے احمد نیال تگین کو ہندوستان کی گورنری پر مامور کیا تھا۔ احمد نیال تگین نے ۴۲۴ھ میں شہر بنارس پر جو کہ ہندوستان کا بہت بڑا شہر تھا ایک بڑی فوج لے کر چڑھائی کی پہلے اس کے اطراف و جوانب کو اس کی حمایت کرنے والوں سے پاک و صاف کر کے اس پر قابض ہو گیا اس کے بعد شہر کی طرف قدم بڑھایا چنانچہ شہر میں ایک جانب سے بزور تیغ داخل ہوا ایک دن کامل لوٹ مار کا بازار گرم رہا قتل و غارت گری جاری کر دی۔ شام ہوتے ہی شہر سے نکل کر ایک کھلے میدان میں رات گزاری۔ صبح کو مال غنیمت دوبارہ تقسیم کر کے شہر پر دوبارہ حملہ کرنے کا قصد کیا۔ اہل شہر کو اس کی خبر لگی مدافعت کی غرض سے جمع ہو گئے۔ احمد نیال نے مقابلہ کرنا مناسب نہ سمجھا اپنے شہر کی جانب واپس ہوا۔

سلطان محمود کی وفات: ان واقعات بالا کے ختم ہوتے ہی سلطان محمود کا پیمانہ حیات لبریز ہو گیا چنانچہ ۴۲۱ھ میں (مقام غزنی جگر و دق کی خرابی سے) داعی اجل کو لبیک کہہ کر راہی ملک جاودانی ہوا (ساٹھ سال عمر پائی)۔

سلطان محمود کی سیرت و کردار: سلطان محمود بہت بڑا عادل، دانشمند بادشاہ تھا اکثر ممالک اسلامیہ پر قابض ہوا علماء کی عزت کرتا تھا اور ان سے با اعزاز و اکرام پیش آتا تھا۔ دور دراز ملک سے اہل علم اس کی بارگاہ عظمت میں آتے تھے۔ عادل اور نیک نفس تھا، رعایا کے ساتھ [illegible] کرتا تھا اور ان پر طرح طرح کے احسانات سے اپنا ممنون بناتا۔ جہاد کے بےحد شائق تھا اس کی فتوحات کی داستانیں مشہور ہیں جس کو آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔

جس وقت یہ عادل بادشاہ مرض الموت میں مبتلا ہوا اپنے بیٹے محمد کو حکومت و سلطنت کی وصیت کی اس وقت

۱: [illegible]

[illegible] سلطان محمود [illegible]
[illegible]

[illegible] سلطان محمود کی وفات کے بعد [illegible] محمد [illegible] سلطنت [illegible] غزنی کی جانب [illegible] غزنی میں [illegible] شاہی افواج نے [illegible] اطاعت [illegible] سلطان محمد نے [illegible] تسلیم کئے۔

محمود کا [illegible] ابن خلدون نے [illegible] ملتان [illegible] کے ان کا بیان کرنا انتہائی ضروری ہے۔

سلطان محمود [illegible] ابوالفتح داؤد [illegible] ملتان [illegible]

ابوالفضل بیہقی نے تاریخ بیہقی میں [illegible]

تاریخ [illegible] ملتان [illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

ہوئے اور ترکوں سے حسب ضرورت رشتۂ قرابت پیدا کیا۔ دولت و حکومت تو پہلے ہی ہاتھ سے نکل چکی تھی علم بھی جاتا رہا اور چار صدیوں کے بعد ترک کہلائے جانے لگے۔

محمود کے غلام زادہ ہونے کی بہت بڑی اور قوی دلیل یہ ہے کہ انگریز مورخوں نے اسے غلاموں کے سلسلہ حکومت میں نہیں لکھا، انہیں اس کے ساتھ کوئی ایسی ہمدردی نہ تھی کہ جس سے یہ محمود کو سلسلہ حکمران غلامان سے علیحدہ لکھنے پر مجبور ہوتے۔

عرب مورخین صرف اس قدر لکھ کر خاموش ہو جاتے ہیں کہ محمود کا باپ سبکتگین امیر البتگین کا غلام تھا۔ یہ عبارت اشارے سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی۔ اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ سبکتگین کس ملک سے کس زمانے میں اور کس وجہ سے غازیان اسلام کے ہاتھ آیا اور جب یہ امر پایۂ ثبوت تک نہیں پہنچ سکا تو محمود کو غلام کہنا نہایت دیدہ دلیری اور ناانصافی ہے۔

قرون سابقہ میں غلامی کے دو ہی طریقے تھے۔ ایک یہ کہ جہاد کے ذریعے سے جو لوگ کفرستان سے قید ہو کے آتے تھے وہ غازیان اسلام انہیں بضرورت خرید و فروخت کر لیا کرتے تھے دوسرے یہ کہ غیر مہذب ممالک سے اکثر سیاح یا سوداگر تجارت پیشہ اسباب اکا دکا چلنے والوں کو پکڑ کر لاتے تھے اور انہیں ممالک اسلامیہ میں لا کر بازار فروخت کیا کرتے تھے وہی لوگ اصلی اور حقیقی غلام کہے جانے کے مستحق ہیں۔ قزاقی کی دوسری صورت تو محض غلامی ہے ورنہ بڑے بڑے شاہزادے نیک نہاد بھی اسی دوسری صورت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ہاجرہ علیہا السلام کون تھیں؟ اور کس طرح ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ آ گئی تھیں؟ سادات کی ماں کہاں کی تھیں اور کیونکر حسین علیہ السلام کے ہاتھ آئیں؟ ام المومنین ریحانہ بنت شمعون قبطیہ کون تھیں اور کہاں سے آئی تھیں؟ زید بن حارثہ قبائل یمن کے کس قبیلے سے تھے جن سے زینب بنت جحش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن منسوب تھیں۔ اسی غلامی کی کراہت دفع کرنے کی غرض سے آپ نے اس تزویج کو مناسب سمجھا۔

ان سب واقعات سے قطع نظر کر لینے پر یہ امر ذہن نشین ہو جاتا ہے کہ ان دنوں بردہ فروشی کا بازار گرم تھا اور یزدجرد بادشاہ فارس کے خاندان کی تباہی و بربادی بھی سب کو معلوم ہے تو یہ بھی ممکن ہے کہ کسی شخص نے سبکتگین کو آوارہ و پریشان پا کر پرورش و پرداخت کی ہو غالباً اسی وجہ سے عربی مورخ سبکتگین کو البتگین کا مملوک لکھتے آئے ورنہ اور کوئی وجہ غلامی کی نہیں ہے کہ اسے یعنی سبکتگین کے خاندان کے دامن عزت پر دھبہ نہیں لگ سکتا۔

فردوسی شاعر کے شاہنامہ میں محمود پر چوٹ کی ہے اس سے محمود پر غلامی کا دھبہ نہیں لگ سکتا۔ فردوسی شاعر تھا نہ کہ مورخ شاہنامہ کا شاہنامہ بھی تاریخ کی کتاب نہیں ہے بلکہ ایک داستان ہے۔ شعراء میں ہمیشہ سے یہ دستور چلا آتا ہے کہ جب انکی خلاف توقع کامیابی نہیں ہوتی تو امراء و روساء اور سلاطین عظام کی ہجو پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ فردوسی کو بھی اسی امر نے محمود کی ہجو پر آمادہ کیا ہے اصل تو یہ ہے کہ کوئی کسی کا مملوک ہے نہ مالک حقیقت میں غلامی کوئی چیز نہیں ہے ایک اعتباری امر ہے تمام بنی نوع انسان ایک ہیں اور اسلام نے آزادی اور غلامی کا پردہ ہی اٹھا دیا ہے کل مومن اخوۃ اس کے

۱؎ ان دو طریقوں کے علاوہ اور صورتیں اور بھی تھیں اول یہ کہ اگر کوئی شخص غلامی میں ہو تو جو بچہ اس کی اولاد پیدا ہوتی وہ بھی مملوک کہلاتی تھی۔ دوسری صورت یہ تھی کہ اگر کوئی شخص کسی خاندان کی عربی خاندان کی پرورش میں آ گیا یا بوجہ خدمات کے حلف ولاء اور موالات ہو جاتا تو وہ اس خاندان کا مولا اور مملوک کہتے تھا اسی واسطے امام ابو حنیفہ اور امام بخاری سب موالی شمار ہوتے تھے ممکن ہے کہ سبکتگین کے خاندان کے ساتھ کوئی صورت پیش آئی ہو۔ (۱۲)

بہت بڑے امام مذہب کا اصول میں داخل ہے۔

دسویں محرم ۳۶۱ھ میں شب پنجشنبہ میں امیر سبکتگین کی حکومت کے ساتویں سال مقام غزنی میں محمود پیدا ہوا۔ تاریخ منہاج السراج جوزجانی میں لکھا ہے کہ جس شب محمود پیدا ہوا اسی شب میں چند ساعت پیشتر امیر سبکتگین نے خواب دیکھا تھا کہ میرے مکان کے آتشدان سے ایک بڑا درخت پیدا ہوا ہے کہ جس کے سایہ میں ایک عالم بیٹھ سکتا ہے فوراً آنکھیں کھل گئیں تعبیر کی فکر میں تھا کہ محلسرائے شاہی سے یہ خبر آئی کہ مشکوئے معلیٰ میں شہزادہ بلند اقبال پیدا ہوا ہے۔ امیر سبکتگین نے اس مولود مسعود کا نام محمود رکھا۔ زمانہ زیادہ گزرنے نہ پایا تھا کہ محمود الابتداء سعود الاخیار ظاہر ہوا۔

محمود کے عہد طفلی کے حالات بھی اسی تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں کہ جن سے کوئی نتیجہ خیز امر معلوم نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے اس کی تعلیم و تربیت کے واقعات، علم و فضل حاصل کرنے کے حالات بالتفصیل لکھنا دشوار نظر آتا ہے۔ محمود جس طرح کشورستان، ملک گیر اور نامور فاتح تھا، اسی طرح علم و فضل میں بھی یگانۂ زمانہ تھا۔ مؤلف جواہر مضیہ نے جو فقہ حنفیہ کے حالات کی ایک مستند اور معتبر کتاب ہے محمود کو فقہاء میں شمار کیا ہے اس کے علاوہ خود اس کی تصنیف کی ہوئی فقہ کی ایک کتاب موجود ہے۔ غزنی میں اس نے ایک عظیم الشان یونیورسٹی قائم کی تھی جس کے ساتھ ایک بہت بڑا کتب خانہ بھی تھا نایاب نایاب کتابیں انتہائی[2] کوشش سے مہیا کی گئی تھیں۔ اسی کتب خانہ کی بدولت اس زمانہ کی نادر چیزیں اس میں موجود تھیں ملک کے بڑے بڑے مشاہیر علم و فن تھے وہ سب اس کے دربار کی زینت تھے۔ امام الحرمین ابوالمعالی عبدالملک جوینی نے اپنی کتاب مغیث الخلق فی اختیار الاحق میں لکھا ہے کہ سلطان محمود علم حدیث کی سماعت کا بے حد شائق تھا شب کے وقت اس کے دربار میں علماء محدثین جمع ہوتے اور احادیث کی سماعت و قرات کرتے تھے۔ محمود بھی ایک گوشہ میں بیٹھا ہوا حدیثیں سنا کرتا تھا جن کو نہ سمجھتا ان کے معنی دریافت کرتا جاتا تھا۔ مذہباً پہلے حنفی تھا بعد کو شافعی المذہب ہو گیا تھا علامہ قفال[3] مروزی نے مذاق اور لطیفے کے پیرایہ میں تبدیل مذہب کی تحریک کی تھی۔ فمن شاء الاطلاع علیہا فلیرجع الی ابن خلکان۔

محمود کے تخت پر متمکن ہونے کے بعد کی شاہانہ فتوحات اور معرکہ آرائیوں کی دلچسپ داستان آپ پڑھ چکے ہیں۔ اس کے علاوہ کی صورت یہ تھی۔ زمانۂ شہزادگی میں جو نمایاں کام اس سے سرزد ہوئے جن سے اس کی مردانگی و دلاوری کا ثبوت ملتا ہے وہ ملتان کی لڑائی ہے یہی سبب ہے کہ اسے اپنے باپ کی زندگی ہی میں امیر نوح سامانی کے دربار سے سیف الدولہ کا خطاب مل گیا تھا۔

امیر سبکتگین کے زمانہ حکومت میں راجہ جے پال والی لاہور اور ملتان نے اسلامی شہروں پر جو اس کی سرحد سلطنت سے ملے ہوئے تھے تاخت و تاراج کا ہاتھ بڑھایا۔ امیر سبکتگین کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے لشکر فراہم کر کے راجہ جے پال کی گوشمالی کی غرض سے کوچ کیا۔ اس مہم میں اس کا نوجوان بیٹا محمود بھی اس کے ہمرکاب تھا محمود نے موقع جنگ میں بہت بڑے

---

[1] تاریخ ابن خلکان مطبوعہ مصر جلد ۲ صفحہ ۸۶ و تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۹ صفحہ ۱۰۲ مطبوعہ مصر۔

[2] تاریخ ابن خلکان جلد ۲ صفحہ ۸۶ مطبوعہ مصر۔

[3] تاریخ ابن خلکان جلد ۲ صفحہ ۸۶ مطبوعہ مصر۔

نمایاں کام کئے جس سے اس کی بڑائی اور مردانگی کا سکہ بیٹھ گیا۔

محمود غزنوی اپنی عمر میں امیر سبکتگین کی وفات کے بعد [illegible] میں تخت حکومت پر متمکن ہوا۔ اس نے اپنے زمانہ حکومت میں اس قدر علم و فضل کو ترقی دی تھی کہ [illegible] اسلامی سلاطین کو شاید ہی یہ [illegible] نصیب ہوئی ہو [illegible] عنصری اور [illegible] ابوالفضل [illegible] سلطان کی طرف [illegible] [illegible] اگر دربار محمودی [illegible] ہوتا [illegible] فضلا شعرا اور [illegible] سے خالی نظر آتا۔ ابو ریحان [illegible] علوم و فنون میں [illegible] کمال حاصل کیا تھا۔ [illegible] کا نام [illegible] محمود کے [illegible] سے بھی [illegible] محمود نے [illegible] اپنے [illegible] بھی [illegible] ہوا۔ [illegible] مستقل [illegible] ہے [illegible] محمود [illegible] سے [illegible] تھے۔

بعض ان الزامات کے جو محمود پر [illegible] لگائے جاتے ہیں کہ ایک الزام شراب خوری کا ہے جسے مولف شعر العجم [illegible] تحقیق واقعہ [illegible] حضرت [illegible] کی جاتی تھی [illegible] اکثر [illegible] میں نے [illegible] کی زبان سے [illegible] شبلی صاحب شعر العجم نے محمود کی شراب نوشی [illegible] کا ایک حیرت خیز واقعہ [illegible] اس کے [illegible] غیر قوموں اور متعصب مؤرخوں نے بھی اس پر شراب خوری کا الزام نہیں لگایا بلکہ [illegible] علم و فضل کا قدردان [illegible] ایک [illegible] لکھا ہے۔

شعر العجم حصہ اول صفحہ ۱۲ میں لکھا ہے: "سلطان محمود کو ایاز سے [illegible] شاید [illegible] تھا۔ ایک دن بزم عیش میں [illegible] محمود [illegible] معمول سے زیادہ [illegible] ایاز پر نظر پڑی اس کی [illegible] محمود نے بے اختیار [illegible] خیال کیا اور [illegible] کاٹ [illegible] [illegible]"

اس عبارت سے چند باتیں [illegible] حقیقت [illegible] اور [illegible] ایک [illegible] ہے۔

ایک یہ کہ محمود کی [illegible] ایاز [illegible] عادت [illegible] اور محمود [illegible] معمول سے زیادہ [illegible] ظاہر ہوتا ہے۔

"دوسرے یہ کہ [illegible] حالت [illegible] [illegible] کے [illegible] ڈالے [illegible] [illegible] شراب خوری [illegible] خلاف وضع فطرت [illegible] عام [illegible] [illegible]

اور پوری تحریک بلا کسی جواب کے ہوتی ہے۔ محمود اگرچہ کسی امردوں کا دلدادہ نہیں۔ یہ محل جدل ... بحالت بدمستی میں شراب ایاز کی صورت پر نظر پڑتے ہی اسے حواس کی تحریک پیدا ہوتی اور ایاز کے گلے میں ہاتھ ڈال دیا۔

تیسرے یہ کہ حالت بدمستی میں محمود متخیل ہو گیا اور جوش تقویٰ میں آ کر ایاز کو حکم دیا کہ زلفیں کاٹ کر دکھا دے جس کی تعمیل ایاز نے فوراً کی"۔

امر اول کے ثبوت کے لئے مؤلف شعر العجم نے کسی اور مورخ کا صرف حوالہ دینا کافی نہ سمجھا جو معاصر ہوں بلکہ ایسی روایت کے پیش کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان کے راوی محمود کے زمانے میں اور اس کی بزم عیش میں شریک غالب صحبت رہے ہوں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ مؤلف شعر العجم نے یہ روایت کہاں سے لی۔ پھر اس کا راوی کون ہے؟ مؤلف شعر العجم نے کسی معروف و مستند تاریخ کا حوالہ تو کجا کسی مجہول الحال کتاب کا بھی حوالہ نہیں دیا اور کسی راوی کی طرف اس واقعہ کی روایت کو منسوب کیا ہے۔ ایسی حالت میں اس واقعہ کے لئے جس قدر صداقت اور راست بیانی کی روشنی چاہئے وہ ارباب عقل و دانش اور اصحاب ذوق تاریخ پر ظاہر ہے۔ عربی فارسی کی کوئی کتاب بھی یہ نہ بتا سکے گی کہ محمود شراب نوشی کا عادی تھا یا دوستوں کی صحبت میں بادہ و جام کا دور چلا کرتا تھا اور جب یہ امر پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتا تو امر ثانی سے زیادہ بحث ہو جاتا ہے کیونکہ ان ھٰذا الا افتراء مبین۔

دوسری شے کا عدم وجود پہلی شے کے عدم وجود پر موقوف ہے اور جب پہلی بات کا ثبوت ممکن نہیں تو دوسری کا وجود خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔ وہٰذا ہو المقصود۔

امر سوم یعنی مشغلہ تحریر بحالت بدمستی میں محمود کا متخیل ہو جانا، جوش تقویٰ میں آ کر خلاف شرع حرکت کا حامی کرانا اور ایاز کی زلفوں کے کاٹنے کا حکم دینا بالکل خلاف قیاس اور دور از عقل ہے۔ محمود دو حال سے خالی نہ تھا یا یہ کہ وہ ایک متقی پرہیزگار سلطان تھا یا یہ کہ اسے تقویٰ سے کوئی سروکار نہ تھا۔ اگر متقی پرہیزگار تھا تو اس کی بزم عیش میں بادہ و جام کا دور چلتا تھا۔ تماشے میں سے ہے کہ متقی سلطان کا بادہ پیمائی سے کیا تعلق ہے؟ اور اگر وہ متقی نہ تھا تو حالت بدمستی میں جوش تقویٰ میں آنا ایسی حیرت انگیز روایت ہے جو بادہ خواروں یا مدہوشوں کی بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ تقویٰ خداوندی اور شراب خوری جمع ان اضداد کیا اجتماع الضدین ہے۔ شاید مؤلف شعر العجم نے تقویٰ کے معنی اور ہی سمجھ لئے ہیں۔

بفرض محال اگر محمود کو بحالت بدمستی جوش تقویٰ پیدا ہی ہو گیا تھا تو شراب نوشی ترک کر دیتا جو ام الخبائث کہلاتی ہے یا اپنے ہاتھ کٹوا دیتا جس نے ایاز کی زلفوں سے کچھ کیا تھا۔ جو کچھ بھی خلاف شرع حرکات سرزد ہوئیں وہ شراب کی وجہ سے یا اس کی طبیعت کی خرابی کے سبب سے، ایاز کی زلفوں کو کاٹنے کا حکم دینا سراسر بے انصافی اور ظلم ہے۔

تاریخ فرشتہ میں لکھا ہے کہ "سلطان محمود غزنوی بادشاہ ہے جو کہ باضافہ صفات دینی و دنیاوی [illegible] وصورت فراست و جہانبانی [illegible] و شجاعت و شہامت [illegible] از ایمان [illegible] و اسلام [illegible] (مطبوعہ [illegible] صفحہ ۳۳) میں لکھا ہے "محمود [illegible] باپ کی طرح متقی [illegible] مستعدی [illegible] کی تمام [illegible]۔ اس کے علاوہ ایک بہت بڑی بات یہ تھی [illegible]

[illegible] سے [illegible] صورت میں [illegible] ہے۔

وقت اپنے لوگوں کو نصیحت کرتا تھا تو اس کے خیالات دلی تھے محمود کا جو شیوہ تھا اسلامی جوش اس کے دل میں [illegible] تھا۔ یہی صفت اس کی کل صفات کی محرک ہو اس میں بڑی قوت پیدا کرنے والی تھی۔ وہ ایک پرجوش مسلمان تھا۔ دشمنان اسلام اور کفار کی لڑائیوں کی حالت میں بھی جس وقت اسے فرصت مل جاتی تھی تو [illegible] سے قرآن مجید لکھا کرتا تھا کیونکہ وہ اپنی زندگی کا ایک لمحہ بھی بے کار اور ضائع نہیں جانے دیتا تھا۔

دربار خلافت بغداد سے [illegible] کی سند [illegible] بھی [illegible] اس [illegible] پر اس نے [illegible] اپنے عہد و پیمان کا پابند اور بدعہدی کے قریب نہ جاتا تھا۔

محمود جس طرح مسلمانوں میں سے سچا اور پکا مسلمان ہونے کا ثبوت تھا اسی طرح علم و فضل کی قدردانی میں اپنی نظیر آپ تھا۔ اس کا دربار علما و فضلا اور باکمال لوگوں سے معمور رہتا تھا [illegible] اپنے ممالک مفتوحہ سے [illegible] باکمال لوگوں اور [illegible] کی جانب [illegible] سے [illegible] تو محمود نے ان سے [illegible] کیا [illegible] اپنے دربار [illegible] اور [illegible] کو جمع کر رکھا تھا۔ علما فضلا، شعرا اور [illegible] کے اہل کمال [illegible] کا دربار رونق [illegible] ابوریحان [illegible] بڑا عالم تھا۔ [illegible] عنصری، فرخی، عسجدی اور فردوسی جیسے شعرا اس کے دامن سے وابستہ [illegible] صاحب [illegible] رہتا تھا۔

اگر محمود کو مال و دولت جمع کرنے والا اور بخیل کہا جاتا ہے تو اس کے [illegible] وہ مال و دولت اور روپیہ کے خرچ کرنے کے موقع سے بخوبی واقف تھا۔ وہ مال و دولت کو خرچ کرنے [illegible] جانتا تھا کہ کس موقع پر کس قدر روپیہ صرف کرنا چاہیے۔

محمود [illegible] مذہب [illegible] تعصب [illegible] وہ بہت بڑا [illegible] اور بے حد [illegible] تھا۔ [illegible] سے [illegible] تھا [illegible] وہ اپنی رعایا کی بہبودی [illegible] کی فکر میں رہتا تھا اور [illegible] انصاف و عدل قائم رکھنے کی تکلیفیں اٹھاتا تھا۔

محمود [illegible] صفت [illegible] کہ [illegible] ایک بادشاہ انصاف [illegible] علم [illegible] اور [illegible] سچا مسلمان تھا۔ اس کا ظاہر و باطن یکساں تھا۔ [illegible] سے بالکل علیحدہ تھا۔ [illegible] پہلے [illegible] جا چکا ہے۔

شاہنامہ اور محمود: ان [illegible] میں [illegible] کے ساتھ سلطان محمود کے [illegible] ہوتے ہیں۔ پہلا واقعہ یہ ہے کہ فردوسی نے سلطان محمود کی فرمائش سے [illegible] تصنیف کیا تھا۔ [illegible] کے [illegible] شعر کے عوض [illegible] وعدہ کیا تھا [illegible] جب شاہنامہ تیار ہوا تو [illegible] اشرفیوں کی جگہ [illegible] روپے [illegible] یہ روایت [illegible] مشہور ہے [illegible] بے اصل اور غلط بھی ہے۔ واقعات [illegible] سے [illegible] روایت کی غلطی ظاہر [illegible] باقی ہے۔

اور فردوسی کو شاعری کا مذاق ابتدا ہی سے تھا۔ اس نے [illegible] شاہان ایران کی [illegible] بھی [illegible]

[illegible]

اس نے اپنے علم و فہم کا نام رہنے کی غرض سے اور اپنے مذاقِ طبیعت کے اقتضاء سے شاہنامہ کی تصنیف کی بنیاد ڈالی جیسا کہ دیباچہ میں لکھتا ہے:

ہمی خواہم از دادگر یک خدای   کہ چندان بمانم بہ گیتی بجای
کہ این نامۂ شہریاران پیش   بہ پیوندم از خوب گفتار خویش
بسے رنج بردم دریں سال سی   عجم زندہ کردم بدیں پارسی
بسے مردہ از روزگار دراز   شد از گفت من نام شاں زندہ باز
چو عیسیٰ من ایں مردگاں را تمام   سراسر ہمہ زندہ کردم بنام

تاہم فردوسی نے شاہنامہ کی تصنیف کی بنیاد اپنے وطن طوس میں ڈالی تھی اور معتد بہ حصہ وہیں لکھا گیا۔ میرے اس دعوے کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے کہ جب فردوسی نے شاہنامہ کی تصنیف کی بنیاد ڈالی اس وقت اسے شاہان فارس کے تاریخی سرمایہ کی ضرورت تھی حسن اتفاق سے فردوسی ہی کے وطن میں ایک شخص کے پاس یہ سرمایہ موجود تھا اور وہ فردوسی کا دوست بھی تھا۔ اس نے فردوسی کے ارادے سے مطلع ہو کر تاریخ کا سارا سرمایہ فردوسی کو لا کر دے دیا۔ چنانچہ فردوسی اس واقعہ کو دیباچہ میں اس طور سے بیان کرتا ہے

بہ شہرم یکے مہرباں دوست بود   تو گفتی کہ با من بیک پوست بود
مرا گفت خوب آمد ایں رائے تو   بہ نیکی خرامد مگر پائے تو
نوشتہ من ایں نامۂ پہلوی   بہ پیش تو آرام مگر نغنوی
شو ایں نامۂ خسروان باز گوئے   بدیں جوئے نزد مہاں آبروئے
چو آورد ایں نامہ نزدیک من   برافروخت ایں جان تاریک من

تاہم یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ شاہنامہ کی بنیاد ۳۶۵ھ میں ڈالی گئی تھی۔ اگرچہ اس کا یقینی ثبوت کہیں بھی نہیں ملا لیکن خاتمہ کے شعر سے ثابت ہوتا ہے کہ شاہنامہ کی تصنیف ۴۰۰ھ میں تکمیل کو پہنچی۔ جیسا کہ فردوسی تصریح کرتا ہے:

ز ہجرت شدہ پنج ہشتاد بار   کہ گفتم من ایں نامۂ شہریار

پانچ کو اسی میں ضرب دینے سے چار سو ہوتے ہیں پھر ساتھ ہی اس کے ساتھ اس کی بھی تصریح کرتا ہے کہ اس کتاب کی تصنیف میں پینتیس سال صرف ہوئے۔

سی و پنج سال از سرائے سپنج   بسے رنج بردم بامید گنج

چار سو سے پینتیس کو تفریق کرنے سے ۳۶۵ باقی رہ جاتے ہیں پس یہی ۳۶۵ھ شاہنامہ کے آغاز تصنیف کا زمانہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں اور سلطان محمود ۳۸۷ھ میں تخت نشین ہوا۔ اس بنا پر سلطان محمود کی تخت نشینی سے بائیس سال پیشتر شاہنامہ کی تصنیف کی بنیاد پڑ چکی تھی لہٰذا یہ کہنا کہ شاہنامہ سلطان محمود کی فرمائش سے تصنیف کیا گیا محض لغو اور بے بنیاد ہے باقی رہا یہ امر کہ فردوسی نے سلطان محمود کے تخت آرا ہونے کے بعد بہ نظر قدر افزائی شاہنامہ کو شاہی دربار میں پیش کیا ہو ممکن ہے اسے تسلیم کرتا ہوں جیسا کہ تیسرے دفتر کے دیکھنے سے اس کی تائید ہوتی ہے جہاں پر فردوسی نے دقیقی کے

[illegible] نقل کیے ہیں اس سے قدرے تفصیل [illegible] ہے

کہن نامۂ فرخ گرفتم بہ فال — ہمی رنج بردم بہ بسیار سال
ندیدم سرافراز بخشندۂ — بہ گاہ کیان بر نشستندۂ
[illegible] سال بیست — بدان تا سزاوار این گنج کیست
جہاں دار محمود با فر و جود — کہ او را کند ماہ و کیواں سجود

ان اشعار سے صراحت معلوم ہوتا ہے کہ سلطان محمود کے دربار میں پہنچنے سے پہلے [illegible] شاہنامہ [illegible] تیار کر دیا گیا تھا [illegible] بڑا حصہ تیار ہو چکا تھا [illegible] زمانہ تصنیف [illegible] اس واقعہ کو خود فردوسی [illegible] سلطان محمود [illegible] فردوسی [illegible] زبان کی قدردانی اور فردوسی کے [illegible] ہے۔

[illegible] سلطان محمود [illegible] دربار [illegible] فردوسی [illegible]

[illegible] سلطان محمود [illegible] فردوسی کے پاس [illegible] فردوسی اس وقت [illegible]

فردوسی کی [illegible] فردوسی کے [illegible]

اس واقعہ کی صحت [illegible] سلطان محمود [illegible] فردوسی [illegible]

[illegible]

[illegible] مؤلفین خلافت میں [illegible] عہد خلافت چہارم [illegible] پانچ [illegible] ہے۔ جب علی مرتضیٰ کے بعد معاویہ امیر شام نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی تو انہوں نے [illegible] ذوالنورین عثمان کے عہد خلافت میں [illegible] کی لڑکی [illegible] بیٹی [illegible] علیہ نے [illegible] لیکن یہ رقم اس وقت پہنچی جب کہ فردوسی کا انتقال ہو چکا تھا اور جنازہ دفن کے لئے [illegible] جا رہا تھا۔ [illegible] صرف ایک لڑکی تھی چنانچہ وظیفہ اس لڑکی کی خدمت میں پیش کیا گیا لیکن اس کی [illegible] اور بلند ہمتی نے [illegible] گوارا نہ کیا کہ جس چیز کو اس کے باپ نے [illegible] اس لڑکی [illegible] قبول کرے [illegible]۔ چونکہ یہ واقعہ [illegible] عجیب صورت [illegible] اس سبب سے فارسی کے تذکرہ نویسوں نے [illegible] فردوسی کے [illegible] کر دیا۔ میں اس واقعہ کی [illegible] ہے اور [illegible] اشرفیوں کے [illegible] بیان کئے جاتے ہیں [illegible] دونوں [illegible] مختلف [illegible] ایک دوسرے سے مختلف [illegible] دونوں [illegible] اشرفیوں کی [illegible] دینے کا [illegible] السبب [illegible] سبب [illegible] باقی رہتا ہے۔ اس کے علاوہ سوائے فارسی تذکرہ نویسوں کے [illegible] کہیں [illegible] یہ داستان لکھی نہیں ہے۔

[illegible] سلطان محمود اور خلیفہ بغداد میں [illegible] سمرقند کی بابت [illegible] فردوسی اور محمود سے متعلق [illegible] ہو گیا

تاریخ فرشتہ میں لکھا ہے کہ سلطان محمود نے ایک بار خلیفہ عباسی قادر باللہ کی خدمت میں [illegible] ماوراء النہر [illegible] خراسان [illegible] خلافت [illegible] انتظام [illegible] فرمائیں۔ خلیفہ عباسی نے اس درخواست کو منظور فرما [illegible] دیا۔ [illegible] درخواست [illegible] خلیفہ عباسی [illegible] مجھے [illegible] اس درخواست کو منظور [illegible] اگر [illegible] میری اجازت [illegible] اس طرف قدم [illegible] سلطان [illegible] اس جواب سے [illegible] ہاتھیوں [illegible] دارالخلافت [illegible] بغداد [illegible] خلافت [illegible] بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد [illegible] سلطان محمود اور اس کے درباری امراء [illegible] الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل کی طرف [illegible]

تعالیٰ نے [illegible] اصحاب فیل کا [illegible] تعداد [illegible] ہاتھیوں کی فوج [illegible] سے تمہارا [illegible] میں آ گئے [illegible] سلطان محمود اس جواب سے [illegible] معذرت کا [illegible] ساتھ [illegible] دیا۔

[illegible] نے اس واقعہ کو یوں بیان کیا ہے کہ [illegible] غزنوی [illegible] سے [illegible] خلیفہ [illegible] آیا [illegible] غزنوی نے [illegible] بھیج [illegible] فرمائش سے [illegible] سلطان محمود کو اس کی اطلاع ہوئی تو خلیفہ [illegible] بھیج [illegible] بعد [illegible] ہاتھیوں کے [illegible] صرف تین حروف الف لام میم لکھ [illegible] مطلب یہ تھا کہ [illegible] اصحاب فیل [illegible] انتقام [illegible] ہے [illegible] اس [illegible] سے [illegible] کر دیا۔

وزرائے محمود سلطان محمود کے عہد حکومت میں تین اشخاص عہدہ وزارت پر فائز ہوئے۔ سب سے پہلے ابوالعباس فضل بن احمد اسفرائنی [illegible] وزارت [illegible] سامانی [illegible] سبکتگین کے دربار میں عہدہ وزارت سے سرفراز [illegible] سبکتگین [illegible] سلطان محمود [illegible] عہد [illegible] حکومت [illegible] عربی کی جگہ فارسی میں تحریر کئے جانے کا حکم [illegible] وزارت کرنے کے بعد معزول کر دیا گیا۔ [illegible] اس کے بعد احمد بن حسن میمندی وزیر مقرر ہوا۔ یہ سلطان محمود کا رضاعی بھائی اور ہم سبق تھا۔ اس کا باپ [illegible] سبکتگین [illegible] بست میں [illegible] سبکتگین نے [illegible] مشہور ہے کہ حسن میمندی سلطان محمود کے دربار میں [illegible] ہے۔

احمد بن حسن میمندی نہایت [illegible] تھا [illegible] چند دن بعد سلطان [illegible] معزول [illegible] سلطان محمود [illegible] فضل [illegible] سلطان محمود [illegible] احمد بن حسن میمندی [illegible] اٹھارہ سال وزارت کی۔ [illegible] سلطان محمود نے [illegible] قلعہ [illegible] قید [illegible] سلطان مسعود [illegible] وزارت [illegible] انتقال کر گیا۔

سلطان محمود نے احمد بن حسن میمندی کی معزولی کے بعد حسنک [illegible] وزارت [illegible] آخری عہد [illegible] سلطان [illegible] سلطان محمود [illegible] سلطان مسعود [illegible]

[illegible]

باب: ۱۰

سلطان مسعود

سلطان مسعود کی حکومت: سلطان محمود کی وفات کے بعد سلطان محمود کا بڑا بیٹا مسعود اصفہان میں تھا، باپ کے مرنے کی خبر پا کر اصفہان میں اپنے لشکر کا نائب مقرر کر کے خراسان کی جانب روانہ ہوا۔ جونہی مسعود نے اصفہان سے کوچ کیا، اہل اصفہان نے بغاوت کا جھنڈا بلند کر دیا اور اس کے لشکر کو پیچھا کر کے اس کے نائب کو قتل کر دیا۔ مسعود اس خبر کو سن کر لوٹ کھڑا ہوا، اصفہان والے قلعہ بند ہو گئے۔ مسعود نے محاصرہ ڈال لیا اور بزور تیغ اسے فتح کر کے اپنی حکومت و امارت کا سکہ دوبارہ چلایا۔ انتظام سے فراغت حاصل کرتے ہی ایک شخص کو اپنی جانب سے گورنر مقرر کیا اور اصفہان سے کوچ کر کے رے ہوتا ہوا نیشاپور پہنچا۔ اپنے بھائی محمد کو اپنے آنے کی خبر دی اور یہ لکھ بھیجا کہ میں تم سے حکومت و سلطنت کے بارے میں جھگڑا کرنا نہیں چاہتا صرف میں طبرستان، بلاد جبل اور اصفہان کی حکومت پر اکتفا کروں گا جنہیں میں نے بزور تیغ فتح کیا ہے، تمہارے مقبوضات کی طرف جنہیں پدر بزرگوار نے تمہیں دے دیا ہے، میں نظر تک نہیں اٹھاؤں گا۔ مگر تم اس امر کو منظور کر لو کہ خطبہ میں میرا نام تمہارے نام سے پہلے پڑھا جائے۔ سلطان محمد نے اس درخواست کو قبولیت کی نظر سے نہ دیکھا۔ فوجیں فراہم کر کے مسعود کی جانب روانہ ہوا۔

سلطان محمد کی گرفتاری: چونکہ مسعود میں مردانگی، دلیری، قوت اور ہمت کا جوہر اللہ تعالیٰ نے کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، اس کے علاوہ سلطان محمد سے عمر میں بھی بڑا تھا، اس لیے فوج کا زیادہ حصہ مسعود کی جانب مائل تھا۔ امیر التونتاش والی خوارزم نے جو سلطان محمود کے مصاحبوں سے تھا سلطان محمد سے کہلا بھیجا کہ آپ مسعود کی مخالفت پر کمر نہ باندھیں، خانہ جنگی کا نتیجہ برا ہوتا ہے۔ سلطان محمد نے اس پر کچھ توجہ نہ کی اور کوچ و قیام کرتا ہوا ماہ رمضان ۴۲۱ھ کو تکیناباد (تکینہ آباد) میں پہنچ کر فوج کو قیام کا حکم دیا۔ سلطنت کے کاروبار چھوڑ کر لہو و لعب یا سیر و تماشا میں مصروف ہو گیا۔ فوج والے تو پہلے ہی سے بددل تھے، اور موقع کو غنیمت کا بہانہ ہاتھ آیا، ساری فوج سلطان محمد کی ہمدردی سے پھر گئی اور مسعود کی حکومت کی جانب مائل ہو گئی یہاں تک کہ سلطان محمد کو گرفتار کر کے تکیناباد (تکینہ آباد) کے قلعہ میں نظر بند کر دیا۔ سب سے پہلے اس مہم کی ابتدا کرنے والے سلطان محمد کا چچا یوسف بن سبکتگین اور امیر علی خویشاوند جو سلطان محمود کا ممتاز مصاحب تھا آمادہ و تیار ہو گئے۔ انہیں دونوں نے فوج کو سلطان محمد کی مخالفت پر ابھارا اور محمد کو نظر بند کر دیا اور مسعود کو اس واقعہ کی خبر دی اور سب فوج کے خدمت میں حاضر ہونے کے لئے روانہ ہوئے۔ مقام ہرات میں مسعود سے ملاقات ہوئی۔ سلطان مسعود نے عنان حکومت پر قبضہ کرتے ہی اپنے چچا یوسف بن سبکتگین

امیر علی تکین وغیرہ ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے سلطان محمد کی حمایت پر کمر باندھی تھی گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا۔ یہ ذی القعدہ کا واقعہ تھا اور ۴۲۱ھ کا دور ختم ہو رہا تھا۔

ابو القاسم احمد بن حسن: وزیر السلطنت ابو القاسم احمد بن حسن میمندی ۴۱۶ھ سے جیل کی ہوا کھا رہا تھا۔ سلطان محمود نے امیر التونتاش وغیرہ کے لگانے بجھانے سے ناراض ہو کر پانچ ہزار دینار سرخ جرمانہ کیا تھا اور قید کی سزا دی تھی۔ سلطان مسعود نے تخت حکومت پر قدم رکھتے ہی ابو القاسم احمد بن حسن میمندی کو قید کی مصیبتوں سے رہائی دے کر دوبارہ عہدۂ وزارت سے ممتاز کیا۔ ۴۲۲ھ کا نصف اول گزر رہا تھا کہ دارالحکومت غزنی میں یہ گروہ داخل ہوا۔ اہل غزنی نے نہایت تپاک سے اپنے نئے سلطان کا خیر مقدم کیا۔ اطراف و جوانب کے امراء و سلاطین کے سفراء حاضر ہو کر تحفے نذرانے گزارنے لگے۔ خراسان، غزنی، ہندوستان، سندھ، سجستان، کرمان، مکران، بخارا، اصفہان اور بلاد جبل میں سلطان مسعود کی حکومت کا سکہ چلنے لگا اور ان ممالک کا مستقل فرمانروا تسلیم کیا گیا۔

علاء الدولہ بن کاکویہ: جس وقت سلطان محمود نے صوبہ اصفہان کو علاء الدولہ بن کاکویہ سے چھین کر اپنے بیٹے مسعود کے سپرد کیا اور مسعود کے ساتھ علاء الدولہ [illegible] کا [illegible] اصفہان میں تھا۔ [illegible] علاء الدولہ اصفہان سے نکل کر قلعہ قصران میں جا کر ٹھہرا۔ جب مسعود [illegible] علاء الدولہ کے ساتھ اصفہان میں رہنے لگا۔ کچھ روز بعد علاء الدولہ کو اصفہان چھوڑ کر مسعود چلا آیا۔ علاء الدولہ نے خود مختاری کا اعلان کر دیا۔ مسعود کو اس کی خبر لگی تو پھر آ کر حملہ کر کے چڑھ آیا اور اصفہان سے علاء الدولہ کو نکال کر قبضہ کر لیا۔ علاء الدولہ پریشان حال [illegible] سلطان [illegible] الدولہ کے پاس [illegible] پہنچا۔ امداد کی درخواست کی لیکن کامیاب نہ ہوا [illegible] بار [illegible] درخواست [illegible] کی [illegible] روانہ ہوا تا کہ اصفہان واپس لینے میں جلال الدولہ ابو کالیجار [illegible] کے بھائی [illegible] سے [illegible] حاصل کرے [illegible] اس کے بھائی جلال الدولہ میں آپس میں دشمنی ہو چکی تھی اور [illegible] جنگ [illegible] ہو چکے تھے۔ جلال الدولہ کے [illegible] نے علاء الدولہ کو [illegible] اس وقت دونوں بھائیوں میں جلال الدولہ اور ابو کالیجار [illegible] مصالحت ہو چکی تھی۔ مگر اصفہان کی واپسی میں خاطر خواہ مدد [illegible] کی [illegible] علاء الدولہ [illegible] کے پاس ٹھہرا [illegible] اسی اثنا میں سلطان محمود نے [illegible] اختیار کیا۔

مجد الدولہ کی رے پر فوج کشی: مجد الدولہ نے اس خبر [illegible] دیلم اور کردوں کی فوجیں فراہم کر کے رے پر قبضہ کرنے کی غرض [illegible] کیا۔ مسعود کے گورنر نے مجد الدولہ کا مقابلہ کیا اور [illegible] بری طرح [illegible] مار کر رے سے بھگا دیا۔ سینکڑوں دیلمی اور کردوں کو قتل و قید کر دیا۔ مجد الدولہ [illegible] کے ساتھ اپنے قلعہ قصران واپس آیا۔

علاء الدولہ کی اصفہان پر فوج کشی و فرار: ان دنوں علاء الدولہ ابو کالیجار کے پاس خوزستان میں مقیم تھا اور اس کی امداد سے نا امید ہو رہا تھا کہ دفعۃً سلطان محمود کی وفات کی خبر پہنچی۔ علاء الدولہ کے تن مردہ میں جان آ گئی۔ ہاتھ پاؤں نکالے جھٹ پٹ تھوڑی سی فوج فراہم کر کے اصفہان پر چڑھ آیا اور اس پر قبضہ کر لیا۔ پھر ہمدان کی طرف بڑھا اور [illegible] قبضہ کر لیا۔ مسعود کے گورنر نے [illegible] کی غرض سے فوجیں مرتب کیں [illegible] علاء الدولہ کے مقابلہ پر آیا اور [illegible] مردانگی سے [illegible] علاء الدولہ کو بھگا دیا۔ علاء الدولہ ناکام ہو کر اصفہان واپس آیا۔ مسعود کے گورنر نے علاء الدولہ کو اصفہان میں بھی آرام سے نہ

بھیج دیا۔ چاروں طرف سے گھیر لیا۔ علاء الدولہ لباس تبدیل کر کے چھپ کر قلعہ قردوان میں جا کر پناہ گزین ہوا جو ہمدان سے اکیس کوس کے فاصلہ پر واقع تھا۔ ان واقعات کے بعد سے رے، جرجان، طبرستان میں مستقل طور پر سلطان مسعود کی حکومت کا سکہ چلنے لگا۔

فتح مکران: والی مکران نے اپنی وفات پر ابو العساکر اور عیسیٰ دو بیٹے وارث چھوڑے۔ عیسیٰ نے اپنے باپ کے مرتے ہی سارے ملک مقدم اور حشم پر قبضہ کر لیا۔ ابو العساکر اپنے بھائی عیسیٰ کا مقابلہ نہ کر سکا۔ روانہ ہو کر سلطان مسعود کے پاس غزنی پہنچا، تمام حالات عرض کئے امداد کی درخواست کی سلطان نے ایک جرار فوج ابو العساکر کے ساتھ عیسیٰ کو اطاعت میں لانے کی غرض سے روانہ کی۔ امیر لشکر نے مکران کے قریب پہنچ کر عیسیٰ کو شاہی پیغام دیا۔ عیسیٰ نے کچھ توجہ نہ دی۔ جنگ چھڑ گئی۔ عیسیٰ جنگ میں مارا گیا اور ابو العساکر مملکت مکران پر قابض ہو گیا۔ حسب قرارداد سلطان مسعود کے نام کا خطبہ منبروں پر پڑھا گیا۔ یہ واقعہ ۴۲۲ھ کا ہے۔

کرمان پر قبضہ: اسی سنہ میں سلطان مسعود نے کرمان پر قبضہ کر لیا تھا۔ کرمان ابو کالیجار بن سلطان الدولہ کے قبضہ میں تھا۔ سلطان مسعود نے مکران سے فراغت حاصل کر کے خراسانی فوج کو ابو کالیجار کے سر کرنے کے لئے بھیجا۔ چنانچہ بردسیر میں ابو کالیجار کا محاصرہ ڈال دیا۔ نہایت سختی سے لڑائی شروع ہوئی۔ آخر ابو کالیجار شکست اٹھا کر جیرفت کی جانب بھاگا۔ خراسانی لشکر نے تعاقب کیا۔ قتل و غارت کرتا ہوا خراسان تک پہنچا ابو کالیجار کے ہمراہی خراسان کے دیہات میں داخل ہو گئے اور شاہی فوج فارس کی طرف واپس آ گئی۔

علاء الدولہ اور علی بن عمران: آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ علاء الدولہ ابو جعفر بن کاکویہ شاہی لشکر سے شکست اٹھا کر میدان جنگ سے بھاگ نکلا تھا۔ قلعہ قردوان میں جا کر پناہ گزین ہوا تھا۔ علاء الدولہ نے کچھ عرصہ تک یہاں قیام کیا پھر یہاں سے روانہ ہو کر بروجرد پہنچا اور اس پر قبضہ کر لیا فرہاد بن مرداویج کمک کی غرض سے اس کے ہمراہ تھا۔ سپہ سالار خراسان نے ان دونوں کی روک تھام کی غرض سے ایک فوج علی بن عمران دیلمی کی افسری میں روانہ کی جونہی شاہی لشکر بروجرد کے قریب پہنچا۔ فرہاد قلعہ سلمین کی جانب سے بھاگ گیا اور علاء الدولہ نے نیشاپور کا رخ کیا۔ علی بن عمران نے مقابلہ و جنگ کے بغیر بروجرد پر قبضہ کر لیا فرہاد سے جب کچھ بن نہ آئی تو اس نے ان کردوں سے سازش شروع کی جو علی بن عمران کی رکاب میں تھے .... اتفاق یہ کہ علی بن عمران اس سازش کو تاڑ گیا کردوں کی اتفاقی صورت نفاق پر یہ ہو چکی تھی اس وجہ سے علی بن عمران نے ہمدان کا راستہ اختیار کیا فرہاد کو اس کی اطلاع ہوئی تو وہ بھی آ پہنچا۔ ایک مستحکم و مضبوط قلعہ میں جو ہمدان کے راستے میں تھا علی قلعہ نشین ہو گیا فرہاد نے محاصرہ کر لیا اور سختی سے لڑائی شروع کر دی۔ اتفاق برفباری اور بارش فرہاد کی ناکامیابی کا باعث ہوئی مجبوراً فرہاد کو قلعہ کے محاصرہ سے ہاتھ کھینچنا پڑا۔ چنانچہ ناکامی کے ساتھ علی بن عمران کو چھوڑ کر واپس ہوا۔ ادھر علی بن عمران نے تاش فراش سپہ سالار خراسان کو ہمدان میں امدادی فوج بھیجنے کی تحریک کی۔

ابو منصور کی شکست و گرفتاری: ادھر علاء الدولہ نے اپنے بھتیجے ابو منصور کو اصفہان لکھ بھیجا کہ جس قدر اسباب جنگ اور

روپیہ فراہم ہو سکے جلد سے جلد میرے پاس بھیج دو اتفاق کہ شاہی کمک ابو منصور کی امداد کو آنے سے پہلے پہنچ گئی علی بن عمران کی گئی ہوئی قوت پھر عود کر آئی۔ فوج آراستہ کر کے ہمدان سے نکل کھڑا ہوا۔ مقام جرباذقان میں ابو منصور سے مقابلہ ہو گیا۔ علی بن عمران کو اس معرکہ میں کامیابی ہوئی۔ ابو منصور کے ہمراہی وزیر وغیرہ کام آ گئے باقی ماندہ گرفتار کر لئے گئے مال و اسباب جنگ لوٹ لیا گیا۔ علی بن عمران نے ابو منصور کو پابہ زنجیر کر کے تاش فراش سپہ سالار خراسان کی خدمت میں بھیج دیا اور خود ہمدان کی جانب واپس آیا۔ علاء الدولہ و فرہاد نے اس واقعہ سے مطلع ہو کر ہمدان پر دو جانب سے حملہ کیا علی بن عمران نے ان کی مدافعت پر کمر باندھی۔ علاء الدولہ کو شکست ہوئی بھاگ کر اصفہان پہنچا اور فرہاد نے قلعہ شکمین میں جا کر پناہ لی۔

احمد نیال تگین کی بغاوت:- سلطان مسعود نے غزنی کے انتظام سے فراغت حاصل کر کے خراسان کی جانب ملکی انتظام دیکھنے کی غرض سے کوچ کیا۔ اسی اثناء میں یہ خبر آئی کہ گورنر ہند احمد نیال تگین کے دماغ میں خود سری و حکومت کی ہوا سمائی ہے قبضہ اور خود مختاری پر مائل ہو گیا ہے خراج سالانہ بھیجنا بند کر دیا ہے سلطان مسعود یہ سن کر آگ بگولا ہو گیا۔ فوجیں تیار کر کے احمد نیال تگین کی گوشمالی کی غرض سے ہندوستان کی جانب روانہ ہوا۔ احمد نیال تگین سلطانی موکب کے آنے کی خبر سن کر اطاعت قبول کر کے بارگاہ سلطانی میں حاضر ہوا۔ قصور کی معافی کی درخواست کی۔ سلطان مسعود نے معاف کر دیا۔

علاء الدولہ کی بغاوت:- اس واقعہ کے بعد علاء الدولہ نے اصفہان میں علم بغاوت پھر بلند کیا۔ فرہاد بن مرداویج اس کا شریک تھا۔ سپہ سالار ابو سہل نے ان کی گوشمالی پر کمر باندھی۔ فوجیں مرتب کر کے حملہ کیا فرہاد معرکہ کارزار میں مارا گیا۔ علاء الدولہ نے اصفہان اور جرباذقان کی پہاڑوں میں جا کر پناہ لی۔ ابو سہل نے ۴۲۵ھ میں اصفہان پر قبضہ کر لیا۔ علاء الدولہ کا سارا مال و اسباب لوٹ لیا اور کتابیں اونٹوں پر بار کر کے غزنی بھیج دیں جنھیں حسین غوری نے اپنے غضب کے زمانہ میں جلوا دیا۔

احمد نیال کی عہد شکنی:- جس وقت سلطان مسعود نے ترکمانوں کی شورش کی وجہ سے خراسان کی جانب توجہ کی اس وقت احمد نیال تگین نے بغاوت و خود مختاری پر پھر کمر باندھی فوجیں فراہم کیں۔ خراج بھیجنا بند کر دیا۔ سلطان مسعود نے اس واقعہ سے مطلع ہو کر ۴۲۶ھ میں ایک بڑا لشکر احمد نیال تگین کی بیخ کنی کرنے کے لئے ہندوستان کی جانب روانہ کیا ساتھ ہی ہندوستان کے راجوں کو لکھ بھیجا کہ چاروں طرف سے ناکہ بندی کر لیں کسی جانب سے احمد نیال تگین کو فرار کا موقع نہ دیا جائے۔ الغرض افواج شاہی اور احمد نیال تگین میں معرکہ آرائیاں ہو گئیں آخر کار احمد نیال تگین شکست کھا کر ملتان کی طرف بھاگا۔ ملتان میں جب پہنچا تو بھاطیہ کا قصد کیا اس وقت تک اس کی رکاب میں سواروں کا ایک گروہ موجود تھا۔ حکمران بھاطیہ روک نہ سکا احمد نیال تگین نے بھاطیہ کو فتح کرنا پسند نہ کیا۔ دریائے سندھ عبور کرنا چاہا۔ حکمران بھاطیہ نے کشتیاں فراہم کر دیں وسط دریا میں ایک جزیرہ سا تھا یہ جزیرہ تھا احمد نیال تگین یہ سمجھ کر کہ خشکی آ گئی ہے اتر پڑا۔ ملاحان حکمران بھاطیہ کے حکم کے مطابق احمد نیال تگین کو جزیرہ میں اتار کر لوٹ آئے۔

احمد نیال تگین کا انجام:- احمد نیال تگین اور اس کے ہمراہیوں کو یہ معلوم ہوا کہ جزیرہ ہے اور خشکی سے اس کا تعلق نہیں ہے

اس وقت معلوم ہوا جب کشتیاں دور نکل گئیں بہت چیخے چلائے آوازیں دیں لیکن ملاحوں نے کچھ نہ سنا آخر تھک کر خاموش ہو گئے رہی سہی قوت و توانائی جاتی رہی۔ سامان رسد قوت لایموت کیا کر صبر سے رہتے جس قدر زاد راہ تھا صرف ہو گیا۔ گھوڑوں کو ذبح کر کے کھایا اس پر بھی ان کی بھوک کی آگ نہ بجھی۔ حکمران بھاطیہ نے ایک فوج جزیرہ میں اتار دی جس نے احمد نیال تگین کے ہمراہیوں کو قتل و غرق کر کے اس کا خاتمہ کر دیا۔ احمد نیال تگین نے خودکشی کرلی زندہ ہاتھ نہ آیا۔[1]

دارا ابن منوچہر کی سرکشی و اطاعت: جرجان اور طبرستان کا صوبہ سلطان محمود کے زمانے سے دارا ابن منوچہر ابن قابوس کی گورنری میں داخل تھا۔ سلطان مسعود نے تخت نشین ہو کر اس کا عہدہ بحال رکھا لیکن جب سلطان مسعود بغاوت ہندوستان فرو کرنے کے لئے گیا اور وہاں سے واپسی پر ترکمانوں کے جھگڑے میں مبتلا ہوا تو دارا ابن منوچہر نے علاء الدولہ اور فرہاد کے ابھارنے اور سازش سے خراج بھیجنا بند کر دیا۔ جونہی سلطان مسعود کو ترکمانوں کی مہم سے فراغت حاصل ہوئی دارا کی گوشمالی کی طرف متوجہ ہوا۔ چنانچہ ۴۲۶ھ میں جرجان پر قبضہ کر لیا دارا نے آمد جان کر پہاڑوں اور دروں میں جا کے پناہ لی۔ سلطان مسعود نے ان پر بھی چڑھائی کرنی چاہتے تھے۔ مجبوراً سلطان مسعود [illegible] ہو گیا اور اس کے تعاقب پر فوجیں روانہ کیں [illegible] کا بازار گرم ہو گیا۔ دارا نے مجبور ہو کر اطاعت و فرمانبرداری کا پیام دیا اچھا خراج کی ادائیگی کا اقرار کیا۔ سلطان مسعود نے درخواست منظور کر لی۔ شاہی فوج کو خراسان کی جانب واپسی کا حکم دیا۔

علاء الدولہ اور ابو سہل کی جنگ: ابو سہل حمدونی کو سلطان مسعود نے اصفہان کی گورنری کے عہدے پر مامور کیا تھا۔[2] .... ابو سہل نے لشکریوں سے دھوکا دے کر علاء الدولہ کے قریب پہنچایا علاء الدولہ نے ان پر چھاپہ مارا اور جو کچھ ان کے پاس تھا چھین لیا اس سے علاء الدولہ کے حوصلے بڑھ گئے۔ اصفہان پر قبضہ کرنے کے لئے خواہش پیدا ہوئی چنانچہ فوجیں فراہم کر کے اصفہان پر چڑھ آیا ابو سہل نے اصفہان سے نکل کر مدافعت کی۔ اثنائے جنگ میں علاء الدولہ کے ہمراہی ترکمانوں نے ابو سہل سے سازش کر لی مقابلہ کے وقت ابو سہل کی فوج میں مل گئے۔ علاء الدولہ کو شکست ہوئی سارا لشکر لوٹ لیا گیا بحال پریشان یزدجرد تک پہنچا۔ جب یہاں بھی پناہ ملتی نظر نہ آئی تو طرم چلا گیا۔ والی طرم ابن سالار نے بھی پناہ نہ دی۔

طغرل بیگ: محمودی حکومت کے عہد میں ارسلان ابن سلجوق کی گرفتاری وغیرہ کے حالات اور ترکمانوں کے جلاوطن ہو کر خراسان کی طرف جانے کے واقعات آپ اوپر پڑھ چکے ہیں اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی زمانہ سے طغرل بیگ اور اس کے برادران نامور (یبغو) و چغر بیگ نے اپنے قبائل و خاندان کے ساتھ اطراف بخارا میں سکونت اختیار کی۔ کچھ عرصہ بعد اپنی فطرت کے مطابق فتنہ انگیزی و شرارت شروع کر دی علی تگین والی بخارا سے جھگڑے پیدا ہونے متعدد لڑائیاں ہوئیں متعدد

---

[1] تاریخ فرشتہ میں لکھا ہے کہ سلطان مسعود نے احمد نیال تگین کی [illegible] ایک ہندو سردار [illegible] کو [illegible] مامور کیا [illegible] سلطان مسعود نے [illegible] لشکر [illegible] احمد نیال تگین [illegible] شکست [illegible]

[2] اصل کتاب میں اس مقام پر کچھ عبارت رہ گئی ہے

[illegible] لوگوں نے [illegible] سلطنت کا ساتھ [illegible]

[illegible]

چغری بیگ داؤد کا نیشاپور پر حملہ انہیں فتوحات کے اثنا میں چغری بیگ داؤد نے نیشاپور پر قبضہ کر [illegible]

[illegible]

چغری بیگ داؤد اور طغرل بیگ چغری بیگ داؤد نے نیشاپور پر قبضہ کرنے کے بعد [illegible]

[illegible]

سلطان مسعود کی روانگی [illegible] سلطان مسعود کے [illegible]

[illegible]

فاتح کی فتح انگیزی اور [illegible] سے سلطان مسعود کو راحت حاصل ہوئی۔

ترکمانوں کی سرکوبی سلطان مسعود نے ایک بڑی فوج کے ساتھ حاجب سباشی کو طغرل بیگ کی سرکوبی کے لیے روانہ کیا۔ چنانچہ سباشی اپنے [illegible] لے کر ترکمانوں کی طرف بڑھا لیکن سلطان مسعود [illegible] کی [illegible] اقبال ترکمانوں کی [illegible] سے [illegible] ہوا۔ [illegible] ترکمان [illegible] کا مقابلہ [illegible] مرو [illegible] رزم [illegible] اور پہاڑوں کی طرف پناہ گزین ہونے کی غرض سے بھاگے۔ سلطان مسعود نے نہایت تیزی سے تعاقب کیا۔ شعبان [illegible] میں [illegible] مرو [illegible] پہنچ [illegible] ترکمانوں نے شکست کھا کر میدان جنگ سے [illegible] نکلے لیکن [illegible] تھے [illegible] جانے [illegible] کے [illegible] اور [illegible] سلطان مسعود نے دوبارہ حملہ کیا۔ اس معرکہ میں [illegible] ترکمان [illegible] باقی [illegible] بھاگ کر [illegible] فوج میں [illegible] اسی [illegible] اپنے [illegible] سے پہلے [illegible] قوت [illegible] کے لیے [illegible] اور پہاڑیوں [illegible] میں چھپے ہوئے تھے۔

سلطان مسعود [illegible] ترکمانوں [illegible] سے [illegible] فوج [illegible] ترکمانوں [illegible] کی طرف روانہ ہوئی [illegible] طغرل بیگ نے [illegible] اور اس علاقے سے وہاں قیام [illegible] سلطان مسعود [illegible] لیکن سلطان مسعود نے اس واقعہ [illegible] طغرل بیگ نے [illegible] سلطان مسعود [illegible] جہاں طغرل بیگ اپنے امراء کے ساتھ سلطان کے خوف سے پناہ گزین تھا [illegible] ترکمانوں اور [illegible] سے پہلے [illegible] ترکمانوں نے [illegible] اپنے مال و اسباب کو چھوڑ کر [illegible] پہاڑوں [illegible] پناہ [illegible] شاہی لشکر نے ان کے مال و اسباب کو [illegible] انہوں نے قبضہ [illegible] سلطان مسعود [illegible] فوج کے ساتھ ترکمانوں کے تعاقب میں ان پہاڑوں کی [illegible] باقی ماندہ ترکمان پناہ گزین تھے [illegible] برف باری [illegible] فوج کو [illegible] ترکمانوں کے تعاقب میں کامیابی [illegible] پہاڑی [illegible] ترکمانوں [illegible] پامال [illegible]۔

سلطان مسعود اور طغرل بیگ [illegible] سلطان مسعود نے [illegible] غرض سے [illegible] ترکمانوں کی سرکوبی [illegible] طغرل [illegible] شاہی [illegible] پہاڑی [illegible] سلطان مسعود نے اپنی [illegible] طغرل بیگ نے اس کے جواب [illegible] قل اللهم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء [illegible] سلطان مسعود نے اس کے جواب میں [illegible] خلعت [illegible]

اور شاہی مقبوضات کی غارت گری سے کنارہ کش ہو کر دریائے جیحوں عبور کر کے آمد چلے آؤ۔ سلطان مسعود نے اسی تحریر پر اکتفا نہ کیا بلکہ طغرل بیگ کو نسا کا اور جعفر بیگ داؤد کو دہستان کا اور بیغو کو مرو کا حکمران بنایا اور ہر ایک کو دہقان کا خطاب دیا مگر ان تینوں ترکمانوں نے ان عطیات شاہی کو قبول نہ کیا اور نہ شاہی عہد و اقرار پر بھروسا کیا۔ قتل و غارت گری جیسا کہ پہلے کرتے تھے اسی طرح غارت گری میں مصروف رہے۔

ارسلان۔ کچھ عرصہ بعد خود بخود اس قتل و غارت سے ہاتھ کھینچ لیا اور فریب دینے کی غرض سے مسعود کو بلخ میں پیام بھیجا کہ ہم لوگ اپنی بری حرکتوں سے باز آتے ہیں اور علم شاہی کی اطاعت قبول کرتے ہیں شاہی رحم و کرم سے ہمارے بھائی ارسلان کو جو شاہی حکم سے ہندوستان میں قید ہے قید کی مصیبت سے نجات دے دی جائے اور ہمارے پاس بھیج دیا جائے۔ سلطان مسعود فریب میں آ گیا۔ ارسلان کو قید سے رہا کر کے ہندوستان سے واپس بلا لیا۔ مگر جب ان ترکمانوں نے ایفاء اقرار نہ کیا تو پھر اسے دوبارہ جیل میں ڈال دیا۔

سلطان مسعود کی ترکمانوں پر فوج کشی: جب سلجوقی ترکمانوں نے اطراف خراسان پر ایک گونہ قبضہ حاصل کر لیا اور شاہی لشکر ان کا مقابلہ نہ کر سکا۔ حاجب سباشی کو شکست ہوئی سلطان مسعود کو سخت شاق گزرا۔ کمر ہمت باندھ کر اٹھ کھڑا ہوا فوجیں فراہم کیں۔ انعامات دیئے سامان جنگ درست کیا اور ایک بڑی فوج کے ساتھ غزنین ترکمانوں کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوا اس فوج کے ساتھ ہاتھیوں کا جھنڈ بھی تھا جیسا کہ اس سے پہلے لڑائیوں میں ہاتھی ان کی فوج کے آگے رکھتے تھے اسی طرح ترتیب سے اس مہم میں رکھا۔ بلخ کے قریب پڑاؤ کیا۔ جعفر بیگ داؤد نے بھی اس سے مطلع ہو کر اپنے ہمراہیوں کے ساتھ شاہی لشکر کے مقابلہ پر ڈیرے ڈال دیئے۔ ایک روز موقع پا کر شاہی کیمپ پر شب خون مارا اور شاہی خیمہ کے سامنے سے خاصے کے کئی گھوڑے اور اونٹ جس میں بہت بڑا شاہی ہاتھی تھا پکڑ کر لے گئے اس واقعہ سے سلطان مسعود غصہ سے کانپ اٹھا۔ اسی وقت بلخ سے کوچ کا حکم دیا۔ یہ واقعہ رمضان ۴۲۹ھ کا ہے۔

سلطان مسعود کی مصالحت کی پیش کش: سلطان مسعود کی رکاب میں اس وقت ایک لاکھ فوج تھی کوچ و قیام کرتا ہوا جرجان پہنچا۔ حاکم جرجان کو جو سلجوقیوں کی طرف سے تھا گرفتار کر کے صلیب پر چڑھا دیا پھر مرو شاہجہاں میں وارد ہوا۔ جعفر بیگ داؤد بھاگ کر سرخس پہنچا۔ یہاں پر اس کے برادران طغرل بیگ اور بیغو بھی آ کر مل گئے۔ سلطان مسعود نے صلح کا پیغام بھیجا۔ بیغو اپنی قوم کی طرف سے وفد ہو کر شاہی دربار میں آیا۔ سلطان مسعود نے عزت و احترام سے ٹھہرایا خلعت دیا۔ واپسی کے وقت کہا گیا کہ سلطان کے خوف سے ہم اور ہمارے ہمراہی صلح نہ کریں گے۔ اس سے سلطان مسعود کو سخت تردد ہوا بگڑ کر تنگ آ گیا اور پھر ان کے تعاقب میں کمر بستہ ہو کر ہرات سے نیشاپور کی طرف روانہ ہوا۔ ترکمانوں نے نیشاپور چھوڑ کر سرخس کا قصد کیا۔ سلطان مسعود بھی سرخس کی طرف بڑھا۔ غرض کہ ترکمان ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف بھاگتے تھے اور سلطان مسعود تعاقب میں تھا جنگ و مقابلہ کی نوبت نہ آئی یہاں تک کہ سردی کا موسم آ گیا مجبوراً موسم سرما گزارنے کے لئے نیشاپور میں قیام کرنا پڑا موسم سرما بھی گزر گیا لیکن سلطان لہو و لعب میں مصروف ہو کر اپنے کاموں سے غافل خواب خرگوش میں پڑا رہا۔ وزراء امراء اور اراکین دولت جمع ہو کر شاہی دربار میں حاضر ہوئے اور دشمنان حکومت کی

دربار میں [illegible] تحفے [illegible] سلطان مسعود [illegible] مرو کی طرف ترکمانوں کے تعاقب میں روانہ ہوا [illegible] سلطان مسعود [illegible] تعاقب کرتا چلا گیا۔

سلطان مسعود کی ہزیمت شاہی لشکر [illegible] سے پریشان ہو گیا تھا۔ تین دن [illegible] حاجب [illegible] جس وقت [illegible] سلجوقیوں کی سرکوبی کے لئے [illegible] زمانے میں [illegible] پانی [illegible] گیا۔ [illegible] جعفر بیگ داؤد [illegible] کے قریب ہی تھا [illegible] سلطان مسعود [illegible] جعفر بیگ [illegible] سلطان مسعود [illegible] ۴۳۱ھ میں [illegible] کے قبضہ میں ڈال دیے۔

محاصرہ بلخ اس ہزیمت [illegible] طغرل بیگ نے نیشاپور [illegible] ۴۳۲ھ [illegible] سلطان مسعود [illegible] بلخ [illegible] جعفر بیگ داؤد [illegible] سلطان مسعود [illegible] ۴۳۲ھ [illegible] کے لئے [illegible] سے [illegible] دیا۔

[illegible] مسعود کی روانگی [illegible] ترکمانوں [illegible] کے [illegible]

[illegible]

سلطان مسعود کی معزولی [illegible]

باب: ۱۱

سلطان محمد

اس واقعے سے شاہی لشکر میں پھوٹ پڑ گئی اور تمام [illegible]۔ معاملات [illegible] سلطان [illegible] [illegible] سلطان محمد کے [illegible] دیے۔ سلطان محمد نے کہا آپ جہاں چاہیں تشریف لے جائیں۔ معزول سلطان نے قلعہ گیری کا انتخاب کیا۔ چنانچہ سلطان محمد نے اسے قلعہ گیری روانہ کر دیا [illegible] اور خود غزنی کی جانب راہی ہوا۔

معزول سلطان مسعود کا قتل: سلطان محمد کے تخت نشین [illegible] سلطان محمد نے اپنے بیٹے احمد کو نائب السلطنت [illegible] لیکن وہ کم سن احمد اختیارات [illegible] اپنے ہاتھ میں لینے کے بعد معزول سلطان کے قتل کی فکر کرنے لگا۔ [illegible] چچا یوسف [illegible] خیال [illegible] احمد نے اپنے باپ سلطان محمد [illegible] سلطان مسعود کو [illegible] (۴۳۲ھ) میں تھا۔ سلطان محمد نے [illegible] ان [illegible] کی اولاد نے اپنے باپ کے بدلے میں قتل کر [illegible] سے سخت برہمی پیدا ہوئی [illegible] لشکر [illegible] سلطان محمد کو شکست [illegible] سلطان محمد اپنے کمزوری [illegible] کی وجہ سے [illegible] نہ کر سکا۔ مجبوراً ان سے [illegible]

سلطان مسعود کا کردار: سلطان مسعود شجاع [illegible] تھا۔ وہ شعر و ادب [illegible] [illegible] انعامات اور جاگیریں [illegible] تھے۔ حالات [illegible] سلطان [illegible] [illegible]

[illegible]

قوت و شوکت سے بڑھتا تھا۔ لقب عموم کی آزمائش ان کے نام نامی سے معنون کی گئیں اس کے زمانہ حکومت میں اکثر شہروں میں مساجد بنائی گئیں اس کے دائرہ حکومت میں اصفہان، ہمدان، رے، طبرستان، خوارزم، بلاد ارمن، گرگان، سجستان، سندھ، رخج، غزنی اور غور کے اکثر شہر تھے۔ ہندوستان کے اکثر شہروں پر بھی اس کا قبضہ تھا۔ غرض کہ خشکی و تری کے رہنے والے اس کی حکومت کے مطیع تھے۔ مشہور اشخاص نے اس کی سوانح عمری لکھی ہے اس کے حالات اور اوصاف کو لکھنے کے لیے علیحدہ کتاب کی ضرورت ہے۔

سلطان محمد کا قتل: جس وقت سلطان مسعود کے مارے جانے کی خبر اس کے بیٹے مودود کو خراسان میں پہنچی ساری دنیا آنکھوں میں تیرہ و تار نظر آنے لگی فوراً فوجیں مرتب کر کے غزنی پر چڑھ آیا۔ ماہ شعبان ۴۳۲ھ میں سلطان محمد سے معرکہ آرائی ہوئی۔ مودود کو کامیابی ہوئی۔ سلطان محمد اپنے بیٹوں احمد و عبدالرحمٰن اور نوشتگین بلخی اور علی خویشاوند کے ساتھ گرفتار ہو گئے۔ مودود نے ان سب لوگوں کی گردن ماری، عبدالرحمٰن کو اس وجہ سے قتل نہ کیا کہ سلطان مسعود کے زمانہ قید و گرفتاری میں حسن سلوک اور نرمی سے پیش آیا تھا۔ ان مقتولین کے علاوہ ان تمام لوگوں نے سلطان مسعود کی معزولی اور قتل میں سازش کی تھی چن چن کر قتل کیا اور اپنے دادا محمود کے قدم بقدم چلنے لگا۔

سلطان مودود اور مجدود: سلطان مسعود نے ۴۲۱ھ میں اپنے دوسرے بیٹے (مجدود) کو ہندوستان کے صوبوں کا گورنر مقرر کیا تھا۔ جس وقت اسے سلطان مسعود کے قتل کی خبر پہنچی اپنی حکومت و سلطنت کی بیعت لی، لاہور کو دارالحکومت قرار دیا۔ ملتان پر قبضہ کر لیا۔ شاہی خزانہ پر قابض ہو گیا۔ فوجیں فراہم کیں اور اپنے بھائی سلطان مودود کی مخالفت کا جھنڈا لے کر غزنی کا قصد کیا۔ اتفاق سے بقر عید کا دن آ گیا خوشی خوشی عید منائی۔ عید کے تیسرے دن صبح کو اپنے دارالحکومت لاہور میں مردہ پایا گیا۔ قاتل کا کچھ پتہ نہ چلا اور نہ قتل کا سبب معلوم ہوا۔

خان ترک کی اطاعت: اس ناگہانی واقعہ سے سلطان مودود نے فتح کی ہوا کھائی۔ پاؤں پھیلا کر تمام امور سلطنت کے انتظام میں مصروف ہو گیا کسی قسم کا اندرونی خطرہ باقی نہ رہا۔ البتہ سلجوقی ترکمانوں کی مخالفت اور سرکشی بدستور قائم رہی انہوں نے صوبہ خراسان کو اپنی جولانگاہ بنا رکھا تھا آئے دن فتنہ و فساد کا بازار گرم رہتا تھا۔ خان ترک نے ماوراء النہر سے اطاعت و فرمانبرداری کا پیام بھیجا اور مطیع ہو گیا۔

التونتاش اور علی تگین کی جنگ: خوارزم پر سلطان محمود اور اس کے بیٹے سلطان مسعود کا قبضہ رہا۔ التونتاش حاجب جو امرائے محمودیہ میں سے بہت بڑا سردار تھا اسی کی گورنری پر مامور تھا جس وقت سلطان محمود کے انتقال کے بعد سلطان مسعود اپنے بھائی محمد کے جھگڑوں میں مصروف تھا علی تگین حکمران بخارا نے فوجیں فراہم کر کے حملہ کر دیا۔ جس وقت سلطان مسعود کو یہ خبر لگی

[illegible]

[illegible] مترجم۔

سے فرصت حاصل ہوئی اور استقلال کے ساتھ تختِ حکومتِ غزنی پر متمکن ہو گیا تو التونتاش گورنر خوارزم کو علی تگین کی جارحانہ [illegible] کی غرض سے اس کے مقبوضات پر حملہ کرو اور بخارا اور سمرقند کو اس کے قبضہ و تصرف سے نکال دو۔ فرمان روانہ کرنے کے بعد ایک بڑی فوج التونتاش کی کمک پر روانہ کی چنانچہ شاہی فوج نے ۴۲۳ھ میں دریائے جیحون عبور کیا اور التونتاش کے ساتھ علی تگین پر حملہ آور ہوئی۔ علی تگین شاہی فوج کے مقابلے کی قوت نہ پا کر میدانِ جنگ سے بھاگ کھڑا ہوا۔ اس کے مقبوضات کے زیادہ حصہ پر التونتاش کا قبضہ ہو گیا۔ چونکہ یہ ممالک زرخیز نہ تھا اور فوجی مصارف بڑھے ہوئے تھے سلطان مسعود سے واپسی کی اجازت لے کر خوارزم کی جانب واپس ہوا۔

التونتاش کی وفات علی تگین موقع کا منتظر تھا پیچھے سے حملہ کر دیا۔ التونتاش نہایت جرأت مندی اور مردانگی سے پلٹ کر مدافعانہ حملہ آور ہوا۔ علی تگین شکست کھا کر بھاگا اور قلعہ دبوسیہ میں جا کر پناہ لی۔ التونتاش نے اس کا محاصرہ کر لیا اور نہایت جرأت سے لڑائی جاری رکھی۔ علی تگین نے مجبور ہو کر صلح کی درخواست کی لطف و کرم کا خواستگار ہوا۔ التونتاش نے صلح منظور کر لیا اور خوارزم واپس آیا۔ اسی جنگ کے دوران میں التونتاش زخمی ہو گیا تھا۔ خوارزم پہنچ کر زخم میں زہر پھیل گیا جس سے اس کی موت واقع ہو گئی۔ اس کے تین بیٹے تھے۔ ہارون سب سے بڑا تھا۔ التونتاش کے مرنے پر اس کے وزیر احمد بن عبدالصمد نے خزانہ، سپاہ اور انتظام اپنے ہاتھ میں لی یہاں تک کہ سلطان مسعود نے ہارون (التونتاش کا بیٹا) حکومت خوارزم کی سند عطا کر کے خوارزم [illegible]۔

طغرل بیگ کا خوارزم پر قبضہ اسی اثناء میں وزیر السلطنت میمندی کا انتقال ہو گیا۔ سلطان نے احمد بن عبدالصمد کو بلا لیا اور وزیر السلطنت بنا دیا۔ [illegible] نے اپنے بیٹے کو [illegible] نائب مقرر کر کے خوارزم بھیج دیا [illegible] ہارون میں ان بن ہو گئی۔ ہارون نے ۴۲۵ھ میں علم بغاوت کا اعلان کر دیا [illegible] اس خوف سے کہ [illegible] ہارون کی [illegible] مصیبت میں مبتلا کر دے [illegible] سلطان مسعود کے قریب [illegible] سلطان مسعود نے [illegible] شاہ ملک ابن علی کو جو خوارزم کے قریب [illegible] تھا ہارون پر فوج کشی کرنے کے لئے بھیجا [illegible] شاہ ملک نے خوارزم پر چڑھائی کی [illegible] خوارزم پر [illegible]۔ ہارون اپنے بھائی اسمٰعیل کے ساتھ بھاگ نکلا۔ فریادی صورت بنا کر طغرل بیگ [illegible] کے پاس پہنچا۔ طغرل بیگ نے [illegible] خوارزم کی طرف بڑھنے کا ارادہ کیا۔ ہارون و اسمٰعیل بھی [illegible] میں تھے خوارزم [illegible] ایک سخت میدان میں معرکہ آرائی ہوئی۔ شاہ ملک کی فوج میدان سے بھاگ کھڑی ہوئی۔ طغرل بیگ نے کامیابی کے ساتھ خوارزم پر قبضہ کر لیا۔ ان واقعات کے بعد سلطان مسعود کا [illegible] آ گیا اور اس کا بیٹا مودود [illegible] حکومت ہوا۔ سلاطین غزنہ کی قوت کمزور ہو چکی تھی

شاہ ملک کا فرار و گرفتاری شاہ ملک شکست کھا کر اپنا مال و خزانہ لے کر ایک دشوار گزار راستے سے [illegible]۔ طغرل بیگ کا خوف اس قدر غالب تھا کہ یہاں بھی قیام پذیر نہ ہوا [illegible] مکران کی طرف [illegible] طغرل بیگ کے چچا کا بیٹا تھا چار ہزار سواروں سے شاہ ملک کا تعاقب کیا اور گرفتار کر کے طغرل بیگ [illegible] کے حوالے کر دیا۔ مال و اسباب جو کچھ تھا لوٹ لیا۔ اس کے

بعد ازاں تاش [illegible] کی [illegible] اور [illegible] ہرات [illegible] اہل ہرات [illegible] کے خوف سے قلعہ بند ہو گئے۔

جنگ سلطان مسعود و طغرل بیگ: [illegible] سلجوقی [illegible] خراسان پر [illegible] تمام متعلقہ شہروں پر قبضہ کر لیا۔ طغرل بیگ نے [illegible] اور خوارزم پر اپنی حکومت کا جھنڈا گاڑ دیا۔ [illegible] قابض ہو گیا۔ ۴۲۹ھ میں [illegible] نے خراسان [illegible] کے متعلقہ شہروں پر قبضہ کر لیا۔ سلطان [illegible] ایک [illegible] [illegible] سلجوقیوں [illegible] کی غرض سے روانہ کیا [illegible] نے اپنے بیٹے [illegible] سلطان کے مقابلہ پر [illegible] جنگ کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سلطان مسعود نے [illegible] ایک بڑی فوج [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]۔

ہندوؤں کی پیش قدمی اور جرأت: ۴۳۴ھ کے [illegible] میں ملک پنجاب کے تین [illegible] ہندو راجاؤں نے متفق ہو کر سلطنت غزنویہ کی کمزوری سے فائدہ اٹھانا چاہا چنانچہ [illegible] [illegible] کی غرض سے [illegible] اور سلطان مودود کو اس واقعہ کی اطلاع [illegible] لاہور [illegible] [illegible] شہروں کی طرف [illegible] [illegible] اپنے [illegible] [illegible] خراج گزار ہو [illegible] قلعہ کی کنجیاں حوالے کر دیں [illegible] کے قبضہ میں تھے [illegible] [illegible] ان کے شہروں کی طرف رخصت کیا [illegible] جنگ ہوئی۔

[illegible] کی اطاعت: [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مارے گئے۔ باقی ماندہ گرفتار کر لیے گئے مال و اسباب اور خزانہ لوٹ لیا گیا۔ ان واقعات سے ہندوستان کے قلب پر لشکر اسلام کے رعب کا سکہ بیٹھ گیا۔ سب نے اطاعت و فرمانبرداری قبول کی سالانہ خراج دینے کا عہد و پیمان کیا۔ امان کے خواستگار ہوئے۔ اپنے ملکوں پر بحال رہنے کی درخواستیں دیں۔

سلطان مودود کی درخواست: ۴۴۱ھ میں سلطان مودود نے سلجوقی ترکمانوں کے فساد و فتنہ انگیزی سے تنگ آ کر امراء مالوہ، ملتان اور کوہستان ملک غزنویہ کو جس قدر جمع کرنے اور ترکمانوں پر مختلف سمت سے حملہ کرنے کے فرامین بھیجے تھے چنانچہ مالوہ اور اصفہان ایک بڑی فوج لے کر روانہ ہوا۔ اتفاق کی بات ہے کہ راستہ میں بیمار ہو کر واپس آ گیا۔ خاقان ترکمان جب سے سلطان مودود کی ہدایت کے مطابق آ رہا تھا وہ ایک دو منزل آگے سے خوارزم کی طرف بڑھ رہا تھا۔ سلطان مودود بھی غزنی سے ترکمانوں سے جنگ کرنے کے لیے فوجیں مرتب کر کے نکلا تھا۔ وہ چند منزل طے کرنے کے بعد عارضہ قولنج میں مبتلا ہو کر غزنی واپس آ گیا۔ مودود نے وزیر سلطنت ابو الفتح عبد الرزاق احمد بن حسن میمندی کو سپہ سالار افواج شاہی مقرر کر کے ترکمانوں کے مقابلہ کے لیے جنگ کی غرض سے روانہ کیا۔ ادھر مرض میں شدت پیدا ہوئی اور اسی شدت مرض میں اپنی حکومت کے دسویں سال ۲۰ رجب ۴۴۱ھ میں راہ آخرت اختیار کیا۔

سلطان عبد الرشید بن سلطان محمود: سلطان مودود کے انتقال کے بعد پانچ روز تک اس کا بیٹا تخت آرائے حکومت رہا۔ پھر امرائے سلطنت نے اس کی کم سنی کی وجہ سے اسے معزول کر دیا اور اس کے چچا علی بن مسعود کو تخت پر بٹھایا۔ سلطان مسعود کے بیٹے کے دور حکومت کے زمانے میں عبد الرشید بن سلطان محمود جو سلطان محمود کا حقیقی بھائی تھا بست کے قریب ایک قلعہ میں قید رہا تھا۔ جس وقت وزیر سلطنت ابو الفتح اس قلعہ کے قریب پہنچا اور سلطان مودود کی وفات کی اطلاع ہوئی تو عبد الرشید کو قلعہ سے نکال کر لشکر گاہ میں لایا اور سلام کر کے [illegible] مع لشکر غزنی کے قریب پہنچا۔ امراء لشکر نے حکومت و سلطنت کی بیعت اس کے ہاتھ پر کی اور اس کے ساتھ [illegible] غزنی کی طرف [illegible]۔ سلطان علی بن مسعود نے خوف سے مغلوب ہو کر غزنی کو چھوڑ دیا۔ [illegible] حکومت و سلطنت سلطان عبد الرشید کے قبضہ اقتدار میں آ گئی۔ [illegible] بعض مورخین جمال الدولہ کا مبارک لقب اختیار کیا خاندان سلطنت غزنویہ کی [illegible] کی وجہ سے [illegible] ترکمانوں کے ہاتھ خراسان کی حکومت [illegible] گئے [illegible] واقعات سے [illegible]۔

سلطان عبد الرشید اور طغرل: سلطان مودود کا ایک غلام تھا جس کا نام طغرل تھا۔ [illegible] بلند ہو گیا تھا۔ [illegible] سلطان مودود [illegible] سے [illegible] فرمایا تھا۔ [illegible] کے دوران [illegible] سیستان پر قبضہ کر لیا [illegible] اس نے اپنی جانب سے ابو الفضل [illegible] طغرل نے سلطان عبد الرشید [illegible] ترکمانوں کے قبضہ سے نکال لینا چاہتا ہوں [illegible] آپ مجھے فوج عنایت فرمائیے [illegible] اپنے [illegible] چنانچہ طغرل ایک ہزار سواروں کی جمعیت سے سیستان کی جانب روانہ [illegible] کے بعد فتح کر لیا۔ ابو الفضل نے ان واقعات [illegible] طلب [illegible] طغرل [illegible] ابو الفضل [illegible]

پر آمادہ کیا کہ مقابلہ کے لئے باہر نکل آئے۔ ابوالفضل بیہقی اور فرخی سے استقبال کی غرض سے شہر سے باہر آیا، اسی وقت کچھ سمجھ سکا۔ طغرل نے حملہ کر دیا۔ ابوالفضل شکست کھا کر ہرات کی جانب بھاگا۔ طغرل تین کوس تک تعاقب کر کے غزنی کی طرف واپس آیا اور اس پر قبضہ کر لیا۔ عبدالرشید کو اس نے اپنی کامیابی کی اطلاع دی اور خراسان پر حملہ کی غرض سے تازہ دم فوج امداد کے لئے طلب کی۔ سلطان عبدالرشید نے اس درخواست کو منظور فرمایا اور فوجوں کو روانگی کا حکم دیا۔

سلطان عبدالرشید کا قتل: طغرل کا دماغ اس کامیابی سے پھر گیا۔ حکومت و سلطنت کی خواہش پیدا ہوئی۔ خراسان پر حملہ آور ہونے کے بجائے غزنی کی طرف بڑھا۔ جب غزنی چند منزل باقی رہ گیا تو سلطان عبدالرشید کو خط لکھا کہ آپ لشکر مرتب کر کے میرے پاس تشریف لائیے [illegible] سلطان عبدالرشید نے اراکین دولت سے مشورہ کیا۔ ان لوگوں نے بالاتفاق کہا کہ طغرل کا یہ عمل [illegible] سے خالی نہیں ہے۔ آپ اس کے پاس تشریف نہ لے جائیے۔ سلطان عبدالرشید نے ساری فوج طغرل کی طلبی پر پہلے ہی بھیج دی تھی جو کچھ تھوڑی بہت باقی رہ گئی تھی اسے لے کر وہ غزنی میں قلعہ بند ہو گیا۔ اگلے دن طغرل غزنی میں داخل ہوا [illegible] تخت شاہی پر قبضہ کر لیا [illegible] کہ اگر سلطان عبدالرشید کو تم لوگ میرے حوالے نہ کرو گے تو تمہاری خیر نہیں۔ سب ایک ایک کو چن چن کر قتل کر دوں گا۔ قلعہ والوں پر اس قدر خوف غالب ہوا کہ سلطان عبدالرشید کو طغرل کے حوالے کر دیا۔ طغرل نے سلطان عبدالرشید کو قتل کر ڈالا اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لیا(۱) ....

اور اس سے بدلہ لینے پر آمادہ ہو گئے۔ چنانچہ ایک روز انہوں نے طغرل کو قتل کر ڈالا۔

فرخ زاد بن سلطان مسعود: واقعہ قتل کے پانچویں روز خرخیز حاجب غزنی پہنچا۔ تمام سرداران لشکر و امرا [illegible] دولت کو جمع کر کے فرخ زاد بن سلطان مسعود کے ہاتھ پر حکومت و سلطنت کی بیعت کی۔ نظم و نسق میں اس کا ہاتھ بٹایا۔ جن لوگوں نے سلطان عبدالرشید کے قتل میں طغرل کا ساتھ دیا انہیں قتل کیا [illegible] ترکمانوں سے مڈبھیڑ ہوئی اور انہیں شکست دی [illegible] غزنی میں داخل ہوا اور اسے ان کے قبضہ سے نکال کر غزنی سے [illegible] خراسان کی جانب بڑھا اور اس کو کئی بار [illegible] فتح کیا۔

غیاث الدین کی فوج کشی و پسپائی: کرمان ایک شہر ہے جو غزنی اور ہندوستان کے درمیان واقع ہے [illegible] کرمان [illegible] مشہور شہر ہے۔ اس کے بعد غیاث الدین نے لاہور فتح کرنے کی غرض سے دریائے سندھ کو عبور کرنے کا قصد کیا [illegible] بادشاہ بہرام شاہ نے مقابلہ کیا جس سے غیاث الدین [illegible] کے ساتھ واپس ہونا پڑا [illegible] پنجاب اور ہندوستان کے بعض مقامات پر قبضہ کرتا ہوا [illegible] کی جانب بڑھا اور اپنے بھائی شہاب الدین کو غزنی کی حکومت پر مامور کیا۔

---

(۱) [illegible] طغرل نے سلطان عبدالرشید کے قتل [illegible]

(۲) اصل کتاب میں [illegible]

شہاب الدین غوری کا غزنی پر قبضہ: شہاب الدین غوری نے غزنی پر قبضہ کرنے کے بعد [illegible] غزنی کے ساتھ [illegible] [illegible]۔ غزنی کے قریب و جوار کے شہروں اور ہندوستان کے پہاڑی مقامات کو بڑی آسانی سے فتح کر لیا۔ حکومت و سلطنت [illegible] حاصل ہو گیا۔ اس وقت بھی سبکتگین کے چند مقامات باقی رہ گئے تھے جن کا دارالحکومت لاہور تھا اور [illegible] خسرو ملک [illegible] حکمرانی کرتا تھا [illegible] ایک بڑی فوج لے کر [illegible] پر چڑھائی کی۔ [illegible] کر کے [illegible] کا محاصرہ کر لیا اور جب محاصرہ [illegible] میں کامیابی کی صورت [illegible] [illegible] کا رشتہ ختم کیا [illegible] [illegible] خطبہ [illegible] پڑھا جاتا [illegible] تمام [illegible] کی پابندی سے انکار کر دیا۔ شہاب الدین نے [illegible] غوری [illegible] [illegible] شہر کا [illegible] شہاب الدین [illegible] خسرو ملک نے [illegible] قاضی اور خطیب کو شہاب الدین کے پاس [illegible] شہاب الدین [illegible] [illegible] شہر میں داخل ہوا۔

دولت سبکتگین کا خاتمہ: خسرو ملک اپنے لڑکوں اور [illegible] کے ساتھ [illegible] شہاب الدین کے پاس پہنچا [illegible] شہاب الدین نے سب کو ایک قلعہ میں قید کر دیا۔ حکومت سبکتگین [illegible] خسرو ملک کی موت سے سبکتگین کے خاندان سے حکومت و سلطنت جاتی رہی [illegible] سبکتگین کی دولت و حکومت کا [illegible] ٥٨٣ھ میں [illegible] شہاب الدین غوری کے ہاتھوں [illegible] سال [illegible] نے حکومت کی۔

[illegible] غزنوی [illegible] کے بعد خاندان سبکتگین [illegible] حکومت [illegible] [illegible] تاریخ ابن خلدون [illegible] علامہ ابن خلدون کے زبان قلم سے [illegible] [illegible] تاریخ سے [illegible]

[illegible] سبکتگین کے [illegible] حکومت [illegible] سلطنت غوری [illegible] غزنی [illegible] [illegible] سلطان [illegible] کے ہاتھ [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

کر دیا۔ سلجوقیوں پر اس کا بہت برا اثر پڑا۔ انہوں نے بھی قیدیوں میں سے فرخ زاد کو قید سے آزاد کر کے تخت پر بٹھا دیا۔

سلطان فرخ زاد نے چھ سال حکومت کی۔ ۴۵۰ھ میں بعارضہ قولنج انتقال کیا۔ ابتدائی زمانہ حکومت میں حسن بن مہران عہدہ وزارت سے ممتاز رہا اور آخری عہد سلطنت میں ابوبکر بن صالح قہستانی وزارت کا مالک ہوا۔

سلطان فرخ زاد کے وفات اختیار کرنے کے بعد ظہیر الدولہ سلطان ابراہیم بن سلطان مسعود تخت حکومت پر متمکن ہوا۔ زاہد، متورع اور دلیر تھا۔ حکومت کے ابتدائی دور میں اس نے حکمت عملی سے سلجوقی ترکمانوں سے مصالحت کر لی جس سے آئندہ جنگ کا کوئی خطرہ باقی نہ رہا۔ سلطان ملک شاہ سلجوقی کی لڑکی سے اپنے بیٹے مسعود کا عقد کر کے رشتہ اتحاد کو اور زیادہ مضبوط کر دیا۔

چونکہ سلطان ابراہیم کو سلجوقیوں کے حملوں اور غارت گری سے کافی طور سے اطمینان ہو گیا تھا۔ اس وجہ سے ۴۷۲ھ میں ہندوستان کے بعض مقامات کے فتح کرنے کی طرف توجہ کی قلعہ اجودھن اور پال کو بزور تیغ فتح کیا۔ بے شمار مال غنیمت ساتھ آیا۔ اجودھن کو اب پٹن کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ یہاں پر فرید شکر گنج کا مقبرہ ہے اور ہندی مسلمانوں کی زیارت گاہ ہے (اب اسے پاکپتن کہتے ہیں)

سلطان ابراہیم نے ۴۹۲ھ میں بروایت بعض مؤرخین ۴۸۱ھ میں چھتیس لڑکے اور چالیس لڑکیاں چھوڑ کر سفر آخرت اختیار کیا۔ پہلی روایت کے لحاظ سے بتیس سال اور پچھلی روایت کے اعتبار سے چالیس برس حکومت کی۔ اس کے زمانہ حکمرانی میں خانہ جنگیاں تھمی رہیں۔ سلطانوں کا ایک دوسرے کے خون سے ہاتھ رنگنے کا موقع پیش نہیں آیا۔ حکومت کے ابتدائی دور میں ابو اسماعیل الجیرانی اور خواجہ مسعود رجی عہدہ وزارت سے ممتاز تھے آخری عہد سلطنت میں عبدالحمید احمد بن عبدالصمد وزیر بااختیار ہوا۔

سلطان ابراہیم کے بعد علاء الدولہ مسعود تخت آرائے حکومت ہوا۔ عادل، منصف مزاج، سخی اور متقی تھا۔ سلجوقی ترکمانوں سے اس کے مراسم دوستانہ تھے۔ سلطان سنجر سلجوقی کی بہن مہد عراق سے نکاح کیا۔ اس کے عہد حکومت میں بھی مسلمانوں میں خونریزی نہیں ہوئی۔ حاجب طغا تگین گورنر لاہور نے ہندوستان کے بعض مقامات پر فوج کشی کی۔ بہت سا مال غنیمت لے کر واپس ہوا۔

سلطان علاء الدولہ نے سولہ سال کمال بے فکری سے حکومت کر کے آخری ۵۰۸ھ میں وفات پائی۔ تاریخ گزیدہ میں لکھا ہے کہ سلطان علاء الدولہ کے انتقال کے بعد اس کا بیٹا کمال الدولہ شیرزاد حکمران ہوا اور ایک سال بعد ۵۰۹ھ میں اپنے بھائی ارسلان کے ہاتھوں مارا گیا۔ لیکن عام مؤرخین سلطان علاء الدولہ کے بعد ہی ارسلان شاہ کا ذکر کرتے ہیں۔

ارسلان شاہ نے تخت حکومت پر قدم رکھتے ہی اپنے تمام بھائیوں کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا البتہ بہرام شاہ بھاگ گیا۔ سلطان سنجر کے پاس جا کر پناہ گزین ہوا۔ سلطان سنجر اپنے بھائی سلطان محمد بن ملک شاہ کی طرف سے خراسان پر حکمرانی کر رہا تھا۔ ہر چند سلطان ارسلان نے سلطان سنجر سے بہرام شاہ کی بابت شکایت کی واپس بھیجنے کی تاکید بھی کی سلطان سنجر نے ایک نہ سنی بلکہ الٹا بہرام شاہ کی ایماء پر تقرر کر کے غزنی پر چڑھائی کر دی۔ ارسلان شاہ کے ہوش و حواس اس خبر کے سننے سے جاتے رہے۔ سلطان محمد سے سلطان سنجر کی فوج کشی کی شکایت کی اور اس کو اس فعل سے باز رکھنے کے لئے لکھا مگر کچھ سود مند نہ ہوا پھر اپنی ماں مہد عراق کو سلطان سنجر کی خدمت میں بہت سے تحائف اور ہدایا دے کر سفارش کی غرض سے بھیجا۔ چونکہ مہد عراق ارسلان شاہ کی زیادتی اور بھائیوں کے قید و بند سے خود ناراض و شاکی تھی اس وجہ سے اس نے سفارش کی بجائے غزنی پر حملہ کرنے کی تحریک کی۔ تیس ہزار سواروں اور چھیاسٹھ زنجیر فیل سے ارسلان شاہ مقابلہ پر آیا۔ پیادوں کا کوئی شمار نہ تھا۔ غزنی

سے تخت کی [illegible] کے قتل پر [illegible] ہوئی۔ [illegible] آپس کی [illegible] ارسلان شاہ شکست کھا کر ہندوستان کی جانب بھاگا۔ سلطان سنجر فتح یابی کا جھنڈا لئے ہوئے غزنی میں داخل ہوا جہاں اس نے [illegible] قیام کیا۔ اس کے بعد بہرام شاہ کو غزنی کے تخت حکومت پر بٹھا کر خراسان کی جانب واپس ہوا۔ کچھ مدت کے بعد پھر ارسلان شاہ نے ہندوستان کی فوجیں فراہم کر کے غزنی پر حملہ کیا۔ بہرام شاہ مقابلہ نہ کر سکا اور قلعہ بامیان میں پناہ گزیں ہو گیا۔ سلطان سنجر اس کی حمایت کو فوجیں مرتب کر کے آ پہنچا۔ ارسلان شاہ افغانستان کی طرف بھاگا۔ سلطان سنجر نے تعاقب کیا۔ گرفتار کر کے بہرام شاہ کے سپرد کر دیا۔ بہرام شاہ نے قتل کرا دیا۔ ستائیس سال کی عمر پائی، تین سال حکومت کی۔

ارسلان شاہ کے گرفتار ہونے اور مارے جانے کے بعد بہرام شاہ کی حکومت مستقل ہو گئی۔ کسی قسم کی مزاحمت اور خطرہ کے بغیر حکومت کرنے لگا۔ اس کے عہد حکومت میں [illegible] فارسی [illegible] شیخ نظامی نے مخزن الاسرار اس کے نام نامی سے معنون کی۔ نہایت ذی علم [illegible] باحشمت بادشاہ، رعایا پرور، صاحب علم [illegible] کے مطابق [illegible] کرتا تھا۔

بہرام شاہ نے [illegible] قطب الدین [illegible] کی طرف سے بعض [illegible] ارسلان شاہ کے [illegible] بہرام شاہ [illegible] قطب الدین محمد غوری کو [illegible] بہرام شاہ کی [illegible] فوجیں مرتب کر کے غزنی سے [illegible] کے ساتھ مقابلہ پر [illegible] ہندوستان سے [illegible] جب ایک میدان میں صف آرائی ہوئی [illegible] بہرام شاہ نے شکست [illegible] ہندوستان کی جانب [illegible] بہرام شاہ کی غزنی کی حکومت کے زمانے میں قطب الدین [illegible] سیف الدین [illegible] کا انتقام لینے کے لئے غزنی پر چڑھائی [illegible] بہرام شاہ [illegible] ہندوستان کی جانب [illegible] غزنی اور ہندوستان کے درمیان [illegible] سیف الدین غزنی میں داخل ہو کر تخت پر بیٹھا [illegible] چند [illegible] علاءالدین [illegible] حکومت [illegible] جب سردی کا موسم [illegible] غزنی [illegible] بہرام شاہ نے [illegible] غزنی [illegible] بہرام شاہ کے ساتھ [illegible] سیف الدین [illegible] سیف الدین [illegible] گرفتار کر کے بہرام شاہ [illegible] سیف الدین [illegible] بیل پر سوار کر کے [illegible] غزنی [illegible] بہت [illegible] مارا گیا اور [illegible] غور میں [illegible] کے پاس پہنچی [illegible] بھائی کا انتقام لینے کے لئے غزنی کی طرف [illegible] بہرام شاہ [illegible] میں وفات پائی۔ پینتیس سال حکومت کی۔

بہرام شاہ کی وفات کے بعد اس کا بیٹا خسرو شاہ تخت نشین ہوا۔ [illegible] علاءالدین غوری کی فوج [illegible] پہنچی۔ خسرو شاہ [illegible] لاہور کی طرف بھاگا۔ علاءالدین غوری نے غزنی میں داخل ہو کر [illegible]

[illegible] جہاں سوز کے لقب سے ملقب ہوا۔

[illegible] علاء الدین [illegible] سلطان [illegible] کا انتقال ہو گیا۔

[illegible] تخت حکومت پر متمکن ہوا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شجرہ ملوک بنو سبکتگین مرتبہ مترجم

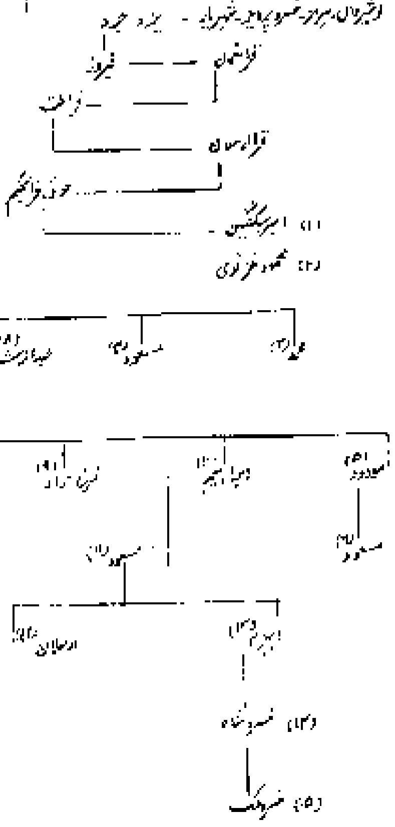
نوشیرواں بن ہرمز بن خسرو پرویز بن شہریار - یزدجرد
نوشیرواں
فیروز
قزل ارسلان
قرا ارسلان
جوق قرا بجکم
(۱) امیر سبکتگین
(۲) محمود غزنوی
محمد (۳)
مسعود (۴)
(۸) عبدالرشید
مودود (۵)
(۱۰) ابراہیم
(۹) فرخ زاد
(۷) علی
مسعود (۶)
مسعود (۱۱)
(۱۳) بہرام
(۱۲) ارسلان
(۱۴) خسرو شاہ
(۱۵) خسرو ملک

باب: ۱۲

امارت کاشغر و ترکستان ترک حکمران

ستوق قراخانی: یہ ترکستان کے حکمران تھے۔ ان کے ابتدائے حکمرانی کے اسباب و اوقات معلوم نہیں ہو سکے۔ وہ بنی سامان کے ماتحت تھے۔ ان میں سب سے پہلے جس نے اسلام ظاہر کیا [illegible] چنانچہ [illegible] سب سے پہلے [illegible] ترکستان [illegible] کے بعد [illegible] کے قبضہ اقتدار میں [illegible] ترکستان [illegible] کاشغر [illegible] اور [illegible] شہر واقع تھے جس کے حکمران بھی ترک تھے [illegible] مغرب کی جانب ماوراء النہر کے صوبے تھے جن کی [illegible] حکومت [illegible] سامان [illegible] حکومت تھا۔

بغرا خان: [illegible] ترکستان [illegible] اسلام میں داخل ہونے کے بعد اپنے مقبوضات پر حکمرانی کرتا رہا اور [illegible] سے ملوک سامانیہ کے ساتھ رقابت پیدا ہوئی [illegible] ایک دوسرے پر فوقیت [illegible] منصور [illegible] سامانی [illegible] کے درمیان [illegible] تھیں [illegible] بغرا خان [illegible] ترکستان سے [illegible] کا سلسلہ پیدا [illegible] بغرا خان نے [illegible] کے مقبوضات پر [illegible] کیا گیا۔ [illegible] سامانی نے ان [illegible] تمام [illegible] بغرا خان [illegible] آیا [illegible] بغرا خان نے [illegible] بخارا [illegible] آپ [illegible] بغرا خان واپس [illegible] میں انتقال کر گیا۔

ایلک خان سلیمان: بغرا خان [illegible] ترکستان کی [illegible] ایک [illegible] ۳۸۲ھ [illegible] بغرا خان [illegible] علما و فضلا [illegible] بغرا خان کے مرنے [illegible] ایلک خان سلیمان [illegible] کا لقب اختیار کیا۔ ترکستان اور اس کے صوبوں پر [illegible] بغرا خان [illegible]

بغاوت کو [illegible] یہ وقت تھا جب سپہ سالار سبکتگین [illegible] بلخ [illegible] خراسان سے [illegible] کے بعد ۳۸۹ھ میں [illegible] سبکتگین کا انتقال [illegible] سامانی [illegible] کے بکتوزون نے فائق سے سازش کر کے امیر منصور [illegible] ۳۸۹ھ میں [illegible] آنکھوں میں سلائیاں [illegible] ان واقعات کو ہم تفصیل کے ساتھ سلطان محمود کے حالات میں لکھ آئے ہیں۔

بکتوزون اور فائق نے [illegible] لیکن [illegible] ہوا [illegible] عبدالملک کی حمایت [illegible] بخارا کی طرف قدم بڑھایا [illegible] ایلک خان نے [illegible] اور [illegible] فائق [illegible] ۳۸۹ھ میں بخارا [illegible] قبضہ کر لیا اور [illegible] عبدالملک کو گرفتار کر کے قید کر دیا۔ [illegible] عبدالملک کے [illegible] بھائی [illegible] اسمٰعیل [illegible] سے [illegible] سامانی [illegible] باقی ہے۔ والبقاء للہ تعالیٰ۔

ایلک خان بخارا میں: ہم اوپر لکھ آئے ہیں کہ اسمٰعیل سامانی قید سے بھاگ کر خوارزم چلا گیا تھا۔ یہاں اس کے [illegible] جمع ہو گئے [illegible] سلطنت کی ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ "المنتصر" کا [illegible] المنتصر نے اپنے سپہ سالاروں میں سے ایک سپہ سالار [illegible] قبضہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ ایلک خان کی [illegible] بخارا میں ایلک خان کی طرف سے جعفر تگین [illegible] شکست [illegible] سمرقند [illegible] امیر اسمٰعیل کے پاس آ [illegible] اپنے بھائی جعفر تگین کی شکست سے [illegible] پر آیا۔ دونوں فریقوں نے [illegible] سمرقند میں ۳۹۳ھ میں [illegible] اسمٰعیل کے ہاتھ [illegible] ایلک خان کو شکست ہوئی اس نے [illegible] سپہ سالار [illegible] امیر اسمٰعیل [illegible] رکاب میں [illegible] اپنے شہروں کی طرف [illegible] امیر اسمٰعیل [illegible] جان [illegible] محمود [illegible] کی خدمت میں حاضر [illegible] اسمٰعیل کی [illegible] ایلک خان [illegible] دونوں فریقوں نے [illegible] معرکے میں امیر اسمٰعیل کو شکست ہوئی [illegible] جان [illegible] طرف [illegible] سلطان محمود نے [illegible] کے تعاقب میں [illegible] عرب کے ایک قبیلے میں [illegible] اس قبیلہ [illegible] اسمٰعیل کے مارے جانے سے [illegible] حکومت پر ایلک خان [illegible] اپنے بھائی [illegible]

ایلک خان و سلطان محمود: آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ قبضہ بخارا کے بعد ایلک خان اور سلطان محمود میں باہم تعلقات

پیدا ہو گئے لیکن زیادہ زمانہ نہ گزرنے پایا تھا کہ لگانے بجھانے والوں نے ایلک خان اور سلطان محمود میں اختلاف پیدا کر دیا۔ جس وقت سلطان محمود نے ملتان پر جہاد کے لئے فوج کشی کی ایلک خان کو خراسان پر حملہ کرنے کا موقع مل گیا اپنے بھائی شباشی تکین کو جو اس کے لشکر کا سپہ سالار تھا چند سرداران لشکر کے ساتھ بلخ کی جانب روانہ کیا۔ ارسلان حاجب سلطان محمود کی طرف سے ہرات کی گورنری پر تھا اس نے شباشی تکین کی خبر سن کر ہرات چھوڑ دیا شباشی تکین نے ہرات پر قبضہ کر کے نیشاپور کی طرف قدم بڑھایا۔ سلطان محمود کو ان واقعات کی اطلاع ہوئی۔ غضب ناک ہو کر ہندوستان سے واپس ہوا اپنے رکاب کی فوج کو انعامات دے کر آرام کرنے کی غرض سے رخصت کیا اور خلجیہ ترکمانوں سے لشکر مرتب کر کے بلخ کا قصد کیا۔ بلخ میں اسی وقت ایلک خان کی جانب سے جعفر تکین حکومت کر رہا تھا۔ جعفر تکین مقابلہ نہ کر سکا بلخ چھوڑ کر ترمذ کی طرف بھاگا۔ سلطان محمود نے دوسرا لشکر شباشی تکین کی سرکوبی کی طرف روانہ کیا شباشی تکین بھی ہرات چھوڑ کر مرو کی طرف بھاگا اور دریا عبور کرنے کا قصد کیا۔ ترکمانوں کی فوج نے حملہ کر کے عبور کرنے سے روک دیا تب شباشی تکین مجبور ہو کر ابی ورد کی طرف بھاگا۔ شاہی لشکر تعاقب میں تھا ابی ورد کو بھی چھوڑ کر کسی مقام کو محفوظ نہ سمجھ کر خراسان کی طرف پریشان حالت میں بھاگا۔ ادھر سلطان محمود تھا اس نے نہایت سختی سے حملہ کیا۔ شباشی تکین جرجان کے راستے پر تھے بہت بڑی طرح سے شکست اٹھائی۔ اس کا بھائی چند سرداروں کے ساتھ گرفتار کر لیا گیا شباشی تکین نے بہ ہزار دقت دریا عبور کر کے اپنے بھائی ایلک خان کے پاس جا کر دم لیا۔ عساکر شاہی نے اس کے تمام ہمراہیوں کو خراسان سے مار بھگا کر جلا وطن کر دیا۔

ایلک خان نے اس شکست کے بعد قدر خان بن بغرا خان بادشاہ ختن سے امداد کی درخواست کی چنانچہ قدر خان ترکوں اور ماوراء النہر والوں کا لشکر مرتب کر کے ایلک خان کی کمک پر آیا بلخ سے چار کوس کے فاصلہ پر مورچہ قائم کیا۔ سلطان محمود کو اس کی اطلاع ہوئی فوجیں لے کر ایلک خان کے مقابلہ پر آ پہنچا ایک نہایت سخت خونریز جنگ ہوئی دوسرے دن اس سے زیادہ سختی سے لڑائی کا بازار گرم ہوا دونوں حریف نہایت استقلال کے ساتھ لڑ رہے تھے کہ سلطان محمود نے ہاتھیوں کو ایلک خان کے قلب لشکر کی طرف بڑھانے کا حکم دیا اور کالی کالی پہاڑیوں کا حرکت کرنا تھا کہ ایلک خان کی فوج میں بھگدڑ مچ گئی۔ لشکر کی ترتیب جاتی رہی نہایت بے سروسامانی سے بھاگ نکلا۔ سلطان محمود کی فوج نے تعاقب کیا۔ نوبت بے دردی سے قتل و قید کرنا شروع کیا اور ایلک خان دریا عبور کر گیا اور سلطان محمود کی فوج فتح مندی کا جھنڈا لئے ہوئے واپس ہوئی یہ واقعہ ۳۹۸ھ کا ہے۔

طغان خان: ۴۰۳ھ میں ایلک خان نے وفات پائی طغان خان اس کا بھائی حکمران ہوا۔ طغان خان اور سلطان محمود میں پہلے سے تعلقات تھے اسے اپنے بھائی کے افعال و حرکات پسند نہ تھے اکثر کہا کرتا تھا کہ سلطان محمود سے لڑنا بے سود ہے۔ چنانچہ جس وقت اس نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی از سر نو تعلقات پیدا کئے خراسان اور ماوراء النہر سے فتنہ و فساد ختم ہو گیا اور تمام شہروں میں امن و امان قائم ہو گیا۔

طغان خان کے زمانہ حکومت میں چین و تبت کے کفار نے تین لاکھ کی جمعیت سے مسلمانوں کے شہروں پر چڑھائی کی مسلمانوں کو اس سے خطرہ پیدا ہوا۔ طغان خان نے ان لوگوں کو تسلی دی اور فوجیں آراستہ کر کے مقابلہ پر آیا۔ اس کی فوج میں مسلمان کثرت سے تھے مسلمانوں کے علاوہ خال خال اور دوسری قومیں بھی تھیں۔ بہت بڑی لڑائی ہوئی بالآخر ترکی کفار کو شکست

[illegible] لوٹ گئے۔

اس کے بعد [illegible] نے انتقال کیا۔ [illegible]

ارسلان خاں [illegible] سلطان محمود [illegible]

[illegible] سلطان محمود [illegible]

قدر خاں [illegible] ارسلان خاں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] خاں کا خاتمہ [illegible]

[illegible] [illegible]

طمغاج خاں [illegible]

[illegible]

[illegible] کا بلخ پر قبضہ [illegible]

الپ ارسلان جرجان کی طرف گیا ہوا تھا میدان خالی پا کر بلخ پر چڑھ آیا۔ اہل بلخ مدافعت نہ کر سکے۔ التگین نے بلخ پر قبضہ کر کے ترمذ کی جانب کوچ کیا۔ جوں ہی التگین واپس ہوا اہالیان بلخ نے ہنگامہ کر کے التگین کے نائب کو مار ڈالا اور اس کے ہمراہیوں کو بھی تہ تیغ کیا۔ التگین اس سے مطلع ہو کر لوٹ پڑا شہر میں آگ لگا دینے کا حکم دے دیا لیکن کسی سفارش سے قصور معاف کیا۔ سوداگروں اور رئیسوں سے تاوان وصول کیا۔ جب ان واقعات کی اطلاع ایاز بن الپ ارسلان کو ہوئی تو وہ ۴۶۵ھ کے نصف میں جرجان سے عجلت کی حالت میں ترمذ کی جانب بڑھا۔ التگین مقابلہ پر آیا سخت خونریز جنگ کے بعد ایاز کو شکست ہوئی۔ بہت سے دریا میں ڈوب کر مر گئے۔

سلطان ملک شاہ کا ترمذ پر قبضہ: اس کے بعد سلطان ملک شاہ کی حکومت مستقل طور سے قائم ہو گئی ۴۶۶ھ میں ترمذ کے واپس لینے کے ارادے سے روانہ ہوا۔ چاروں طرف سے محاصرہ کر کے لڑائی چھیڑ دی۔ خندق کو پاٹ کر شہر پناہ کے دروازے تک پہنچ گیا۔ اہل شہر نے اطاعت قبول کی اور دروازے کھول دیے۔ التگین کا بھائی قلعہ بند ہو گیا۔ جب اس نے اپنی جانبری کی صورت نہ دیکھی تو امان کی درخواست کی۔ سلطان ملک شاہ نے امان دی اور اسے ترمذ کی حکومت پر بحال رکھا۔

فتح سمرقند: ترمذ سے فارغ ہو کر سمرقند کی جانب قدم بڑھایا۔ التگین سلطان کی خبر سے مطلع ہو کر سمرقند چھوڑ دیا۔ اپنے بھائی کے ذریعے سے صلح کا پیام بھیجا۔ چنانچہ ملک شاہ نے مصالحت کر لی۔ اپنی طرف سے سمرقند کی حکومت مرحمت فرما کر خراسان کی جانب واپس ہوا۔

احمد خان بن خضر خان کا قتل: ابن اثیر لکھتا ہے کہ اس کے بعد شمس الدولہ نے انتقال کیا۔ اس کے بعد خضر خان حکمران ہوا پھر خضر خان بھی مر گیا تو اس کا بیٹا احمد خان حکومت کی کرسی پر متمکن ہوا۔ یہی احمد خان ہے جسے سلطان ملک شاہ نے زمانہ فتح سمرقند میں گرفتار کر کے سمرقند میں قید کر رکھا تھا اور دیلمیوں کے ایک گروہ کو اس کی حفاظت پر مامور کیا تھا۔ احمد نے ان دیلمیوں سے بے دینی اور الحاد بھی سیکھی جب اسے مسند حکومت ملی تو اپنے الحاد کا اعلانیہ اظہار کر دیا۔ لشکریوں نے اس کے قتل پر کمر باندھ لی اس کے نائب کو جو قلعہ کاشان میں تھا بلا لیا اور اس کی ماتحتی میں احمد خان کا محاصرہ کر کے گرفتار کر لیا پھر زنجیر بستہ سمرقند میں لائے اور قاضی شہر کے حوالے کر دیا۔ قاضی شہر نے اظہار کے بعد بے دینی اور الحاد کے جرم میں قتل کا حکم دیا۔

طغان خان بن قراخان: احمد خان کے مارے جانے کے بعد اس کا چچا زاد بھائی مسعود خان حکمران بنایا گیا۔ طغان خان بن قراخان والی طراز نے اس پر چڑھائی کی اور اثنائے جنگ میں گرفتار کر کے مار ڈالا گیا۔ طغان خان نے حکومت و سلطنت پر قبضہ کر لیا۔ سمرقند کی حکومت پر ابو المعالی محمد بن زید علوی کو مامور کیا۔ تین سال تک محمد نے نائب السلطنت کی حیثیت سے حکومت کی پھر خود مختاری کی ہوا دماغ میں سما گئی۔ بغاوت کا جھنڈا بلند کر دیا۔ طغان خان کو اس کی خبر لگی تو فوج لے کر چڑھ آیا چاروں طرف سے محاصرہ کر لیا بالآخر محمد کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد طغان خان نے ترمذ کی طرف قدم بڑھایا سلطان سنجر نے مقابلہ کیا۔ میدان سنجر کے ہاتھ رہا طغان اثنائے جنگ میں مارا گیا۔

سلطان احمد اور عمر خان: عمر خان کو سمرقند کی حکومت ملی چند دنوں حکومت کر کے خوارزم کی طرف بھاگ گیا سلطان سنجر نے اسے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا اور محمد خان سمرقند کی حکومت پر اور محمد تگین بخارا کی حکومت پر مامور کیا گیا۔ علامہ ابن اثیر نے

کاشغر و ترکستان کی حکومت کے تذکرے میں لکھا ہے کہ یہ ممالک پہلے ارسلان خان بن یوسف قدر خان کے قبضہ اقتدار میں تھے جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے اس کے بعد محمد بغرا خان والی طراز و شاش نے قبضہ کر لیا ایک برس تین مہینے حکمرانی کرکے مر گیا اس کے بعد طغرل قرا خان بن یوسف قدر خان حکمران ہوا اس نے [illegible] پر بھی قبضہ کر لیا اور [illegible] حکومت کی پھر جب اس نے انتقال کیا تو اس کا بیٹا طغرل تگین دو مہینے تک حکمران رہا پھر ہارون بغرا خان ابن طمغاج خان برادر یوسف قدر خان قابض ہو گیا اس نے ختن اور [illegible] کو [illegible] کر لیا تیس سال حکومت کی ۴۹۶ھ میں وفات پائی۔ احمد بن ارسلان خان حکومت کی کرسی پر متمکن ہوا خلیفہ مستظہر باللہ نے خلعت عنایت فرمائی اور نور الدولہ کا لقب دیا۔

قدر خان ابن اثیر نے لکھا ہے کہ ۴۹۵ھ میں جب کہ سلطان سنجر اپنے بھائی سلطان محمد سے [illegible] اتفاقاً بغداد کی جانب روانہ ہوا تو قدر خان جبرئیل بن عمر خان والی سمرقند کو خراسان پر قبضہ کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ سلطان برکیاروق اور اس کے بھائی محمد میں مخاصمت پیدا ہو گئی تھی [illegible] ترمذ جس کا نام کندغدی تھا قدر خان کا ملازم [illegible] موقع پر قدر خان کو [illegible] میدان خالی ہے ان شہروں پر قبضہ کر لیجئے چنانچہ قدر خان نے ایک لاکھ فوج مرتب کر کے سنجر کی جانب کوچ کیا۔ سلطان سنجر کو اس کی اطلاع ہوئی [illegible] مقابلہ پر [illegible] جس وقت دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا کندغدی سلطان سنجر کی فوج سے نکل کر قدر خان کے پاس چلا گیا قدر خان نے اسے تھوڑی سی فوج دے کر ترمذ کی طرف بڑھنے کا حکم دیا چنانچہ کندغدی نے ترمذ پہنچ کر قبضہ کر لیا۔

قدر خان کی گرفتاری و قتل اس کے بعد سلطان سنجر تک یہ خبر پہنچی کہ قدر خان بلخ کے قریب پہنچ گیا ہے اور تین سو سواروں کے ساتھ شکار [illegible] ہے۔ سلطان سنجر نے ایک فوج امیر بزغش کی قیادت میں ان دونوں کی گرفتاری کے لئے روانہ کی۔ چنانچہ امیر بزغش نے ان دونوں کو شکست دے کر گرفتار کر لیا اور [illegible] سلطان سنجر کے دربار میں حاضر کر دیے۔ بعض مورخوں کا بیان ہے کہ قدر خان اور سلطان سنجر میں معرکہ آرائی ہوئی تھی اور سلطان سنجر نے شکست دے کر اسے گرفتار اور قتل کیا تھا اس کے بعد ترمذ کی طرف گیا [illegible] کندغدی نے امن کی درخواست کی سلطان سنجر نے اسے امن دیا اور وہ امن حاصل کر کے غزنی چلا گیا۔ محمد ارسلان خان بن سلیمان بن داؤد بغرا خان ان دنوں مرو میں تھا سنجر نے اسے مرو سے طلب کر کے سمرقند کی حکومت پر مامور کیا محمد ارسلان خان [illegible] کی نسل سے تھا [illegible] اس کی ماں سلطان سنجر کی بہن تھی ۱ .... اپنے [illegible] کے ملک سے نکل کر مرو چلا گیا اور وہیں قیام پذیر رہا۔

امیر تیمور جب قدر خان مارا گیا تو سلطان سنجر نے اسے اس کا ملک دے کر حکومت عطا کی اور ایک بڑی فوج کے ساتھ اسے روانہ کیا چونکہ اس نے ان علاقوں پر [illegible] استقلال کے ساتھ حکمرانی کرنے لگا کچھ عرصہ بعد امرائے ترک میں سے ایک [illegible] نے بغاوت کا جھنڈا بلند کیا [illegible] محمد خان نے سلطان سنجر سے امداد کی درخواست کی۔ سلطان سنجر نے ایک فوج اس کی کمک پر بھیجی چنانچہ [illegible] سے [illegible] کا محاصرہ [illegible] سلطان سنجر کی فوج واپس اپنی خدمت پر لوٹ گئی۔

---

۱ اصل کتاب میں یہ جگہ خالی ہے۔

محمد خان کی بغاوت کچھ عرصہ بعد سلطان سنجر کے خلاف [illegible]

[illegible]

ستوق بغرا خاں کا قبولِ اسلام کا واقعہ [illegible] بغرا خاں [illegible] اسلام کے قریب [illegible] ماوراء النہر [illegible] سامانیوں کے [illegible] اقتدار میں تھے [illegible] تھے [illegible] کی نسل سے تھے [illegible] ستوق بغرا خاں [illegible] اسلام میں داخل ہوا۔ ستوق بغرا خاں کے اسلام لانے کا قصہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے ایک شب خواب میں دیکھا [illegible] عربی میں [illegible] کہ اسلام قبول کر لے تاکہ دنیا و آخرت میں سلامت رہے [illegible] اس خواب کی تعبیر [illegible] اسلام قبول کر لیا۔ جب اس نے [illegible] اس کا بیٹا [illegible] حکومت [illegible] حکومت کی بنیاد مستحکم ہوئی۔

قدر خاں کا خروج ۔ ۴۹۵ھ میں قدر خاں نے [illegible] ترکوں کی مدد [illegible] سلطان [illegible] سلطنت [illegible] قدر خاں [illegible] سلطنت [illegible] کے بعد [illegible] ارسلان خاں [illegible] بغاوت [illegible] گئے۔

ارسلان خاں کی گرفتاری ارسلان خاں نے سلطان سنجر سے امداد کی درخواست کی۔ [illegible] سلطان سنجر [illegible] حاضر [illegible] سلطان سنجر [illegible] ارسلان خاں [illegible] گرفتار کر لیا [illegible] سلطان سنجر [illegible] اس نے وفات پائی۔

حسین تگین بعض مؤرخین نے لکھا ہے [illegible] سلطان سنجر [illegible] حسین تگین [illegible] حکومت [illegible] سلطان سنجر نے اس کی جگہ محمود خاں بن ارسلان خاں کو (جو اس کی بیوی کا بھائی تھا) سلطنت دے دی۔

شاہ [illegible] کی وفات [illegible] شاہ [illegible] [illegible] سلطان سنجر [illegible] [illegible] [illegible] حکومت [illegible]

[illegible] ساتھ ان ممالک میں ضم ہو گئے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کا کردار [illegible]

[illegible] خان اور [illegible]

باب : ۱۳

سلاطین غور

بنی حسین: غزنوی حکومت امیر سبکتگین میں بنی حسین امرائے غور بطور سبکتگین کی طرف سے حکومت کرتے تھے۔ [illegible] اور شان و شوکت والے تھے آخری دور حکومت میں سبکتگین میں بنی حسین کے چار امیروں کے نام ملتے ہیں اور انہی کے زمانے سے غوریوں کی حکومت و سلطنت منظم اور مستقل ہوئی۔ محمد غوری حسین شاہ اور سام یہ چاروں حسین کی اولاد ہیں۔ محمد شاہ حسین کو نسب کسی طرف منسوب نہیں کر سکا۔

محمد بن حسین کا قتل: جن دنوں بہرام شاہ اور ان کے بھائی ارسلان شاہ میں خانہ جنگی شروع ہوئی۔ محمد بن حسین ارسلان شاہ سے مل گیا۔ بہرام شاہ کو اس بات سے رنجش پیدا ہوا۔ جب ارسلان شاہ کا زمانہ حکومت ختم ہو گیا اور بہرام شاہ غزنی کا حکمران ہوا تو محمد بن حسین اپنے ہمراہیوں کے ساتھ ۵۴۳ھ میں ملاقات کے ارادے سے آیا بہرام شاہ نے ظاہر کیا محمد بن حسین کو قتل کرنے کی غرض سے غزنی آنا [illegible] ہے گرفتار کر کے قتل کروا ڈالا۔ اس سے غوریوں کو غصہ پیدا ہوا۔ غزنی پر غوریوں کی فوج کشی کا یہی باعث و محرک ہوا تھا۔

غزنی پر فوج کشی: محمد کے قتل ہونے کے بعد ان کے بھائی حسین شاہ بن حسین نے حیات عمرانی زیب بدن کی پھر غور میں یہ ہم بکھیڑا ہو گیا تب اس کا بھائی (سیف الدین سام غوری) حکومت کی کرسی پر بیٹھا وہ اپنے بھائی محمد کے خون کا بدلہ لینے کے لئے غزنی پر فوج کشی کی بات تیار ہو گیا ہے۔

بہرام شاہ مقابلہ نہ کر سکا غزنی کو خیر باد کہہ کر ہندوستان چلا گیا۔ سیف الدین غوری نے غزنی پر قبضہ مکمل کر لیا۔ کچھ عرصہ بعد بہرام شاہ ہندوستان سے لشکر فراہم کر کے غزنی کو سیف الدین غوری کے قبضہ سے نکالنے کی غرض سے واپس ہوا۔ مقدمۃ الجیش پر علاء الدین حسین امیر ہند اور ایرانی بن علوی تھے۔ سیف الدین غوری بھی لشکر آراستہ کر کے مقابلہ پر آیا۔ غزنی جو اس کی رکاب میں تھا مقابلے کے وقت اپنے پرانے محسن بہرام شاہ سے مل گیا۔ جس سے سیف الدین غوری کو شکست ہوئی غوری لشکریوں نے گرفتار کر کے بہرام شاہ کے حوالے کر دیا۔ محرم ۵۴۴ھ میں بہرام شاہ فتحیابی کا جھنڈا لئے ہوئے غزنی میں داخل ہوا اور سیف الدین غوری کو تشہیر کرا کے غزنی کی شہر پناہ کے دروازے پر سولی دے دی۔

۱۔ سلطان محمد جن قطب الدین محمد کے نام سے مشہور ہے [illegible] سیف الدین سوری کی [illegible] تاریخ فرشتہ۔

علاء الدین کا ہرات و بلخ پر قبضہ: سیف الدین غوری کے قتل کے بعد بالآخر غور کی حکومت پر اس کا بھائی حسین شاہ ملقب بہ علاء الدین قابض ہوا۔ اس نے غور کی تمام پہاڑیوں اور شہر فیروز کوہ پر قبضہ کر لیا۔ فیروز کوہ غور اور ہندوستان کے درمیان میں واقع تھا جس کی وسعت و آبادی خراسان کے قریب قریب تھی۔ علاء الدین نے نہایت استقلال و استحکام کے بعد حکومت کی خراسان پر قبضہ کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ اہل ہرات کی خواہش پر ہرات کا قصد کیا تین مرتبہ کے محاصرہ کے بعد امان کے ساتھ قابض ہوا۔ سلطان سنجر کے نام کا خطبہ پڑھا پھر بلخ کی جانب بڑھا۔ اس وقت سلطان سنجر کی طرف سے امیر قماج بلخ کی گورنری پر مامور تھا۔ مقابلہ کے وقت اہل بلخ نے دھوکا دیا جس سے امیر قماج کے پاؤں اکھڑ گئے۔ علاء الدین نے بلخ پر قبضہ کر لیا۔ سلطان سنجر کو ان واقعات کی اطلاع ہوئی تو فوجیں لے کر علاء الدین کے مقابلہ پر آیا۔ ایک دوسرے سے لڑ گئے۔ بالآخر سلطان سنجر کو فتح نصیب ہوئی علاء الدین گرفتار کر لیا گیا۔ چند روز بعد سلطان سنجر نے خلعت دے کر پھر فیروز کوہ کی حکومت عطا کی۔

غزنی پر قبضہ: اس کے بعد ۵۴۳ھ میں علاء الدین نے غزنی پر حملہ کیا بہرام شاہ میں مقابلہ کی قوت نہ تھی غزنی چھوڑ دی۔ علاء الدین نے غزنی پر قبضہ حاصل کر کے اپنے بھائی سیف الدین کو حکومت غزنی پر مامور کر کے فیروز کوہ کی جانب واپس ہوا۔ جس وقت موسم سرما آ گیا اور برفباری کی وجہ سے فیروز کوہ اور غزنی کا راستہ بند ہو گیا۔ اہل غزنی نے بہرام شاہ سے خط و کتابت کر کے اسے بلایا چنانچہ بہرام شاہ ہندوستان سے فوجیں لے کر غزنی کے قریب پہنچا۔ اہل غزنی نے سیف الدین کو گرفتار کر کے بہرام شاہ کے حوالے کر دیا۔ بہرام شاہ نے غزنی پر قبضہ کر کے سیف الدین کو قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد علاء الدین نے بغرض انتقام غزنی پر چڑھائی کی اور بزور تیغ فتح کر کے غزنی کو تاخت و تاراج کیا سارے شہر کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا جس کے باعث اسی نام سے پکارا گیا۔

علاء الدین اور شہاب الدین میں مناقشہ: الغرض جس وقت علاء الدین کی حکومت و سلطنت کو استحکام حاصل ہو گیا تو اپنے مقبوضہ اور مفتوحہ ممالک کے انتظام کی جانب متوجہ ہوا۔ اپنے بھتیجوں غیاث الدین اور شہاب الدین پسران سام بن حسین کو مامور کیا۔ ان دونوں نے نہایت خوبی سے اپنے مقبوضہ ملک کا انتظام کیا۔ رعایا کے حقوق کی پوری طرح نگہداشت کی جس سے عام طور سے لوگوں کے دل ان کی جانب مائل ہو گئے۔ لگانے بجھانے والوں نے ان کے چچا علاء الدین سے لگا بجھا شروع کیا اور موقع پا کر کہہ دیا کہ شہاب الدین اور غیاث الدین حکومت و سلطنت کے دعویدار ہیں اور آپ پر حملہ کی تیاری کر رہے ہیں۔ علاء الدین نے غیاث الدین اور شہاب الدین کو بلا بھیجا۔ لیکن یہ دونوں نہ آئے۔ علاء الدین کو شبہ یقین کی حد تک پہنچ گیا۔ فوجیں مرتب کر کے دونوں کی گرفتاری کے لئے نکل پڑا۔ اتفاق یہ کہ علاء الدین کی فوج کو شکست ہو گئی اور غیاث الدین اور شہاب الدین نے اعلانیہ اپنے چچا کی مخالفت کا اظہار کر کے اس کا نام خطبہ سے موقوف کر دیا۔

علاء الدین اور شہاب الدین میں مصالحت: علاء الدین کو اس سے سخت صدمہ پہنچا اور دوبارہ فوجیں مرتب کر کے حملہ آور ہو کر غیاث الدین اور شہاب الدین پر فوج کشی کی۔ نہایت خونریز جنگ ہوئی۔ بالآخر علاء الدین کی فوج میدان

سے بھاگ کر غزنی چلا گیا۔ علاء الدین نے غزنی کا محاصرہ کیا تو اس جنگ میں غیاث الدین اور شہاب الدین اپنے چچا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسے تخت حکومت پر بٹھا کر بھتیجوں کی طرف ان کی خدمت میں لگے رہے۔ علاء الدین اپنے بھتیجوں کی وفاداری اور خدمت گزاری سے نہایت خوش ہوا۔ چنانچہ غیاث الدین کے [illegible] مرنے کے وقت اس کے حق میں حکومت و سلطنت کی وصیت کر دی۔

ابوالفتح غیاث الدین: علاء الدین بادشاہ نے ۵۵۶ھ میں وفات پائی۔ ابوالفتح غیاث الدین ابن [illegible] حسین دارالحکومت فیروز کوہ میں اپنے چچا علاء الدین کی وصیت کے مطابق تخت حکومت پر متمکن ہوا۔ علاء الدین کی موت سے حکومت غزنی [illegible] کو موقع مل گیا [illegible] اور غزنی کو [illegible] حکومت سے چھین لیا۔ غیاث الدین کے قبضہ میں دارالحکومت فیروز کوہ اور اس کے مضافات اور اس کے بھائی شہاب الدین کی حکومت میں [illegible] باقی رہ گئے۔ چند برس کے بعد [illegible] غزنی بھی آ گیا۔

شہاب الدین کا غزنی پر قبضہ: ابوالفتح غیاث الدین کی حکومت کو ہر طرف سے استحکام ہوا تو [illegible] نے غزنی پر چڑھائی کر دی۔ خراسانی اور غوری فوجیں [illegible] ۵۶۹ھ میں دونوں [illegible] صف آرا ہوئیں [illegible] شکست ہوئی۔ غیاث الدین نے کامیابی کے ساتھ غزنی پر قبضہ کر لیا اس کے بعد [illegible] (یہ [illegible] ہندوستان اور غزنی کے درمیان واقع ہے اس سے [illegible]) [illegible] فتح ہونے پر لاہور کی طرف قدم بڑھایا۔ خسرو شاہ آخری غزنوی بادشاہ [illegible] بہرام شاہ نے [illegible] مقابلہ کیا اور [illegible] غیاث الدین کو واپس ہونا پڑا۔ واپسی کے وقت [illegible] پہاڑی مقامات پر [illegible] ہندوستان کے پہاڑوں سے متصل [illegible] قبضہ کر لیا۔ غزنی کی حکومت پر اپنے بھائی شہاب الدین کو مقرر کر کے اپنے دارالحکومت فیروز کوہ کی جانب واپس ہوا۔

شہاب الدین کی لاہور پر فوج کشی: شہاب الدین نے غزنی فتح کرنے کے بعد [illegible] ساتھ [illegible] اور [illegible] سے پیش آیا جس سے اس کی [illegible] حکومت و سلطنت کی بنیاد مضبوط ہو گئی۔ ہندوستان کے [illegible] اور پہاڑی [illegible] کو فتح کر لیا [illegible] لاہور [illegible] میں خسرو ملک آخری غزنوی تاجدار [illegible] ۵۷۵ھ میں شہاب الدین نے خراسان اور [illegible] قرار کر کے [illegible] لاہور کا محاصرہ [illegible] کی اور [illegible] خسرو ملک [illegible] شہاب الدین نے محاصرہ [illegible] شروع کی [illegible] اور جنگ سے [illegible] خسرو ملک [illegible]

لاہور پر قبضہ: خسرو ملک نے قاضی شہر اور خطیب جامع مسجد [illegible] درخواست [illegible] شہاب الدین کی خدمت میں روانہ کیا چنانچہ شہاب الدین نے اس کی درخواست منظور کر لی اور [illegible]

تھا۔ جلد ہی عزت و احترام کے ساتھ شہاب الدین غیاث الدین کی خدمت میں رہا ہونے کے بعد غیاث الدین کا [illegible] پہنچا۔ فخر الدین مسعود کو ان کے اہل و عیال کے ساتھ [illegible] فیروز کوہ بھیج دیا۔ [illegible] شہاب الدین نے اپنے [illegible] کے ساتھ [illegible] اہل و عیال کے ساتھ فوج کے [illegible] کے ساتھ [illegible] فیروز کوہ کی جانب روانہ ہوا۔ غیاث الدین نے [illegible] اہل و عیال کے ساتھ ایک قلعہ میں قید کر دیا۔ [illegible] اس کے خاندان کی حکومت کا [illegible] ہو گیا تھا۔

ہرات پر قبضہ: جس وقت غیاث الدین کی حکومت کا جھنڈا [illegible] لہرا رہا تھا تو اپنے بھائی شہاب الدین کو جو [illegible] سلطان کے قریب [illegible] نام کے ساتھ بطور القاب بڑھائے جاتے ہیں۔ غیاث الدنیا والدین معین الاسلام قسیم امیر المومنین ساتھ ہی اپنے بھائی کو بھی "معز الدین" کا خطاب عطا کیا۔

شہاب الدین [illegible] مہم سے فارغ ہو کر اپنے بھائی غیاث الدین کی خدمت میں پہنچ گئے۔ دونوں بھائی ہرات پر قبضہ کرنے کے بارے میں متفق الرائے ہو گئے اور فوجیں مرتب کر کے ہرات کی جانب بڑھے۔ اس وقت ہرات میں سلطان سنجر کی حکومت [illegible] ترک [illegible] کے ساتھ رہتا تھا۔ غیاث الدین نے ہرات پہنچ کر محاصرہ ڈال دیا [illegible] ہرات [illegible] آسانی سے [illegible] شہر حوالے کر دیا۔ ہرات پر قبضہ کرنے کے بعد بوشنج کی طرف قدم بڑھایا۔ [illegible] بوشنج پر بھی قبضہ ہو گیا۔ بادغیس کی طرف روانہ ہوئے اور اسے بھی فتح کر لیا۔ فتوحات کے بعد غیاث الدین نے فیروز کوہ کی جانب اور شہاب الدین نے [illegible] کی طرف [illegible] روانہ ہوئے۔

شہاب الدین اور اُچ: شہاب الدین نے غزنی پہنچ کر چند سال تک [illegible] جب فتح و ظفر [illegible] حاصل کر لی تو شہاب الدین نے [illegible] ہندوستان کا رخ کیا۔ [illegible] میں غزنی سے روانہ ہو کر [illegible] کا محاصرہ کر لیا [illegible] لڑائی کا سلسلہ جاری رہا۔ شہاب الدین نے اس امر کا اندازہ کر لیا کہ جنگ سے کامیابی [illegible] وقت اور بہت [illegible] سے خط و کتابت شروع کی اور اس سے پیغام بھیجا کہ اگر تم [illegible] میرا ساتھ دو گی اور [illegible] تو [illegible] کے بعد [illegible] کر لوں گا اور [illegible] رانی نے [illegible] میں تو اس قابل نہیں [illegible] البتہ میری لڑکی حاضر ہے [illegible] شہاب الدین [illegible] منظور کر لیا [illegible] راجہ کو [illegible] کر دیا۔

فتح اُچ (سندھ): شہاب الدین نے [illegible] قلعہ پر قبضہ کر لیا تو حسب وعدہ راجہ کی لڑکی کو مسلمان کر کے اپنے نکاح میں لے لیا اور اسے اس کی ماں کے ساتھ ارکان اسلام کی تعلیم کے لئے غزنی [illegible] احترام [illegible] بھیج دیا۔ چند دن بعد رانی مر گئی اور دو برس کے بعد اس لڑکی کا بھی انتقال ہو گیا۔ فتح اُچ کے بعد شہاب الدین نے [illegible] سندھ کی جنگ [illegible] شہروں کو فتح کیا۔ ہندوستان میں اس کی [illegible] کی [illegible] جہاں

کئے، ان سے پہلے کسی مسلمان مجاہد کا گزر تک نہ ہوا تھا۔

ترائن کی پہلی جنگ [illegible] ہندوستان میں [illegible] (ریاست) کے [illegible] کا خیال پیدا ہوا [illegible] شہاب الدین کے حملوں سے [illegible] کی بابت [illegible] قلعہ [illegible] فتح کی [illegible] طرف سے [illegible] لشکر اسلام کے مقابلہ پر آئے۔ شہاب الدین [illegible] میدان جنگ میں آیا [illegible] ہوا [illegible] لشکر اسلام کو شکست ہوئی۔ راجپوتوں نے [illegible] کے ساتھ [illegible] شہاب الدین زخمی ہو کر [illegible] شہاب الدین [illegible] راجپوتوں نے [illegible] تعاقب [illegible] ہاتھ [illegible] شہاب الدین [illegible] اور [illegible] قیام [illegible] غیاث الدین نے [illegible] کی۔

شہاب الدین اور رائے پتھورا (پرتھوی راج) میں جنگ اس شکست سے شہاب الدین کو سخت صدمہ ہوا اور وہ اسی وجہ سے [illegible] کسی طرح [illegible] جائے [illegible] جب غیاث الدین کی [illegible] فوج بطور امداد آئی [illegible] ہندوستان کا قصد [illegible] ہندوستان کا قصد کیجئے [illegible] ہندوستان سے [illegible] اس مرتبہ [illegible] شہاب الدین نے جواب دیا [illegible] اجازت [illegible] راجپوتوں [illegible] حفاظت کا سامان [illegible] مقامات کی [illegible]

[illegible]

تھیں۔ کشتیاں بنائی گئی تھیں۔ شہاب الدین اس تجویز میں تھا کہ کسی طرف دریا کو عبور کرے [illegible] آیا ہے مگر موقع پر ملا تھا اور دریا عبور کرنے کا کوئی سامان میسر نہ تھا۔ ایک روز ہندو سپاہی لشکر میں آیا اور اس نے ایک پایاب مقام کا پتہ بتایا۔ شہاب الدین نے مخفی طور پر [illegible] حملہ کر دیا۔

فتح دہلی: [illegible] ملتان کے ایک گروہ نے ان کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] شب کے وقت کسی پایاب مقام سے [illegible] دوسرے کنارے [illegible] [illegible] [illegible] دریا سے [illegible] شہاب الدین بھی اپنے لشکر کے ساتھ دریا عبور کر کے راجپوتوں کی فوج پر جا [illegible] [illegible] شروع ہوئی لشکر اسلام نے چاروں طرف سے گھیر لیا۔ [illegible] کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ [illegible] [illegible] [illegible] جنگ میں مارا گیا۔ اس جنگ سے [illegible] شہاب الدین کے رعب و داب [illegible] شہاب الدین نے ان کو [illegible] [illegible] شہاب الدین نے دہلی کی حکومت پر قطب الدین ایبک کو [illegible] [illegible] ہندوستان میں پھیلا دیا [illegible] ہندوستان [illegible] [illegible] یہ تمام واقعات [illegible]ھ کے ہیں۔

قتل محمد بن علاء الدین۔ علاء الدین کے مرنے کے بعد ان کا بیٹا محمد [illegible] تخت سلطنت پر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فوجیں فراہم کرنے کا قصد کیا۔ ان دنوں ماچ ترکوں کے قبضہ میں تھا۔ ترکوں نے بھی محمد بن علاء الدین کے آنے کی خبر پا کر مدافعت کی غرض سے خروج کیا۔ ایک روز کسی جاسوس نے ترکوں کو خبر دی کہ محمد بن علاء الدین چند سپاہیوں اور امراء کے ساتھ سیر و شکار کو نکلا ہے۔ چنانچہ پندرہ سوار ترک بڑی تیزی سے روانہ ہوئے محمد بن علاء الدین سے میدان میں ملاقات ہوئی۔ محمد بن علاء الدین اپنے چند ہمراہیوں کے ساتھ مارا گیا۔ وہ جب ترک اپنے لشکر میں آئے [illegible] لشکر میں [illegible] کو قتل کیا اور اسی وقت لشکر کا [illegible] ساز و سامان چھوڑ کر بھاگ گیا۔ ترکوں نے ان کا سامان لوٹ لیا اور قتل و قتال کے بعد مال غنیمت لے کر چلتے بنے۔

خوارزم شاہ تکش بن ارسلان بن محمد: ہم اوپر لکھ چکے ہیں کہ غیاث الدین اور شہاب الدین کے برادر اولوالعزم سلطان شاہ بن ارسلان خوارزمی نے ۵۸۶ھ میں خراسان کی جانب کوچ کیا تھا اور ہرات، بلخ اور بدخشاں پر قبضہ کر لیا تھا۔ [illegible] جب کہ سلطان شاہ ترکوں کے مقابلہ میں شکست کھا گیا [illegible] امرائے سلطنت اور علماء نے [illegible] تمام ملک میں [illegible] خوارزم بہت [illegible] تھا [illegible] سلطان شاہ [illegible] علاء الدین تکش [illegible] خوارزم [illegible] سلطان شاہ [illegible] سلطان شاہ خوارزم [illegible] ترکوں کے قبضہ سے نکال کر [illegible] ترکوں سے [illegible] سلطان شاہ کو [illegible] سلطان شاہ نے قراخطا سے امداد حاصل کی اور انہی ترکوں سے فوج مرتب کر کے [illegible] بھائی کی امداد کو [illegible] سے نکال کر اس پر قبضہ کر لیا۔

غیاث الدین اور سلطان شاہ: سلطان شاہ کی رہائی کے بعد خطا والوں نے [illegible] کی طرف توجہ کی اور غیاث الدین کو [illegible] ہرات، بلخ، بدخشاں اور دیگر قریب کے شہروں پر قبضہ کر لیے [illegible] غیاث الدین نے جواب دیا کہ ان شہروں کا چھوڑنا ناممکن ہے [illegible] مضمون [illegible] مناسب یہ ہے کہ [illegible] قبضہ کر لیا ہے [illegible] سلطان شاہ [illegible] فوج مرتب کر کے [illegible] بلخ کا محاصرہ کر لیا۔ مضافات بلخ میں غارت گری شروع کی۔ غیاث الدین نے [illegible] ہندوستان [illegible] خراسان کی جانب روانہ کی۔ ان دنوں ان کا بھائی شہاب الدین ہندوستان [illegible] غیاث الدین کا لشکر خراسان پہنچا۔

سلطان شاہ کی شکست: اس وقت سلطان شاہ [illegible] مرو کی جانب واپس گیا۔ غیاث الدین نے اپنے بھائی شہاب الدین کو ہندوستان سے واپس بلا بھیجا۔ چنانچہ شہاب الدین ہندوستان کی مہم سے بہت جلد فراغت حاصل کر کے واپس ہوا اور فوجیں مرتب کر کے خراسان کی طرف بڑھا۔ سلطان شاہ نے بھی فوجیں فراہم کیں اور مقابلہ پر آیا۔ سلطان شاہ اور غیاث الدین میں لڑائی شروع

دونوں مصالحت کی گفتگو ہو رہی تھی کہ سلطان شاہ نے بوشنج اور بادغیس کی [illegible] لیکن شہاب الدین [illegible] راضی نہ تھا۔ جنگ کی تیاری ہو رہی تھی اور غیاث الدین اسے خونریزی اور جنگ سے [illegible] میں سلطان شاہ کا ایلچی مصالحت کی غرض سے غیاث الدین کے دربار میں موجود تھا۔ شہاب الدین اپنے جوش کو دبا نہ سکا چنانچہ اس طرح سے کوئی صلح نہ ہوئی اور دونوں کی صلح نہ ہو سکی۔ شہاب الدین [illegible] سے [illegible] کے سامنے مجبور ہے اور جنگ پر تیار ہو گیا۔ غیاث الدین [illegible] ہو گیا۔

سلطان شاہ کی شکست سلطان شاہ [illegible] غیاث الدین اور شہاب الدین [illegible] مرو الرود کی طرف چلا۔ سلطان شاہ کی [illegible] میدان میں آ [illegible] جنگ میں شکست کھا [illegible] کے ساتھ مرو میں داخل ہوا۔ علاء الدین تکش (سلطان شاہ کا بھائی) اس شکست سے [illegible] سلطان شاہ [illegible] کی طرف روانہ ہوا۔ سلطان شاہ نے [illegible] غیاث الدین کے دربار میں [illegible] غیاث الدین نے اس کی [illegible] عزت [illegible] اور نہایت [illegible] سے اپنے [illegible] غیاث الدین کو لکھا کہ [illegible] غیاث الدین نے جواب لکھا کہ [illegible] مصالحت [illegible] علاء الدین تکش [illegible] کیا [illegible] انکاری جواب دیا۔

غیاث الدین اور علاء الدین تکش غیاث الدین نے [illegible] پر حملہ کرنے کا حکم دیا [illegible] جانے [illegible] علاء الدین تکش [illegible] سلطان شاہ اور شہاب الدین کی فوج نے [illegible] خوارزم [illegible] کی جانب [illegible] علاء الدین [illegible] شہاب الدین نے [illegible]

تسخیر [illegible] [illegible] شہاب الدین [illegible] ملتان [illegible] شہاب الدین نے [illegible]

میدان جنگ میں ہاتھیوں کی ایک قطار دیکھی۔ شہاب الدین کی فوج بھی میدان میں آ گئی لڑائی نہایت سخت شروع ہوئی۔ مقابل پر [illegible] لشکر اسلامیہ کا میمنہ میسرہ (دایاں اور بایاں بازو) شکست اٹھا کر بھاگ نکلا۔ راجپوت حملہ کرتے ہوئے قلب لشکر تک پہنچ گئے۔ ایک بھی سوار راجپوت نے شہاب الدین کی طرف ہاتھی بڑھایا۔ شہاب الدین نے نیزہ چلایا وہ پورے [illegible] چند دانت آگے سے ٹوٹ گئے۔ راجپوت نے تلوار کا وار کیا۔ شہاب الدین کے بازو میں سخت چوٹ آئی قریب تھا کہ [illegible] شہاب الدین کے ہمراہی [illegible] اپنے [illegible] کی طرح اٹھا کر لے بھاگے [illegible] راجپوتوں نے تعاقب [illegible] تک پہنچ گیا۔

معرکہ جنگ سے بچ کر نکل آنے کے بعد زخم سے اس قدر خون نکلا کہ شہاب الدین بے ہوش ہو گیا۔ پالکی میں سوار کرا کے لاہور لایا گیا۔ چند روز قیام کے بعد جب ذرا ہوش و حواس درست ہوئے تو غزنی کی طرف کوچ کیا۔ پانچ برس غزنی میں ۵۸۸ھ تک مقیم رہا۔

شہاب الدین کی امراء سے برہمی: ۵۸۸ھ میں شہاب الدین نے غزنی سے ہندوستان کی جانب لشکر کشی کا ارادہ کیا [illegible] کہ اس شکست کا [illegible] آپ ادھر چڑھ آئے ہیں۔ راجپوتوں سے بدلہ [illegible] شہاب الدین نے [illegible] سے شکست کھا کر بھاگ گئے تھے سرداران لشکر اور امراء دربار کو حاضری کی [illegible] ان کا [illegible] دیکھنا گوارا نہیں کیا تھا چنانچہ سرداران لشکر نے مشورہ کے بعد [illegible] لشکر [illegible] پشاور [illegible] سرداران [illegible] میں سے ایک بوڑھے نے حاضر ہو کر حضور کی دریافت کیا "کس طرف کا قصد ہے" شہاب الدین نے جواب دیا "مجھے سرداران لشکر اور امراء دربار پر اعتماد نہیں [illegible] میدان جنگ میں چھوڑ کر بھاگ گئے تھے [illegible] نیند نہیں آئی [illegible] جب تک راجپوتوں سے شکست کا بدلہ نہ لے لوں مجھے چین نہ آئے گا۔" بوڑھے نے عرض کیا "یہ ایک اتفاق اور تقدیر کا امر تھا جو پیش آیا۔ تمام سرداران لشکر نادم [illegible] جہاں پادشاہ کا پسینہ گرے گا وہاں وہ خون گرانے کو موجود ہیں آپ ان کی خطائیں معاف فرما دیجئے وہ ایک نمک خوار [illegible] اور خادم ہیں۔"

شہاب الدین کو یہ باتیں پسند آ گئیں۔ امرائے لشکر کو حاضری کی اجازت دی اور حسب درجہ ہر ایک کو خوشنودی مزاج کا خلعت عطا کیا۔

راجپوتوں کی شکست: پشاور سے چل کر اسی میدان میں پہنچا جہاں پہلے لڑائی ہوئی تھی اثنا راہ میں جس قدر ریاست

[illegible] شہاب الدین [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] شہاب الدین [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کوچ کر دیا۔ راجپوتوں نے [illegible] مقابلہ [illegible] شہاب الدین [illegible] شہاب الدین نے [illegible] لشکر [illegible] حکم دیا [illegible] راجپوتوں [illegible] شہاب الدین نے [illegible] مسلمانوں [illegible] اسلام [illegible] راجپوتوں [illegible]

فتح اجمیر [illegible] قطب الدین ایبک [illegible] کی جانب [illegible]

فتح بنارس شہاب الدین [illegible] کی روانگی کے وقت [illegible] قطب الدین ایبک کو [illegible] قطب الدین ایبک [illegible]

[illegible] شہاب الدین [illegible]

[illegible]

[illegible]

کے تھم پڑے دونوں طرف فوجوں نے صف آرائی کی سخت اور خونریز جنگ ہوئی۔ لشکر اسلام نہایت استقلال کے ساتھ لڑتا رہا۔ بالآخر فتح نصیب ہوئی۔ کفار کا لشکر پامال کیا گیا۔ راجہ بنارس [illegible] جنگ میں مارا گیا۔[1] بے شمار مال غنیمت ہاتھ آیا۔ ہزاروں لونڈی غلام بنائے گئے۔ بڑے بڑے سورما راجپوتوں کے لڑکے گرفتار کر لیے گئے۔ نوے[2] ہاتھی مسلمانوں کے ہاتھ لگے۔ باقی بھاگ گئے اور بچھے ہوئے مار ڈالے گئے۔ شہاب الدین مظفر و منصور بنارس میں داخل ہوا۔ ایک ہزار چار سو اونٹوں پر خزانہ بار کرا کے غزنی کی جانب واپس ہوا۔[3]

قلعہ گوالیار کی تسخیر: ۵۹۲ھ میں شہاب الدین نے پھر ہندوستان پر بغرض جہاد حملہ کیا۔ اپنا لشکر ظفر پیکر لیے ہوئے غزنی سے روانہ ہوا۔ قلعہ بھنگر پہنچ کر محاصرہ ڈال دیا۔ چند دن کے محاصرہ کے بعد قلعہ بھنگر بامان فتح ہو گیا۔ تھوڑی سی فوج ایک سردار کے ساتھ اس کی حفاظت پر مامور کر کے قلعہ گوالیار کی طرف بڑھا۔ بھنگر سے گوالیار پانچ منزل کی مسافت پر تھا۔ درمیان میں ایک بڑی نہر حائل تھی۔ پہنچ کر چاروں طرف سے گھیر لیا۔ بالآخر گوالیار بھی صلح کے ساتھ فتح ہوا۔ سالانہ خراج مقرر کیے۔ راجہ گوالیار نے ایک ہاتھی سونا نذر دیا۔ شہاب الدین نے واپسی کا قصد کر دیا۔ بلاد [illegible] کو غارت و ویران کرتا ہزاروں کو قید اور لونڈی و غلام بناتا ہوا مظفر و منصور غزنی چلا گیا۔

بلخ پر فوج کشی: شہر بلخ پر ترکمان قوم نے قبضہ حاصل کر لیا تھا اور ازبہ نامی ایک سردار ان ترکمانوں کا حاکم تھا۔ یہ غور والے اسے سالانہ خراج دیا کرتے تھے۔ ۵۹۴ھ میں ازبہ مر گیا۔ بہاء الدین سام بن محمد بن مسعود والی بامیان نے اپنے ماموں غیاث الدین کی جانب سے بلخ پر فوج کشی کر دی اور قبضہ حاصل کر کے خراج بھیجنا بند کر دیا۔ غیاث الدین کے نام کا خطبہ پڑھا اور ممالک اسلامیہ میں داخل کر لیا۔ اس سے پیشتر یہ کفار کے قبضہ میں تھا۔ ترکمانوں کو اس سے غصہ پیدا ہوا۔ غوریوں سے مقابلہ پر تل گئے۔ اتفاق یہ کہ انہی دنوں علاء الدین تکش والی خوارزم نے ترکمانوں کے پاس اپنی ایک سفارت بھیجی اور انہیں غیاث الدین کے مقابلہ پر حملہ کرنے کی ترغیب دی۔ سبب یہ تھا کہ علاء الدین نے ہمدان، اصفہان اور عراق کے درمیانی شہروں کو پامال کیا تھا اور خلافت مآب کے لشکر سے چھیڑ چھاڑ کی تھی۔ دربار خلافت بغداد میں یہ درخواست کی تھی کہ جامع بغداد میں آل سلجوق کے بجائے میرا نام خطبہ میں داخل کیا جائے۔ خلافت مآب نے اس کا انکاری جواب دیا تھا اور اس انکار سے

---

[1] یہ لڑائی مقام چندوار و اٹاوہ میں ہوئی تھی۔ [illegible] منہاج سراج [illegible] جو شہاب الدین کے لشکر کا [illegible] تھا۔

[2] منہاج سراج میں لکھا ہے کہ تین سو [illegible] مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔

[3] شہاب الدین [illegible] کے بعد [illegible] شہاب الدین کی طرف سے [illegible] قطب الدین ایبک [illegible] سلطان [illegible]

قطب الدین ایبک نے اجمیر [illegible] گجرات [illegible] مقابلہ پر آیا [illegible] شہاب الدین [illegible] قطب الدین ایبک [illegible] ہاتھ آیا [illegible] واپس آیا۔

بیزاری اور ناراضگی ظاہر کی تھی۔ سلطان شاہ کے معاملات اور اس کے مقبوضات لے لینے پر خفگی دکھائی تھی۔ ان واقعات سے علاء الدین تکش کو ترکان خطا سے سازش کرنے کا خیال پیدا ہوا۔

ترکوں کی پیش قدمی: چنانچہ علاء الدین کی ترغیب و سازش سے ادھر ترکوں کے بادشاہ نے ایک بڑی فوج اپنے سپہ سالار افواج کی ماتحتی میں غیاث الدین کے مقبوضات پر حملہ کرنے کی غرض سے روانہ کی۔ دریا کو عبور کر کے غوری مقبوضات کی طرف بڑھے۔ ادھر علاء الدین تکش نے طوس کی طرف سے محاصرہ کی غرض سے قدم بڑھایا۔ غیاث الدین اس وقت عارضہ نقرس میں مبتلا تھا نقل و حرکت سے مجبور تھا۔ ترکوں نے غارت گری شروع کر دی جیسا کہ مشیت الٰہی تھی بلاد اسلام آفات و مصیبت کا نشانہ بن گئے۔ ترکوں نے بہاء الدین کو گھیر لیا۔ بہت سخت لڑائی ہوئی۔ لشکر اسلام نہایت استقلال اور ثابت قدمی سے لڑتا رہا۔ اسی اثناء میں غیاث الدین کی بھیجی ہوئی کمک آ پہنچی۔ لشکر اسلام کے دل ہاتھوں بڑھ گئے۔ سب نے مجموعی قوت سے حملہ کیا۔ ترکوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ شکست کھا کر جیحوں کی طرف بھاگے۔ گرفتاری اور قید کے خوف سے دریا میں کود پڑے اور موجوں کے تھپیڑوں سے ہلاک ہو گئے۔ جن کی تعداد بارہ ہزار تھی اور اکثر قتل و قید کر لئے گئے۔ صرف چند افراد جانبر ہو کر داستان غم سنانے کے لئے اپنے بادشاہ کے پاس پہنچے۔

علاء الدین اور ترکمانوں میں کشیدگی: بادشاہ ترک کو اس واقعہ سے سخت صدمہ ہوا۔ علاء الدین تکش کو لکھا "تمہاری بدولت ہماری قوم اور فوج کو ہلاکت کا سامنا کرنا پڑا۔ تمہارے ہی کہنے سے ہم نے غیاث الدین کے مقبوضات کی طرف قدم بڑھایا تھا۔ تم نے ہمیں دھوکا دیا۔ بہتر یہ ہے کہ ہمارے نقصانات کی تلافی کرو۔ ہمارے مقتولوں کا خون بہا ادا کرو اور جس طرح ممکن ہو ہمارے دربار میں حاضر ہو"۔ اس تحریر کے دیکھنے سے علاء الدین کے حواس بجا نہ رہے۔ غیاث الدین سے میل جول پیدا کیا۔ ترکمانوں کی شکایت کی۔ غیاث الدین نے ملاطفت سے جواب دیا۔ اور خلافت کی فرمانبرداری پر نصیحت و فہمائش کی۔ یہی اسباب تھے جن سے علاء الدین اور ترکمانوں میں مخالفت پیدا ہوئی اور اس نے بخارا کو ان کے ہاتھوں سے نکال لیا۔ جیسا کہ آئندہ ان کے حالات میں لکھا جائے گا۔

علاء الدین ثانی: ان واقعات کے بعد علاء الدین تکش نے جس کا ذکر آپ اوپر پڑھ آئے ہیں سفر آخرت اختیار کیا۔ اس نے خراسان، بخارا اور بلاد جبال پر اپنی قوت بازو سے قبضہ کر لیا تھا اس کے مرنے پر اس کا بیٹا قطب الدین محمد حکمران ہوا۔ علاء الدین کا لقب اختیار کیا۔ علاء الدین ثانی نے اپنے بھائی علی شاہ کو خراسان کی حکومت پر مامور کیا۔ نیشاپور کو بطور جاگیر مرحمت کیا۔ ہندو خان بن ملک شاہ برادر علی شاہ اور علاء الدین اپنے چچا علی شاہ کے خوف سے مرو چلا گیا فوج کی فراہمی اور ترتیب میں مصروف ہوا۔ اس کی خبر اس کے چچا علاء الدین محمد کو ہوئی ایک لشکر جعفر ترکی کی ماتحتی میں ہندو خان کی گرفتاری کے لئے بھیج دیا۔ ہندو خان نے مرو کو خیرباد کہہ کر غیاث الدین کی خدمت میں جا کر پناہ لی اور اپنے چچا کے مقابلہ میں امداد کا خواستگار ہوا۔ غیاث الدین نے عزت و احترام سے ٹھہرایا اور امداد دینے کا وعدہ کیا۔

مرو الرود پر قبضہ: جعفر ترکی ہندو خان کی روانگی کے بعد مرو میں داخل ہوا۔ ہندو خان اور اس کی ماں کو عزت و احترام کے ساتھ خوارزم بھیج دیا۔ غیاث الدین نے جیسا کہ اس نے ہندو خان سے وعدہ کیا تھا۔ اس کے چچا علاء الدین سے بگاڑ پیدا

غزنی کی حکومت جو [illegible] خاقان یعنی غز ترکوں کے تصرفات کی طرف [illegible] لئے [illegible] چنانچہ [illegible] تک [illegible] رو یہ قبضہ مکمل کر لیا . . . . غز ترکوں کو اس امر کا پابند کیا کہ وہ بھی سلطان غیاث الدین کے نام کا خطبہ پڑھا جائے خلاف ورزی کی صورت میں [illegible] قبضہ سے ہاتھ اٹھا لیا جائے۔ غز ترکوں نے [illegible] شہاب الدین [illegible] سلطان غیاث الدین کی خدمت میں [illegible] آپ کا [illegible] اپنی جان کی امان دی جائے۔ غیاث الدین کو اس سے خراسان اور مرو کے [illegible] قبضہ کرنے کی [illegible] بھائی شہاب الدین کو غزنی پر قبضہ کر لینے کے لئے کہا۔ چنانچہ شہاب الدین نے ۵۶۹ھ میں [illegible] کرنے کے بعد غزنی سے خراسان کی جانب [illegible]۔ اس وقت خاقان [illegible] غز ترکوں [illegible] کیا [illegible] آپ کا [illegible]۔ جب شہاب الدین [illegible] غز ترکوں کی [illegible]۔ شہاب الدین [illegible] آپ کا [illegible] فرمایا [illegible]۔ شہاب الدین نے [illegible] اپنے بھائی غیاث الدین [illegible] غز ترکوں [illegible] کی جا سکتی ہے۔

نیشاپور کا تاراج شہاب الدین نے [illegible] غزنی کی طرف [illegible] کے بعد [illegible] شہر پر قبضہ حاصل کیا۔ [illegible] اس وقت [illegible] شہاب الدین [illegible] اطاعت قبول کرنے [illegible] شہر کی [illegible] کے ایک حصہ پر قبضہ کر لیا [illegible] شہاب الدین نے [illegible] اس طرف کی [illegible] شہاب الدین کے حملے [illegible] اہل شہر نے [illegible] درخواست کی [illegible] موقوف کر دی گئی۔ [illegible] اہل شہر نے ایک [illegible] شہاب الدین [illegible]۔

سجستان کی بربادی خراسان کو فتح کرنے کے بعد شہاب الدین نے سجستان کی جانب کوچ کیا [illegible] سجستان کے قریب [illegible] ایک قصبہ ہے جہاں [illegible]۔ شہاب الدین نے [illegible] اس قصبہ [illegible] اسی قصبہ کے قریب [illegible] ایک [illegible] شہاب الدین نے اس شہر کے ساتھ [illegible] شہاب الدین [illegible] کی خدمت میں [illegible] غیاث الدین نے اپنے بھائی شہاب الدین کو [illegible] شہاب الدین [illegible]

[illegible]

حسب حکم غیاث الدین ملتان سے غزنی کی جانب واپس ہوا۔

فتح نہروالا (پنجاب) شہاب الدین اگرچہ اپنے بھائی غیاث الدین کے حکم سے خراسان سے مجبوراً واپس ہوا لیکن غزنی آ گیا ہی تھا کہ شوق دل میں پیدا ہوا کہ ہندوستان کا راستہ اختیار کیا۔ یہ واقعہ ۵۹۳ھ کا ہے۔ مقدمۃ الجیش پر جس کا قائد قطب الدین ایبک تھا، ہندوستانی فوج نے نہروالا کے قریب مقابلہ کیا۔ ایبک نے پہنچتے ہی حملہ کیا اور ہندوؤں کو شکست دی اور انہیں قتل و پامال کیا۔ نہروالا کی طرف بڑھا اور بزور تیغ اس پر قبضہ کر لیا۔ والی نہروالا بھیم نہروالا چھوڑ کر بھاگ گیا لیکن شہاب الدین نے یہ اندازہ کر کے کہ نہروالا پر قوم کے بغیر قبضہ میں نہیں رہ سکتا والی نہروالا سے بعوض خراج پر مصالحت کر لی اور غزنی کی جانب واپس ہوا۔

علاؤ الدین کا خراسان پر دوبارہ قبضہ جس وقت غوری لشکر خراسان کے مختلف شہروں اور مقامات پر قبضہ کر رہا تھا قبضہ کرنے کے بعد خراسان کی جانب روانہ ہوا۔ شہاب الدین غزنی واپس جانے کے بجائے بقصد جہاد ہندوستان کی طرف چلا گیا اس وقت علاؤ الدین محمد والی خوارزم نے غیاث الدین کے پاس ایک خط بھیجا کہ شہاب الدین نے خراسان میں بے حد زیادتیاں کی ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ ان مقامات اور شہروں پر شہاب الدین نے قبضہ حاصل کر لیا ہے وہ پھر حکومت خوارزم کو واپس دے دیے جائیں ورنہ مجبوراً مجھ کو آپ سے مقابلہ پر آنا پڑے گا۔ غیاث الدین نے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ علاؤ الدین نے ان علاقوں سے دوبارہ تعرض کیا۔ اتنے میں شہاب الدین ہندوستان سے واپس آ گیا۔ علاؤ الدین خوارزمی کی فوج نے بھی ان علاقوں کی جانب پیش قدمی کی اور غیاث الدین کے گورنر خراسان جو نیشاپور میں مقیم تھا نیشاپور چھوڑنے کی صورت میں جنگ کی۔ محمد خرنک گورنر خراسان نے غیاث الدین کی خدمت میں اس کی اطلاع کی۔ چونکہ جنگی اور دنیاوی امور سے بے تعلق ہو کر اہل خیر ہر وقت حکومت کی طرف مائل ہیں۔ غیاث الدین نے مدد بھیجنے کا وعدہ کیا اور علاؤ الدین کی مدافعت کی ہدایت دی کہ ماہ ذوالحجہ ۵۹۷ھ میں علاؤ الدین خوارزم شاہ نے نیشاپور واپس لینے کی غرض سے چلا۔ جس وقت نیشاپور کے قریب پہنچا ہندوستان میں شہاب الدین کو بھتیجا بھاگ گیا، محمد خرنک پریشان غیاث الدین کی خدمت میں فیروز کوہ پہنچا۔ علاؤ الدین نے جنگ کے بغیر شہر پر قبضہ حاصل کر کے نیشاپور کی طرف قدم بڑھایا۔ بہت کم عرصہ گزرا تھا کہ جب گورنر نیشاپور غیاث الدین کی طرف سے تنگ نہ آ گیا۔ وہ محاصرہ اور جنگ سے تنگ آ گیا تو اس نے علاؤ الدین سے امان کی درخواست کی جس پر بھی راضی ہو گیا کہ اس کو چھوڑ دیا جائے خود اپنے ہمراہیوں کے ساتھ فیروز کوہ چلا گیا۔ علاؤ الدین نے عزت و احترام سے ملاقات کی۔

محاصرہ ہرات پر فوج کشی علاؤ الدین نے نیشاپور پر قبضہ کرنے کے بعد ہرات پر حملہ کیا غیاث الدین والی کے بھائی شہاب الدین کے خوف دل میں بیٹھا تھا گورنر نیشاپور نے کہا کہ آپ کے دل کی حالت یہ ہے کہ فوج کشی مناسب ہو گا اگر غیاث الدین اور شہاب الدین سے صلح کر لی جائے گورنر نیشاپور مصالحت کرنے کا اقرار اور وعدہ کر کے رخصت ہوا۔ چونکہ

یہ واقعہ ۵۹۳ھ کا ہے۔ جس سال قطب الدین ایبک نے اجمیر پر حملہ کیا تھا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ غیاث الدین نے اجمیر کا قلعہ ۵۹۳ھ میں فتح کیا تھا اور اس کے بعد نہروالا پر حملہ کیا۔

غیاث الدین [illegible] پہنچنے کی وجہ [illegible] ناراض ہو گیا تو اس وجہ سے فیروز کوہ کی بجائے ہرات کو [illegible] اختیار کیا اور وہیں جا کر قیام پذیر ہو گیا۔ [illegible] پر قبضہ کرنے کے بعد علاء الدین نے [illegible] پر چڑھائی کی۔ ان دنوں [illegible] کی حکومت [illegible] تھی [illegible] علاء الدین محاصرہ کے دوران [illegible] میں [illegible] نمایاں ہو گئی۔ [illegible] علاء الدین [illegible] چند دن کے لئے محاصرہ اٹھا لیا جائے تو [illegible] علاء الدین [illegible] قلعہ بند [illegible] خوارزم (علاء الدین) [illegible] تخت [illegible] فوج [illegible] محاصرہ [illegible] نکل آیا۔ [illegible] علاء الدین [illegible] طالقان [illegible] کہ "تم اب [illegible] فتح کے منتظر [illegible]" [illegible] تمہاری [illegible] محاصرہ اٹھا کر چلے [illegible] علاء الدین کی فوج [illegible] محاصرہ اٹھا کر خوارزم [illegible]۔

حسین بن محمد مرغنی کی گرفتاری: محاصرہ اٹھ جانے پر [illegible] نے [illegible] سے [illegible] علاء الدین [illegible] غیاث الدین [illegible] غیاث الدین نے [illegible] حسین بن محمد مرغنی [illegible] علاء الدین [illegible] علاء الدین نے حسین بن محمد کو گرفتار کر کے قید کر دیا (مرغنی [illegible])

ہرات کا محاصرہ: حسین مرغنی کی گرفتاری اور قید کر چکنے کے بعد علاء الدین محمد والی خوارزم نے ہرات پر فوج کشی کی اور جاتے ہی محاصرہ ڈال دیا۔ ہرات میں [illegible] دو بھائی [illegible] انہوں نے والی خوارزم سے سازش کر لی اور قلعہ کے [illegible] حسین [illegible] اپنے بھائی [illegible] والی ہرات [illegible] دونوں بھائیوں کو گرفتار کر کے قتل [illegible] والی خوارزم کے [illegible]۔

غیاث الدین کی مراجعت: والی خوارزم نے اپنے [illegible] طالقان [illegible] حسین بن خرمیل والی [illegible] کامیاب [illegible] ایک شخص [illegible] والی خوارزم [illegible]

حصہ جنگ طالقان میں کام آ گیا تھا۔ الپ غازی پانچ ماہ کے تسلسل سے ہرات کا محاصرہ کئے ہوئے تھا۔ غیاث الدین کی روانگی کی خبریں اور بیماری وحشت اور افراتفری پیدا کر رہی تھیں ہندوستان سے شہاب الدین کی واپسی کا زمانہ بھی قریب آ گیا تھا اس وجہ سے والی خوارزم نے بھی محاصرہ اٹھا کر واپسی کا ارادہ کر لیا تھا۔ والی ہرات نے محاصرہ کی طوالت سے گھبرا کر مصالحت کا پیغام دیا اور تاوان جنگ ادا کرنے پر مصالحت کر لی۔ چنانچہ والی خوارزم نے محاصرہ اٹھا کر خوارزم کا راستہ لیا۔ ان واقعات کی اطلاع شہاب الدین کو دہلی میں ملی۔ بے حد برہم ہوا۔ تیز منزلیں طے کرتے ہوئے طوس پہنچا اور خوارزم کے محاصرہ کے ارادے سے موسم سرما گزرنے کے انتظار میں وہیں قیام کیا۔ موسم سرما ختم نہیں ہونے پایا تھا کہ غیاث الدین کی وفات کی خبر پہنچ گئی۔ شہاب الدین نے ارادہ ترک کر کے ہرات کی طرف کوچ کیا۔

غیاث الدین کی وفات: (۵۹۹ھ میں) غیاث الدین ابوالفتح محمد بن سام عمر بن حسین غوری نے خراسان، فیروزکوہ اور ہرات میں بیماری سے وفات پائی۔ اس کا جانشین شہاب الدین اس وقت طوس میں تھا جیسا کہ ہم اوپر تحریر کر آئے ہیں۔ شہاب الدین اس واقعہ سے مطلع ہو کر ہرات کی طرف روانہ ہوا۔ ہرات پہنچ کر غیاث الدین کی خبر وفات ظاہر کر کے رسم تعزیت ادا کی۔ غیاث الدین نے صرف ایک لڑکا محمود نامی یادگار چھوڑا۔ اس نے اپنے باپ کا مبارک لقب غیاث الدین اختیار کیا۔

منصور ترکی کا قتل: شہاب الدین نے طوس سے روانہ ہونے کے وقت مرو کی حکومت پر امیر محمد بن خرنک کو مقرر کیا تھا۔ بعد شہاب الدین کی عدم موجودگی اور غیاث الدین کی وفات سے والی خوارزم کو مرو پر حملہ کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ چنانچہ پہلے ایک فوج مرتب کر کے مرو کے محاصرہ کے لئے بھیج دی۔ امیر محمد بن خرنک نے اس فوج پر شب خون مارا چند افراد کے سوا کوئی جانبر نہ ہو سکا۔ قیدیوں اور تمام ان کے سروں کو بشارت فتح کے ساتھ ہرات روانہ کیا۔ والی خوارزم کو اس واقعہ سے سخت صدمہ ہوا۔ ایک بڑی فوج منصور ترکی کی ماتحتی میں پھر مرو پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کی۔ امیر محمد اس خبر سے مطلع ہو کر مقابلہ کی غرض سے نکلا۔ مرو سے دس کوس کے فاصلہ پر دونوں حریفوں نے صف آرائی کی۔ بہت بڑی خونریز لڑائی ہوئی۔ بالآخر منصور ترکی شکست اٹھا کر میدان جنگ سے بھاگا۔ فتح مند گروہ نے تعاقب کر کے محاصرہ کر لیا۔ چند روز تک محاصرہ کئے رہا۔ منصور نے امان کی درخواست کی اور امان حاصل کر کے باہر نکلا لیکن والی مرو نے عہد و پیمان کا لحاظ کرنے کے بجائے قتل کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد شہاب الدین اور والی خوارزم میں مصالحت کی خط و کتابت شروع ہوئی۔ لیکن کوئی امر طے نہ ہوا اور مصالحت طے نہ ہو سکی۔

شہاب الدین کی مراجعت غزنی: شہاب الدین نے جس وقت غزنی کی جانب واپسی کا قصد کیا انتظام مملکت کے خیال سے ہرات کی حکومت پر اپنے بھانجے الپ غازی کو مامور کیا۔ علاء الدین محمد غوری کو فیروزکوہ اور بامیان کی حکومت عنایت کی۔ چنانچہ خراسان اور دیگر امور انتظامیہ بھی ان کے سپرد کئے گئے۔ محمود کو جو اس کے بھائی غیاث الدین کا بیٹا تھا بست اور اسفزار کی حکومت دی۔ اس نے فراہ اور اطراف کا انتظام اور سرحدی امور [illegible] کا بھی اسے ذمہ دار بنایا۔

غیاث الدین نے ایک مغنیہ (گانے والی) سے عقد کر لیا تھا جو اس کی محبوبہ تھی۔ یہی وجہ تھی کہ شہاب الدین نے غیاث الدین کی وفات کے بعد اسے گرفتار کر کے پٹوایا اور اس کے خدمت گاروں کو بھی درے لگوائے۔ اس کی بہن سے نکاح کر لیا۔ پھر اس

لوگوں کو جلا وطن کر کے ہندوستان بھیج دیا۔ غیاث الدین ایک عظیم الشان بادشاہ تھا۔ بڑی لڑائیوں میں کم شریک ہوا کرتا تھا مگر کم تجربہ کے باوجود کامیاب ہوتا تھا رعب و داب اس کے حصہ میں آیا تھا۔ سخی، کریم النفس، خوش عقیدہ اور بہت صدقہ کرنے والا تھا۔ خراسان اور دوسرے شہروں میں مسجدیں بنوائیں شافعیہ کے مدارس قائم کئے راستہ میں حسب ضرورت جا بجا سرائیں تعمیر کرائیں اور ان سب کے مصارف کے لئے بہت بڑی بڑی جاگیریں وقف کر دیں ٹیکس اور محصول جو اس سے پہلے رعایا پر لگے ہوئے تھے معاف کر دیئے۔ کسی کے مال سے کوئی شخص تعرض نہ کرتا تھا۔ اگر کوئی شخص مر جاتا اور اس کے ورثاء وہاں موجود نہ ہوتے تو اس کا مال شہر کے امانت دار تاجر کے سپرد کر دیا جاتا جب اس کے وارث آتے تو تحقیق مرنے والے کا حق ترکہ ان کو دے دیا جاتا اور اگر اتفاق سے کسی شہر میں یہ کوئی شخص ایسا امانت دار نہ ملتا تو وہ مال سربمہر کر کے قاضی شہر کے سپرد کر دیا جاتا اور اس کے مستحق کو دے دیتا اور اگر کوئی شخص لاوارث مر جاتا تو اس کے مال کو خیرات کر دیتے جس شہر پر قبضہ حاصل کرتا تھا اس شہر کے ساتھ حسن سلوک پیش آتا تھا کسی سپاہی کی یہ مجال نہ تھی کہ رعایا پر زیادتی یا ظلم و ستم کر سکے۔ بر سبیل شاہی خزانہ سے فقہاء و علماء کو تنخواہیں اور عطیات دیئے جاتے تھے۔ شعراء اور دوسرے اہل کمال بھی اس کے فیض سے مرفہ اور مالامال ہوا کرتے تھے۔ خوش بیان، بلیغ، خوش خط تھا۔ قرآن مجید لکھا کرتا تھا اور مدارس میں بھیجتا تھا اس نے [illegible] تقسیم کر دیا تھا۔ شافعی المذہب تھا تعصب کا نام و نشان نہ تھا۔ اس کا قول تھا "التعصب فی المذہب ہلاک"

شہاب الدین اور خطا: غیاث الدین کی وفات ہو جانے کے بعد اس کے بھائی شہاب الدین کی تخت نشینی کے بعد محمد بن تکش والی خوارزم کو ہرات واپس لینے کی امید پیدا ہوئی کہ شہاب الدین نے [illegible] اس کی لڑائی اور خونریزی سے احتراز کرنے کے خیال سے صلح کا پیام دیا تھا جو تکمیل کو نہ پہنچ سکا اس کے بعد شہاب الدین غزنی سے لاہور کی جانب ہندوستان فتح کرنے کی غرض سے روانہ ہوا۔ محمد بن تکش کو مناسب موقع ہاتھ لگ گیا۔ ۶۰۰ھ کا آدھا سال گزر چکا تھا کہ اس نے ہرات کی جانب قدم بڑھائے اور پہنچتے ہی محاصرہ کر لیا۔ اس وقت ہرات کی گورنری پر شہاب الدین کا بھتیجا الپ غازی مامور تھا۔ آخر شعبان سنہ مذکور تک محاصرہ و جنگ کا سلسلہ جاری رہا۔ دونوں حریفوں کی طرف سے ایک گروہ کثیر کام آ گیا۔ ان مقتولوں میں خراسان کا ایک بڑا رئیس تھا جو ان دنوں شہر طوس میں مقیم تھا۔

محمد بن تکش: جنگ و محاصرہ کے دوران حسین بن خرمیل نے جو غوریوں کا ایک امیر تھا اور طالقان وغیرہ اس کے مقبوضات اور جاگیریں تھے محمد بن تکش سے اپنی محبت و مودت کا اظہار کر کے کہلا بھیجا کہ آپ چند سرداران لشکر کو میرے پاس بھیج دیجئے تا کہ میں ضرورت جنگ کے لحاظ سے (جو آپ کو ہے) ان کی مدد کروں محمد بن تکش کو اس کی بات پسند آئی چنانچہ اپنے سرداروں کو حسین بن خرمیل کے پاس روانہ کیا۔ حسین بن خرمیل حسین بن محمد مراغنی کے ہمراہ ایک کمین گاہ میں بیٹھ رہا جس وقت محمد بن تکش کے سرداران لشکر حسین کی کمین گاہ سے آگے بڑھے حسین بن خرمیل نے کمین گاہ سے نکل کر حملہ کر دیا اور سب کو مار ڈالا اس اثنا میں الپ غازی نے سفر آخرت اختیار کیا اور محمد بن تکش نے بھی محاصرہ ہرات سے تنگ آ کر [illegible] کر کے محاصرہ اٹھا کر سرخس کی طرف کوچ کیا اور اسے تین یا چار روز تک محصور کر کے محاصرہ اٹھا لیا۔

---

[1] طبقات ناصری [illegible]
سے [illegible] (مترجم)

شہاب الدین کی خوارزم پر فوج کشی: ان واقعات کی اطلاع شہاب الدین کو ہند میں پہنچی سنتے ہی آگ بگولہ ہو گیا اپنی فوج کو تیار ہونے کا حکم دیا اور محمد بن تکش کے دار الخلافت خوارزم کی جانب قدم بڑھایا۔ محمد بن تکش بیرون سرخس سے کا محاصرہ اٹھا کر خوارزم کو بچانے کے لئے دوڑا لیکن اس کے پہنچنے سے پہلے شہاب الدین خوارزم پہنچ گیا تھا۔ لڑائی شروع ہو گئی تھی۔ خوارزمیوں نے نہایت دلیری سے شہاب الدین کا مقابلہ کیا۔ نہایت خونریز جنگ ہوئی۔ غوری امراء ترکمانوں کا ایک گروہ کام آ گیا جس میں حسین بن محمد مراغنی بھی تھا۔ خوارزمی بھی کثرت سے گرفتار ہوئے جنہیں شہاب الدین نے قتل کر ڈالا۔

شہاب الدین اور ترکان خطا: محمد بن تکش نے تحریر کر کے ترکان خطا کو لکھا کہ آپ لوگ شہاب الدین کے مقابلہ پر میری امداد کو آئیے اور مدد کا بہترین طریقہ یہ ہو گا کہ شہاب الدین کے مقبوضات یا غور کی طرف قدم بڑھائیے چنانچہ ترکان خطا اس کے ابھارنے کی وجہ سے بلاد غور کی جانب بڑھے۔ شہاب الدین یہ سن کر خوارزم کا محاصرہ چھوڑ کر اپنے مقبوضات کو بچانے کے لئے لوٹا۔ صحرائے اندخود میں ترکان خطا کے مقدمۃ الجیش سے مڈ بھیڑ ہو گئی یہ مہینہ صفر ۶۰۱ھ کا تھا۔ شہاب الدین نے نہایت سختی سے حملہ کیا قریب تھا کہ انہیں پامال کر ڈالے اس اثناء میں ترکان خطا کا ساقہ آ گیا اور اس نے شہاب الدین کے پیچھے سے حملہ کر دیا۔ شہاب الدین ان کا مقابلہ نہ کر سکا میدان جنگ سے بھاگ کھڑا ہوا اور اس کے بہت سے ہمراہی مارے گئے۔ بذات خاص ایک زخمی پر سوار ہو کر نکلا اپنی فوج میں پہنچ کر پناہ گزیں ہوا۔

حسین بن خرمیل کی گرفتاری: ترکان خطا نے وہاں پہنچ کر اسے گھیر لیا۔ بالآخر شہاب الدین نے چند ہاتھی دے کر اپنی جان بچائی۔ سات سواروں کے ساتھ طالقان پہنچا۔ شہاب الدین کے طالقان پہنچنے سے پہلے گورنر طالقان حسین بن خرمیل واقعہ جنگ اندخود سے نجات پا کر طالقان پہنچ چکا تھا۔ چنانچہ حسین نے شہاب الدین کی رسد و رہداری کا معقول اور کافی انتظام کر دیا اور تمام اسباب اور سامان معاشرت مہیا کر دیئے چونکہ شہاب الدین کو معرکہ جنگ سے بھاگ کھڑے ہونے کی وجہ سے امراء لشکر سے بدمزگی اور ایک قسم کی نفرت پیدا ہو گئی تھی اس وجہ سے شہاب الدین نے حسین بن خرمیل کو گرفتار کر کے غزنی روانہ کر دیا۔ حسین کو اس سے بے حد تعجب ہوا۔

تاج الدین کا غزنی پر حملہ: اس شکست کے بعد بلاد غور میں شہاب الدین کے مارے جانے کی خبر غلط طور سے مشہور ہو گئی۔ تاج الدین (شہاب الدین کا غلام) نے فوجیں فراہم کر کے غزنی کے قلعہ پر قبضہ کرنے کی غرض سے دھاوا کر دیا۔ والی قلعہ نے نہایت استقلال کے ساتھ مدافعت کی۔ تاج الدین کو مجبوراً لوٹنا پڑا اپنے مقبوضات میں پہنچ کر بادشاہی اور شاہی کی منادی بھی کرا دی۔ ترکان غلجیہ نے ساز باز کر لی لوٹ مار کی کثرت ہوئی۔ شہاب الدین کا دوسرا غلام ایبک باشی جو جنگ میں شریک تھا وہ شکست اٹھا کر بھاگا تھا۔ ہندوستان پہنچا اور سلطان شہاب الدین کی موت کی خبر مشہور کر کے ملتان پر

---

[1] ملتان کا گورنر امیر داد حسن والی ایک شخص تھا ایبک نے ملتان پہنچ کر اس سے کہا کہ میں ایک خاص فرمان کے بموجب آپ سے تنہائی میں کچھ کہنا چاہتا ہوں امیر داد حسن کسی خوف و خطر کے بغیر ایبک کو لے کر ایک گوشہ میں چلا گیا ایبک امیر داد کو قتل کرنے لگا۔ جس وقت امیر داد حسن مارا گیا [illegible] سلطان کا [illegible]۔

قابض ہو گیا۔ [illegible] ملتان [illegible] شروع کر دیے۔ رفتہ رفتہ چاروں طرف سے یہ خبریں سلطان شہاب الدین تک پہنچیں۔ [illegible] غزنی کی [illegible] ایک بڑا لشکر جمع کر کے [illegible] مفسدین کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوا۔

کھوکھروں کی بغاوت قوم کھوکھر (کھکھر) لاہور اور ملتان کے درمیان پہاڑوں میں رہتی تھی اور ان پہاڑوں کے دشوار گزار ہونے کی وجہ سے [illegible] لیکن شہاب الدین کے رعب و خوف سے [illegible] اس وقت شہاب الدین [illegible] بغاوت [illegible] پہاڑی قوموں سے [illegible] مسافروں کو لوٹ [illegible] غزنی اور لاہور کے راستے [illegible] آمد و رفت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ شہاب الدین نے اپنے [illegible] لاہور [illegible] تب شہاب الدین نے اپنے [illegible] کے لئے روانہ کیا۔ کھوکھروں [illegible] شہاب الدین [illegible] شہاب الدین نے اس [illegible] لشکر [illegible] کے لئے روانہ ہوا۔ [illegible] قطب الدین [illegible] شہاب الدین [illegible] غزنی [illegible] پر چڑھائی کر دی۔

کھوکھروں کی سرکوبی شہاب الدین کی [illegible] کھوکھروں نے پھر بغاوت کا جھنڈا بلند کر دیا [illegible] شہاب الدین [illegible] لشکر [illegible] غزنی کی طرف آیا اور وہاں سے [illegible] کھوکھروں کی سرکوبی کے لئے [illegible] پہاڑوں سے [illegible] میدان میں [illegible] ایک لشکر اسلام لئے ہوئے دہلی سے آ پہنچا [illegible] مسلمانوں نے [illegible] جنگل میں [illegible] مسلمانوں نے [illegible] کھوکھروں [illegible] شہاب الدین [illegible] کی طرف متوجہ ہوا [illegible]

الغرض [illegible] کی سرکوبی سے فراغت حاصل ہوئی اس وقت شہاب الدین نے [illegible] غزنی کی طرف [illegible]

فوجیں فراہم کیں اور دریائے [illegible] پہنچا ہی تھا کہ قطب [illegible] نے [illegible] کا وقت دیا۔

ترائیہ قبیلہ [illegible] یہ غزنی اور پنجاب کے درمیان پہاڑوں میں رہتے تھے۔ [illegible] ان کا [illegible] تھا یہ بھی ایک قسم کے بت پرست [illegible] المذہب تھے۔ ان کی ایک رسم تھی کہ جب کسی کی لڑکی بالغ ہوتی تو اسے مکان کے دروازے پر لاتے اور آواز بلند کرتے تھے کہ کوئی ہے جو اس لڑکی سے شادی کرے۔ جو شخص اس کا قبول [illegible] قربانی کے حوالے کر دیتے [illegible] تھے۔ ان کی ایک بری رسم یہ بھی تھی کہ ایک عورت متعدد مردوں سے ایک ہی وقت میں شادی کر لیتی تھی۔ ان لوگوں نے اطراف [illegible] اور قرب و جوار میں قبضہ جما رکھا تھا۔ راہزنی اور مسافروں کو لوٹتے تھے۔ سلطان شہاب الدین کے آخری عہد حکومت میں ان کا ایک بڑا گروہ [illegible] اسلام میں داخل ہو گیا تھا۔

ترائیوں کی بغاوت لیکن جب شہاب الدین کے قتل کی غلط خبر مشہور ہوئی تو اس قوم نے بھی بغاوت اور سرکشی پر سر اٹھایا [illegible] لوٹ مار شروع کر دی۔ سوداگران اور لشکریوں [illegible] کرتے تھے اور سلطان کی [illegible] تاج الدین [illegible] جو شہاب الدین کی طرف سے ان صوبوں کا گورنر تھا۔ [illegible] باغی قوم کی سرکوبی کے لیے [illegible] ان کے بڑے بڑے سردار [illegible] گئے۔ تاج الدین نے ان کے سرداروں کو [illegible] غلام [illegible] کر دیئے گئے اور [illegible] فساد ختم ہو گیا۔[1]

شہاب الدین کی وفات آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ شہاب الدین نے ہندوستان کی مہم سے فراغت پا کر لاہور سے غزنی کی واپسی کا قصد کیا تھا۔ غرض یہ تھی کہ ترکان خطا سے اپنی شکست کا بدلہ لے۔ چنانچہ بلخ اور ترامذ کی فوجیں مرتب کی گئیں۔ واقعہ یوں ہے کہ جس وقت شہاب الدین لاہور سے غزنی کے لیے روانہ ہوا۔ مقام [illegible] میں جو [illegible] کے قریب تھا پہنچ کر قیام کیا۔ چند لوگ [illegible] ان میں سے ایک نے [illegible] زخمی کیا [illegible] شروع [illegible] [illegible] زخمی کیا تھا [illegible] بھاگ گیا [illegible] موقع [illegible] ایک خدمت گار [illegible] خیمے کے [illegible] تھے خوف زدہ [illegible] ہو گئے۔ شہاب الدین اس وقت نماز پڑھ رہا تھا کہ [illegible] کہ ان [illegible] اسی حالت میں [illegible] اسے قتل کر کے ان کے خدمت گاروں پر بھی ہاتھ صاف کیے جو اس خیمے میں تھے۔ یہ واقعہ [illegible] شعبان [illegible] کا ہے۔

قتل شہاب الدین کی بابت مؤرخین میں اختلاف ہے۔ بعضوں کا یہ خیال ہے کہ کھوکھروں (کھکروں) نے

[illegible]

[illegible]

اسے شہید کیا تھا کیونکہ ان کو سلطان شہاب الدین نے تخت و تاراج اور ان کے افراد و اقارب کو قتل کیا تھا اور بعض کا یہ قول ہے کہ فدائی اسماعیلیہ میں سے کسی شخص نے شہاب الدین کا خاتمہ کیا تھا۔ شہادت پایا تھا کیونکہ اسماعیلیہ نے بہت بڑی شورش برپا کر رکھی تھی۔ شہاب الدین نے ان کی سرکوبی کے لئے ان کے قلعوں کا محاصرہ کیا تھا اور اس کی فوجوں نے بلاد اسماعیلیہ میں تاخت و تاراج کیا تھا۔

خواجہ مؤید الدین: شہاب الدین کے قتل ہونے کے بعد امراء لشکر وزیر السلطنت خواجہ مؤید الدین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سب کے سب اس امر پر متفق ہوئے کہ جب تک خاندان شاہی میں سے کوئی شخص تخت کا مالک نہ ہو اس وقت تک شاہی خزانوں کی کامل طور سے حفاظت کی جائے چنانچہ وزیر السلطنت نے سپہ سالار لشکر کو طلب کر کے لشکریوں میں امن و امان قائم رکھنے اور نظام حکومت کے پابند رہنے کی ہدایت و تاکید کی اور نعش کو ایک تابوت میں رکھوا کر شاہی خزانے کے ساتھ غزنی کی طرف روانہ ہوا۔ خزانہ شاہی دو ہزار دو سو اونٹوں پر لدا ہوا تھا جس میں سونا جواہرات وغیرہ لدے ہوئے تھے۔ دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ صرف ہیرا پانچ سو من تھا۔ الغرض یہ خیال تمام کر کے شہاب الدین تو اب باقی نہیں۔ لوگوں نے کوچ کیا۔ سرداران لشکر اور امرائے دولت نے ان خزانوں کو اپنے اپنے کام سے روکا اور ان سب لشکر ہندوستان کی طرف واپس ہو جانے سے روکا اور جاگیریں قطب الدین ایبک کے قبضہ میں تھیں۔

شہاب الدین کی تجہیز و تکفین: اراکین سلطنت میں تخت نشینی میں اختلاف پڑ گیا تھا۔ بعض کا منشا یہ تھا کہ غیاث الدین محمود ابن سلطان غیاث الدین تخت آرائے حکومت ہو اور بعض یہ چاہتے تھے کہ بہاء الدین سام بھتیجہ زادہ شہاب الدین کے قبضہ اقتدار میں زمام سلطنت دی جائے۔ خواجہ مؤید الدین اور امرائے ترک کا میلان غیاث الدین محمود کی طرف تھا اور امرائے غور اس خیال میں تھے کہ بہاء الدین سام کو سلطنت دی جائے۔ غرض کہ ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ جب تک یہ راستہ طے کرتے رہے خزانہ لشکر کے ساتھ رہا۔ ایک مقام پر پہنچ کر دونوں فریق میں جھگڑا پڑ گیا۔ ترکوں نے کرمان کا راستہ اختیار کیا تاکہ وہاں پہنچ کر غیاث الدین محمود کو خزانہ شاہی سپرد کر دیں اور اسے تخت پر بٹھا دیں۔ غوریوں نے وہ راستہ پسند کیا جو بامیان کو جاتا تھا۔ وزیر السلطنت نے آئندہ کے جھگڑے کا خیال کر کے امرائے غور کو بھی سمجھا کر غزنی چلنے پر راضی کیا۔ چنانچہ اسی راستے سب کے سب غزنی کی طرف روانہ ہوئے۔ اثنائے راہ میں قبائل افغان اور کفار کے ہاتھ سے بے حد تکلیفیں اٹھائیں۔ انتہائی دشواریوں کے بعد کرمان کے قریب پہنچے۔ تاج الدین یلدوز (یلدوز) جنازہ شاہی کے استقبال کے لئے نکلا۔ جونہی اس کی نظر تابوت پر پڑی گھوڑے سے اتر کر زمین پر گر پڑا۔ پھر اٹھ کر شہاب الدین کو دیکھ کر چیخ مار کر رونے لگا۔ سر سے ٹوپی پھینک دی۔ میرا آقا کہاں ہے؟ لوگوں نے بڑی مشکل سے کھینچ کر تابوت کے پاس سے ہٹایا۔ القصہ شعبان ۶۰۲ھ میں شہاب الدین کا تابوت غزنی پہنچا اور مدرسہ میں جہاں اس کی بیٹی کا مقبرہ تھا دفن ہوا۔

شہاب الدین کا کردار: شہاب الدین شجاع، باہمت اور اپنے ارادوں میں پکا تھا۔ جہاد کا بے حد شائق تھا۔ اس کی صداقت اور عدل پسندی میں کلام نہیں۔ ہر شہر میں اس نے مقدمات فیصل کرنے کے لئے مقرر کر رکھے تھے چنانچہ قاضی شہر ان

چلے [illegible] شاہی [illegible] آ [illegible] کے عوض [illegible] قتل کر [illegible] طرف [illegible] شہاب الدین [illegible] سے [illegible] کا [illegible] تھا۔

تاج الدین یلدوز: تاج الدین یلدوز سلطان شہاب الدین محمد غوری کے مخصوص اور مقرب غلاموں میں سے تھا شہاب الدین کے مارے جانے کے بعد تاج الدین یلدوز کو غزنی کی حکومت کا شوق چرایا اور غیاث الدین محمود بن [illegible] غیاث الدین کی حکومت و سلطنت کی [illegible] ۔ چونکہ غیاث الدین محمود خراسان کی مہم میں مصروف تھا اس وجہ سے اس نے تاج الدین یلدوز کو غزنی کی حکومت کی سند لکھ دی چنانچہ تاج الدین نے دارالسلطنت [illegible] شاہی کا چارج لے کر غزنی پر قبضہ کر لیا۔

بہاء الدین سام: غیاث الدین کے سب سے چھوٹے بھائی شمس الدین محمد بن مسعود کو بامیان کی حکومت پر مقرر کیا تھا [illegible] سے مقرر رہا تھا جس کے بطن سے ایک لڑکا سام نامی پیدا ہوا۔ شمس الدین محمد کا ایک اور لڑکا عباس نامی [illegible] باندی کے بطن سے تھا [illegible] شمس الدین محمد کے مرنے کے بعد اس کا بڑا لڑکا عباس باپ کے تخت و تاج کا مالک ہوا سلطان غیاث الدین اور شہاب الدین کو اس سے رنجش پیدا ہوئی۔ عباس کو معزول کر کے اپنے بھتیجے بہاء الدین سام کو بامیان کی حکومت عطا کی۔ بہاء الدین [illegible] آ گیا [illegible] اس کی طرف [illegible] شہاب الدین کے عہد حکومت [illegible] ۔

بہاء الدین سام کا انتقال: شہاب الدین کے قتل کے وقت قلعہ غزنی میں [illegible] ایک شخص [illegible] نائب حکومت کر رہا تھا اس نے اپنے [illegible] غیاث الدین محمود بن سلطان غیاث الدین محمد [illegible] کے پاس بھیجا اور یہ لکھ بھیجا کہ آپ [illegible] مقبوضات کی حفاظت کیجئے [illegible] غیاث الدین [illegible] خطبہ [illegible] ان کے نام کا [illegible] مقبوضہ میں [illegible] اتفاق پڑا ہوا تھا۔ بہاء الدین سام اپنے ماموں کے قتل کی خبر سن کر فوج فراہم کر کے [illegible] غزنی کی طرف روانہ ہوا۔ علاء الدین اور جلال الدین اس کے دونوں بیٹے بھی ہمرکاب تھے۔ بہاء الدین سام نے ان دونوں کو غزنی [illegible] بطور [illegible] بھیجا تھا جب بہاء الدین سام نے [illegible] راہ میں [illegible] آخرت اختیار کیا تو اس کے دونوں بیٹے علاء الدین اور جلال الدین نے پہلے غزنی پر حملہ کیا۔

سلطان غیاث الدین [illegible] تاج الدین یلدوز [illegible] سلطان [illegible] شہاب الدین [illegible] ۔

علاء الدین بن بہاء الدین: امراء غور نے علاء الدین بن بہاء الدین سام کی آمد کی خبر پا کر استقبال کو آئے اور شاہی آداب سے سے۔ امراء ترک بھی اس جلوس میں شریک تھے اگرچہ ان کے دل غیاث الدین محمد کی خیر خواہی میں تھے چنانچہ علاء الدین اور جلال الدین نے قلعہ پر قبضہ کر لیا اور قصر شاہی میں رمضان ۶۰۲ھ کی چاند رات کو قیام کیا۔ ترکوں نے چاہا کہ گرفتار کر لیں لیکن رک گئے۔ وزیر السلطنت مؤید الملک نے اس مصلحت سے کہ بالفعل غیاث الدین محمد مہم خراسان میں مصروف ہے ترکوں کو اس فعل سے روکا مگر وہ اپنے خیال سے باز نہ آئے۔ علاء الدین اور جلال الدین نے کہلا بھیجا کہ تم دونوں بھائی قصر شاہی سے قبضہ اٹھا لو ورنہ جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ علاء الدین اور جلال الدین نے ترکوں کا یہ رنگ دیکھ کر تاج الدین یلدوز کے پاس پیام بھیجا کہ ہم لوگ تمہیں شاہی اعزاز سے سرفراز کریں گے انعام جاگیر سے علاوہ جاگیریں بھی عطا کی جائیں گی تم ہمارے ہم خیال ہو جاؤ اور جس ملک کی چاہو گے اس کی حکومت دی جائے گی۔

علاء الدین اور یلدوز: ادھر تاج الدین یلدوز کو جس وقت کرمان میں شہاب الدین کی شہادت کی خبر پہنچی وزیر السلطنت مؤید الملک سے خزانہ کی کنجیاں لے لیں۔ اپنے آقا کے نامدار سلطان غیاث الدین محمد کے بیٹے غیاث الدین محمود کی حکومت و سلطنت کی بیعت دینا شروع کی۔ ادھر بہاء الدین سام واقعہ شہادت سے مطلع ہو کر بامیان سے غزنی پر قبضہ کرنے کے لئے روانہ ہو گیا۔ اتفاق یہ کہ اثناء راہ میں اسے سفر آخرت درپیش آیا اس کا بیٹا علاء الدین غزنی پہنچا اور تخت حکومت پر رونق افروز ہوا۔ جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں علاء الدین نے ترکوں کو ملانے کی کوشش کی۔ تاج الدین یلدوز کے پاس بہت اخلاص کا پیام بھیجا غرض کہ ہر طرح سے راضی رکھا اور اس سے سازش کرنا چاہی لیکن تاج الدین یلدوز نے اس کی اطاعت قبول نہ کی اور انکار کی سے جواب دیا اور ترکوں غلاموں اور تاتاریوں کی ایک بڑی فوج مرتب کر کے کرمان سے غزنی کی جانب روانہ ہوا۔ علاء الدین اور اس کے بھائی کو جنگ کا خطرہ لگا۔ علاء الدین نے بھی اپنے وزیر السلطنت کو بامیان بلخ اور ترمذ کی طرف فوجوں کی فراہمی کی غرض سے روانہ کیا۔

یلدوز کا غزنی پر قبضہ: اسی اثناء میں خبر ملی تاج الدین یلدوز نے غزنی میں ترکوں کے پاس کہلا بھیجا کہ غیاث الدین محمد تمہارے آقا نے امداد کا وعدہ کیا ہے۔ یہ بہت بڑی نمک حرامی ہو گی اگر تم ان کا ساتھ نہ دو گے۔ القصہ ماہ رمضان ۶۰۲ھ میں دونوں فریق صف آرا ہوئے تخت غزنی جنگ کی بنیاد پڑی۔ ترکوں کی فوج علاء الدین سے علیحدہ ہو کر تاج الدین یلدوز سے مل گئی جس سے محمد بن [illegible] کو شکست ہوئی۔ گرفتار کر لیا گیا۔ تاج الدین یلدوز کا لشکر غزنی میں داخل ہو گیا۔ لوٹ مار شروع ہو گئی۔ غوریوں اور بامیانیوں کے مکانات لوٹ لئے گئے۔ علاء الدین نے قلعہ میں جا کر پناہ لی۔ جلال الدین تین سواروں کی جمعیت سے بامیان کی طرف بھاگا۔ تاج الدین یلدوز نے قلعہ کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ علاء الدین نے امن کی درخواست کی کہ مجھے امن دو تو میں غزنی سے بامیان چلا جاؤں گا۔ جب امن حاصل کر کے علاء الدین قلعہ غزنی سے نکلا اثناء راہ میں ترکوں نے [illegible] جنہوں نے جنگ چھیڑ دی۔ گھوڑا چھین لیا مال و اسباب لے لیا۔ تاج الدین یلدوز نے اس سے مطلع ہو کر گھوڑا اور مال و اسباب واپس بھجوا دیا۔ چنانچہ علاء الدین روتا دھوتا بامیان پہنچا اور اپنی بگڑی ہوئی حالت کو درست کرنے لگا۔

تاج الدین یلدوز نے غزنی میں قیام کر کے غیاث الدین محمود کی حکومت کا جھنڈا گاڑا اور اس کے نام کا خطبہ

پڑھا۔ داؤد والی قلعہ غزنی کو گرفتار کر لیا۔ فقہا و قضاۃ کو حاضری کا حکم دیا۔ خلافت مآب کی طرف سے مجد الدین ابو علی بن ربیع شافعی مدرس نظامیہ بغداد بطور وفد کے شہاب الدین کے پاس آئے ہوئے تھے اس دربار میں تاج الدین یلدوز نے انہیں بھی حاضر ہونے کی اجازت دی اور ان لوگوں نے شاہی تخت پر بیٹھنے اور القاب سلطانی سے اپنے کو مخاطب کرنے کا مشورہ کیا اس ارادے پر عمل بھی کیا۔ ترکوں کو اس سے نفرت پیدا ہوئی بہت سے رونے لگے۔ ملوک غور کی اولاد کی ایک جماعت اس وقت اس جلسہ میں موجود تھی۔ انہوں نے بھی اس فعل کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا اور اس کی خدمت سے علیحدہ ہو کر علاء الدین کے پاس بامیان چلے آئے۔

غیاث الدین محمود: جس وقت شہاب الدین غوری نے جام شہادت نوش کیا تھا اس وقت اس کے بھائی سلطان غیاث الدین محمد کا بیٹا غیاث الدین محمود اپنے مقبوضہ بلاد بست میں تھا۔ شہاب الدین نے خاندان شاہی غوریہ میں سے علاء الدین محمد بن ابو علی کو بلاد غوریہ کی عنان حکومت عطا کی تھی (یہ کرامیہ مذہب کا بہت بڑا متعصب فرد تھا) چنانچہ غیاث الدین محمد پہلے فیروز کوہ سے چلا آیا مگر امرائے غور، غیاث الدین کی حکومت کی طرف مائل تھے اور فیروز کوہ والے بھی اسی خیال کے تھے۔ جب شاہ خوارزم نے فیروز کوہ کا قصد کیا تو اس نے محمد مرغنی اور محمد بن عثمان مرغنی سرداران غور کو طلب کر کے محمد بن تکش والی خوارزم سے جنگ کرنے کا حلف لیا اور غیاث الدین محمود بست میں ٹھہرا انجام کار کا انتظار کر رہا تھا کیونکہ والی بامیان سے اور اس سے شہاب الدین ہی کے زمانہ حکومت میں یہ سمجھوتہ ہو چکا تھا کہ شہاب الدین کی وفات کے بعد خراسان غیاث الدین کے قبضہ میں رہے گا اور ہندوستان و غزنی بہاء الدین والی بامیان کے زیر اثر حکومت سمجھا جائے گا۔ لیکن شہاب الدین کی شہادت کے بعد غیاث الدین نے خلاف معاہدہ ماہ رمضان ۶۰۲ھ میں تخت حکومت پر جلوس کیا اور حکومت و سلطنت کا دعویدار بن گیا۔ اراکین دولت سے اپنی حکومت و سلطنت کی بیعت لی۔ امرائے لشکر جو اس کے ہوا خواہ تھے۔ وہ اس کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ چنانچہ غیاث الدین نے فیروز کوہ پر قبضہ کر لیا اور علاء الدین کے سرداروں کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا۔

غیاث الدین اور حسین خرمیل: غیاث الدین نے فیروز کوہ پر قبضہ حاصل کرنے کے بعد جامع مسجد میں جا کر نماز جمعہ ادا کی۔ پھر سوار ہو کر اپنے باپ کے ایوان میں آیا اور وہاں حکومت اختیار کی اور پرانے دستور کے مطابق تمام رسوم ادا کئے۔ عبدالجبار محمد بن محمد کیرانی (سلطان غیاث الدین محمد غوری کا وزیر السلطنت) حاضر دربار ہوا غیاث الدین نے قلمدان وزارت حوالہ کر دیا۔ عدل و احسان اور جہانداری میں اپنے مرحوم باپ کے قدم بقدم چلنے لگا۔ اس کے بعد ابن خرمیل گورنر ہرات کو تالیف قلب کے خیال سے نرمی و ملاطفت کا خط لکھا اور اپنی اطاعت و فرمانبرداری کی ہدایت کی۔ جس وقت ابن خرمیل نے سلطان شہاب الدین کی شہادت کی خبر سنی خوارزم شاہ کی عداوت سے ڈر کر سرداران شہر کو بلا بھیجا اور لوگوں سے اپنا ساتھ دینے کا حلف لیا۔ قاضی شہر اور ابن زیاد نے جواب دیا کہ دنیا بھر کے مقابلہ میں ہم تمہارے ساتھ سینہ سپر ہوں گے لیکن سلطان غیاث الدین کے بیٹے کے مقابلہ میں ہم تمہارا ساتھ نہ دیں گے۔ ابن خرمیل نے یہ سن کر خاموشی اختیار کر لی اور خوارزم شاہ سے در پردہ سازش کرنے لگا۔ غیاث الدین کو کسی جاسوس نے اس کی خبر دی۔ تو جمعیت آراستہ کر کے ہرات کا قصد کیا۔ ابن خرمیل نے یہ سن کر قاضی اور ابن زیاد سے اس معاملہ میں مشورہ کیا۔ ان دونوں نے غیاث الدین کی اطاعت قبول کرنے کا مشورہ دیا۔ ابن خرمیل نے بظاہر ان کا مشورہ قبول کر لیا لیکن در پردہ خوارزم شاہ کو قبضہ ہرات پر ابھارتا اور ترغیب دیتا رہا اسی اثنا میں

غیاث الدین نے کمزور طاقتوں [illegible] ان لوگوں [illegible] اپنا باپ [illegible] ایک غلام [illegible] [illegible] خاتون [illegible] میں بھیجا گیا تھا۔

خوارزم شاہ اور [illegible] حسین بن [illegible] غوریوں کی طرف سے ہرات کا حکمران تھا۔ لیکن کسی وجہ سے غوریوں کی اطاعت سے باغی ہو گیا تھا جیسا کہ [illegible] خوارزم شاہ سے ساز باز کر چکا تھا۔ [illegible] خوارزم شاہ [illegible] کہ آپ [illegible] فوج [illegible] سلطان غیاث الدین کی خدمت میں [illegible] اطاعت کی غرض سے روانہ [illegible] سلطان غیاث الدین کی خدمت سے [illegible] لیکن اس کے بعد [illegible] اپنے خیال سے [illegible] خوارزم شاہ [illegible] اس وقت خوارزم شاہ کی فوجوں کو [illegible] واقعہ [illegible] سلطان غیاث الدین [illegible] اس کے [illegible] ٹھہرا۔

خوارزم شاہ کا ہرات پر قبضہ: حسین بن [illegible] سلطان سے اس [illegible] قاضی [illegible] خوارزم شاہ [illegible] ہرات [illegible] حسین بن [illegible] سلطان غیاث الدین نے [illegible] ہرات [illegible]

محاصرۂ بلخ: [illegible] ہرات کے بعد بلخ [illegible] خوارزم شاہ [illegible] سلطان شہاب الدین [illegible] غوریوں [illegible] بلخ [illegible] خوارزم شاہ [illegible] علاء الدین [illegible] خوارزم شاہ [illegible] بلخ [illegible] خوارزم شاہ [illegible] قیدیوں کے ساتھ [illegible]

فتح بلخ: [illegible] خوارزم شاہ نے [illegible] حسین والی بلخ کے پاس [illegible] اطاعت قبول [illegible] حسین نے [illegible] خوارزم شاہ [illegible] کامیابی [illegible]

اسیر ہو کر ہرات کی طرف واپسی کا قصد کیا۔ پھر یہ خبر سن کر کہ علاء الدین اور جلال الدین کو وزیوں کے مقابلہ میں شکست ہوئی اور وز نے ان دونوں کو قید کر لیا ہے۔ ہرات کی واپسی ملتوی کر دی اور ابن بشیر (یعنی محمد بن علی بن بشیر) کو عمر بن حسین کے ساتھ دوبارہ پیام دے کر بھیجا۔ عمر بن حسین نے پھر انکاری جواب دیا۔ مدتوں لڑائیاں ہوتی رہیں۔ بالآخر جس وقت عمر بن حسین کو چاروں طرف سے ناامیدی محسوس ہوئی اطاعت قبول کر لی اور خوارزم شاہ کے نام کا خطبہ جامع بلخ میں پڑھا اور خوارزم شاہ سے ملنے کو اس کے کیمپ میں آیا۔ خوارزم شاہ نے اسے خلعت دیا اور گورنری بلخ پر بدستور بحال رکھا۔ یہ واقعہ آخر سن ۶۰۲ھ کا ہے۔

عمر بن حسین غوری کی گرفتاری: بلخ سے فارغ ہو کر خوارزم شاہ جوزقان (جرجان) کی طرف محاصرہ کی غرض سے بڑھا۔ علی بن ابی علی یہاں کا حاکم تھا۔ دونوں میں مصالحت ہو گئی۔ جوزقان سے واپس ہو کر عمر بن حسین غوری والی بلخ کو بلا بھیجا اور جب وہ آ گیا تو گرفتار کر کے خوارزم بھیج دیا اور بلخ جا کر قبضہ کر لیا۔ جعفر ترکی کو اپنی جانب سے بلخ کا حاکم مقرر کر کے خوارزم کی طرف واپس ہوا۔

علاء الدین اور ودوز (یلدوز) کی جنگ: ہم اوپر لکھ آئے ہیں ودوز نے غزنی پر قبضہ حاصل کر کے علاء الدین اور جلال الدین کو بامیان کی جانب نکال دیا تھا چنانچہ دو ماہ تک یہ دونوں بامیان میں مقیم رہے۔ وز نے قبضہ غزنی کے بعد وہیں قیام اختیار کیا اور اس خیال سے کہ میری حکومت کو غلبہ حاصل ہو جائے گا۔ غیاث الدین کے نام کا خطبہ پڑھنے سے روکا دیا اور ترکوں کو اس خوف سے کہ مبادا ان لوگوں میں شورش اور بدنظمی کا مادہ پیدا ہو یہ فریب دیتا رہا کہ غیاث الدین کے پاس سے ابھی واپس نہیں آیا جب ان کو علاء الدین کے مقابلہ میں کامیابی حاصل ہو گئی اور قلعہ پر قبضہ کر لیا تو خود مختار حکومت کا اعلان کر دیا اور تخت حکومت پر متمکن ہو گیا اس اثناء میں لشکر کا معتد بہ حصہ رفتہ رفتہ علاء الدین سے آ ملا۔ چنانچہ علاء الدین اور جلال الدین نے فوجیں مرتب کر کے بامیان سے غزنی کی طرف کوچ کیا۔ وز کو اس کی اطلاع ہوئی۔ اس نے بھی لشکر مرتب کر کے مدافعت کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوا۔ ان دونوں نے وز کی فوجوں کو نہایت بری طرح سے پسپا کیا۔ فوج کا اکثر حصہ کام آ گیا۔ وز کرمان کی طرف بھاگا ایک دستہ فوج نے تعاقب کیا۔ وز نے پلٹ کر مقابلہ کیا اور مار بھگایا۔

علاء الدین کا غزنی پر قبضہ: علاء الدین اور اس کا بھائی جلال الدین مظفر و منصور غزنی میں کامیابی کا جھنڈا لیے ہوئے داخل ہوئے اور قابض ہو گئے۔ شہاب الدین کے اس خزانے پر قبضہ کر لیا جسے وزیر السلطنت موید الدین سے کرمان میں لیا تھا جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں قبضہ غزنی کے بعد علاء الدین اور جلال الدین میں خزانہ کی تقسیم اور موید الملک کی وزارت پر جھگڑا پیدا ہو گیا۔ اہل غزنی کو ان کی اطلاع پر بے حد ندامت ہوئی مگر چارہ کار نہ تھا۔ جلال الدین عباس کے ساتھ بامیان چلا آیا اور علاء الدین غزنی میں ٹھہرا رہا وزیر السلطنت نے لشکریوں اور رعایا کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ شروع کر دیئے جس کا مال پایا لوٹ لیا جسے چاہا سزا دی۔ ظلم کی کوئی حد باقی نہ رہ گئی تھی۔ لوگوں نے مال و اسباب کو فروخت کرنا شروع کر دیا۔ شکنجوں پر شکنجے ہوتی تھیں لیکن کوئی سننے والا نہ تھا۔ وز کو ان واقعات کی اطلاع ہوئی۔ ترکوں، تاجیوں اور غوریوں کی فوجیں مرتب کر کے چڑھائی کر دی۔ ایلدکز ترکی (شہاب الدین کا غلام) دو ہزار جمعیت سے کرمان پر پہنچ آیا اور ابن پر

قبضہ کر لیا اس کے بعد تین روز تک پڑا رہا۔ چوتھے روز کی کامیاب یلغار سے تاج الدین یلدز کامل کرمان پر قابض ہو گیا۔ رعایا کے ساتھ حسن سلوک اور عدل و انصاف سے پیش آنے لگا۔ رفتہ رفتہ اس کی خبر علاء الدین کو غزنی پہنچی۔ اپنے وزیر کو اپنے بھائی جلال الدین کی خدمت میں بامیان روانہ کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ غوریوں نے علاء الدین کا ساتھ چھوڑ دیا تھا اور غیاث الدین کے پاس چلے گئے تھے۔ ۱۲ ذی ۶۰۳ھ میں شہر غزنی پہنچ کر قبضہ کر لیا۔ علاء الدین قلعہ بند ہو گیا۔

علاء الدین کی شکست و امان طلبی: یلدز نے اہل غزنی کو تسلی دی اور امان دیا۔ جب شہر کا انتظام ہو گیا تو قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ اتنے میں یلدز کو یہ خبر ملی کہ جلال الدین فوج لے کر آ رہا ہے تو یلدز مقابلہ اور مدافعت کی غرض سے روانہ ہوا۔ دونوں میں سخت لڑائی ہوئی۔ یلدز نے جلال الدین کو شکست دی اور گرفتار کر کے غزنی واپس کر دیا۔ علاء الدین اس وقت تک قلعہ نشین تھا۔ یلدز نے کہلا بھیجا کہ اگر تم قلعہ کی کنجیاں میرے حوالے نہ کرو گے تو میں تمہارے بھائیوں کو قتل کروا دوں گا۔ علاء الدین نے جواب میں زیادہ الجھن سے کام لیا تو یلدز نے چار سوتیلے بھائیوں کو قتل کرا ڈالا۔ علاء الدین نے یہ دیکھ کر ترک کی طرف سے کاتب الملک امان کی درخواست کی۔ یلدز نے امان دی اور جب علاء الدین آنے جانے کے لئے قلعہ سے نکلا تو گرفتار کر لیا گیا۔ وزیر السلطنت عزالملک بھی گرفتار ہوا۔ تاج الدین خلجی کی قبر بیعت کر لی تھا۔ الدین کی خدمت میں روانہ کیا۔ سلیمان بن خلجی ۶۰۳ھ میں غیاث الدین کی خدمت میں پہنچے۔ غیاث الدین نے عزت و احترام سے ٹھہرایا اور کچھ عرصے کے بعد شاہی دربار میں مقرر کیا۔

بامیان کی بغاوت: جس وقت علاء الدین اور جلال الدین غزنی میں گرفتار کر لئے گئے۔ جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں اور اس کی خبر ان کے چچا عباس کو بامیان میں پہنچی اس کے ساتھ ان دونوں کے باپ کا وزیر بھی بامیان میں موجود تھا۔ چنانچہ وزیر سلطنت یہ خبر پا کر خوارزم شاہ کی طرف یلدز کے مقابلے کے لئے امداد حاصل کرنے کی غرض سے روانہ ہوا۔ عباس نے وزیر السلطنت کی موجودگی کو غنیمت شمار کر کے قلعہ پر قبضہ کر لیا اور علاء الدین و جلال الدین کے ہمراہیوں و ہوا خواہوں کو نکال دیا۔ وزیر سلطنت کو اس کی خبر لگی تو راستہ سے لوٹ پڑا اور قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ اس کے بعد جلال الدین رہا ہو کر بامیان پہنچا۔ وزیر السلطنت کو اس سے بڑی قوت حاصل ہو گئی۔ عباس کے پاس کہلا بھیجا کہ تم سرکشی چھوڑ کر اطاعت قبول کر لو۔ عباس نے قلعہ کے دروازے کھول دیے اور کنجیاں حوالے کر دیں اور یہ کہلا بھیجا کہ میں نے خوارزم شاہ کے دست برد سے محفوظ رکھنے کی غرض سے قلعہ پر قبضہ کیا تھا ورنہ یہ کب ممکن تھا کہ میں خود مختاری کا جھنڈا بلند کرتا۔

خوارزم شاہ کا ترمذ پر قبضہ: خوارزم شاہ نے حرب بن حسین غوری سے بلخ چھین کر ترمذ کا قصد کیا۔ اس وقت ترمذ میں حرب بن حسین کا بیٹا حکمران تھا۔ محمد بن خرمیل نے ترمذ پہنچ کر بلخ کی رسوائی اور خوارزم شاہ کے قبضہ کے واقعات بتا کر اسے یہ جتلا دیا کہ بلخ کا علم تو اب خوارزم شاہ کے ہمراہ ہے اور انہیں حکومت کر رہے ہیں اور حرب بن حسین خوارزم شاہ کے پاس پہنچ گیا ہے اگر تم اطاعت قبول کر لو گے اور مقابلہ نہ کرو گے تو تمہیں انعامات دیئے جائیں گے۔ جاگیریں دی جائیں گی۔ چونکہ والی ترمذ تاتاریوں کے آئے دن کے حملوں سے تنگ آ گیا تھا اور غزنی پر یلدز کے قبضہ اور تصرف اور اپنے ہمراہیوں کی گرفتاری سے دل برداشتہ ہو گیا تھا اس وجہ سے اطاعت قبول کر لی اور امان کا خواستگار ہوا۔ خوارزم شاہ نے اسے امن دی اور ترمذ پر قبضہ کر لیا۔

فتح طالقان: اب ترمذ سے فراغت حاصل کر کے طالقان کی طرف بڑھا۔ اس وقت طالقان میں سونج نامی ایک شخص غیاث

الدین محمود کی جانب سے حکومت کر رہا تھا۔ خوارزم شاہ نے پیغام بھیجا کہ تم میری اطاعت قبول کر لو تو میں تمہیں تمہاری حسب خواہش جاگیریں دوں گا۔ سونج نے انکاری جواب دیا اور جنگ پر آمادہ ہو گیا۔ لیکن جس وقت مقابلہ پر آیا گھوڑے سے اتر کر قدم بوس ہوا اور معافی کی درخواست کی۔ خوارزم شاہ نے طالقان پر قبضہ کر لیا اور اس کے بعض ارکان دولت کو بھی گرفتار کر لیا۔ کالوین اور سوار کے قلعوں کا رخ کیا۔ والئ قلعہ تولک حسام الدین علی بن ابو علی مقابلہ پر آیا۔ خوارزم شاہ نے اس سے شہر سپرد کرنے کا مطالبہ کیا۔ حسام الدین نے انکاری جواب دیا۔ خوارزم شاہ جواب صاف پا کر ہرات کی طرف چلا گیا اور ہرات کے باہر قیام پذیر ہوا۔ چونکہ حسن بن خرمیل نے اطاعت قبول کر لی تھی اس وجہ سے خوارزم شاہ کے لشکر کے دست برد اور لوٹ مار سے ہرات محفوظ رہا۔ اسی مقام پر غیاث الدین کا ایلچی تحائف و ہدایا لے کر حاضر ہوا۔ اسی زمانہ میں حسن بن خرمیل نے اسفزار پر حملہ کیا۔ والئ اسفزار چونکہ غیاث الدین کے پاس گیا ہوا تھا۔ حسن نے شہر کا محاصرہ ڈال دیا۔ اہل شہر نے امن حاصل کر کے شہر پناہ کے دروازے کھول دیے اور شہر کو اس کے حوالے کر دیا۔

والئ سجستان کی اطاعت: اس کے بعد حسن بن خرمیل نے والئ سجستان کے پاس خوارزم شاہ کی اطاعت کا پیام بھیجا اور یہ کہلا بھیجا کہ آئندہ سے مسجدوں میں خوارزم شاہ کے نام کا خطبہ پڑھا جائے گا۔ والئ سجستان نے خوارزم شاہ کا حکم اطاعت قبول کر لیا اور اس کے نام کا خطبہ پڑھنے لگا۔ آپ کو یاد رکھنا چاہیے کہ خوارزم شاہ نے غیاث الدین سے اسی امر کی درخواست کی تھی جسے غیاث الدین نے قبول نہ کیا تھا۔ الغرض اسی زمانہ قیام ہرات میں قاضی صاعد بن فضل خوارزم شاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جنہیں حسن بن خرمیل نے شہر بدر کر دیا تھا اور غیاث الدین کے پاس فیروز کوہ چلے گئے تھے۔ حسن بن خرمیل نے بہکا دیا چنانچہ خوارزم شاہ نے قاضی صاعد کو قلعہ زوزن میں قید کر دیا اور ہرات کے عہدۂ قضا پر قاضی ابوبکر محمد بن حسن کو مامور کیا۔

دز (یلدوز) کی سرکشی: جس وقت دز نے غزنی پر قبضہ کر لیا اور علاء الدین و جلال الدین کو بھی گرفتار کر لیا۔ غیاث الدین نے دز کو لکھنا شروع کیا کہ میرے نام کا خطبہ مسجدوں میں پڑھا جائے۔ دز حیلہ و حوالے سے ٹالنے لگا۔ غیاث الدین نے قاصد روانہ کیا کہ میرے نام کا خطبہ پڑھا جائے اور شہاب الدین کے لئے دعا کی جائے۔ ترکوں کو اس نامہ و پیام سے شبہ پیدا ہوا۔ دز نے غیاث الدین کو لکھ بھیجا کہ آپ مجھے آزاد کر دیجئے۔ غیاث الدین نے چندے توقف کر کے اس درخواست کو منظور کر لیا۔ چونکہ اس کا قصد خوارزم شاہ سے مصالحت اور امداد لینے کا تھا۔ جب دز نے بھی آزادی کا مطالبہ کیا تو غیاث الدین نے اس کو اور قطب الدین ایبک کو جو کہ اس کے چچا شہاب الدین کا غلام تھا اور اس کی طرف سے ملک ہند کا حکمران تھا آزاد کر دیا اور ہر ایک کو خلعت روانہ کئے پھر یہ خبر آئی[1] ۔۔۔۔۔۔۔ کہ دز خود تخت حکومت کا تاج پہنے گا اور قطب الدین ایبک آزاد ہونے کے باوجود مطیع و فرمانبردار رہا۔

دز (یلدوز) کی تکیناباد پر فوج کشی: غیاث الدین نے خوارزم شاہ سے امداد کی درخواست کی تو خوارزم شاہ نے اس شرط سے کمک بھیجی کہ حسن بن خرمیل والئ ہرات میری اطاعت قبول کرے اور مال غنیمت کے تین حصے کئے جائیں۔ ایک

---

[1] اصل کتاب میں جگہ خالی ہے۔

حصہ لشکریوں میں تقسیم کیا جائے اور دو حصے ان دونوں کو۔ اس کی تحریک کے ذریعے وزیر کو قتل۔ وزیر نے فوجیں مرتب کر کے تکیناباد پر چڑھائی کر دی اور اس پر قابض ہو گیا۔ اس کے بعد بست اور اس کے متعلقات کا رخ کیا اور قبضہ کر لیا۔ غیاث الدین کے نام کا خطبہ موقوف کر دیا۔ والی بامیان کو لکھ بھیجا کہ تم خوارزم شاہ کا نام خطبہ سے نکال دو۔

ایدکین کی مراجعت کابل: حسین بن خرمیل کو بھی اس پر ابھارا اور مخالفت کی صورت میں جنگ کی دھمکی دی۔ جلال الدین والی بامیان کو قید سے رہا کر کے اپنی بیٹی سے عقد کر دیا اور پانچ ہزار سواروں کو ایدکین کی افسری میں (یہ شہاب الدین کا غلام تھا) جلال الدین کے ہمراہ روانہ کیا کہ بامیان پر قبضہ کر کے جلال الدین کو تخت حکومت پر متمکن کر دے اور اس کے چچا زاد بھائی کو حکومت و سلطنت سے بے دخل کر دے۔ ابھی یہ بامیان تک نہ پہنچنے پایا تھا کہ یہ خبر سننے میں آئی کہ ترکوں میں وزیر کے خلاف جوش پیدا ہوا، اس نے غزنی کی طرف لوٹنا چاہا۔ جلال الدین نے اس کی مخالفت کی۔ تب ایدکین اپنے مقبوضات کابل کی طرف لوٹ آیا۔

غیاث الدین اور خوارزم شاہ کی مصالحت: قطب الدین ایبک کو جب یہ معلوم ہوا کہ یلدز نے غیاث الدین سے منحرف ہو گیا ہے تو بے حد ناگوار گزرا۔ ادھر ایک قاصد یلدز کے پاس روانہ کیا۔ جنگ کی دھمکی دی غیاث الدین کے نام کا خطبہ پڑھنے کی تاکید کی۔ ادھر غیاث الدین کی خدمت میں تحائف و ہدایا بھیج کر یہ رائے دی کہ آپ وقتی طور سے خوارزم شاہ کے تمام مطالبات تسلیم کر لیجئے تاکہ کام غزنی سے فراغت حاصل ہو جائے۔ غیاث الدین نے اس رائے کے مطابق خوارزم شاہ سے مصالحت کر لی اور ایبک کو لکھ بھیجا کہ یلدز سے جنگ کے لئے غزنی پر حملہ کر دو۔

ایبک کی کارگزاری: چنانچہ ایبک نے غزنی پر چڑھائی کر دی اتنے میں ایدکین بھی آ گیا اور رجب ۶۰۲ھ میں غزنی آ گیا۔ شہر غزنی پر ایبک کا قبضہ ہو گیا۔ جامع مسجد میں غیاث الدین کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔ صرف قلعہ باقی رہ گیا لشکریوں نے شہر کو لوٹ لیا۔ ان واقعات کی اطلاع یلدز کو ہوئی ہوش جاتے رہے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ تکیناباد میں غیاث الدین کا نام خطبہ میں داخل کیا گیا اور وزیر کا نام نکال ڈالا۔ کچھ عرصہ بعد ایدکین نے غزنی سے بلاد غور کی طرف کوچ کیا اور ان واقعات کی اطلاعی عرضی غیاث الدین کی خدمت میں روانہ کی اور بہت سا سامان و مال جو غزنی میں ملا تھا تحفے کے طور پر بھیج دیا۔ غیاث الدین کو اس سے بے حد مسرت ہوئی خلعت بھیجے اور آزاد کر دیا اور ملک الامراء کا خطاب عطا کیا۔ اس کے بعد غیاث الدین نے بست اور اس کے مضافات کا قصد کیا چنانچہ حسن و خوبی سے بغیر جنگ کے اپنے دائرہ حکومت میں داخل کر کے وہاں کی رعایا سے اچھے برتاؤ کیے۔

حسین بن خرمیل کی گرفتاری: حسین بن خرمیل نے جیسا کہ اوپر لکھ آئے ہیں خوارزم شاہ کی فوج کو ہرات میں بلایا تھا۔ چنانچہ خوارزم شاہ کی فوج آ گئی اور ہرات میں ابن خرمیل کے ساتھ قیام پذیر ہوئی۔ خوارزم شاہ کی فوج نے رعایا پر ظلم و ستم شروع کر دیا۔ طرح طرح کی تباہ کاریاں کرنے لگے۔ ابن خرمیل نے ان لوگوں کو قید کر دیا اور خوارزم شاہ کو یہ واقعات لکھ بھیجے۔ خوارزم شاہ ان دنوں خطا کی لڑائی میں مصروف تھا۔ حسین ابن خرمیل کو لکھ بھیجا کہ ان فوجیوں کو جنہیں تم نے قید کیا ہے میرے پاس بھیج دو اور عز الدین جلدک کو ادھر یہ تحریر بھیجی کہ تم جس طرح ممکن ہو حسین بن خرمیل کو گرفتار کر لو۔ جلدک نے دو

ہزار سواروں کو لے کر ہرات کا قصد کیا۔ آپ کو یہ دیکھنا چاہیے کہ ضعف زمانہ حکومت سلطان محمد میں ہرات کی وزارت کر رہا تھا۔ جس وقت تغلک ہرات کے قریب پہنچا ابن خرمیل استقبال کی غرض سے ہرات سے باہر آیا ایک دوسرے سے ملے تغلک نے اپنے ہمراہیوں کو اشارہ کر دیا ان لوگوں نے ابن خرمیل کو گرفتار کر لیا۔ وہیں خرمیل کے ہمراہ شہر میں واپس آ گئے۔

ابن خرمیل کا خاتمہ: وزیر خواجہ صاحب نے شہر پناہ کے دروازے بند کر لئے مقابلہ کی تیاری کی غیاث الدین محمود کے نام کی منادی کرا دی۔ تغلک نے شہر کا محاصرہ کر لیا اور کہلا بھیجا کہ تمہیں امان دیتا ہوں اور اگر تم میرا کہنا نہ مانو گے تو میں ابن خرمیل کو قتل کر ڈالوں گا۔ وزیر نے کچھ جواب نہ دیا۔ تغلک نے ان واقعات حاضرہ سے خوارزم شاہ کو مطلع کیا خوارزم شاہ نے اپنے ان کوروں کو جو خراسان میں تھے ہرات پر فوج کشی اور محاصرہ کرنے کے لئے لکھ بھیجا چنانچہ کوزلی خراسان سے دس ہزار کی جمعیت سے ہرات پر چڑھ گیا۔ چونکہ حسین بن خرمیل نے احتیاط کے طور پر ہرات کو ہر طرح سے مضبوط اور مستحکم کر رکھا تھا چار شہر پناہ بہت مستحکم بنوائے تھے۔ شہر پناہ کے باہر خندقیں کھدوا دی تھیں۔ محاصرہ کی مدت ضرورت سے زیادہ طویل کر لیا تھا اس لئے تو مدت تک وہ ہرات پر قبضہ نہ کر سکے۔ اسی اثناء میں حسین ابن خرمیل کا خراسان میں انتقال ہو گیا یا یہ کہ خوارزم شاہ کے سرداروں نے اسے قتل کر ڈالا۔

خوارزم شاہ کا طبرستان پر قبضہ: علی شاہ برادر غیاث الدین محمود نے طبرستان میں اور زنگی خان نے نیشاپور میں خود مختار حکومت کا جھنڈا بلند کیا لیکن جب خوارزم شاہ طبرستان پہنچا تو علی شاہ بھاگ گیا فیروز کوہ میں شہاب الدین کے پاس جا کر دم لیا۔ شہاب الدین نے عزت و احترام سے ملاقات کی۔ خوارزم شاہ نے طبرستان پر قبضہ کر کے نیشاپور کی طرف قدم بڑھائے اور اسے بھی زنگی خان کے قبضہ سے نکال کر اپنے دائرہ حکومت میں داخل کر لیا۔ اس کے بعد ہرات کی طرف آیا اس وقت تک ہرات پر محاصرہ پڑا ہوا تھا کسی طرح فتح نہ ہوتا تھا محاصرہ کے بڑھ جانے سے اہل شہر میں پھوٹ پڑ گئی۔ خوارزم شاہ کے آ جانے سے کچھ لوگ مخالف ہو گئے۔ وزیر کے مخالفوں نے وزیر کو قید کر لیا اس سے اور بھی کمزوری پیدا ہو گئی۔ مقابلہ کی قوت جاتی رہی کسی ذریعہ سے خوارزم شاہ کو ان واقعات کی اطلاع ہو گئی فوراً حملہ کر دیا۔ شہر پناہ کے دو برجوں کو مسمار کر کے شہر میں داخل ہو گیا اور قبضہ کر لیا وزیر کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا اور اپنی طرف سے ایک شخص کو ہرات پر مامور کر دیا۔ یہ واقعات [illegible] کے ہیں قبضہ ہرات سے فراغت کر کے خطا کی جنگ پر واپس آیا۔

قتل غیاث الدین محمود: خوارزم شاہ نے شہر ہرات پر قبضہ کرنے کے بعد اپنے ماموں امیر ملک کو ہرات کی حکومت پر مامور کیا اور فیروز کوہ پر حملہ کرنے اور اس کے حکمران غیاث الدین محمود بن غیاث الدین غوری اور ان کے بھائی علی شاہ کی گرفتاری کا حکم دیا۔ چنانچہ امیر ملک نے فوجیں آراستہ کر کے فیروز کوہ پر چڑھائی کی۔ غیاث الدین محمود نے امان کی درخواست کی جسے امیر ملک نے منظور کر لیا۔ لیکن جس وقت غیاث الدین محمود اپنے بھائی علی شاہ کے ساتھ شہر پناہ کا دروازہ کھول کر نکلا۔ امیر ملک نے دونوں بھائیوں کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا مظفر و منصور [illegible] میں فیروز کوہ میں داخل ہوا۔ فیروز کوہ کے فتح ہو جانے سے تمام خراسان پر خوارزم شاہ کا قبضہ ہو گیا۔

خوارزم شاہ کا غزنی پر قبضہ: جس وقت خوارزم شاہ نے کل صوبہ جات خراسان اور بامیان پر قبضہ حاصل کر لیا تو

وقت تاج الدین یلدوز والیٔ غزنی نے پنجاب کا [illegible] [illegible] معاملات [illegible] تھے۔ [illegible] نے اپنے [illegible] کے لیے [illegible] طلب کیا۔ [illegible] دراصل قطب الدین (شہاب الدین کا غلام) تب سلطنت غزنی کی تھی۔ اس نے خوارزم شاہ کی اطاعت کا [illegible] سے اتفاق ظاہر کیا چنانچہ خوارزم شاہ کا [illegible] جواب [illegible] غزنی میں خوارزم شاہ کے نام کا خطبہ پڑھا گیا اس کے بعد قطب الدین نے پوشیدہ طور سے خوارزم شاہ کو پیغام بھیجا کہ آپ غزنی تشریف لے آئیں [illegible] آپ کے حوالے کر دوں گا۔ چنانچہ خوارزم شاہ [illegible] غزنی آیا اور قبضہ کر لیا۔ [illegible] خوارزم شاہ۔ [illegible] قطب الدین [illegible] کا [illegible] اس پر قبضہ [illegible] قطب الدین [illegible] غزنی [illegible] اپنے بیٹے جلال الدین کو [illegible] یہ واقعات [illegible] ہوئے تھے۔

[illegible] (یلدوز) کا لاہور پر قبضہ۔ خوارزم شاہ سے شکست کھا کر یلدوز [illegible] اس وقت لاہور میں ناصر الدین قباچہ [illegible] شہاب الدین کا غلام [illegible] تھا [illegible] ملتان [illegible] (اُچ) [illegible] [illegible] [illegible] کامیابی ہوئی [illegible] لاہور پر قبضہ کر لیا۔

تاج الدین یلدوز کا خاتمہ۔ اس کامیابی کے بعد وہ ہندوستان کی طرف متوجہ ہوا تاکہ دہلی [illegible] مسلمانوں کے قبضہ میں داخل ہو جائے۔ اس وقت دہلی میں قطب الدین ایبک کا انتقال ہو چکا تھا اور اس کا غلام شمس الدین التتمش [illegible] ترائن کے قریب فوجوں میں مقابلہ ہوا۔ تاج الدین یلدوز شکست کھا کر بھاگا [illegible] گرفتار ہو کر [illegible] میں مار ڈالا گیا۔

تاج الدین یلدوز نہایت [illegible] تھا اور بالخصوص تجارت پیشہ اور غریبوں کے [illegible] اس کے مرنے سے سلاطین غوریہ کا شیرازہ [illegible] بکھر گیا۔ [illegible]

باب: [illegible]

دولتِ دیلم

دیلمیوں کا سلسلۂ انساب [illegible] واللہ اعلم۔

[illegible] دیلم [illegible]

[illegible] سعید بن العاص [illegible]

طبرستان کی تسخیر [illegible] طبرستان [illegible]

شہر تھا۔ اس کا حکمران اسپہبد تھا کہ ایک شخص [illegible] کے قلعہ [illegible] نے [illegible] دور کر لیا۔ [illegible] کے حکومت کے ماتحت بعد ہادی نے ان دونوں مقامات کو بحال کیا۔ یہاں تک کہ یہ دونوں مقامات حکومت کے قبضے ہوئے لیکن تھوڑے عرصہ بعد باغی اور مرکز بن گئے تب خلیفہ مہدی نے یحییٰ حرشی کو چالیس ہزار فوج کی جمعیت سے طبرستان کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا چنانچہ اس نے طبرستان کو زیر و زبر کر کے [illegible] داخل کر لیا۔ زمانہ حکومت خلیفہ ہارون رشید میں یحییٰ بن عبداللہ بن حسن مثنیٰ نے طبرستان کا رخ کیا مگر کامیاب نہ ہوا۔ تب خلیفہ رشید نے فضل بن یحییٰ برمکی کو ۱۷۶ھ میں اس جنگ پر مامور کیا۔ فضل نے نہایت سرگرمی سے ان مقامات کو فتح کیا۔ حالانکہ خراج ادا کرنے پر مصالحت ہوئی مگر [illegible] جب منصور کی جب کہ خلیفہ رشید [illegible] سلطنت [illegible] شہادت [illegible] چنانچہ خلیفہ رشید سے [illegible] طبرستان سے واپس ہو گیا اور اپنے بھائی [illegible] کے ساتھ [illegible] کیا۔ [illegible] میں [illegible] ہیں۔

شہریار بن شروین کی سرکشی: ۲۰۱ھ میں جس وقت الرشید [illegible] شروین بن ابی قارن اور ونداد ہرمز [illegible] کو امیر [illegible] طبرستان [illegible] چنانچہ یہ دونوں [illegible] حاضر ہوئے۔ رشید نے عزت و احترام سے [illegible] اتفاق سے [illegible] ونداد ہرمز نے [illegible] اطاعت اور [illegible] خراج کی ادائیگی [illegible] اصبہان [illegible] ہوئے اس کے بعد شروین نے وفات پائی اس کی جگہ اس کا بیٹا شہریار حکمرانی کرنے لگا۔ [illegible] حکومت [illegible] طبرستان [illegible] تمام [illegible] شہریار بن شروین نے اطاعت [illegible] مازیار بن قارن [illegible] کی خدمت میں [illegible] کرنے کے لئے روانہ ہوا [illegible] شہریار بن شروین مر گیا اس کی جگہ اس کا بیٹا شاپور حکومت کرنے لگا۔ مازیار نے شاپور سے لڑائی [illegible] شاپور کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا۔

مازیار کی بغاوت: اس کے بعد مازیار نے کل طبرستان پر قبضہ کر لیا۔ [illegible] خلیفہ معتصم کی [illegible] خلیفہ معتصم نے ان لوگوں [illegible] اپنی [illegible] خلافت [illegible] کے علاوہ ان کے سرداروں کو [illegible] بھیجا اور [illegible] وصول کیا۔ [illegible] شہر [illegible] کے وہاں سے [illegible] کی طرف [illegible] کی سرحد پر [illegible] شہر [illegible] طرف [illegible] اس طرح شاہان قارن سے [illegible] طبرستان میں [illegible] کی۔

قارن بن شہریار کی اطاعت: اسی زمانے میں افشین (معتصم [illegible]) نے حکومت خراسان کے لالچ میں [illegible] سے سازش [illegible] چنانچہ صوبہ خراسان میں بغاوت پھوٹ پڑی۔ [illegible] نے [illegible] طرف سے حملہ کر دیا عبداللہ بن طاہر نے اپنے بیٹا حسن اور اپنے [illegible] عثمان بن جبلہ [illegible] خلیفہ معتصم نے [illegible] کو [illegible] طرف [illegible] قارن بن شہریار [illegible] عبداللہ بن طاہر سے [illegible] کی حکومت [illegible] اطاعت قبول کر [illegible] کے [illegible] پہاڑی مقامات کی حکومت [illegible] کی اطاعت قبول کر لی۔ عبداللہ بن طاہر نے [illegible] قارن نے

اپنے چچا مازیار [illegible] ایک جماعت کے ساتھ [illegible] عبداللہ [illegible]
[illegible] داخل ہوئے اور [illegible] پر قبضہ کر لیا۔

مازیار کی گرفتاری وقتل اس کے بعد فوجیں [illegible] مازیار [illegible] عبداللہ بن طاہر [illegible] گرفتار کر کے عبداللہ بن طاہر [illegible] مازیار [illegible] اپنے بھائی [illegible] عبداللہ بن طاہر [illegible] خلیفہ معتصم [illegible] قتل [illegible] مازیار [illegible] گرفتاری [illegible] قتل [illegible] مازیار [illegible] بغاوت [illegible] مقابلہ [illegible] تھا۔

محمد بن اوس [illegible] کے بعد [illegible] حکومت [illegible] طبرستان [illegible] خلافت معتصم [illegible] عبداللہ بن طاہر [illegible] حکومت [illegible] محمد بن اوس [illegible] حکومت [illegible] بغاوت [illegible] محمد بن اوس [illegible] قبضہ کر لیا تھا۔

طبرستان پر حسن بن زید کا قبضہ [illegible] حکومت [illegible] محمد بن اوس [illegible] حسن بن زید [illegible] طبرستان [illegible] قبضہ کر لیا [illegible] حکومت [illegible] حکومت [illegible]
سے حکومت چلی گئی۔

حسن الحریشی اس کے بعد [illegible]

[illegible]

محمد بن زید کا خاتمہ ہو گیا تو اطروش وہاں سے دیلم میں جا پہنچا جو دین اسلام سے بیگانہ مذہب رکھتا تھا۔ اطروش تیرہ برس تک دیلم میں رہا۔ ان دنوں دیلم کا بادشاہ حسان بن وہسودان تھا۔ اطروش ان لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتا تھا۔ ان سے عشر اور زکوٰۃ وصول کرتا تھا چنانچہ ایک بڑا گروہ اس کے ہاتھ پر اسلام لایا۔ اس نے ان کے لئے مسجدیں بنوائیں۔ پھر انہیں جمع کر کے قزوین پر چڑھائی کی اور اس پر قبضہ کر لیا اس کے بعد سالوس کو بھی لے لیا۔ غرض کہ رفتہ رفتہ اسلامی سرحدی بلاد یکے بعد دیگرے قبضہ کرتا جاتا تھا۔ آمل بھی اس کے قبضہ اقتدار میں آ گیا۔ جب اطروش کو دیلم میں استحکام حاصل ہو گیا اور قزوین کے شہروں پر قابض ہو گیا تو اس نے سب کو جنگ طبرستان کی ترغیب دی۔

اطروش کا طبرستان پر اقتدار: اس وقت طبرستان پر سامانی حکومت کا پرچم لہرا رہا تھا۔ سب نے اطروش کے لئے کمر باندھی اور ۳۰۱ھ میں طبرستان پر چڑھ آئے۔ ابن صعلوک حاکم طبرستان مقابلہ پر آیا۔ اطروش نے اسے شکست دی اور اس کے تمام ہمراہیوں اور ہوا خواہوں کو بری طرح پامال کیا۔ ابن صعلوک جان بچا کر رے پہنچا۔ پھر اسے بعد ہی اطروش نے طبرستان اور اس کے تمام صوبے پر قبضہ کر لیا۔ یہ تمام واقعات اور اس کی خروج کے حالات دولت سامانیہ کے تذکرہ میں ہم لکھ چکے ہیں۔ دیلم اس کی بیعت کیا کرتے تھے اور دیلم تک کے سردار اسی کے ہاتھ پر بیعت کرتے تھے۔ یہی لوگ اس کے ارکان حکومت تھے۔ پھر اسے سپہ سالار سامان کے لشکریوں نے ۳۰۴ھ میں شکست دی اور اس کی حکومت سرداران کے قبضہ اقتدار میں چلی گئی جیسا کہ ہم دیلم کے حالات میں لکھ چکے ہیں۔

دیلمی سپہ سالار: دیلم کے سپہ سالاروں کی ایک جماعت تھی جو اطروش اور اس کے لڑکوں کی پشت پناہی اور مدد کرتے تھے ان میں سے سرخاب بن وہسودان برادر حسان تھا جس کا شمار دیلم کے بادشاہوں میں تھا۔ یہ ابوالحسن بن اطروش کے لشکر کا افسر انچیف تھا۔ اس کے بھائی کی لڑکی مقتدر نے اسفار بن شیرویہ کو ثابت ... لیلی بن نعمان بن دیلم کے بادشاہوں میں تھا۔ یہ اطروش کا ایک نامور سپہ سالار تھا اس کے بعد ابوالحسن نے اسے جرجان پر مامور کیا۔ ماکان بن کالی اور سرخاب و حسان بھی سرداران دیلم میں سے تھے۔ اسے ابوالحسن بن اطروش نے جرجان پر اپنا نائب مقرر کر کے متعین کیا تھا۔

سرداران دیلم: ان لوگوں کے علاوہ ایک دوسرا گروہ بھی دیلم کے سرداروں کا تھا جن میں ماکان بن کالی کے سوا ان میں سے اسفار بن شیرویہ مرداویج بن زیار اور اس کا بھائی وشمگیر اور بنی بویہ کا نام خصوصیت سے لیا جاتا ہے۔ مرداویج کے امراؤں میں سے بنو بویہ تھے۔ جو بعد ازاں عراقین و فارس کے بڑے بادشاہوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ جس وقت دولت علویہ کا چراغ حکومت گل ہو گیا تو ان سپہ سالاروں نے طبرستان اور قرب و جوار میں خود مختار حکومت کی بنیاد ڈالی۔

بنو سامان اور دیلم: خلافت عباسیہ کے ضعف کے ایام میں ابتداً ایران پر صفاریوں نے خلفاء کے ہاتھ سے قبضہ لے لیا۔ پھر بنو سامان نے ان سے چھین لیا اور رافع بن ہرثمہ نے بھی اس میں حصہ لیا۔ دونوں باہم جھگڑتے رہے۔ بالآخر بنو سامان تنہا حکومت خراسان کی مسند حکومت کی کرسی پر بیٹھ گئے۔ لیکن بنو سامان نے تمام عمر زبانی خلافت بغداد کی اطاعت کا اظہار کرتے تھے۔ ان سامانیہ کا مرکز حکومت ماوراء النہر میں تھا۔ تمام خراسان و رے کا علاقہ صوبہ داروں کے قبضہ اقتدار میں تھا۔ جب خلافت بہت زیادہ کمزور ہو گئی تو خوف دیلم سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے ان کے سپہ سالاروں نے طبرستان میں اپنی حکومتیں قائم کر

[illegible]

لیلیٰ بن نعمان۔ [illegible]

سرخاب بن وہشوذان۔ [illegible]

تحت آئے ہوئے آ رہا تھا چاہتا تھا۔ سرخاب نے حوش کامیابی میں تعاقب کیا جب سرخاب کسی کے ہاتھ سے قتل ہو گیا تو مکور کی فوج نے کمین گاہ سے نکل کر حملہ کر دیا۔ سرخاب کو شکست ہوئی۔ ابوالحسن بھاگ کر استر آباد پہنچا۔ سرخاب باقی ماندہ فوج کے ساتھ لڑتا رہا۔ آخر مکور نے جرجان کو دوبارہ فتح کر لیا۔

ماکان بن کاکی: اس کے بعد سرخاب مر گیا اور ابوالحسن ابن الاطروش استر آباد چلا گیا اور وہیں قیام اختیار کیا اور سرخاب کی جگہ ماکان بن کاکی کو مامور کیا جو سرخاب کا چچا زاد بھائی تھا۔ محمد بن عبید اللہ بلعمی اس کی سرکوبی کے لئے چلا۔ مکور نے دامغان پر محاصرہ ڈال دیا۔ ایک مدت تک محاصرہ کئے رہا۔ جب محاصرے سے کامیابی کی صورت نظر نہ آئی تو مکور نے کچھ مال دے کر ماکان سے مصالحت کر لی۔ ماکان نے سارے علاقے پر قبضہ کر لیا۔ سارے علاقے سے استر آباد چلا آیا۔ سامانیوں نے ان شہروں پر قراتکین کو مامور کیا۔ ماکان نے موقع پا کر ان پر فوج کشی کر دی اور دوبارہ ان شہروں پر قبضہ کر لیا۔ قراتکین اپنے ہمراہیوں کے ساتھ نیشاپور چلا آیا۔

اسفار بن شیرویہ: اسفار بن شیرویہ دیلم کے سرداروں میں اور ماکان بن کاکی کے ہمراہیوں میں سے تھا۔ نہایت بداخلاق ظالم اور تند مزاج تھا۔ ماکان نے اسے اپنی فوج سے نکال دیا۔ اسفار بھاگ کر بکر بن محمد بن الیسع والی نیشاپور کے پاس چلا گیا۔ بکر بن محمد بن الیسع نے اس کی بڑی عزت کی اور اسے مخصوص مصاحبوں میں داخل کر لیا اور ۳۱۵ھ میں فوج کی سرداری پر مامور کیا اور جرجان فتح کرنے کے لئے اسے منتخب کیا۔ ان دنوں ماکان بن کاکی طبرستان میں تھا اور ابوالحسن بن کاکی کو جرجان کی حکومت پر مامور کر رکھا تھا۔ اس نے ابوعلی بن الاطروش کو کسی شبہ کے باعث جرجان میں اپنے مکان میں قید کر رکھا تھا۔ ایک روز شب کے وقت ابوالحسن نے قتل کا ارادہ کیا۔ اس کی خواب گاہ میں آیا۔ دونوں میں ہاتھا پائی ہونے لگی۔ اللہ تعالیٰ نے علوی (ابوعلی بن الاطروش) کو کامیاب کر دیا۔ اس نے ابوالحسن بن کاکی کو مار ڈالا اور قید سے نکل کر اگلے دن سرداروں کو بلا بھیجا۔ ان لوگوں نے حاضر ہو کر بیعت کی اور خلافت کی کرسی پر بٹھایا۔ اس نے اپنی فوج کا علی بن خرشید کو سردار بنایا اور اسفار بن شیرویہ کو پروانہ لکھ بھیجا اور بلا بھیجا۔ چنانچہ اسفار نے بکر بن محمد سے اجازت حاصل کر کے ابوعلی کی طرف کوچ کیا۔ علی بن خرشید نے جرجان اور اس کے گرد و نواح پر قبضہ کر کے دعوت علویہ کو پھیلانا شروع کیا۔ ماکان بن کاکی کو اس کی خبر لگی تو فوجیں آراستہ کر کے طبرستان سے جرجان پر چڑھ آیا۔ علی بن خرشید نے جرجان سے نکل کر مقابلہ کیا اور مار بھگایا۔ طبرستان تک تعاقب کرتا چلا گیا اور اسے ماکان کے قبضے سے نکال کر اس پر قابض ہو گیا۔

اسفار اور ماکان کی جنگ: اس اثنا میں ابوعلی بن الاطروش اور سپہ سالار فوج علی بن خرشید مر گیا۔ اسفار تنہا طبرستان کا مالک بن گیا۔ بکر بن محمد بن الیسع نے انہی دنوں جرجان پر چڑھائی کی اور اس پر قبضہ حاصل کر کے اسے نصر بن احمد سامانی کے دائرہ حکومت میں داخل کر لیا۔ اس کے بعد ماکان نے طبرستان کی جانب واپسی کی۔ اسفار نے مقابلہ کیا۔ سخت اور خونریز جنگ کے بعد اسفار کو شکست ہوئی۔ ماکان نے طبرستان پر قبضہ کر لیا اور اسفار نے جرجان میں بکر بن محمد بن الیسع کے پاس جا کر دم لیا اور وہیں ٹھہرا رہا۔ یہاں تک کہ بکر بن محمد الیسع نے وفات پائی اور سعید بن نصر نے ۳۱۵ھ میں جرجان کی حکومت پر مامور کیا۔ پھر سعید بن سامان نے زمانہ خلافت مقتدر میں رے پر قبضہ حاصل کیا اور محمد بن علی صعلوک کو اس کی حکومت عنایت کی۔

باشندوں ۳۱۶ھ میں محمد بن علی بن صعلوک ایک سخت مرض میں مبتلا ہو گیا۔ حسن داعی کی تحریک سے اسفار دیلمی جرجان پر مرداویج بن زیار کو جو دیلم کے جیل سے تھا اپنی فوج کا سپہ سالار مقرر کیا طبرستان پر چڑھائی کی اور اس پر قابض ہو گیا۔

اسفار کا رے پر قبضہ: جس وقت اسفار نے طبرستان پر قبضہ حاصل کیا تو مرداویج اس کے امراء میں تھا۔ رے پر ان دنوں ابن صعلوک کی حکومت رہا تھا۔ اسفار نے رے کو بھی اس کے قبضہ سے نکال لیا اس کے بعد قزوین، زنجان، ابہر، قم اور کرخ وغیرہ پر بھی قابض ہو گیا۔ حسن بن قاسم داعی صغیر اس کے ساتھ تھا۔ جب اسفار نے اس سے علیحدہ ہو کر طبرستان پر قبضہ کر لیا اور جرجان کو بھی اپنے دائرہ حکومت میں شامل کر لیا تو ماکان اور حسن داعی نے طبرستان پر چڑھائی کی۔ مقام ساریہ میں فریقین سے لڑائی ہوئی۔ ماکان شکست کھا کر بھاگا، حسن داعی مارا گیا۔

حسن داعی کا خاتمہ: شکست کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ حسن داعی دیلم کو منکرات اور ممنوعات شرعیہ سے بچنے کی تاکید کیا کرتا اور احکام شرعیہ کی پابندی نہایت سختی سے کرایا کرتا تھا۔ یہ امر دیلم کو ناگوار گزرتا تھا۔ آخر انہوں نے مشورہ کیا کہ حسن داعی کی جگہ ابو الحسین بن الاطروش کو اور ماکان کی جگہ مرداویج کے ماموں [illegible] کو مقرر کرنا چاہئے چنانچہ دوران جنگ کے حملے سے [illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible] احمد طبری کے پاس [illegible] اسفار [illegible] تھا جب [illegible] جرجان میں [illegible] حسن داعی نے [illegible] سالاران دیلم کو گمان ہوا [illegible] گیا اور سب کو گرفتار کر کے مار ڈالا اور اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ ان جاں باختہ سازش کرنے والوں کے مال و اسباب کو لوٹ لو۔ دیلم کو یہ امر ناگوار گزرا، وقت کے منتظر رہے۔ جب اسفار سے ابن سامان نے ارادہ کیا [illegible] جمع کر لیا۔ ابن سامان اس غرض سے واپس ہوا کہ میرے نام کا خطبہ پڑھا جائے اور اسفار بدستور [illegible] رہے۔ اسفار نے بھی اس شرط کو قبول کر لیا اور باہم مصالحت ہو گئی۔ اسفار نے ابن سامان کی واپسی کے بعد اہل رے پر بھاری ٹیکس مقرر کئے اور ان پر ظلم و جبر کرنے لگا اہل قزوین کو لوٹا اور ان پر دیلم کو مامور کیا جس سے ان لوگوں کی زندگی تنگ ہو گئی اور طرح طرح کے مصائب میں گرفتار ہو گئے۔

اسفار اور مرداویج: مرداویج بن زیار اسفار کے سپہ سالاروں سے تھا۔ اسفار کا ظلم حد سے بڑھ گیا تھا اور اس کی طرف سے دل میں شکایتیں پیدا ہو گئی تھیں۔ اسی اثنا میں اسفار نے مرداویج کو اپنی اطاعت کا پیام دے کر سمیران ... .

. . . . طرم کا حاکم آذربیجان کے پاس روانہ کیا۔ مرداویج کے روانہ ہونے کے بعد روانہ ہو کر [illegible] اسفار کے ظلم و جور سے اہل [illegible] کے ساتھ بد خلقی سے پیش آنے کی وجہ سے [illegible] گیا۔ اسفار کو یہ امر گوارا نہ ہوا مرداویج پر حملہ کرنے کا قصد کیا۔ مرداویج جنگ کرنے کی [illegible] اسی اثنا میں [illegible] جو اسفار کی فوج [illegible] تھا۔ چنانچہ اسفار سپہ سالار کے ساتھ مرداویج کی طرف بڑھا۔ مرداویج کو اس کی خبر ہوئی [illegible] کی طرف چلا گیا۔ ماکان بن کاکی کو طبرستان میں یہ اتفاق لگ گئے اور اسفار کے مقابلہ پر [illegible] دیا۔

اسفار کا خاتمہ: چنانچہ ماکان بھی آمادہ ہو کر اسفار کی طرف بڑھا۔ اسفار جنگ سے بھاگ کر بست چلا گیا پھر وہاں کی طرف سے قلعہ موت کی طرف روانہ ہوا۔ چونکہ اس کے ساتھ اہل و عیال اور خزانہ تھا اس سفر میں اس کے بعض امراء نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا اور مرداویج کو اس کی خبر کر دی۔ مرداویج اسفار کی طرف بڑھا اور اپنے ایک دوسرے سپہ سالار کو بھیجا۔ اسفار نے ملاقات کی اور ان سپہ سالاروں کا طالب ہوا جنہوں نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا تھا۔ ان لوگوں نے ظاہر

کیا کہ مرداویج نے ان لوگوں کو قتل کر دیا۔ یہ اس فوج کے [illegible] اسفار کے بے حد قریبی تھے۔ اس کے بعد موقع پا کر مرداویج کے کہنے پر سپہ سالار نے اسفار کو گرفتار کر کے مرداویج کے پاس بھیج دیا۔ مرداویج نے اسے رے میں قید رکھنا چاہا لیکن مرداویج نے اسفار کے مکر و فریب کی وجہ سے احتیاط کیا۔ مرداویج نے اسفار کو قتل کر دیا اور رے کی طرف لوٹ گیا۔

مرداویج کی فتوحات اسفار کے مارے جانے کے بعد مرداویج نے ملک گیری کے خیال سے اطراف و جوانب پر حملے شروع کر دیے۔ قزوین، رے، ہمدان، کنگور، دینور، بروجرد، قم، قاسان، اصفہان اور جرباذقان پر یکے بعد دیگرے قبضہ کر لیا اور استقلال کے ساتھ حکومت کرنے لگا۔ مرداویج میں غرور و تکبر پیدا ہو گیا۔ سونے کے تخت پر بیٹھتا۔ تاج پہنتا۔ اس کے سپہ سالار چاندی کی کرسیوں پر بیٹھتے تھے۔ خسروؤں کے طریقے پر چلتے ہوئے حکام اور حاجب مقرر کیے۔

طبرستان پر قبضہ تم اوپر پڑھ چکے ہو کہ مرداویج نے ماکان کو اسفار کے مقابلہ پر ابھارا تھا اور نکال دیا تھا اور اسفار مارا گیا تھا۔ اس سے مرداویج کے قدم سلطنت پر نہایت مضبوطی سے جم گئے۔ طبرستان اور جرجان کے قبضہ سے [illegible] ماکان وہاں مقابلہ نہ کر سکا بھاگ کھڑا ہوا۔ مرداویج نے طبرستان پر قبضہ کر کے [illegible] کو وہاں کا حاکم مقرر کیا اور [illegible] ابوالقاسم کو [illegible] مقرر کیا۔

فتح جرجان ابوالقاسم [illegible] طبرستان سے فارغ ہو کر جرجان کی طرف بڑھا۔ ماکان کا گورنر جرجان بھی بھاگ نکلا۔ مرداویج نے جرجان پر قبضہ کر کے اپنے داماد ابوالقاسم مذکور کو حاکم بنایا۔ اس کے بعد اصفہان کی جانب لوٹا۔ ابوالقاسم بھی آ ملا۔ وہاں اصفہان کو شکست ہوئی۔ غرض [illegible] تمام شہروں پر مرداویج کا قبضہ ہو گیا۔ ماکان نے دیلم پر جا کر پناہ لی۔ ابو علی بن مظفر سپہ سالار لشکر [illegible] سامان سے امداد کا طالب ہوا۔ چنانچہ ابو علی نے ماکان کی مدد پر کمر باندھی، فوج مرتب کر کے مرداویج کی طرف بڑھا۔ ابوالقاسم نے ان دونوں کو شکست دی۔ دونوں شکست کھا کر نیشاپور لوٹ آئے۔ اس کے بعد ماکان نے دامغان کا رخ کیا۔ ابوالقاسم نے یہاں سے بھی اسے مار بھگایا۔ مجبوراً خراسان آ گیا۔

ہمدان اور بلاد جبل کی تسخیر جس وقت مرداویج نے بلاد رے پر قبضہ کر لیا، دیلم چاروں طرف سے اس کے پاس آ کر جمع ہو گئے۔ مرداویج نے انہیں انعامات دیے۔ وظائف مقرر کیے۔ فوجوں کی تعداد بڑھ گئی۔ جس کے باعث آمدنی ناکافی ہوئی۔ قرب و جوار کے شہروں پر ہاتھ بڑھانے کا قصد کیا چنانچہ ۳۱۹ھ میں ہمدان پر قبضہ کرنے کی غرض سے ایک بڑی فوج اپنے بھانجے کی ماتحتی میں روانہ کی۔ اس وقت ہمدان میں محمد بن خلف گورنری کر رہا تھا۔ خلیفہ مقتدر کی فوج وہاں موجود تھی دونوں فریقوں میں معرکہ کارزار گرم ہو گیا۔ شاہی فوج نے بڑے بڑے کارہائے نمایاں کیے۔ سینکڑوں جوان دیلمی مارے گئے۔ مرداویج کا بھانجا بھی اس معرکہ میں کام آ گیا۔ مرداویج کو اس کی خبر لگی تو فوجیں مرتب کر کے ہمدان پر چڑھ آیا۔ خلافت مآب کی فوجیں مقابلہ کی تاب نہ لا سکیں۔ مرداویج بزور تیغ ہمدان میں گھس پڑا۔ کشت و خون کی کوئی حد نہ رہی اور اہل ہمدان کو بہت بری طرح پامال کیا۔ عورتوں اور بچوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ [illegible] غلام بنا لیا۔ اس کے بعد لوگوں کو امن دیا۔ خلیفہ مقتدر کی فوجیں جمع ہو کر دوبارہ حملہ آور ہوئیں۔ ہارون غریب الخال سپہ سالار فوج تھا۔ ہمدان کے باہر فریقین صف آرائی کی۔ مرداویج نے انہیں بھی شکست دی۔ ہمدان کے علاوہ بلاد جبل پر بھی قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد ایک سپہ سالار کو دینور فتح کرنے کے لیے روانہ کیا چنانچہ اس نے دینور کو بزور تیغ فتح کر لیا۔ مرداویج کا لشکر [illegible] کرتا ہوا حلوان تک پہنچ

گیا۔ مال و اسباب سونا چاندی اور قیدیوں سے لدا مال ہمراہ واپس ہوا۔

لشکری کا قتل۔ لشکری بھی دیلمی اور اسفار کے ہمراہیوں سے تھا۔ اسفار کے قتل کے بعد خلیفہ مقتدر سے امان حاصل کر کے ہارون بن غریب الخال کی فوج میں داخل ہو گیا تھا۔ جب ہارون کو ۳۱۹ھ میں مرداویج کے مقابلہ میں شکست ہوئی تو ہارون نے لشکری کو نہاوند مال اور کمک لینے کے لئے بھیجا۔ لشکری نے نہاوند پہنچ کر قبضہ کر لیا۔ مال اور سامان جنگ درست کر کے فوجیں مرتب کیں اور اصفہان پر دھاوا کر دیا۔ اصفہان میں احمد بن کیغلغ تھا۔ یہ بھی فوجیں آراستہ کر کے مقابلہ پر آیا۔ لشکری نے اسے شکست دے کر اصفہان پر قبضہ کر لیا۔ فوجیں شہر میں داخل ہو گئیں اور احمد بن کیغلغ شہر چھوڑ کر نکل آیا اور بیرون شہر قیام کیا۔ لشکری یہ خیال کر کے میری ہی فوج کا سردار ہے احمد کے پاس گیا۔ احمد بن کیغلغ نے اسے پہچان لیا جونہی قریب آیا ایک وار سے ختم کر دیا۔ اس واقعہ سے اس کی فوجیں منتشر ہو گئیں اور احمد بن کیغلغ پھر اصفہان آ گیا۔

اصفہان پر قبضہ۔ آخر ۳۱۹ھ میں مرداویج نے ایک فوج اصفہان سر کرنے کے لئے روانہ کی۔ چنانچہ اس فوج نے اصفہان پر قبضہ کر لیا۔ احمد بن عبدالعزیز بن ابی دلف نے محل سرا کو از سر نو بنوایا۔ جس میں مرداویج نے آ کر قیام کیا۔ اس وقت اس کی فوج کی تعداد چالیس پچاس ہزار تک پہنچ چکی تھی۔ فتح اصفہان کے بعد اہواز اور خراسان پر قبضہ کرنے کے لئے فوجیں روانہ کیں۔ اہواز اور خراسان بھی مرداویج کے مقبوضات میں داخل ہو گئے۔ اس کے بعد مرداویج نے خلیفہ مقتدر کی خدمت میں ایک عرضداشت بھیجی اور یہ درخواست کی کہ ان شہروں کے قبضے کے عوض دو لاکھ دینار سالانہ حاضر کروں گا۔ خلیفہ نے اسے منظور کر لیا۔ ہمدان اور ماہ کوفہ بھی جاگیر عطا کی۔

وشمگیر اور مرداویج۔ ۳۲۰ھ میں مرداویج نے اپنی فوج سے ایک ایلچی اپنے بھائی وشمگیر کو لانے کیلئے روانہ کیا۔ چنانچہ ایلچی نے وشمگیر کے پاس پہنچ کر مرداویج کا پیغام پہنچایا اور جاہ و جلال کے حالات بتائے۔ وشمگیر کو اس سے بے حد تعجب ہوا اور اپنے بھائی مرداویج کی حرکات کو دولت کی نگاہ سے دیکھا کیونکہ وجہ تھی کہ دیلم اور طبرستان کے علویوں کے ہوا خواہوں میں سے تھے اور مرداویج نے خلافت بغداد کی اطاعت قبول کر لی تھی۔ ایلچی وشمگیر کو برابر سمجھاتا رہا یہاں تک کہ وشمگیر اپنے بھائی سے ملنے کے لئے روانہ ہوا۔ قزوین پہنچا اور مرداویج سے ملاقات ہوئی۔ مرداویج نے تبادلہ خیال کے بعد اسے سیاہ کپڑے پہنائے اور اپنے پاس ٹھہرایا۔ وشمگیر کو امور سیاسی میں بہت بڑا دخل تھا اسی وجہ سے ملک کی خوشحالی کو دوبالا بنایا اور سرسبز ہو گئی۔

مطرف بن محمد کا قتل۔ ابو بکر مظفر خراسان میں نصر بن سامان کی فوج کا سپہ سالار تھا۔ اس نے جرجان پر قبضہ کر لیا تھا۔ مرداویج خراسان اور ابو زکی مہم سے فارغ ہو کر رے کی طرف واپس ہوا اور رے سے فوجیں آراستہ کر کے جرجان پر چڑھائی کی۔ ابو بکر مظفر جرجان سے مدافعت کی غرض سے نیشاپور چلا آیا۔ اس زمانہ میں نیشاپور میں سعید بن نصر بن سامان بھی موجود تھا۔ ابو بکر مظفر نے حاضر ہو کر حالات عرض کئے۔ سعید بن نصر نے مرداویج کے مقابلہ پر کمر باندھی۔ محمد بن عبداللہ بلعمی سپہ سالار بنی سامان نے مرداویج کے وزیر مطرف بن محمد سے خط و کتابت شروع کی۔ وہ کچھ دن بعد اسے اپنے ساتھ ملا لیا۔ مرداویج کو اس کی خبر ہو گئی اس نے اپنے وزیر کو مار ڈالا۔

مرداویج اور سعید بن نصر میں مصالحت۔ تب محمد بن عبداللہ بلعمی نے مرداویج کے پاس ایک ایلچی روانہ کیا اور یہ کہلا بھیجا کہ تم نے جرجان پر فوج کشی کرنے میں غلطی کی۔ تمہیں سعید بن سامان کے مقابلہ پر نہ آنا تھا اس کے حقوق اور احسان تم پر بہت زیادہ ہیں۔ اب بھی اگر تم جرجان سے اتر آؤ گے تمہیں رے میں بہت سا سامان اور روپیہ دلا دوں گا۔ مرداویج پر محمد بن عبداللہ بلعمی کا جادو چل گیا۔ جرجان سے واپس آیا۔ فریقین میں صلح ہو گئی۔

باب: 10

دولت بنی بویہ

بنی بویہ کی ابتدا: بنی بویہ تین بھائی تھے عماد الدولہ ابو الحسن علی، رکن الدولہ ابو علی حسن اور معز الدولہ ابو الحسین احمد۔ ان سب میں زیادہ مشہور ابو الحسن علی ہی تھا۔ جس وقت ان لوگوں نے مختلف علاقوں کے صوبوں پر قبضہ حاصل کر لیا اور خلافت کی طرف سے انہیں حق حکومت عطا ہوئی تو خلیفہ بغداد نے انہیں ان القاب سے مخاطب کیا جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے دار الخلافت میں عملاً اپنی حکومت کی۔ یہ بالکل ویسا تھا جیسا آپ آگے پڑھیں گے۔

ابو شجاع بویہ بن فنا خسرو: ان کے باپ کا نام ابو شجاع بویہ بن فنا خسرو تھا۔ ان کے نسب میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ ابو نصر بن ماکولا نے انہیں کو ابن شیر زیل الاصغر بن شیر کندہ بن شیر زیل الاکبر بن شیران شاہ بن شیرویہ بن سسان شاہ بن سیس بن فیروز بن شروزیل بن سسنان بن بہرام جور کی طرف منسوب کیا ہے ان کا بقیہ نسب ملوک فارس کے بیان میں لکھا جا چکا ہے۔ ابن مسکویہ کہتا ہے کہ ان لوگوں کا دعویٰ ہے کہ یہ یزدجرد بن شہریار (آخری تاجدار فارس) کی اولاد سے تھے۔ لیکن بات تو یہ ہے کہ نسب نامہ بنا لیا ہے وہی شخص اس کا قائل ہو گا جو نسب سے واقف نہ ہو گا۔ ان لوگوں نے اس نسب نامے کے ذریعے اپنے کو بادشاہ بنانا چاہا تھا۔ گر وہ لوگ تمام دیلم میں بافخر اور شامل نہ ہوتے تو انہیں ان پر ریاست اور سرداری ہرگز حاصل نہ ہوتی۔ میں اس امر کو تسلیم کرتا ہوں کہ انساب میں تغیرات پیدا ہوتے ہیں اور بہت سے امور گم ہو جاتے ہیں۔ ایک شاخ سے دوسری شاخ کی طرف ایک قوم سے دوسری قوم میں نسب منتقل ہوتے رہتے ہیں لیکن یہ اسی وقت ہوتا ہے جب کہ طویل مدتیں گزر جائیں اگلی نسلیں ختم ہو جائیں تو اس کی حالت مجہول ہو جائے۔ بنی بویہ سے یزدجرد اور حکومت فارس کے ختم تک تین سو برس کا زمانہ ہوتا ہے جس میں سات یا آٹھ پشتیں گزرتی ہیں ان میں ان کے نسب مل جائیں گے۔ پچھلی نسلیں ایک دوسرے سے قائم رہ گئیں۔ ایسی حالت میں اپنے حسب یا خاندانی نسلوں کی پہچان کیسے ہو سکتی ہے اور اگر ہم اس امر کو تسلیم کر لیں کہ ان کا نسب آخری بادشاہ تک منتہی ہوتا ہے تو جیسا کہ ان کا طریقہ ہے تو اس طرح دیلم پر ان کی ریاست و سرداری قائم نہیں ہو سکتی۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے کہ ان کے انساب گم ہو چکے ہیں اور ضائع ہو گئے ہیں۔ واللہ اعلم۔

بویہ دیلم کے متوسط خاندانوں میں تھے۔ ان کے ابتدائی حالات یہ ہیں کہ ان کا باپ ابو شجاع بویہ فقیر تھا۔ اس نے ایک روز اس نے خواب دیکھا کہ میں پیشاب کر رہا ہوں اور میرے عضو مخصوص سے ایک بہت بڑی آگ نکلی جس سے ساری دنیا روشن ہو گئی پھر یہ آگ بڑی بلند ہوئی اور آسمان تک پہنچی پھر اس کی تین شاخیں ہو گئیں پھر ایک شاخ سے متعدد

شاخیں نکلیں ہر شاخ سے دنیا میں روشنی پھیل گئی اور تمام دنیا اس آگ کے آگے جھک رہی تھی"۔ ایک تعبیر کرنے والے نے یہ تعبیر کی کہ ابو شجاع کے تینوں لڑکے ملک میں حکومت کریں گے۔ ان کا ذکر تمام دنیا میں پھیل جائے گا جیسا کہ آگ بلند ہوئی تھی اور ان لوگوں کی نسل سے متعدد بادشاہ ہوں گے۔ ابو شجاع کو یہ امر دور از قیاس معلوم ہوا کیونکہ غربت کی حالت میں تھا تعبیر کرنے والے نے دریافت کیا تمہارے لڑکے کس وقت پیدا ہوئے تھے۔ ابو شجاع نے ان کی پیدائش کے اوقات بتلائے۔ تعبیر کرنے والا منجم بھی تھا۔ اس نے ان تینوں لڑکے کے زائچے درست کئے اور یہ حکم لگایا کہ یہ تینوں لڑکے حکومت و ریاست کی کرسی پر بیٹھیں گے اور بادشاہت کریں گے۔

بنو بویہ اور ماکان: جب سپہ سالاران دیلم لیلی' ماکان' اسفار اور مرداویج وغیرہم نے ملک گیری کے ارادے سے خروج کیا اور تمام ممالک میں پھیل گئے ہر ایک سپہ سالار کے ساتھ دیلم اور ان کے رؤسا اور متعینین کا ایک گروہ تھا بنو بویہ بھی ان لوگوں کے زمرہ میں تھے ماکان کے اصحاب میں داخل ہوئے پھر جب ماکان کی حکومت میں اضطراب پیدا ہوا اور مرداویج نے اس کو پے درپے طبرستان اور جرجان سے مغلوب کر کے نکال باہر کیا تو شکست کھا کر نیشاپور چلا آیا۔ بنو بویہ نے اس سے علیحدگی کا قصد کیا۔ اجازت طلب کی اور یہ عرض کی کہ ہم لوگ آپ سے تخفیف مصارف کے خیال سے علیحدہ ہوتے ہیں جس وقت آپ کا انتظام حکومت درست ہو جائے گا ہم لوگ پھر حاضر خدمت ہو جائیں گے۔ ماکان نے اجازت دی۔

بنو بویہ اور مرداویج: چنانچہ بنو بویہ مرداویج کے پاس چلے آئے۔ ان کے ساتھ ماکان کے لشکر کے سرداروں کا ایک گروہ بھی چلا آیا۔ مرداویج نے ان سب کو اپنی خدمت میں رکھ لیا ہر ایک کو اپنے ممالک مقبوضہ میں سے ایک ایک طرف کا حاکم بنایا۔ عہد نامے لکھوا دیئے علی ابن بویہ کو کرخ کی عنایت حکومت سپرد کی چنانچہ جب یہ رے سے چلے آئے۔ اس وقت رے میں وشمگیر برادر مرداویج موجود تھا اس کا وزیر حسین بن محمد عمید پدر ابو الفضل بھی تھا ابھی بنو بویہ اپنے علاقہ پر جانے نہ پائے تھے کہ مرداویج نے اپنے بھائی وشمگیر اور اس کے وزیر عمید کو لکھ بھیجا کہ ان چاروں سرداروں کو میرے پاس بھیج دو چونکہ علی بن بویہ اور وزیر عمید سے مراسم اتحاد پیدا ہو گئے تھے اس وجہ سے عمید نے بنو بویہ کو مرداویج کے خط سے مطلع کر کے رائے دی کہ تم اسی وقت اپنے مقبوضہ صوبہ کی طرف چلے جاؤ اور قبضہ کر لو چنانچہ بنو بویہ تو اپنے علاقے کی جانب چلے گئے اس کے دوسرے دن وشمگیر نے بقیہ سالاروں کو مرداویج کے پاس بھیج دیا اور مرداویج نے عہدنامے واپس لے لئے بنو بویہ کی بابت ارکان دولت نے رائے دی کہ انہیں بحال رہنے دیجئے ان لوگوں کو واپس بلانے یا ان سے جھگڑا کرنے میں اندیشۂ فساد ہے مرداویج نے ان سے تعرض نہ کیا۔

عماد الدولہ ابو الحسن علی: جس وقت عماد الدولہ کرخ پہنچا اور اس کی زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ اس کے نظم و نسق کو جیسا کہ چاہئے درست کیا۔ ہوشیاری سے امور سلطنت کو سنبھالا۔ رعایا کے ساتھ عدل و انصاف سے کام لیا۔ خرمیہ کی ایک جماعت کو جو کہ وہاں موجود تھی اس کی سرکوبی کی اور ان کے قلعوں کو بزور تیغ فتح کر لیا۔ بہت سا مال و اسباب اور خزانہ ہاتھ آیا جسے لشکریوں میں تقسیم کر دیا۔ اس سے لوگوں کی زبانوں پر اس کا ذکر خیر جاری ہو گیا۔ اس کے حسن اخلاق اور داد و دہش کا تمام آفاق میں شہرہ ہو گیا۔ گرد و نواح کے رہنے والوں نے مرداویج کو اس سے مطلع کیا مرداویج کو اس خبر سے فکر پیدا ہو گئی۔

طبرستان سے رے آیا اور اپنے سپہ سالاروں کے ایک گروہ کو کرج روانہ کیا۔ عماد الدولہ نے اپنے حسن اخلاق سے ان لوگوں کو ملا لیا۔ یہ لوگ عماد الدولہ کے پاس ٹھہر گئے۔

عماد الدولہ کا اصفہان پر قبضہ مرداویج کو شبہ پیدا ہوا۔ عماد الدولہ کو خط بھیجا کہ تم ان سپہ سالاروں کو میرے پاس بھیج دو۔ عماد الدولہ نے انہیں اس پیغام سے مطلع کیا اور ان سے جدا ہونے کی رائے دی۔ یہ لوگ مرداویج کے پاس گئے اور اس سے علیحدہ ہو گئے اس پر طرہ یہ ہوا کہ مرداویج کے سپہ سالاروں میں سے شیرزاد نامی سپہ سالار عماد الدولہ سے آملا جس سے عماد الدولہ کی جمعیت اور قوت بڑھ گئی اصفہان کا قصد کیا۔ مظفر بن یاقوت خلیفہ قاہر کی طرف سے حکومت کر رہا تھا۔ اس کے زیر رکاب [illegible] ہزار کے قریب فوج تھی۔ [illegible] ابو علی بن رستم مامور تھا عماد الدولہ نے پیغام دیا کہ تم شہر ہمارے حوالے کر دو مظفر نے انکاری جواب دیا اسی اثناء میں ابو علی بن رستم مر گیا۔ مظفر بن یاقوت نے شہر سے نکل کر عماد الدولہ پر حملہ کیا لیکن کامیاب نہ ہوا۔ دیلم اور جیل کے [illegible] ہزار [illegible] عماد الدولہ کی حکومت قبول کر لی اور اس کا ساتھ دینے کو چلے آئے۔ عماد الدولہ نے تھوڑی سی جمعیت سے حملہ کیا اور مظفر کو شکست دے کر اصفہان پر قبضہ کر لیا۔

عماد الدولہ اور مرداویج جس وقت مرداویج کو واقعہ اصفہان کی خبر لگی، تو ان کے ہوش اڑ گئے غصے سے کانپ اٹھا عماد الدولہ کو اس وقت دھوکہ دینے کی راہ سے خط لکھا۔ تم میری اطاعت سے منحرف نہ ہو میں نے تمہاری مدد کروں گا تم اپنے ممالک مقبوضہ میں میرے نام کا خطبہ پڑھو میں تمہیں اپنی طرف سے ان علاقوں پر مامور کرتا ہوں۔ خط کی روانگی کے بعد ایک بڑی فوج اپنے بھائی وشمگیر کی ماتحتی میں عماد الدولہ کی سرکوبی کے لئے روانہ کی اور [illegible] اس خط سے مطمئن ہو گیا [illegible] عماد الدولہ اس چال کو تاڑ گیا۔ [illegible] جو کچھ اصفہان سے وصول کرتا تھا وصول کر کے ارجان کی جانب کوچ کیا۔ ابوبکر بن یاقوت ارجان کا گورنر تھا عماد الدولہ کی آمد کی خبر پا کر ارجان چھوڑ دیا۔ عماد الدولہ نے اس پر قبضہ کر لیا۔ والی شیراز کو اس کی اطلاع ہوئی۔

عماد الدولہ کا نوبندجان پر قبضہ: شیراز پر اس وقت یاقوت خلیفہ کا گورنر تھا یہ شخص نہایت ظالم اور بداخلاق تھا۔ اس کے ظلم و ستم سے اہل شیراز نالاں تھے۔ ان لوگوں نے عماد الدولہ کو شیراز پر قبضہ کرنے کے لئے بلا بھیجا۔ عماد الدولہ نے [illegible] اہل شیراز [illegible] رابطہ کیا اور یہ لکھا کہ مرداویج اور یاقوت سے مصالحت کا [illegible] پیام ہو رہا ہے اس سے قبل کہ یہ دونوں متفق ہوں تم بہت جلد شیراز پر قبضہ کر لو۔ چنانچہ عماد الدولہ نے ماہ ربیع الاول ۳۲۲ھ میں نوبندجان کی جانب قدم بڑھائے یاقوت کا مقدمۃ الجیش دو ہزار کی جمعیت سے مقابلہ پر آیا۔ جس میں اس کی قوم کے [illegible] سوار تھا۔ فریقین نے سخت لڑائی کی۔ عماد الدولہ کو فتح نصیب ہوئی نوبندجان پر قبضہ کر لیا یاقوت کا مقدمۃ الجیش شکست کھا کر ارجان کی طرف بھاگا۔ یاقوت اس سے مطلع ہو کر بہت بڑی فوج لے کر مقابلہ کی غرض سے روانہ ہوا۔ عماد الدولہ نے نوبندجان سے اپنے بھائی رکن الدولہ حسن کو کازرون [illegible] کی طرف بڑھنے کا حکم دیا۔ یاقوت کی فوج سے مقابلہ ہوا رکن الدولہ نے انہیں شکست دے کر ان مقامات پر قبضہ کر لیا۔ نظم و نسق درست کر کے [illegible] کی اور بہت سا مال و اسباب لے کر اپنے بھائی عماد الدولہ کے پاس واپس آیا۔

عماد الدولہ اور یاقوت کی جنگ: ان واقعات کے بعد مرداویج اور یاقوت میں میل جول ہو گیا۔ ایک دوسرے کی امداد کا وعدہ ہو گیا۔ وشمگیر فوج لے کر عماد الدولہ کی طرف بڑھا۔ عماد الدولہ نے ان دونوں کے مل جانے سے خائف ہو کر نوبندجان چھوڑ کر اصطخر کیا اور پھر اصطخر سے بیضا کی طرف روانہ ہوا۔ یاقوت اس کے تعاقب میں [illegible] ارجان پر قبضہ کر لیا اور وہاں سے روانہ ہو کر عماد الدولہ کو جنگ پر مجبور کیا۔ بڑی سخت [illegible] آ پڑی۔ مجبوراً عماد الدولہ لڑنے پر آمادہ ہو گیا۔ معرکہ کارزار گرم ہو گیا۔ اتنے میں ابن بویہ (عماد الدولہ) کے چند سرداران لشکر امن حاصل کر کے یاقوت کے پاس چلے آئے۔ یاقوت نے ان لوگوں سے بد عہدی کی سب کو مار ڈالا۔

یاقوت کی شکست: اس سے عماد الدولہ کے بقیہ سرداران لشکر پر بہت برا اثر پڑا۔ سب نے مرنے اور مارنے پر کمریں باندھیں۔ یاقوت نے پیادوں کی فوج سے عماد الدولہ پر حملہ کیا۔ لشکر کے آگے نفط پھینکنے والوں کا گروہ تھا۔ جب ان لوگوں نے نفط کے شعلوں میں آگ لگا کر [illegible] لشکر پر پھینکے تو ہوا کے [illegible] نے ان کو لوٹا دیا اور یاقوت کی فوج پر [illegible] پریشان ہو کر بھاگے۔ عماد الدولہ کے لشکر نے [illegible] مار دھاڑ شروع کر دی۔ یاقوت کو شکست ہوئی۔ یاقوت نے ایک مقام پر [illegible] اپنی فوج [illegible] کا حکم دیا تھا۔ [illegible] آ کر جمع ہو گئے۔ چونکہ عماد الدولہ کے فوجی لوٹ میں مصروف تھے یاقوت نے پھر حملہ کر دیا۔ عماد الدولہ کا لشکر اس امر کا احساس کر کے غارت گری چھوڑ کر جم گیا۔ یاقوت کو دوبارہ شکست ہوئی۔ [illegible] عماد الدولہ نے تعاقب کیا اور بہت [illegible] عماد الدولہ کا [illegible] نہایت مروت [illegible] اس وقت ان کی عمر صرف [illegible] سال کی تھی۔ [illegible]

سوس کا تاراج: اس کامیابی کے بعد عماد الدولہ نے [illegible] کا رخ کیا۔ [illegible] کے ایک گروہ کو قید کر لیا۔ ابن بویہ نے ان لوگوں کو [illegible] اختیار دے دیا کہ یا تو [illegible] رہیں یا جہاں چاہیں چلے جائیں۔ ان لوگوں نے اسی کے پاس قیام اختیار کیا۔ ابن بویہ نے ان لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا۔ اس کے بعد شیراز پہنچا تو اہل شیراز نے امن کی درخواست کی۔ ابن بویہ نے امن دیا اور منادی کرا دی کہ کوئی شخص کسی پر [illegible] ظلم نہ کرے۔ غرض [illegible] تمام بلاد فارس پر قابض ہو گیا۔ [illegible] نے ابن بویہ [illegible] دارالامارت [illegible] یاقوت [illegible] آ کر اپنی فوج میں تقسیم کر دیا۔ [illegible] ان لوگوں [illegible] اور اپنے [illegible] کر دیا۔

وشمگیر کا اصفہان پر قبضہ: [illegible] عماد الدولہ [illegible] خدمت میں [illegible] کی صورت [illegible] ایک [illegible] داخل کیا [illegible] دار الخلافت سے درخواست منظور ہوئی، خلعت اور لوا بھیجا گیا۔ [illegible] یاقوت نے اسی زمانہ میں جب کہ خلیفہ [illegible] اپنے [illegible] معزول [illegible] اور [illegible] خلافت پر [illegible] مشغول ہو گیا تھا اصفہان چھوڑ دیا تھا۔ [illegible] اصفہان [illegible] اس کے بعد وشمگیر نے آ کر اصفہان پر قبضہ کر لیا۔ جب ابن بویہ نے بلاد فارس پر قبضہ کر لیا [illegible]

پہنچی تو اس نے ظلم و تعدی کی غرض سے اصفہان کی طرف کوچ کیا اور اپنے بھائی وشمگیر کو رے کی جانب بھیج دیا۔

ماکان کا رے پر قبضہ حکومت کی سامان کے [illegible] ہم بیان کر چکے ہیں کہ ابو علی محمد بن الیاس نے ۳۲۲ھ میں سعید سے کرمان میں بغاوت کی تھی سعید نے اسی مہم میں ایک بڑی فوج اس کی سرکوبی کے لئے روانہ کی چنانچہ ماکان نے کرمان پر قبضہ کر لیا اور [illegible] ماکان کی حکومت قائم ہوئی۔

ابو علی [illegible] سعید کے سرداروں میں سے تھا کسی بات پر سعید نے اس کو قید کر دیا۔ پھر کسی کی سفارش سے رہا کیا گیا اور [illegible] خراسان (محمد بن مظفر) کے ساتھ جرجان کی طرف روانہ کیا جب اس کے بھائی سعید نے قید سے نکل کر [illegible] کے ہاتھ پر [illegible] بیعت کی تو ابو علی محمد بن الیاس اس سے مل گیا اور [illegible] کرمان چلا آیا اور اس پر قابض ہو گیا۔ سعید کرمانی نے ماکان کو اس کی سرکوبی پر متعین کیا تھا۔ ماکان نے ابو علی محمد بن الیاس کو رے سے نکال دیا [illegible] ماکان کی حکومت [illegible] نہ رہ سکی [illegible]۔

ترکوں کی مرداویج سے برہمی جب مرداویج کی حکومت کا استحکام ہو گیا اور اس کا دماغ [illegible] [illegible] شخصیت پر [illegible] کسریٰ کے تاج کا [illegible] سونے کی کرسی پر بیٹھتا سرداران لشکر [illegible] کرسی پر بیٹھتے۔ عراق، مدائن اور کسریٰ کے محلات فتح کرنے کا عہد کیا اور اپنے کو شاہ کے لقب سے ملقب کرنے کا حکم دیا اس کی ایک فوج ترکوں کی تھی جن کے ساتھ وہ نہایت برا برتاؤ کرتا تھا اور ان لوگوں [illegible] اور [illegible] تھے اس وجہ سے ان کے دلوں میں [illegible] پیدا ہو گئی تھی۔

[illegible] مجوسیوں کا [illegible] تھا کہ جس سال جشن سدہ [illegible] تمام پہاڑوں پر آگ روشن کرتے [illegible] اور [illegible] اس شب کو [illegible] تھے چنانچہ اس دستور کے مطابق مرداویج نے جشن سدہ ۳۲۳ھ میں بمقام اصفہان [illegible] لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دیا [illegible] پہاڑ [illegible] اور [illegible] ان کے [illegible] میں [illegible] پہاڑ کی چوٹی [illegible] اس قدر [illegible] تماشے [illegible] ہزار مرغیاں اور [illegible] کھانے کے لئے تیار کئے گئے [illegible] شراب و [illegible] منعقد کی گئی۔

مرداویج کا قتل شام کے وقت مرداویج [illegible] دیکھنے کی غرض سے سوار ہوا [illegible] [illegible] اس کی [illegible] مرداویج [illegible] اصفہان [illegible] آرام کرنے کے خیال [illegible] چلا آیا اور اپنے محل میں قیام کیا [illegible] گھوڑوں کے [illegible] مرداویج [illegible] گھوڑے [illegible] ہاتھ [illegible] مرداویج

نے جھلا کر حکم دیا کہ ان گھوڑوں کے چارجامے اور زین کھول کر انہیں ترکوں کے کندھوں پر لاد دیے جائیں اور گھوڑوں کی طرح ہانک کر اصطبل میں باندھ دیے جائیں جو شخص اس سے انکار کرے وہ مار ڈالا جائے اس حکم کے مطابق ترکوں کو نہایت ذلت سے لے جا کر اصطبل پہنچا دیا۔ اس سے ترکوں کے دل کو بے حد صدمہ پہنچا سب نے اتفاق کر لیا کہ جس وقت مرداویج حمام میں جائے مار ڈالا جائے۔ کورتکین باڈی گارڈ کا سردار تھا خوابگاہ اور حمام کی حفاظت بھی کرتا تھا۔ اس واقعہ سے ہم قوم ہونے کی وجہ سے اسے بھی ناراضگی پیدا ہو گئی مزید برآں مرداویج نے اسے نکال بھی دیا تھا۔ اس واقعہ کے دوسرے روز مرداویج حمام کرنے گیا۔ مرداویج کی حفاظت کے لیے کورتکین حمام میں نہ گیا ترکوں نے حمام کے خادموں کو ملا لیا۔ خادموں نے مرداویج کے ہتھیار چھپا دیے خنجر کی دھار توڑ دی حمام کے دروازے بند کر دیے چھت پر چڑھ گئے اور چھت توڑ کر چاروں طرف سے پتھر برسانے لگے۔ مرداویج غضبناک ہو کر ادھر ادھر دوڑنے لگا مگر کچھ نہ بن پڑتا تھا جب زخموں سے چور چور ہو کر گر پڑا تو ترک دروازہ توڑ کر اندر گھس آئے اور گلا بری کر ڈالی۔

ترک امراء: اس مہم کا جس نے بیڑا اٹھایا تھا وہ ترکوں کا ایک گروہ تھا جس میں توزون بھی تھا یہ وہی شخص تھا جو اس کے بعد دارالخلافت بغداد میں امیر الامراء کے لقب سے پکارا گیا تھا۔ یارق بن بغراخان، محمد بن ینال ترجمان اور بجکم وغیرہم سازشیوں کے بڑے سرداروں میں داخل تھے یہ وہی بجکم ہے جسے توزون سے پہلے امیر الامراء کا خطاب دیا گیا تھا۔

وشمگیر بن زیار کی امارت: مرداویج کے بعد ترکوں نے اس کے ہمراہیوں اور دیلمیوں کا قصد کیا سارا سامان و اسباب لوٹ کر بھاگ گئے۔ دیلم اور جیل شہر میں تھے اس خبر کو سن کر سوار ہوئے اور تعاقب کیا۔ لیکن انہیں نہ پا سکے صرف وہی ہاتھ آئے جن کے گھوڑے رہ گئے تھے۔ انہوں نے ان کو تلوار کے گھاٹ اتار دیا پھر ترک خزانہ لینے کی غرض سے واپس ہوئے لیکن چونکہ وزیر السلطنت عمید نے خزانے کے چاروں طرف آگ روشن کر دی تھی اس وجہ سے ناکام واپس ہوئے اس کے بعد دیلم اور جیل نے جمع ہو کر رے میں مرداویج کے بھائی وشمگیر بن زیار کی بیعت کی اور مرداویج کا جنازہ اٹھا کر لے چلے وشمگیر اور اس کے سرداروں نے پیادہ پا چار کوس سے استقبال کیا لشکر اہواز نے بھی حاضر ہو کر اطاعت قبول کر لی اہواز میں یاقوت اکیلا رہ گیا۔ اس نے اہواز پر قبضہ کر لیا اور وشمگیر نے اپنے بھائی مرداویج کے بلاد پر قابض ہو کر رے میں قیام اختیار کیا جرجان کو بھی لے لیا۔ تمام دیلم اور جیل کا بھی سر گروہ سردار ہوا۔

ابوعلی بن الیاس: سعید بن سامان نے ان واقعات سے مطلع ہو کر محمد بن مظفر والئ خراسان اور ماکان بن کالی حاکم کرمان کو جرجان اور رے کی طرف بڑھنے کے لیے لکھا چنانچہ محمد بن مظفر نے قومس کی طرف قدم بڑھایا پھر بسطام کی طرف چلا گیا اور ماکان نے دامغان اور رے پر حملہ کیا وشمگیر کے سرداروں نے ایک بڑی فوج سے مقابلہ کیا۔ ماکان کو شکست ہوئی نیشاپور جا کر دم لیا۔ یہ واقعہ آخری ۳۲۱ھ کا ہے۔ اس کے بعد نیشاپور کی حکومت ....

.... اس نے نیشاپور میں قیام اختیار کیا ابوعلی بن الیاس نے ماکان کی روانگی کے بعد کرمان پر چڑھائی کر دی۔ سعید بن سامان کی فوجوں سے نہایت سخت اور خونریز لڑائیاں ہوئیں بالآخر ایک طویل جنگ کے بعد ابوعلی بن الیاس کو کامیابی حاصل ہوئی اور کرمان پر قابض ہو گیا۔

ابن رائق اور ترک جن ترکوں نے مرداویج کو قتل کیا تھا وہ اسی پریشانی کی حالت میں دو گروہ ہو گئے۔ ایک گروہ جو قلیل تھا وہ عماد الدولہ ابن بویہ کے پاس چلا گیا۔ دوسرا گروہ جو تعداد میں زیادہ تھا جبل کی طرف چلا گیا اور بجکم سے جا ملا۔ ان لوگوں نے دینور کا خراج وصول کیا پھر عراق کی جانب روانہ ہوئے خلیفہ راضی کی خدمت میں عرضی داشت بھیجی۔ دارالخلافت بغداد میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی خلیفہ راضی نے اجازت دے دی لیکن محمد بن یاقوت وزیر خلافت کو ان لوگوں سے خطرہ پیدا ہوا۔ حاجب السلطنت ابن مقلہ نے ان لوگوں کو دارالخلافت بغداد آنے سے روک دیا اور جبل کی طرف جانے کا حکم دیا اور سفر خرچ کے لئے روپے عنایت کئے۔ یہ لوگ اس پر راضی نہ ہوئے۔ ابن رائق سے خط و کتابت شروع کی۔ ابن رائق ان دنوں واسط اور بصرہ کا حاکم تھا چنانچہ یہ لوگ ابن رائق کے پاس چلے گئے۔ ابن رائق نے ان لوگوں پر بجکم کو سردار بنایا پھر ان ترکوں سے خط و کتابت کی جو مرداویج کے پاس رہ گئے تھے۔ ان میں سے بھی ایک بڑی جماعت اس سے آ ملی۔ ان لوگوں نے بجکم کو رائقی کی نسبت دیا اور رائقی کے لقب سے ان کو ملقب کیا اور یہ حکم دیا کہ یہی نام خط و کتابت میں لکھا جائے۔

باب : ١٦

رکن الدولہ حسن بن بویہ

معز الدولہ ابوالحسن احمد بن بویہ: عماد الدولہ بن بویہ نے بلاد فارس پر قبضہ کرنے کے بعد اپنے چھوٹے بھائی معز الدولہ کو کرمان کی طرف روانہ کیا چنانچہ معز الدولہ ایک عظیم لشکر لے کر ۳۲۴ھ میں کرمان کی جانب بڑھا اور سیرجان پر قابض ہو گیا [illegible] محمد بن الیاس کا ایک لشکر جو اس مقام پر تھا [illegible] معز الدولہ کے آنے کی خبر پا کر [illegible] سجستان کی جانب روانہ ہو گیا۔ محمد بن الیاس نے قلعہ سے نکل کر کرمان و جیرفت کے درمیان کے راستے سے قم کا راستہ لیا۔ اس اثناء میں معز الدولہ جیرفت کے قریب پہنچا جو کرمان کا ایک قصبہ تھا۔ علی بن الزنجی معروف بہ علی کلویہ امیر قفص اور بلوص [illegible] معز الدولہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ علی بن کلویہ اور اس کے اسلاف ان اطراف کے حکمران تھے۔ ایک مدت سے ان کو قبضہ چلا آتا تھا۔ امراء اور خلفاء بغداد کی اطاعت کا اظہار کرتے اور مالگزاری ادا کیا کرتے تھے۔ [illegible] علی بن کلویہ کا یہ [illegible] معز الدولہ نے جواب دیا کہ میں اسے اسی وقت قبول کروں گا جب جیرفت میں داخل ہو جاؤں گا۔ جب جیرفت میں داخل ہوا تو علی بن کلویہ سے صلح کر لی اور اپنے نام کا خطبہ پڑھنے کی ہدایت کر دی۔

معز الدولہ اور علی بن کلویہ کی جنگ: علی بن کلویہ اس وقت جیرفت سے دس فرسخ کے فاصلہ پر ایک دشوار گزار مقام پر ٹھہرا ہوا تھا۔ معز الدولہ کے امراء [illegible] کہ علی بن کلویہ کو [illegible] حملہ سے غافل کر کے گرفتار کر لیا جائے۔ معز الدولہ [illegible] علی بن کلویہ کے جاسوس نے اس کی خبر کر دی۔ علی بن کلویہ نے چند لوگوں کو ایک مقام پر کمین گاہ میں بٹھا دیا۔ جس وقت معز الدولہ اس راستے سے گزرا تو ان لوگوں نے کمین گاہ سے نکل کر حملہ کر دیا۔ چند ہمراہی مارے گئے اور چند گرفتار کر لیے گئے۔ معز الدولہ کے کاری زخم لگے۔ بایاں ہاتھ کہنی سے کٹ گیا اور [illegible] ہاتھ کی انگلیاں بھی کٹ گئیں۔ مقتولین میں [illegible] جیرفت پہنچے۔ [illegible] علی بن کلویہ [illegible] معز الدولہ [illegible] عماد الدولہ [illegible] کی اطاعت و فرمانبرداری کا اظہار [illegible] عماد الدولہ [illegible] باہم مصالحت ہو گئی۔

محمد بن الیاس اور علی بن کلویہ کی جنگ: آپ پڑھ آئے ہو کہ محمد بن الیاس نے محاصرہ سے نکل کر کرمان و جیرفت کے درمیان سے قم کا راستہ لیا تھا [illegible] سجستان سے [illegible] کی طرف روانہ

ہوا۔ معز الدولہ اس کی طرف متوجہ ہوا اور کامیاب۔ اور علی بن [illegible] جانفشانی کی، دونوں میں خوب جنگ ہوئی۔ آخر کار ابن کلویہ کو شکست ہوئی اس کے ہمراہی نہایت سختی سے پامال کئے گئے۔ معز الدولہ نے اپنے بھائی عماد الدولہ کو محمد بن الیاس اور علی بن کلویہ کی لڑائیوں اور شکست کے حالات لکھ بھیجے۔ عماد الدولہ نے ایک ایلچی بھیج کر معز الدولہ کو کرمان سے بلا لیا چنانچہ معز الدولہ [illegible] اصطخر میں مقیم رہا یہاں تک کہ ابو عبداللہ بریدی ابن رائق اور بجکم سے جو خلافت بغداد پر قابض ہو رہے تھے شکست کھا کر عماد الدولہ کے پاس حاضر ہوا۔ عماد الدولہ نے اپنے بھائی معز الدولہ کو ان کی جگہ عراق [illegible] کرنے کو عراق روانہ کیا جیسا کہ آگے [illegible]۔

ماکان کا جرجان پر تصرف: [illegible] جرجان سے [illegible] کے خلاف [illegible] آ کر قیام کرنے کے [illegible] کے چند دن بعد [illegible] ماکان نے محمد بن مظفر [illegible] ماکان نے [illegible] جرجان کی طرف [illegible] جرجان پر قبضہ کرنے کے بعد محمد بن مظفر [illegible] ماکان [illegible] جرجان [illegible] رمضان ۳۲۴ھ کا ہے۔

بنی بویہ دیلمی کی فتوحات: ہم اوپر پڑھ چکے ہیں اور ان کا نسب بیان کر آئے ہیں [illegible] سرداران دیلم میں سے تھے جنہوں نے خلفائے عباسیہ کے صوبوں اور مختلف ممالک پر قبضہ حاصل کرنے کی غرض سے [illegible] کے قدم جما لیا تھا کہ اب ان کا کوئی حامی و مددگار نہیں [illegible] کوئی شخص مدافعت پر [illegible] سرداران دیلم تمام اطراف و جوانب میں بڑی دلیری [illegible] طرف [illegible] اور ہر ایک نے ان میں سے ایک ایک صوبہ دبا لیا [illegible] نے اصفہان اور [illegible] پر قبضہ کر لیا پھر [illegible] کی طرف نکلے [illegible] ان کے [illegible] خلافت بغداد [illegible] تمام ممالک [illegible] اس وقت خلافت [illegible] کی طرح [illegible] خلافت [illegible] غالب [illegible] رائق [illegible]۔

ابوبکر محمد بن رائق: جب خلیفہ راضی [illegible] خلافت بغداد [illegible] محمد بن رائق کو واسطہ سے طلب کر کے فوج شاہی کی سرداری عنایت کی [illegible] امیر الامراء کا لقب مرحمت کیا [illegible] بریدی [illegible] اور امراء [illegible] باہم منافرت اور رنجش [illegible] محمد بن رائق نے [illegible] اور [illegible] بجکم [illegible] محمد بن رائق کے پاس چلے [illegible] فوج شاہی کا افسر [illegible] ابن بریدی سے جنگ کرنے کے لئے روانہ کیا [illegible] بجکم [illegible] ۳۲۵ھ میں ابن بریدی کے قبضہ سے [illegible] ابن بریدی نے عماد الدولہ [illegible] کو عراق پر قبضہ کیا جائے [illegible] کاموں میں بہت [illegible]

پیدا ہو گئی۔ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب کہ عماد الدولہ کرمان سے ناکام ہو کر واپس آیا تھا جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں۔ عماد الدولہ نے ابن بریدی کی کمک پر فوجیں روانہ کیں۔

معز الدولہ ابن بویہ کا اہواز پر قبضہ: جس وقت ابو عبداللہ بریدی اہواز سے بھاگ کر عماد الدولہ کے پاس پہنچا اور امداد کی درخواست کی تو عماد الدولہ نے اپنے بھائی معز الدولہ کو اس کی امداد پر ایک بڑی فوج کے ساتھ روانہ کیا۔ اس نے دونوں بیٹوں ابو الحسن محمد اور ابو جعفر کو بطور ضمانت اپنے پاس رکھ لیا۔ معز الدولہ ۳۲۶ھ میں کوچ و قیام کرتا ہوا اہواز پہنچا۔ بجکم فوج مرتب کر کے مقابلہ پر آیا۔ لڑائی ہوئی شکست کھا کر اہواز کی طرف بھاگا تو معز الدولہ نے [illegible] یہاں تک کہ عسکر مکرم اپنے لشکر کے ساتھ [illegible] کے شہر کو دونوں طرف سے گھیر لیا۔ تیرہ دن تک دونوں فریق لڑتے رہے [illegible] بجکم کو شکست کھا کر عسکر کی طرف بھاگنا پڑا۔ معز الدولہ نے عسکر مکرم کے شہر کو بھی فتح کر لیا اور ابو عبداللہ بن بریدی اہواز کی طرف چلا گیا اور ابو عبداللہ بن بریدی نے اس خیال سے کہ معز الدولہ کہیں اسے دھوکا نہ دے اور اہواز پر قابض ہو جائے معز الدولہ کو یہ ترغیب دی کہ آپ سوس چلے جائیے اور وہیں قیام کیجئے۔ معز الدولہ نے وزیر ابو جعفر صیمری اور اس کا اختلاف اس بات کا ہوا۔ معز الدولہ [illegible] ابو عبداللہ بریدی کی فریب بازی کا ثبوت [illegible] معز الدولہ نے سوس جانے سے انکار کر دیا اس سے دونوں میں رنجش پیدا ہو گئی۔ اس باہمی اختلاف کی خبر بجکم کو پہنچی۔ بجکم نے اپنی طرف سے ایک فوج روانہ کی جس نے [illegible] پر قبضہ کر لیا [illegible] معز الدولہ [illegible] زیادہ آمدنی کی کمی سے فوج بھی پریشان ہو گئی [illegible] معز الدولہ نے ایک حصہ کا وعدہ کیا اور اپنے بھائی عماد الدولہ کو حالات لکھے۔ عماد الدولہ نے معز الدولہ کی مدد کے لئے ایک لشکر روانہ کیا۔ جس سے معز الدولہ کی قوت بڑھ گئی اور اہواز پر قبضہ کر لیا۔ بجکم واسط سے دار الخلافت بغداد پہنچا اور اپنی حکومت کا اعلان کیا اور خلیفہ راضی نے امارت الامراء کا عہدہ اسے عطا کیا۔ ابن رائق [illegible] ہو گیا۔

ابن بریدی کا سوس پر قبضہ: معز الدولہ [illegible] کے بعد ابن بریدی [illegible] پر قابض ہو گیا تھا اور معز الدولہ نے اصفہان پر قبضہ حاصل کر کے اپنے بھائی رکن الدولہ کو وہاں کی حکومت دے دی تھی۔ ۳۲۷ھ میں وشمگیر نے ایک بڑی فوج اصفہان پر قبضہ کرنے کی غرض سے روانہ کی چنانچہ اس نے اصفہان کو رکن الدولہ کے قبضہ سے نکال لیا۔ یہاں مسجد میں وشمگیر کے نام کا خطبہ پڑھا جانے لگا۔ اس کے بعد وشمگیر نے قلعہ الموت پر چڑھائی کی اور اس پر بھی قابض ہو کر واپس آ گیا۔ رکن الدولہ نے [illegible] اپنے بھائی معز الدولہ کو [illegible] ابن بریدی نے ایک فوج سوس کی طرف بھیجی اور اس نے [illegible] قتل کر ڈالا۔ [illegible] ابو جعفر صیمری [illegible] کا [illegible] ہو گیا۔

رکن الدولہ کی سوس کی جانب پیش قدمی: رکن الدولہ [illegible] سوس کی جانب روانہ ہو گیا۔ ابن بریدی کی فوج [illegible] سوس چھوڑ کر بھاگ گئی اور رکن الدولہ [illegible] واسط کی طرف روانہ ہوا کیونکہ اصفہان کے نکل جانے کے بعد کوئی ملک اس کے قبضہ میں باقی نہ رہا تھا [illegible] مرکز حکومت بنانا چاہا واسط کے قریب جا پہنچ کر [illegible] خلیفہ راضی اور بجکم اس

سے مطلع ہو کر دارالخلافت بغداد سے مقابلے کے لئے روانہ ہوئے ابن بریدی کے امرائیوں اور فوج میں اس سے ہلچل پڑ گئی۔ ان میں سے ایک جماعت نے حاضر ہو کر ابن بریدی کے لئے امان حاصل کر لیا۔

رکن الدولہ اور وشمگیر کی جنگ۔ رکن الدولہ سوس سے اہواز کی طرف واپس ہوا پھر اصفہان کی جانب بڑھ کر وشمگیر کو شکست دی۔ رکن الدولہ نے دوبارہ اصفہان پر قبضہ کر لیا۔ اسی زمانہ میں رکن الدولہ اور اس کا بھائی عماد الدولہ ابن محتاج والی خراسان سے ماکان اور وشمگیر کے مقبوضات پر قبضہ کر لینے کی بہت سازش کر رہے تھے چنانچہ اس میں یہ دونوں کامیاب ہو گئے اور باہم ہر قسم کا عہد و پیمان ہو گئے۔

ابن بریدی اور امیر الامراء بجکم۔ ابن بریدی نے جب کہ وہ بصرہ اور واسط میں تھا امیر الامراء بجکم سے دارالخلافت بغداد میں مصالحت کر لی تھی اور اسے جبل پر فوج کشی کر کے رکن الدولہ کے قبضے سے نکال لینے کی ترغیب دی اور خود اہواز کی جانب معز الدولہ کے قبضے سے نکالنے کی غرض سے روانگی کا قصد کیا۔ بجکم نے پانچ سو فوج لی اور حلوان کی طرف روانہ ہو گیا۔ ابن بریدی کا یہ خیال تھا کہ بجکم کسی طرح دارالخلافت سے دور ہو جائے تو میں بغداد پہنچ کر قبضہ کر لوں۔ واسطی نے خبردار کر دیا۔ بجکم اسے تاڑ گیا بغداد لوٹ آیا پھر واسط کی جانب گیا اور اسے ابن بریدی کے قبضے سے ۳۲۸ھ میں نکال لیا اور تخت خلافت پر خلیفہ متقی کو متمکن کیا اس وقت خلافت عباسیہ کا آفتاب حکومت زوال پذیر ہو گیا تھا۔ چنانچہ بجکم ابن رائق ابن بریدی کے بعد جو کہ نیابت میں رکاوٹ تھے خلافت مآب پر غالب ہو گیا۔ ابن بریدی نے بصرہ سے واسط کی جانب فوجیں روانہ کیں۔ بجکم نے ان کے تعاقب میں ایک لشکر اپنے خادم توزون کی ماتحتی میں روانہ کیا جس نے انہیں شکست دے دی۔ اس کے بعد ہی بجکم بھی آ پہنچا ان کی شکست کی خبر سن کر بے حد خوش ہوا۔ نظم و نسق درست کر کے فقراء اور محتاجوں کو صدقات دیئے۔

بجکم کا قتل۔ اسی اثناء میں ایک روز بیٹھے بیٹھے کردوں سے شکار میں ملاقات ہو گئی بجکم اس وقت اپنی فوج سے علیحدہ ہو کر سیر کرنے جا رہا تھا۔ کردوں کی وجہ سے اس سے دشمنی پیدا ہو گئی تھی وہ موقع کا منتظر تھا موقع پا کر حملہ کر دیا اور مار ڈالا۔ بجکم کے ہمراہی منتشر ہو گئے۔ ترکوں کی ایک جماعت شام چلی گئی جن کا سردار توزون تھا چنانچہ ترکوں نے بجکم (بجکم کے خادم) کو اپنا سردار بنا لیا۔ دیلم نے اس کے قتل ہو جانے کے بعد یاسود بن ملک بن مسافر بن سالار کو اپنی امارت و سرداری کی کرسی پر بٹھایا۔ یہ سالار شہران طرم کا والی تھا۔ یہ اسفار کے قتل میں مرداویج کا شریک سازش تھا۔ اس کے بیٹے محمد بن مسافر بن سالار نے آذربائیجان پر قبضہ کر لیا تھا چنانچہ باپ کے بعد اس کے بیٹے کی حکومت و ریاست قائم ہوئی۔

ابن بریدی اور دیلم۔ اس کے بعد ترکوں اور دیلم میں جنگ چھڑ گئی۔ ترکوں نے یاسود کو دارالتپ سے اس کی جگہ کورتگین کو وزیر بنایا اور ابن بریدی سے جا کر مل گئے۔ چنانچہ ابن بریدی ان ترکوں کو لے کر دارالخلافت بغداد پر چڑھ آیا۔ پھر کسی وجہ سے دیلم ابن بریدی سے نفرت کرنے لگے ترکوں سے مل کر ابن بریدی کے مقابلے پر آمادہ ہو گئے۔ ابن بریدی واسط چلا آیا۔ دیلم کے قدم بغداد میں جم گئے۔ ترکوں کو دبا لیا۔ کورتگین نے .... دارالخلافہ اور دارالخلافت بغداد کی امیر الامرائی کے عہدہ پر متمکن ہو گیا اس کے بعد توزون ابن رائق کے ساتھ شام سے آیا۔ کورتگین

بڑی شکست دے کر بھگا دیا تھا بہت سے: یہی ہمراہ لے گئے ابن رائق تنہا دارالخلافت بغداد پر قابض ہو کر امیر الامرا بن بیٹھا یہ واقعہ ۳۲۹ھ کا ہے۔

ابن بریدی اور ابن رائق: ابن بریدی یعنی ابو عبداللہ بریدی نے اطراف اہواز میں بجکم کے بعد اہواز پر قابض ہو کر ابن رائق [illegible] سے خط و کتابت کی اور عہدہ وزارت قبول کرنے کے لئے کہا۔ ابن بریدی نے اس غرض سے قبول کیا کہ مرکز حکومت میں تمام امراء کا اور [illegible] دارالخلافت بغداد میں مقرر ہوں گا۔ اس کے بعد ابن بریدی نے واسط سے بغداد کی طرف فوج کشی کی۔ ابن رائق اور خلیفہ متقی موصل کی طرف بھاگ گئے اور [illegible] ان لوگوں سے [illegible] بغداد میں رہ گیا۔ ابن بریدی کے سرداروں نے دارالخلافت بغداد میں قبضہ کیا۔ [illegible] ان کے ظلم و ستم کی شکایتیں پیدا ہوئیں۔

سیف الدولہ اور ابن بریدی کی جنگ: خلیفہ متقی نے موصل پہنچ کر ناصر الدولہ [illegible] امیر الامراء مقرر [illegible] بغداد کی طرف [illegible] ابن بریدی اس خبر کو سن کر بھاگ گیا [illegible] خلیفہ متقی [illegible] صاحب بغداد پر قبضہ کیا۔ سیف الدولہ [illegible] ابن بریدی [illegible] ناصر الدولہ نے [illegible] واسط [illegible] ابن بریدی [illegible] سیف الدولہ [illegible] موصل [illegible] ناصر الدولہ [illegible] اور وہاں سے [illegible] ابن بریدی پر حملہ کر دیا۔ ابن بریدی کو شکست ہوئی۔

سیف الدولہ کی مراجعت موصل: سیف الدولہ نے واسط پر قبضہ کر لیا۔ ابن بریدی نے بصرہ کا راستہ لیا۔ سیف الدولہ نے اہواز کے [illegible] کا ارادہ کیا [illegible] ترکی سرداروں [illegible] کا مطالبہ کرنے میں [illegible] سیف الدولہ [illegible] حملہ [illegible] توزون [illegible] سیف الدولہ [illegible] بغداد [illegible] ناصر الدولہ بغداد [illegible] بغداد سے موصل کی طرف چلا آیا تھا۔ سیف الدولہ [illegible] دارالخلافت بغداد میں داخل ہو کر حکومت کرنے لگا۔ [illegible] خلیفہ متقی [illegible] سیف الدولہ [illegible] کا انتظار کرتے رہا۔ چنانچہ [illegible] ۳۳۱ھ میں موصل کی طرف روانہ ہو گیا۔

توزون کی معزولی: [illegible] دارالخلافت بغداد [illegible] مقبوضات [illegible] ابن بریدی [illegible] خلیفہ متقی کی [illegible] بغداد میں [illegible] توزون [illegible] ناصر الدولہ [illegible] ۳۳۲ھ میں [illegible] خلیفہ متقی [illegible]

معز الدولہ واسط چھوڑ کر اہواز چلا آیا۔

ابن شیرزاد: توزون نے شروع ۳۳۴ھ میں ترکوں کی سرداری پر ابن شیرزاد کو مقرر کیا تھا۔ خلیفہ مستکفی نے امیر الامراء کا خطاب مرحمت فرمایا۔ وظائف اور تنخواہ تقسیم کرنے کی خدمت سپرد کی۔ ممالک متصرفہ اور صوبوں کی آمدنی کم ہو گئی مصارف پورے نہ ہو سکے۔ گورنروں، وزراء اور تاجروں سے جبراً اوقات کرنے لگے۔ رعایا کے مال پر ہاتھ بڑھایا۔ ظلم و ستم کا بازار گرم ہو گیا۔ کھلم کھلا چوریاں ہونے لگیں۔ لٹیرے دن دہاڑے مکانات لوٹنے لگے۔ مجبوراً لوگوں نے دار الخلافت بغداد سے جلا وطنی شروع کر دی۔

ینال کوشہ اور فتح یشکری کی عہد شکنی: اس کے بعد ابن شیرزاد نے ینال کوشہ کو حکومت موصل پر اور فتح یشکری کو تکریت کی حکومت پر مامور کیا۔ ان دونوں نے بدعہدی کی بغاوت پر کمر بستہ ہو گئے۔ فتح تو ابن حمدان سے مل گیا۔ ابن حمدان نے اسے اپنی طرف سے تکریت پر متعین کیا۔ فتح ابن حمدان کے ماتحت حکومت کرنے لگا۔ باقی رہا ینال کوشہ اس نے معز الدولہ کے پاس پیغام بھیجا کہ میں آپ کا مطیع ہوں۔ موقع مناسب ہے بغداد پر قبضہ کر لیجئے۔ چنانچہ معز الدولہ لشکر و علم آراستہ کر کے دار الخلافت بغداد پر حملہ آور ہوا۔ ابن شیرزاد اور اتراک مقابلہ پر آئے لیکن شکست اٹھا کر موصل چلے گئے اور خلیفہ مستکفی روپوش ہو گیا۔ معز الدولہ نے اپنے سیکرٹری حسن بن محمد مہلبی کو بغداد میں داخل ہونے کا حکم دیا۔

معز الدولہ کا بغداد پر قبضہ: جب مہلبی دار الخلافت بغداد میں داخل ہوا تو خلافت مآب پناہ گاہ سے نکل کر مہلبی کے پاس تشریف لائے۔ مہلبی نے معز الدولہ احمد بن بویہ اور اس کے بھائی عماد الدولہ اور رکن الدولہ حسن کی طرف سے خلافت مآب کے ہاتھ پر بیعت کی۔ خلیفہ مستکفی نے ان لوگوں کو ان کے صوبوں کی حکومت پر مامور فرمایا اور انہیں خطابات سے مخاطب کیا۔ سکہ پر بھی یہی القاب مسکوک کرائے۔ اس کے بعد معز الدولہ کامیابی کے ساتھ دار الخلافت بغداد میں داخل ہوا اور اس پر قبضہ کر لیا۔ خلافت مآب نام کے خلیفہ رہ گئے حکومت اس کی تھی مگر اس کا تھا سلطان کے لقب سے پکارا جانے لگا۔ ابو القاسم بریدی والی بصرہ نے یہ رنگ دیکھ کر معز الدولہ کے پاس مصالحت کا پیام بھیجا اور اطاعت کا اظہار کیا۔ معز الدولہ نے اسے واسط اور اس کے صوبے پر مقرر کر دیا۔

خلیفہ مستکفی کی گرفتاری: قبضہ بغداد کے چند مہینے بعد معز الدولہ تک یہ خبر پہنچی کہ خلیفہ مستکفی ہماری معزولی کی فکر کر رہا ہے۔ معز الدولہ کو اس سے ناراضگی پیدا ہوئی۔ ایک روز خراسان کے وفد سے ملنے کی غرض سے خلیفہ مستکفی کو دربار عام میں بٹھایا۔ اپنی قوم اور اپنے سرداروں کو لئے ہوئے حاضر ہوا۔ دیلم کے نقیبوں میں سے دو شخصوں کو خلیفہ مستکفی کی گرفتاری کا اشارہ کر دیا۔ چنانچہ یہ دونوں دیلمی خلافت مآب کی طرف دست بوسی کے اظہار سے بڑھے اور خلیفہ مستکفی کو تخت خلافت سے پکڑ کر کھینچ لیا۔ پیادہ پا کھینچتے ہوئے قصر امارت خلافت میں لے جا کر قید کر دیا۔ یہ واقعہ ۳۳۴ھ کے نصف کا ہے۔ اس واقعہ سے لوگوں میں اضطراب پیدا ہو گیا لوٹ مار شروع ہو گئی۔ قصر امارت خلافت لٹ گیا۔ فتنہ ختم کرنے کی غرض سے معز الدولہ نے فضل بن مقتدر کی بیعت کی۔ مطیع اللہ کا لقب دیا اور خلیفہ مستکفی کو دربار طلب کیا۔ اس غریب نے اپنی معزولی کی شہادت دی اور خلافت کو مطیع کے سپرد کر دیا۔

نام نہاد خلافت: اس زمانہ سے خلافت نام کی رہ گئی، خلیفہ کو کسی قسم کا حکم و نسق کا اختیار نہیں تھا۔ وزارت معز الدولہ کے قبضۂ اقتدار میں تھی، جسے چاہتے تھے مقرر کرتے تھے۔ خلیفہ کے وزیر یا سلطنت کے اختیارات [illegible] خلافت اور اس کی جاگیروں تک محدود تھے۔ معز الدولہ اور اس کے [illegible] تمام صوبہ جات عراق اور ممالک مقبوضہ پر قابض تھے۔ کسی کے گورنر ہو کر اور کسی کے جاگیردار ہونے کی حیثیت سے مالک تھے۔ اب حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ خلیفہ اپنے صرف خاص کے علاقہ پر معز الدولہ کی اجازت کے بغیر کوئی حکم صادر نہیں کر سکتا تھا۔ صرف [illegible] خلافت [illegible] خطبہ اور [illegible] کرنے اور وزارت کے اور خطاب [illegible] خلیفہ ایک قسم حکومت و سلطنت اور اس کا [illegible] ان لوگوں کے قبضہ میں تھے تو بعض حکومت [illegible] جو امراء [illegible] پہنچ گئے تھے وہ اپنے کو سلطان کے لقب سے ملقب کرتے تھے۔ کوئی دوسرا شخص ان میں ان کا شریک نہ ہوتا تھا [illegible] عزت، انتقام [illegible] تھے۔ خلیفہ کو [illegible] رسم خلافت نام و خطاب [illegible] جب خواہش مقرر کر لیتے تھے خلیفہ [illegible] رہ گیا تھا اور اس کے [illegible] [illegible] تھے۔

طوائف الملوکی: [illegible] حکومت و سلطنت کی تقسیم ہو گئی۔ جب لشکر نے اس سے زیادہ تنخواہ اور [illegible] طلب کی تو ان کو [illegible] سے ادا [illegible] مجبور ہو کر جاگیریں لگائے اور تعدی بڑھا دی۔ تجارت [illegible] اور مال [illegible] کے مال کی طرف ہاتھ بڑھایا، دیہات، قصبات بلکہ صوبے کے صوبے لشکریوں کو جاگیروں میں دے دیئے۔ گورنروں کا [illegible] ہو گئے۔ کیونکہ [illegible] کی وجہ سے اپنے متعلقات کی نگرانی [illegible] تھے [illegible] ظلم و زیادتی [illegible] کی وجہ سے خراب و ویران [illegible] ان کے [illegible] حاصل [illegible] تھی۔ [illegible] ویران ہو جاتے تھے ان کے بجائے لشکری دوسرے شہروں پر قبضہ کر لیتے تھے [illegible] شہروں کی طرف ویران اور برباد [illegible] سلطان وزراء کے انتظام [illegible] سے مجبور ہو گئے [illegible] اور وظائف مقرر کئے گئے اس سے [illegible] ہو گئی [illegible] بنیاد پڑی اور [illegible] جیسا کہ ان کی حالات [illegible] واقعات [illegible] کرتے ہیں۔

ابن حمدان کی بغداد پر فوج کشی: اسی وقت ناصر الدولہ ابن حمدان کو یہ خبر پہنچی کہ معز الدولہ نے دار الخلافت بغداد پر قبضہ کر کے خلیفہ مستکفی کو معزول کر دیا ہے [illegible] کا حکم دیا۔ چنانچہ شعبان ۳۳۴ھ میں موصل سے بغداد پر چڑھائی کر دی۔ معز الدولہ نے [illegible] اس سے مطلع ہو کر [illegible] ہوئی معز الدولہ بھی خلیفہ مطیع کے ہمراہ ابن حمدان کے مقابلہ کے لئے نکلا [illegible] ابن اثیر [illegible] ۳۳۴ھ میں ابن حمدان کے پاس چلا گیا۔ بغداد پر قبضہ کرنے کی غرض سے ترغیب دی۔ ادھر معز الدولہ نے [illegible] پر حملہ کر دیا [illegible] تاراج کر کے [illegible] معز الدولہ اور خلیفہ مطیع نے بغداد سے [illegible] جانب [illegible] ابن حمدان [illegible] بغداد میں [illegible] معز الدولہ نے [illegible] معز الدولہ کی فوج میں [illegible]

پریشانی پھیل گئی۔ ساری فوج بھوکوں مرنے لگی۔ فوج میں لوٹ مار شروع ہو گئی۔ معز الدولہ نے تنگ ہو کر اہواز کی جانب واپس جانے کا ارادہ کیا لیکن وزیر السلطنت ابو جعفر صیمری نے اس بات کی مخالفت کی اور [illegible] معز الدولہ کے اس ارادہ سے لشکر پر حملہ کا حکم دیا۔ وزیر السلطنت کو اس حملہ میں کامیابی ہوئی۔ دیلمی لشکر نے ابن حمدان کی فوج کو [illegible] کر کے مال و اسباب کو لوٹ لیا۔ اس جنگ کے بعد معز الدولہ نے آ کر [illegible] خلیفہ مطیع [illegible] میں واپس آیا اور ابن حمدان شکست کھا کر عکبرا لوٹ گیا۔ یہ واقعہ ۳۳۴ھ کا ہے۔

ابن حمدان اور معز الدولہ میں مصالحت: اس کے بعد ابن حمدان نے خفیہ طور سے معز الدولہ کے پاس پیام صلح بھیجا تو ترکوں کو اس کی خبر ہو گئی۔ قتل کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ ابن حمدان ابن شیرزاد کے ہمراہ موصل کی طرف بھاگ گیا۔ معز الدولہ نے جیسا کہ ابن حمدان نے پیام بھیجا تھا مصالحت کر لی۔ تکین شیرازی نے ترکوں کو ابن حمدان کے مقابلہ کی تحریک کی تو ترکوں نے [illegible]۔ ابن حمدان [illegible] پیچھے سے سرداروں کو گرفتار کر لیا اور [illegible] دیلم ابن حمدان کو [illegible] جو اس کے باغی [illegible] ابن شیرزاد کو گرفتار کر لیا اور موصل پہنچا۔ تکین نے موصل پر قبضہ کر لیا۔ ابن حمدان نے جب [illegible] دیکھی تو [illegible] راستہ لیا اور [illegible] تھا۔ اتفاق سے اس مقام پر معز الدولہ کا لشکر وزیر ابو جعفر صیمری کی ماتحتی میں ابن حمدان کی کمک پر بھیجا گیا اس نے درخواست کی تھی آ گیا۔ ترکوں سے مقابلہ ہوا۔ وزیر ابو جعفر نے فتح پائی ترکوں کو شکست کھا کر بھاگ گئے [illegible] ابن حمدان وزیر السلطنت ابو جعفر کے ہمراہ موصل کی جانب روانہ ہوا۔ موصل پہنچ کر ابن شیرزاد کو ابو جعفر کے حوالے کر دیا۔ وزیر ابو جعفر نے اسے معز الدولہ کی خدمت میں بھیج دیا۔ یہ واقعہ ۳۳۵ھ کا ہے۔

معز الدولہ کا بصرہ پر قبضہ: ۳۳۶ھ میں ابوالقاسم بن بریدی نے بصرہ میں علم بغاوت بلند کیا۔ معز الدولہ نے ایک فوج واسط کی جانب روانہ کی۔ دریا کے کنارے پر ابن بریدی کی فوج سے مقابلہ کی نوبت آئی۔ ابن بریدی کی فوج میدان سے بھاگ کھڑی ہوئی اور بصرہ کا رخ کیا۔ اس کے سرداران لشکر کی ایک جماعت گرفتار ہو گئی۔ ۳۳۶ھ میں معز الدولہ نے بصرہ پر فوج کشی کی۔ اگرچہ خلیفہ مطیع ابوالقاسم ابن بریدی سے جنگ کرنا نہ چاہتا تھا مگر مجبوراً معز الدولہ کے ہمراہ ہو کر خشکی کی راہ بصرہ کی جانب روانہ ہوئے۔ قرامطہ نے معز الدولہ کو ابن بریدی کے جنگ کرنے پر ملامت کی۔ معز الدولہ نے قرامطہ کو [illegible] لکھا۔ جوں ہی بصرہ کے قریب پہنچا ابوالقاسم ابن بریدی کے لشکر نے ہتھیار ڈال دیئے اور اس کا ساتھ چھوڑ دیا۔ ابن بریدی بھاگ کر قرامطہ کے پاس چلا گیا قرامطہ نے اسے پناہ دی اور عزت و احترام سے ٹھہرایا۔ معز الدولہ نے بصرہ پر کامیابی کے ساتھ قبضہ کر لیا اور بصرہ میں خلیفہ مطیع [illegible] اپنے وزیر ابو جعفر کو چھوڑ کر اپنے بھائی عماد الدولہ سے ملنے کے لئے اہواز کی طرف روانہ ہو گیا۔

فتح موصل: اسی اثناء میں سرداران دیلم میں سے روزبہان نامی ایک سردار باغی ہو گیا۔ وزیر ابو جعفر صیمری نے اس سے معرکہ آرائی کی اور اسے شکست دے کر گرفتار کر لیا اور معز الدولہ کے حکم کے مطابق قلعہ رامہرمز میں قید کر دیا۔ مقام ارجان میں [illegible] اصفہان میں دونوں بھائیوں کی ملاقات ہوئی۔ معز الدولہ نے اپنے بھائی عماد الدولہ کی حد سے زیادہ تعظیم کی۔ عماد

الدولہ معز الدولہ کو دربار میں بیٹھنے کا حکم دیتا تھا مگر معز الدولہ پاس ادب سے نہیں بیٹھتا تھا۔ القصہ معز الدولہ اپنے بھائی سے رخصت ہو کر خلیفہ مطیع کے ساتھ دارالخلافت بغداد واپس آیا اور موصل پر فوج کشی کرنے کی منادی کرادی ابن حمدان کو اس کی خبر لگی تو صلح کا پیام بھیجا بہت سے تحائف اور بے شمار مال روانہ کیا لیکن معز الدولہ نے ایک نہ سنی۔ رمضان ۳۴۷ھ میں موصل پر چڑھائی کردی اور قبضہ کر لیا قصد یہ تھا کہ ابن حمدان کے مقبوضہ بلاد کو دل کھول کر تیغ سے پامال کرے۔ اتفاق سے اس کے بھائی رکن الدولہ کے پاس سے یہ خبر آ گئی کہ لشکر خراسان نے جرجان کا قصد کیا ہے معاملہ نازک ہو گیا ہے مجبوراً ابن حمدان سے مصالحت کرلی۔ اسی لاکھ سالانہ دینار خراج ادا کرنے کی شرط پر موصل جزیرے اور شام کی حکومت ابن حمدان کو دے دی۔ اس کے ساتھ ہی یہ شرط بھی قرار پائی تھی کہ عماد الدولہ اور معز الدولہ کے نام کا خطبہ اس کے تمام مقبوضہ شہروں میں پڑھا جائے چنانچہ مصالحت کر کے معز الدولہ بغداد واپس آیا۔

رکن الدولہ کا رے پر قبضہ: ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ رکن الدولہ نے اصفہان وشمگیر کے قبضے سے اسی زمانے میں نکال لیا تھا۔ جس زمانے میں وشمگیر نے اپنی فوج حسن ماکان بن کالی کی کمک پر بھیجی تھی۔ رکن الدولہ اور اس کا بھائی عماد الدولہ۔ ابو علی بن محتاج سپہ سالار ملوک بنی سامان کو ماکان اور وشمگیر کی مخالفت پر ایک مدت سے ابھار رہا تھا اور اس کے خلاف امداد دینے کا وعدہ کر رہا تھا۔ چنانچہ ابو علی نے وشمگیر پر جس وقت کہ وہ رے میں تھا فوج کشی کردی۔ رکن الدولہ خود ابو علی کی مدد پر آیا اور وشمگیر نے ماکان سے امداد چاہی۔ ماکان اپنی فوج لے کر بلاد جبل کی طرف گیا اور وہاں سے تاخت و تاراج کر کے زنجان، ابہر، قزوین، قم، کرخ، ہمدان، نہاوند اور دینور کو حدود حلوان تک فتح کر لیا اور اپنے گورنر مقرر کر کے خراج وصول کیا۔ اس کے بعد وشمگیر اور حسن بن فیرزان برادر زادہ ماکان سے لڑائی ہو گئی۔ حسن نے ابو علی سے امداد کی درخواست کی ابو علی اس کی کمک پر کمربستہ ہو گیا۔ مگر لڑائی کی نوبت نہ آئی فریقین میں مصالحت ہو گئی ابو علی اپنی فوج کے ساتھ خراسان کی جانب روانہ ہوا۔ حسن بن فیرزان بھی اس کے ہمراہ تھا۔ اثناء راہ میں سعد بن سامان کا ایلچی حسن کو ابو علی کے ساتھ دغا دینے اور اس کے بلاد مقبوضہ پر قبضہ کرنے کا پیام دیا۔ چنانچہ حسن نے ابو علی کی رفاقت چھوڑ کر جرجان کی جانب کوچ کیا اور اس پر قبضہ کر کے دامغان اور سمنان کو بھی دبا لیا۔ وشمگیر طبرستان سے رے کی طرف چلا گیا اور پہلے رے پر قبضہ حاصل کر لیا اس وقت اس کی رکاب میں نہایت کم فوج باقی رہ گئی تھی کیونکہ اس کی فوج کا بڑا حصہ ابو علی بن محتاج اور حسن بن فیرزان کی لڑائیوں میں کام آ گیا تھا۔ رکن الدولہ نے موقع پا کر رے پر قبضہ کرنے کی غرض سے چڑھائی کر دی۔ وشمگیر مدافعت کرنے کے لئے میدان میں آیا لیکن شکست کھا کر چلا گیا اور رکن الدولہ نے رے پر قبضہ کر لیا حسن بن فیرزان سے تعلقات بڑھانے اپنی بیٹی کا اس سے عقد کر دیا اس تعلق و محبت کے ذریعے بنی بویہ کے قدم حکومت پر جم گئے تمام صوبجات رے، جبل، فارس، اہواز اور عراق قبضہ میں آ گئے۔ موصل، دیار بکر پر بھی قبضہ حاصل ہو گیا۔

رکن الدولہ کا طبرستان اور جرجان پر تصرف: اس کے بعد رکن الدولہ بن بویہ نے بلاد مقبوضہ وشمگیر کی طرف ۳۳۶ھ میں قدم بڑھایا حسن بن فیرزان اس کی پشت پناہی پر تھا۔ وشمگیر اس خبر کو سن کر فوجیں لے کر مقابلہ پر آیا لڑا لیکن شکست کھا کر بھاگ نکلا۔ خراسان پہنچ کر ابن سامان سے امداد کی درخواست کی رکن الدولہ طبرستان پر قبضہ کر کے جرجان کی طرف گیا۔ حسن بن فیرزان نے بے حد مدارات کی اپنی اطاعت کا اظہار کیا۔ رکن الدولہ نے اپنی طرف سے جرجان کی

سند حکومت عطا کی۔ اصفہان کے سپہ سالاروں نے امن کی درخواست کی، رکن الدولہ نے ان لوگوں کو امن دیا اور اصفہان کی جانب واپس آیا۔

عمران بن شاہین: عمران بن شاہین اہل جامدہ سے تھا اور بنی بویہ کی طرف سے خراج وصول کرنے پر مامور تھا، ایک مرتبہ بہت سا روپیہ خراج وصول کر کے بطیحہ بھاگ گیا۔ بطیحہ میں بانس اور جنگلی درختوں کا ایک بہت بڑا جنگل تھا، متعدد چشمے اور تالاب تھے۔ اس مقام پر عمران نے قیام اختیار کیا اور رہزنی کرنے لگا، رفتہ رفتہ لٹیروں کی ایک جماعت اس کے پاس آ کر جمع ہو گئی جس سے اس کی قوت بڑھ گئی۔ بنی بویہ سے باغی ہو کر ابو القاسم بریدی سے مل گیا۔ ابن بریدی نے اسے جامدہ بطائح اور اس کے اطراف و جوانب کی حمایت و نگرانی کی خدمت پر دی چنانچہ اس نے کما حقہ ان مقامات کی نگرانی کی۔ بہت تھوڑے دنوں میں بہت معقول فوج اکٹھا کر لی، سامان جنگ بھی کافی مقدار میں مہیا کر لیا، بطیحہ کے ایک بلند و محفوظ مقام پر قیام اختیار کیا اور اس اطراف کے تمام شہروں پر قابض ہو گیا۔ معز الدولہ کو یہ امر ناگوار گزرا اور اپنے وزیر ابو جعفر صیمری کو ۳۳۸ھ میں ایک فوج کا افسر بنا کر عمران کی گوشمالی پر مامور کیا۔ وزیر السلطنت نے پہنچ کر عمران پر محاصرہ ڈال دیا، عمران کی نجات کی کوئی صورت باقی نہ تھی، ساری قوت فنا ہو چکی تھی، قریب تھا کہ عمران دستگیر ہو جائے کہ اسی اثناء میں عماد الدولہ بن بویہ کے مرنے کی خبر پہنچ گئی، وزیر السلطنت محاصرہ اٹھا کر شیراز واپس آیا اور عمران بدستور اپنی حالت پر آ گیا، کھوئی ہوئی قوت پھر لوٹ آئی جیسا کہ آئندہ بنی شاہین کی دولت و حکومت کے تذکرہ میں معلوم ہو گا۔

عماد الدولہ کی وفات: عماد الدولہ ابو الحسن علی بن بویہ نے دار الحکومت شیراز میں نصف ۳۳۸ھ میں وفات پائی۔ اپنی موت سے ایک سال پیشتر اپنے بھتیجے عضد الدولہ کو اپنے بھائی رکن الدولہ کے پاس اپنا ولی عہد بنانے کے لئے بلا بھیجا، اس وجہ سے کہ خود اس کا کوئی لڑکا نہ تھا۔

عضد الدولہ کی حکومت: چنانچہ رکن الدولہ نے عضد الدولہ کو اپنے سرداروں کی ایک جماعت کے ساتھ عماد الدولہ کے پاس روانہ کیا۔ عماد الدولہ نے نہایت جوش سے استقبال کیا، دربار عام کے دن تخت حکومت پر بٹھایا، سرداران لشکر کو حکم دیا کہ شاہی آداب سے دربار میں حاضر ہوں اور بادشاہوں کی طرح عضد الدولہ کو نذرانہ سلامی دیں۔ عماد الدولہ کے انتقال کے بعد لشکر کے بااثر سرداروں کا ایک گروہ جو عماد الدولہ کے زمانے میں بھی قابو یافتہ تھا فارس پر عضد الدولہ کی حکومت کو اچھی آنکھوں سے نہ دیکھ سکا مخالفت کا اعلان کر دیا۔ رکن الدولہ اس خبر کو سنتے ہی اپنی جگہ علی بن کامہ کو مقرر کر کے خود فوجیں آراستہ کر کے شیراز آ پہنچا۔ معز الدولہ نے اپنے وزیر ابو جعفر صیمری کو لکھ بھیجا کہ تم ابن شاہین کی جنگ چھوڑ دو اور جس قدر جلد ممکن ہو عضد الدولہ کی مدد کو شیراز پہنچ جاؤ۔ ان لوگوں کے آ جانے سے مخالف سرداروں کا گروہ دب گیا تو ماہ تک رکن الدولہ شیراز میں مقیم رہا۔ شیراز کا انتظام درست ہونے کے بعد اپنے بھائی معز الدولہ کو بہت سا سامان جنگ اور بہت سا مال بطور تحفہ روانہ کیا۔

معز الدولہ: عماد الدولہ دار الخلافت بغداد کا امیر الامراء تھا اور معز الدولہ اس کا نائب تھا۔ خراج کی نگرانی، ذمہ داری اور عراق کے صوبوں کی گورنری کی تقرری اسی کے قبضہ میں تھی۔ عماد الدولہ کے مرنے کے بعد رکن الدولہ کو امیر الامراء کا عہدہ

حالانکہ معز الدولہ بواسطہ بیعت کا کام چھپا کر عماد الدولہ کے زیر دست نیابت ہی کرتا تھا۔ باایں ہمہ معز الدولہ ان دونوں سے چھوٹا تھا۔

مہلبی کی وزارت۔ ابوجعفر صیمری وزیر السلطنت فارس سے واپس ہو کر صوبہ بطیحہ کی طرف آیا اور عمران بن شاہین پر محاصرہ ڈال دیا۔ یہاں تک کہ ۳۳۹ھ کا نصف گزرنے پر انتقال کر گیا، چونکہ صیمری کی غیر حاضری میں ابو محمد حسن بن محمد مہلبی اپنی خدمت پر مقرر کیا گیا تھا اور معز الدولہ نے بہت کچھ اس کی تربیت کی تھی اور انتظام سلطنت سے واقفیت رکھتا تھا اس وجہ سے صیمری کے انتقال کے بعد معز الدولہ نے مہلبی کو قلمدان وزارت سپرد کر دیا۔ اس نے نہایت خوبی سے امور وزارت کی ذمہ داریوں کو پورا کیا۔ رعایا سے ظلم کو دور کیا۔ اطراف و جوانب سے علماء، ادباء اور دانشمندوں کو جمع کر لیا اور ان کے ساتھ احسان و سلوک سے پیش آیا جس کی وجہ سے اس کی شہرت ہو گئی۔

منصور بن قراتکین۔ جس زمانے میں رکن الدولہ بلاد دیلم کی طرف گیا ہوا تھا امیر نوح بن نصر سامانی نے اپنے سپہ سالار خراسان منصور بن قراتکین کو رے پر فوج کشی کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ منصور نے ۳۳۹ھ میں رے پر حملہ کیا اس وقت علی بن کامہ رکن الدولہ کی طرف سے رے کا حاکم تھا۔ منصور کی آمد کی خبر سن کر رے چھوڑ کر اصفہان چلا گیا۔ منصور نے رے پر قبضہ کر کے بلاد جبال میں اپنی فوجیں پھیلا دیں اور حلوان پر قبضہ کر لیا۔ قرمیسین تک قابض ہو گیا اور ہمدان کو لے لیا۔ یہ خبر پا کر رکن الدولہ نے فارس سے اپنے بھائی معز الدولہ کو امداد کی غرض سے لشکر بھیجنے کے لیے لکھا۔ معز الدولہ نے اپنے حاجب الامراء سبکتگین (امیر سبکتگین) کو ترکی و دیلمی کی ایک بڑی فوج دے کر منصور کے مقابلے پر روانہ کیا۔

منصور اور سبکتگین کی جنگ۔ سبکتگین نے پہنچتے ہی منصور کے لشکر پر حملہ کر دیا اور اس کے سردار کو گرفتار کر لیا۔ منصور یہ سن کر حلوان سے ہمدان کی جانب واپس ہوا۔ سبکتگین نے تعاقب کیا۔ منصور بن قراتکین نے ہمدان سے نکل کر اصفہان پر قبضہ کر لیا۔ رکن الدولہ نے بھی اصفہان کی طرف کوچ کیا۔ سبکتگین اس کے ہراول پر تھا ترکوں نے شور مچایا۔ سبکتگین نے ترکوں پر حملہ کر دیا جس سے ان میں کھلبلی مچ گئی۔ پریشان ہو کر ادھر ادھر منتشر ہو گئے۔ معز الدولہ نے ابن ابی الشوک کردی کو ان بھگوڑے ترکوں کے تعاقب کے لیے لکھا چنانچہ اس نے بہت سے ترکوں کو مار ڈالا کچھ کو قید کر لیا باقی ماندہ موصل کی جانب جان بچا کر بھاگ گئے۔ ادھر منصور نے اصفہان کے قریب پہنچ کر رکن الدولہ سے بڑا معرکہ آرا ہوا۔ فریقین میں متعدد لڑائیاں ہوئیں خونریزی کی نوبت آئی بالآخر دونوں فریق رسد کی کمی کی وجہ سے پریشان ہو گئے۔ فوج بھوکوں مرنے لگی۔

اصفہان پر رکن الدولہ کا قبضہ۔ جنگ نے طول کھینچا۔ دونوں فریق ناکامی کے قریب تھے اس حالت میں بھی طرفین نے ثابت قدمی اختیار کی تھی کیونکہ لشکر خراسان کے مقابلے میں اہل دیلم زیادہ متحمل تھے۔ باوجودیکہ تنگی اور عسرت سے دوچار تھے۔ آخر کار رکن الدولہ اپنی فوج کی تکالیف کو محسوس کر کے بھاگ جانے پر آمادہ ہو گیا۔ اس کے وزیر السلطنت ابن عمید نے روکا اور کہا کہ حضور والا! جنگ سے منہ موڑنا ہمارے حق میں باعث قتل ہوگا۔ آپ ذرا صبر سے کام لیجئے، چونکہ یہ دشمن سے جلد فرار کرنے سے ... اس اثنا میں منصور کی فوج روانہ ہو گئی۔ رکن الدولہ نے بھاگنے کا

اور ملاقات نہ کر پایا۔ اس اثناء میں منصور قراتکین نے لشکر کی بدسلوکی کی وجہ سے [illegible] کے سبب رے کی طرف چلے گئے۔ اصفہان خالی کر چھوڑ دیا۔ رکن الدولہ نے اصفہان میں داخل ہو کر قبضہ کر لیا۔ یہ واقعہ ماہ محرم ۳۴۰ھ کا ہے۔ کچھ عرصہ کے ماہ ربیع الاول میں منصور بن قراتکین نے سفر کیا اور [illegible] لوٹ آئے۔

امیر نوح اور منصور میں مصالحت۔ آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ رکن الدولہ نے ۳۳۹ھ میں طبرستان اور جرجان پر قبضہ کر لیا تھا اور اپنی طرف سے جرجان کی حکومت پر حسن بن فیروزان کو مامور کیا تھا اور وشمگیر ابن سامان سے امداد حاصل کرنے کے لئے خراسان چلا گیا تھا۔ چنانچہ ابن سامان نے اپنے سپہ سالار محمد منصور بن قراتکین کو وشمگیر کی امداد پر مامور کیا۔ اس نے جرجان پہنچ کر محاصرہ ڈال دیا۔ [illegible] پانے نہ پائے تھے کہ مصالحت کے نامہ و پیام ہونے لگے۔ آخر کار منصور نے وشمگیر کے خلاف مرضی امیر نوح کا مخالف ہو کر حسن سے مصالحت کر لی اور نیشاپور لوٹ آیا اور وشمگیر حسن نے [illegible] جرجان میں [illegible]۔ اس کے بعد رکن الدولہ نے ۳۴۲ھ میں رے سے طبرستان اور جرجان پہنچ کر حسن بن فیروزان اور علی بن کامہ نے [illegible] کی طرف [illegible] چڑھائی کی [illegible] ان دونوں کو شکست ہوئی۔ وشمگیر نے ان مقامات کو رکن الدولہ کے قبضہ سے نکال لیا۔ امیر نوح سامانی کو مصالحت کی۔ رکن الدولہ نے مقابلہ یا امداد کی درخواست کی۔

ابو علی بن محتاج کی معزولی: امیر نوح نے ابو علی بن محتاج کو خراسان کی [illegible] اور وشمگیر کی کمک پر روانہ کیا۔ ماہ ربیع الاول میں ابو علی بن محتاج روانہ ہوا۔ رکن الدولہ مقابلہ پر آیا۔ ابو علی نے لڑائی چھیڑ دی۔ مدتوں لڑائیاں ہوتی رہیں۔ لڑتے لڑتے [illegible] موسم آ گیا۔ اس سے پریشانی بڑھ گئی۔ صلح کا سلسلہ شروع ہوا۔ بالآخر دو لاکھ دینار سالانہ پر رکن الدولہ نے اقرار کیا اور مصالحت ہو گئی۔ ابو علی بن محتاج خراسان واپس آیا۔ وشمگیر نے امیر نوح کو ابو علی ابن محتاج کی شکایت لکھ بھیجی کہ اس نے رکن الدولہ کے معاملہ میں سستی سے کام لیا ہے اور اس سے سازش کر لی ہے۔ امیر نوح کو اس سے غصہ پیدا ہوا اور ابو علی کو حکومت خراسان سے معزول کر دیا۔ ابو علی بن محتاج کی واپسی کے بعد رکن الدولہ نے وشمگیر پر حملہ کیا۔ وشمگیر شکست کھا کر اسفرائن چلا آیا۔ رکن الدولہ نے طبرستان پر قبضہ کر لیا۔

خراسان میں بغاوت: امیر نوح نے جب ابو علی بن محتاج کو خراسان کی حکومت سے معزول کر کے ابو سعید بکر بن مالک فرغانی کو مقرر کیا۔ ابو علی بن محتاج نے معزول ہوتے ہی علم مخالفت بلند کر دیا۔ نیشاپور میں [illegible] خطبہ پڑھا [illegible] حسن بن فیروزان کو اس کے تحت [illegible]۔ وشمگیر نے [illegible] امیر نوح سے [illegible] ابو علی بن محتاج کو ان لوگوں کی دشمنی کا خطرہ ہوا۔ رکن الدولہ سے حاضری کی اجازت طلب کی چنانچہ ۳۴۳ھ میں اس کے پاس چلا گیا۔ رکن الدولہ نے عزت و احترام سے [illegible]۔ ابو علی بن محتاج نے درخواست کی کہ آپ مجھے دربار خلافت سے خراسان کی گورنری دلوا دیجئے۔ رکن الدولہ نے اپنے بھائی معز الدولہ کو اس کی تحریک کی۔ معز الدولہ نے دربار خلافت سے ابو علی بن محتاج کو خراسان کی سند اور امداد کو فوج بھیج دی۔ ابو علی بن محتاج نے خراسان پہنچ کر خلیفہ اور رکن الدولہ کے نام کا خطبہ پڑھا۔ اسی اثناء میں امیر نوح کا انتقال ہو گیا۔ اس کا بیٹا عبد الملک تخت آرائے حکومت ہوا۔ ابو سعید بکر بن مالک کو [illegible] ابو علی بن محتاج کی گوشمالی کے لئے خراسان کی طرف

جا کر اس کا محاصرہ کیا۔ ابو علی [illegible] خراسان [illegible] قریب پہنچا [illegible] [illegible] [illegible] بھاگ [illegible] رکن الدولہ نے [illegible] اپنے پاس [illegible] ابو علی [illegible] مال [illegible] اس کے بعد رکن الدولہ [illegible] جرجان کی جانب [illegible] میں [illegible] تھا۔ ابو علی نے [illegible] رکن الدولہ نے اس پر قبضہ کر لیا۔

رکن الدولہ اور ابو علی میں مصالحت: ابو علی [illegible] خراسان [illegible] سے [illegible] ۳۴۲ھ میں ابو علی کے تعاقب کی غرض سے [illegible] اصفہان کی جانب [illegible] اس وقت رکن الدولہ جرجان کی مہم پر تھا۔ [illegible] کے بعد [illegible] کی طرف [illegible] اپنے بھائی [illegible] وقت [illegible] معز الدولہ نے ان [illegible] ابو علی [illegible] مال [illegible] اصفہان پہنچ کر اصفہان میں [illegible] رکن الدولہ [illegible] تھا۔ [illegible] اس نے اصفہان پر قبضہ کر لیا [illegible] کے تعاقب میں [illegible] ابو الفضل [illegible] رکن الدولہ [illegible] ایک [illegible] معز الدولہ نے ابو علی [illegible] سے [illegible] مصالحت [illegible] اور [illegible] باہم مصالحت ہو گئی۔ رکن الدولہ نے اپنے بیٹے [illegible] مخالفت سے [illegible] خراسان کی [illegible] چنانچہ [illegible] معز الدولہ نے [illegible] ابو علی [illegible] خراسان [illegible]

روزبہان کا خروج: روزبہان [illegible] معز الدولہ [illegible] روزبہان [illegible] معز الدولہ [illegible] روزبہان کے [illegible] معز الدولہ [illegible] روزبہان [illegible] کے مقابلہ [illegible]

روزبہان اور معز الدولہ کی جنگ: اس [illegible] ھ میں ایک [illegible] روزبہان [illegible] معز الدولہ [illegible] آخر [illegible] اصفہان [illegible] روزبہان [illegible]

ہوا۔ اثنائے جنگ میں روز بہان گرفتار کر لیا گیا۔

روز بہان کا خاتمہ: اس کامیابی کے بعد معز الدولہ نے ابوالمرجا جابر کی سرکوبی کی غرض سے دارالخلافت بغداد کی جانب تیزی سے کوچ کیا لیکن وہ مقابل نہ آیا کیونکہ وہ پہلے سے روز بہان کی گرفتاری کا حال سن کر موصل کی طرف نہایت تیزی سے واپس ہو گیا تھا۔ اسی اثناء میں روز بہان موقع پا کر دجلہ میں ڈوب گیا۔

بلکا کی بغاوت: روز بہان کا بھائی بلکا جس نے شیراز میں خروج کیا تھا اس نے عضد الدولہ کے شیرازہ حکومت کو درہم برہم کر دیا۔ ابوالفضل بن عمید اس خبر کو سن کر عضد الدولہ کی کمک پر فوجیں لے کر آ گیا۔ جانبازی و مردانگی سے جنگ چھیڑ دی اور کامیاب ہوا۔ عضد الدولہ پھر شیراز میں حکومت کرنے لگا۔ روز بہان اور اس کے بھائیوں کی حکومت کا اثر نیست و نابود ہو گیا۔ معز الدولہ نے ان سب دیلمیوں کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا جنہوں نے فتنہ پردازی کی غرض سے روز بہان سے ملنے کی کوشش کی تھی اور ترکوں کو جاگیریں دیں۔ عزت بڑھائی۔ بڑے بڑے عہدوں پر مامور کیا جس سے ان کی قوت زیادہ ہو گئی۔

معز الدولہ کی موصل پر فوج کشی: ناصر الدولہ ابن حمدان نے معز الدولہ سے دو کروڑ درہم سالانہ پر مصالحت کر لی تھی لیکن خراج ادا نہ کیا۔ معز الدولہ اس سے ناراض ہوا۔ ۳۴۷ھ کے نصف میں فوجیں مرتب کر کے موصل پر چڑھائی کر دی۔ ناصر الدولہ موصل چھوڑ کر نصیبین چلا آیا۔ اور اپنے تمام اراکین دولت، وکلاء، کاتبوں اور مالی داروں کو اپنے ہمراہ لیتا آیا ان سب کو اپنے قلعوں کواشی، زعفران وغیرہ میں ٹھہرایا اور معز الدولہ کے لشکر سے ملانا رسد منقطع کر دیا۔ اس سے معز الدولہ کی فوج بھوکوں مرنے لگی۔ معز الدولہ نے نصیبین کے سر کرنے کی طرف توجہ کی۔ سنجار میں یہ خبر پہنچی کہ ابوالمرجا اور ہبۃ اللہ فوجیں لئے ہوئے سنجار آ گئے ہیں معز الدولہ نے اپنی فوج کے ایک حصہ کو ان لوگوں پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ جس کا ابوالمرجا اور ہبۃ اللہ نے جوش و خروش سے خیر مقدم کیا۔ جنگ کا بازار گرم ہو گیا لیکن ناکامی کے ساتھ پسپا ہوئے۔ معز الدولہ کی فوج نے ان کے مورچوں پر قبضہ کر لیا اور دشمن کے خیموں میں اتر پڑی۔ اس کے بعد ناصر الدولہ کے لڑکوں نے معز الدولہ کی فوج پر دوبارہ حملہ کیا اور نہایت سختی سے اسے پسپا کیا اور سنجار پر قبضہ کر کے وہیں قیام کر دیا۔

معز الدولہ اور ناصر الدولہ میں مصالحت: ناصر الدولہ یہ خبر پا کر معز الدولہ نصیبین کی طرف آ رہا ہے میافارقین بھاگ گیا اس کے امراء نے معز الدولہ سے امن حاصل کر لیا۔ جس سے ناصر الدولہ کی قوت کم ہو گئی اپنے بھائی سیف الدولہ کے پاس حلب چلا گیا سیف الدولہ نے بے حد تعظیم و تکریم کی انتہائی عزت سے ٹھہرایا اور درمیان میں پڑ کر معز الدولہ سے تین لاکھ سالانہ پر مصالحت کرا دی۔ نصیبین فتح کرنے کے بعد معز الدولہ محرم ۳۴۸ھ میں عراق واپس آیا اور ناصر الدولہ موصل چلا گیا۔

بختیار کی ولی عہدی: ۳۵۶ھ میں معز الدولہ مختلف امراض میں مبتلا ہو گیا۔ امراض کی شدت بڑھتی گئی اپنی زندگی سے نا امید ہو کر اپنے بیٹے بختیار کو اپنا ولی عہد بنایا اور اس کی جانب سے اطمینان حاصل کرنے کے لئے حاجب سبکتگین اور وزیر سلطنت مہلبی میں ایک مدت سے جھگڑا اور رنجش چلی آتی تھی۔ دونوں کو بلا کر باہم مصالحت کرا دی اور ان دونوں کو وصیت کی کہ بختیار کا ساتھ دینا۔ جنگ سے بچنا۔ نظام حکومت کو درست رکھنا۔ سبکتگین اور مہلبی نے اپنے آقا کے نصیحت کی وصیت کو غور سے سنا اور اس پر عمل کرنے کا اقرار کیا۔ معز الدولہ نے آب و ہوا کی تبدیلی کے خیال سے دارالخلافت بغداد سے اہواز کی جانب کوچ کیا جب

اسے یہ خبر پہنچی کہ اس کے اکثر ہمراہی کلواذا کے پاس جمع ہو رہے ہیں وہ عنقریب کوئی فتنہ اٹھانا چاہتا ہے تو معز الدولہ نے حامیوں نے اہواز جانے کی مخالفت کی اور اس کی رائے کی غلطی کو ظاہر کر کے یہ مشورہ دیا کہ آپ دار الخلافت بغداد فوراً واپس چلئے اور بغداد کے اطراف و جوانب میں کسی بلند مقام پر جہاں کی آب و ہوا اچھی ہو قیام کیجئے ورنہ دار الخلافت بغداد سے آپ کا قبضہ اٹھ جائے گا۔ معز الدولہ اس مشورے کے مطابق دار الخلافت بغداد واپس آیا اور رہائش کے لئے ایک محل بنوایا جس کی تیاری میں ایک لاکھ دینار خرچ ہوئے جن لوگوں نے کلواذا سے سازش کی تھی ان پر جرمانے کی سزائیں دیں۔

رکن الدولہ کا طبرستان و جرجان پر قبضہ: ۳۵۱ھ میں رکن الدولہ کو طبرستان کے قبضے کی خواہش پیدا ہوئی۔ ان دنوں طبرستان میں وشمگیر حکومت کر رہا تھا۔ شہر ساریہ میں وشمگیر کا محاصرہ کیا۔ لڑائی ہوئی۔ وشمگیر ساریہ چھوڑ کر جرجان چلا گیا۔ رکن الدولہ نے ساریہ پر قبضہ کر کے طبرستان کی طرف فوجیں بڑھائیں۔ وشمگیر مقابلہ نہ کر سکا۔ طبرستان پر بھی رکن الدولہ کا قبضہ ہو گیا۔ نظم و انتظام اور افسروں کی تقرری سے فارغ ہو کر جرجان پر حملہ آور ہوا۔ وشمگیر جرجان کو بھی چھوڑ کر نکل کھڑا ہوا۔ بے سروسامانی کی حالت میں بلا جنگ چلا گیا۔ رکن الدولہ نے جرجان پر قبضہ کر لیا۔ لشکر وشمگیر میں سے تین ہزار سپاہیوں نے امان کی درخواست کی۔ رکن الدولہ نے ان لوگوں کو امان دی اور اپنی فوج میں داخل کر لیا۔ اس سے رکن الدولہ کی قوت بہت بڑھ گئی۔

بغداد میں شیعہ سنی فساد: اسی ۳۵۱ھ میں دار الخلافت بغداد کی مسجدوں پر معز الدولہ کے حکم سے شیعوں نے لکھ دیا۔ "معاویہ بن ابی سفیان پر لعنت ہو اور اس شخص پر لعنت ہو جس نے فاطمہ سے باغ فدک چھین لیا اور اس پر بھی لعنت ہو جس نے حسن کو ان کے نانا کے پاس دفن ہونے سے روکا اور اس پر بھی لعنت ہو جس نے ابوذر غفاری کو مدینہ منورہ سے شہر بدر کیا اور اس پر بھی لعنت ہو جس نے عباس کو مجلس شوریٰ سے نکال دیا۔" چونکہ خلیفہ محض نام کا بنا ہوا تھا۔ معز الدولہ جس طرف چاہتا تھا پھیر دیتا تھا۔ اس وجہ سے مطیع اللہ کو اس کی جرأت نہ ہوئی۔ رات کو اہل سنت نے اسے مٹا دیا۔ معز الدولہ نے دوبارہ لکھوانے کا قصد کیا۔ وزیر مہلبی نے مشورہ دیا کہ ان کے بجائے صرف اس قدر لکھوایئے "لعن اللہ الظالمین لآل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" (آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو) اور معاویہ کے علاوہ اور کسی پر لعنت نہ لکھوایئے۔

وفات وزیر مہلبی: ۳۵۲ھ میں مہلبی (معز الدولہ کا وزیر السلطنت) عمان فتح کرنے کی غرض سے روانہ ہوا اور دریا کا سفر زیادہ طے نہیں کر پایا تھا کہ مرض الموت میں مبتلا ہو گیا۔ مجبوراً بغداد کی طرف واپس ہوا اور راستہ ہی میں ماہ شعبان میں انتقال کر گیا۔ بغداد میں مدفون ہوا۔ معز الدولہ نے وزیر مہلبی کے مرنے کے بعد اس کے مال و اسباب اور خزانہ پر قبضہ کر لیا۔ اس کے حامیوں اور ساتھیوں کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا۔ ابوالفضل عباس بن حسین شیرازی اور ابوالفرج محمد بن عباس بن فسانجس تمام امور ملکی کا کام کرنے لگے۔ یہ لوگ وزیر کے لقب سے ملقب و موسوم نہیں ہوئے۔

معز الدولہ اور ناصر الدولہ: آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ ناصر الدولہ بن حمدان اور معز الدولہ سے باہم مصالحت ہو گئی تھی اور ناصر الدولہ نے موصل کو مع متعلقات لے لیا تھا۔ ناصر الدولہ نے مصالحت کے بعد ابو تغلب فضل اللہ غضنفر کو صلح میں داخل کرنا چاہا۔ معز الدولہ نے اس سے انکار کیا۔ باہم اختلاف پیدا ہوا۔ معز الدولہ موصل کی طرف چل دیا۔ معز الدولہ نے

موصل پر قبضہ کر کے بکتوزون اور سبکتگین حجی کو مامور کیا۔ پھر ماہ شعبان سنہ مذکور کے نصف کو ختم کر کے ناصر الدولہ کے تعاقب میں روانہ ہوا۔ ناصر الدولہ نے نصیبین کو چھوڑ دیا۔ معز الدولہ نے قبضہ کر لیا اس کے بعد ناصر الدولہ نے موصل پر حملہ کر دیا۔ معز الدولہ کے لشکر سے معرکہ آرا ہوا۔ معز الدولہ نے اس خبر کو سن کر موصل کی جانب کوچ کیا۔ بہت بڑی لڑائی کے بعد معز الدولہ کے لشکر نے ناصر الدولہ کو شکست دی۔ ناصر الدولہ نے جزیرہ ابن عمر میں جا کر پناہ لی۔ معز الدولہ اس کے تعاقب میں روانہ ہوا۔ پچیسویں رمضان کو جزیرہ ابن عمر پہنچا۔ ناصر الدولہ اپنے لڑکوں اور فوج کو جمع کر کے موصل پر آ اترا اور معز الدولہ کی فوج پر حملہ کر دیا اس حملہ میں ناصر الدولہ کو کامیابی ہوئی۔ ان دونوں سرداروں کو جنھیں معز الدولہ نے موصل کا حاکم مقرر کیا تھا گرفتار کر لیا۔ بہت سا مال و اسباب ہاتھ لگا۔ ناصر الدولہ نے قیدیوں کو مال و اسباب کے ساتھ قلعہ کواشی بھیج دیا۔ معز الدولہ کو یہ خبر لگی تو وہ پھر موصل کی طرف دوڑا۔ ناصر الدولہ نے موصل چھوڑ دیا۔ غرض ناصر الدولہ ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف بھاگتا پھرتا تھا اور معز الدولہ اس کے تعاقب میں تھا۔ آخر کار معز الدولہ نے زچ ہو کر صلح کا پیام دیا۔ ناصر الدولہ بھی روز روز کے تگ و دو اور جنگ سے پریشان ہو گیا تھا مصالحت پر تیار ہو گیا موصل دیار ربیعہ اور رحبہ شہر زور کے خراج مقررہ ناصر الدولہ کے حوالے کر دیا۔ باہم مصالحت ہو گئی۔ ناصر الدولہ نے معز الدولہ کے قیدیوں کو رہا کر دیا اور معز الدولہ دارالخلافت بغداد واپس آ گیا۔

معز الدولہ اور قرامطہ: ہم اوپر تحریر کر آئے ہیں کہ عمان یوسف بن وجیہ کے قبضہ میں تھا۔ اس نے اور بنی بریدی سے مقام بصرہ میں لڑائی ہوئی تھی۔ عنوان جنگ ایسا ہو گیا تھا کہ بصرہ پر بنی بریدی کا قبضہ ہو جاتا یوسف نے جنگی کشتیوں پر آگ روشن کرا دی اور آتش باری کرنے لگا۔ اس وجہ سے بریدی بھاگ نکلا۔ یہ واقعہ ۳۳۲ھ کا ہے۔ پھر اسی سنہ میں اس کا غلام نحو کھڑا ہوا اور اسے مغلوب کر کے شہر پر قبضہ کر لیا۔ جب معز الدولہ اور قرامطہ میں جھگڑا اور اختلاف پیدا ہوا تو یوسف والی عمان نے معز الدولہ کو بصرہ پر قبضہ کر لینے پر ابھارا اور اس سے براہ خشکی امداد کا خواستگار ہوا۔ چنانچہ معز الدولہ نے ۳۴۱ھ میں براہ دریا بصرہ پر قبضہ کرنے کی غرض سے کوچ کیا۔ معز الدولہ کے پہنچنے سے پہلے وزیر السلطنت مہلبی بھی فوجیں لے کر اہواز سے آ پہنچا۔ معز الدولہ نے مالی اور فوجی امداد دی۔ مدتوں لڑائیاں ہوتی رہیں۔ آخر کار مہلبی کو بڑی لڑائی میں فتح نصیب ہوئی۔

قرامطیوں کے بصرہ پر حملے: اس زمانہ سے قرامطہ برابر بصرہ پر حملے کرتے رہے یہاں تک کہ ۳۵۷ھ میں اس پر قابض ہو گئے اور والی حاکم بصرہ بھاگ نکلا۔ علی بن احمد (قرامطہ کا سیکرٹری) شہر کی نگرانی کرنے لگا اور قرامطہ بدستور اپنے مرکز حکومت ہجر میں ٹھہرے رہے۔ قاضی شہر ایک ذی اثر شخص تھا۔ اس کے اعزہ و اقارب بھی کثرت سے تھے خاندان بھی بہت بڑا تھا۔ اس نے قرامطہ کو لکھا بھیجا کہ کسی سردار لشکر کو شہر کی نگرانی کے لیے بھیج دیجئے۔ قرامطہ نے ابن طغان کو مامور کیا۔ ابن طغان بصرہ پہنچا اور ان تمام سرداروں کے ساتھ برے برتاؤ سے پیش آیا جو قاضی شہر کے ساتھ پہلے سے بصرہ میں موجود تھے۔ قاضی کے قرابتداروں کو یہ ناگوار گزرا۔ منصب سے تنگ ہو کر بلوہ کر دیا اور ابن طغان کو گرفتار کر کے مار ڈالا۔ عبدالوہاب بن احمد بن مروان کو جو قاضی کے قرابت مندوں میں سے تھا۔ ابن طغان کی جگہ مقرر کیا۔ علی بن احمد (قرامطہ کا سیکرٹری) نے یہ واقعات قرامطہ کو لکھ بھیجے۔ قرامطہ نے بڑے غور و فکر کے بعد ان لوگوں کو اپنی بیعت کے لیے لکھا چنانچہ ان لوگوں نے بیعت

کرلی۔ [illegible] بصرہ [illegible] قبضہ کیا۔

معز الدولہ کا عمان پر قبضہ: ۳۵۵ھ میں معز الدولہ نے واسط کی جانب کوچ کیا۔ [illegible] سامان جنگ [illegible] ابوالفتح [illegible] معز الدولہ [illegible] عمان [illegible] معز الدولہ [illegible]

وفات معز الدولہ: ۳۵۶ھ میں معز الدولہ [illegible] عمران بن شاہین سے لڑنے کے لئے [illegible] سفر آخرت اختیار کیا۔

باب:۱۷

عزالدولہ بختیار بن معزالدولہ

عزالدولہ بختیار اپنے باپ معزالدولہ کی وفات کے بعد حکمرانی کرنے لگا۔ اپنے سپہ سالار فوج کو جو عمران بن شاہین سے واسطہ میں جنگ کر رہا تھا مصالحت کرنے کے لیے لکھ بھیجا چنانچہ وہ مصالحت کر کے واپس آیا اور دوستوں کے علاوہ جو کہ معزالدولہ نے اپنے بیٹے عزالدولہ کو کی تھیں یہ بھی وصیت کی تھی کہ تم اپنے چچا رکن الدولہ کی اطاعت سے نہ ہٹنا۔ اسی کے اشارہ اور حکم پر عملدرآمد کرنا اور اپنے برادر بزرگوار عضدالدولہ کے مشورے سے امور سلطنت انجام دینا۔ وہ تم سے عمر میں بھی زیادہ ہے اور اسے امور سیاسی میں بہت بڑا دخل ہے اور میرے سیکرٹریوں ابوالفرج بن عباس بن حسن اور حاجب سبکتگین سے اچھے برتاؤ کرنا۔ عزالدولہ نے ان وصایا میں سے ایک وصیت پر بھی عمل درآمد نہ کیا۔ لہو ولعب گانے بجانے کھیلوں اور عورتوں میں مصروف اور منہمک ہو کر امور سلطنت سے غافل ہو گیا۔ سیکرٹریوں اور حاجب کو اس سے نفرت پیدا ہو گئی۔ حاجب سبکتگین نے دربار میں آنا ترک کر دیا۔ عزالدولہ نے اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ اس لالچ میں کہ بہت سی جاگیریں قبضہ میں آ جائیں کئی دیلم کے بڑے بڑے سرداروں کو اپنی حکومت سے نکال دیا۔ اس سے حکومت کا رعب وداب جاتا رہا۔ تھوڑی تھوڑی تنخواہ والے جھگڑے ہوئے ترکوں نے بھی ان کا ساتھ دیا اور تنخواہوں کے اضافہ کا مطالبہ کیا۔

ابوالفضل عباس بن حسن کی وزارت: دیلمی اپنے سرداروں کو واپس لانے کی غرض سے شہر چھوڑ کر صحرا و بیابان کی طرف نکل کھڑے ہوئے عزالدولہ انہیں روک نہ سکا۔ چونکہ سبکتگین کو بھی اس سے سخت نفرت پیدا ہو گئی تھی اس وجہ سے عزالدولہ کے کاموں میں اختلال پیدا ہو گیا۔ ابوالفرج بن عباس سیکرٹری جس زمانے سے عمان فتح ہوا تھا عمان ہی میں تھا۔ جب اسے معزالدولہ کے مرنے کی خبر لگی تو اس خوف سے کہ کہیں میرا دوست ابوالفضل عباس بن حسن تمامی دولت بویہ کو اپنے قبضہ میں نہ لے لے۔ عمان عضدالدولہ کے سپرد کر کے دارالخلافت بغداد چلا آیا۔ لیکن اس کے پہنچنے سے پیشتر ابوالفضل عباس قلمدان وزارت کا مالک ہو چکا تھا اسے کچھ حاصل نہ ہوا۔

دیلم پر فوج کشی: ابوعلی بن الیاس کرمان سے بھاگ کر امیر منصور بن نوح بن سامان کی خدمت میں امداد حاصل کرنے کی غرض سے گیا تھا۔ امیر منصور نے نہایت احترام اور عزت سے ملاقات کی۔ ابوعلی نے اسے ممالک بنی بویہ پر قبضہ کر لینے کی ترغیب دی۔ وشمگیر اور حسن بن فیرزان کو دیلم پر فوج کشی کرنے کے لیے لکھا چنانچہ ابوالحسن محمد بن ابراہیم بن سیمجور دواتی کو خراسان سے ایک بڑے لشکر کا افسر بنا کر روانہ کیا اور وشمگیر کی اطاعت اور اس کے حکم پر کاربند ہونے کی ہدایت کر دی۔

۳۵۶ھ میں یہ فوج روانہ ہوئی۔ رکن الدولہ نے اپنے اہل و عیال کو اصفہان بھیج دیا اور اپنے بیٹے عضدالدولہ کو فارس میں اور اپنے بھتیجے عزالدولہ بختیار کو بغداد میں یہ واقعات لکھ بھیجے اور امداد طلب کی۔ عضدالدولہ نے خراسان کی راہ سے فوجیں روانہ کیں، بہ تیزی خود اصفہان سے فارس کی طرف روانہ ہوا اور رکن الدولہ بھی رے سے اپنی فوجیں لے کر بڑھا۔ اسی اثنا میں وشمگیر کی موت آ گئی۔

وشمگیر کی موت: وشمگیر کا واقعہ موت یوں پیش آیا کہ ایک روز وشمگیر کی خدمت میں چند گھوڑے پیش کئے گئے۔ وشمگیر نے ان میں سے ایک گھوڑا پسند کیا اور سوار ہو کر شکار کو نکلا۔ اتفاق یہ کہ ایک جنگلی سور سامنے آ گیا۔ وشمگیر نے تیر چلایا۔ نشانہ خطا ہو گیا۔ سور نے پلٹ کر حملہ کر دیا، گھوڑا زخمی ہو کر گر پڑا۔ وشمگیر زمین پر آ رہا اور مر گیا۔ اس کے ہمراہی منتشر ہو کر خراسان کی جانب لوٹ آئے۔

ابوعلی بن الیاس: ابوعلی بن الیاس نے بنی سامان کی حکومت کے زمانہ میں کرمان پر قبضہ کر لیا تھا جیسا کہ ہم بنی سامان کے حالات میں ذکر کیا ہے۔ کچھ عرصہ بعد ابوعلی عارضہ فالج میں مبتلا ہو گیا۔ جب مرض بڑھ گیا تو اس نے اپنے بیٹے الیسع کے بعد دوسرے بیٹے الیاس کو ولی عہد مقرر کیا اور چونکہ سلیمان اور الیسع میں باہم اختلاف تھا اس وجہ سے الیسع کو یہ ہدایت کی کہ اپنے بھائی سلیمان کو بلاد روم کے ان مقبوضات کی نگرانی کرنے کے لئے بلاد روم بھیج دے لیکن سلیمان اس پر راضی نہ ہوا۔ علیحدہ ہو کر فوجیں مرتب کیں اور شیرجان پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا۔ الیسع نے بھی لشکر آراستہ کر کے شیرجان پر چڑھائی کی۔ باپ نے اسے گرفتار کر لیا۔ موقع پا کر جیل سے بھاگ نکلا۔ لشکریوں نے جمع ہو کر اس کی اطاعت کی اور اس کے باپ کی وجہ سے اس کی طرف مائل ہو گئے۔

عضدالدولہ اور الیسع کی جنگ: اس واقعہ کے بعد ابوعلی خراسان چلا گیا پھر خراسان سے امیر ابوالحارث منصور کے پاس بخارا پہنچا اور اسے رے پر قبضہ کر لینے کی ترغیب دی جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔ اسی اثنا میں ۳۵۶ھ کا دور آ گیا۔ داعی اجل کو لبیک کہہ کر آخرت کا راستہ لیا اور کرمان پر الیسع کی تنہا حکومت قائم ہو گئی چونکہ عضدالدولہ کے بعض سرحدی مقامات الیسع کے مقبوضات سے ملے ہوئے تھے اس وجہ سے دونوں میں ایک قسم کی رنجش چلی آ رہی تھی، رفتہ رفتہ اس رنجش نے لڑائی کی صورت اختیار کر لی۔ عضدالدولہ کے بعض امراء الیسع کے پاس چلے آئے۔ الیسع کی جمعیت بڑھ گئی۔ عضدالدولہ پر حملہ کر دیا۔ لیکن جنگ کے وقت الیسع کے لشکر نے ہتھیار ڈال دیئے۔ اکثر سرداروں نے بھی امان کی درخواست کی۔ گنتی کے چند افراد اس کے پاس باقی رہ گئے۔ مجبوراً اہل و عیال اور مال و اسباب لے کر بخارا چلا آیا۔

عضدالدولہ کا کرمان پر قبضہ: عضدالدولہ نے کرمان میں داخل ہو کر اس پر قبضہ کر لیا اور اپنے بیٹے ابوالفوارس کو جاگیر میں دے دیا۔ یہی ابوالفوارس ہے جس نے عراق میں اپنی حکومت کا جھنڈا گاڑا تھا اور شرف الدولہ کا لقب اختیار کیا تھا۔ عضدالدولہ کرمان پر قبضہ کرنے کے بعد اور [illegible] کر کے فارس کی جانب واپس ہوا۔ والی سجستان نے اظہار اطاعت کی عرضداشت روانہ کی اور عضدالدولہ کے نام کا خطبہ اپنے یہاں کی جامع مسجد میں پڑھا۔

الیسع کا انتقال: الیسع بخارا پہنچا۔ بنی سامان سے امداد کا خواستگار ہوا۔ بنی سامان کو الیسع کے قیام بخارا سے خطرہ پیدا ہوا۔

حکومت ملی۔ اس نے بخارا سے تعلق کر کے خوارزم تک [illegible] اپنے دل [illegible] صاحب کرمان [illegible] نے [illegible] وقت اطراف خراسان میں چھوڑ آیا تھا۔ ابو علی بن [illegible] کو [illegible] فالج ہو گئی۔ اس پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد [illegible] خوارزم میں آ کر سب وشمگیر کی شکایت کی۔ [illegible] وشمگیر کی شکایت [illegible] سامانیوں نے [illegible] کی نصرت [illegible] اس کی موت کا ظاہری سبب ہوا۔ اس کے مرنے کے بعد کسی شخص کو [illegible] اولاد میں سے کرمان کی حکومت نصیب نہ ہوئی۔

حسنویہ بن حسین کردی اور سالار کی جنگ: حسنویہ بن حسین کردی کرد [illegible] ایک نامور سردار تھا۔ اس نے [illegible] پر قبضہ کر کے اپنی حکومت قائم کر لی تھی [illegible] طرف سے [illegible] تھا اس کی [illegible] وصول کرتا تھا۔ [illegible] سے [illegible] رکن الدولہ [illegible] سے [illegible] تھا [illegible] سالار [illegible] کی نوبت پہنچ گئی۔ حسنویہ نے [illegible] شکست دی اور [illegible] کے بعد حسنویہ نے [illegible] کر کے [illegible] حسنویہ کے [illegible] حسنویہ نے ان [illegible] کو گرفتار کر کے ان میں سے اکثر کو قتل کر ڈالا۔

وزیر ابن العمید کی وفات: اس واقعہ سے رکن الدولہ [illegible] کی جانب [illegible] جوش انتقام پیدا ہوا۔ اپنے وزیر ابوالفضل بن العمید کو [illegible] مرتب کر کے حسنویہ پر حملہ کرنے کا حکم دیا چنانچہ ماہ محرم ۳۶۰ھ میں ابن العمید حسنویہ کی جانب روانہ ہوا۔ چونکہ [illegible] ایک مدت سے [illegible] تھا [illegible] مرض کی شدت ہو گئی۔ [illegible] پہنچ کر اپنی وزارت سے [illegible] سال [illegible] کے بعد اس کا لڑکا ابوالفتح [illegible] وزارت کا مالک ہوا۔ [illegible] حسنویہ [illegible] حسنویہ سے [illegible] مال [illegible] رکن الدولہ کی خدمت میں [illegible] واپس آیا۔

وزیر السلطنت ابوالفضل ابن العمید مختلف علوم و فنون کا ماہر [illegible] تاریخ کا [illegible] اور ریاست [illegible] واقف تھا [illegible] نہایت [illegible] خلیق [illegible] مزاج اور [illegible] تھا [illegible] عضد الدولہ نے اس سے سیاست کی تعلیم پائی تھی اور فنون جنگ میں اس کا شاگرد تھا۔

اہل کرمان کی بغاوت: جس وقت عضد الدولہ نے کرمان پر قبضہ کر لیا [illegible] جرموں اور بلوچیوں نے [illegible] عضد الدولہ کی مخالفت اور بغاوت پر کمر باندھی۔ ان میں ابو سعید اور اس کے لڑکے تھے۔ عضد الدولہ نے [illegible] عابد بن علی [illegible] طرف [illegible] ان کو شکست دی [illegible] گرفتار کر کے [illegible] ابو سعید کا لڑکا بھی تھا۔ [illegible] عابد بن علی نے [illegible] تعاقب [illegible] قبضہ [illegible] ان میں سے [illegible] قتل [illegible]

میں راضی ہو گئے۔

عضد الدولہ کی کرمان پر فوج کشی: اس کے بعد عابد بن علی نے ایک دوسرے گروہ کی سرکوبی کی ترغیب سے لشکر آرائی کی جو کوچیہ اور بلوچیہ کے نام سے مشہور تھے۔ یہ خشکی اور دریا میں رہزنی کرتے رہتے اور مسافروں کے قافلے لوٹ لیتے تھے۔ سلیمان بن ابو علی بن الیاس ان کی پشت پناہی کرتا تھا۔ جب عابد بن علی نے ان پر حملہ کیا اور بزور تیغ پامال کرنے لگا تو انہوں نے علم حکومت کی اطاعت قبول کر لی جس سے ایک مدت تک ان کے ممالک میں امن و امان قائم رہا۔ کچھ عرصہ بعد بلوائی جمع ہوئے اور رہزنی شروع کر دی۔ ذی قعدہ ۳۶۰ھ میں عضد الدولہ نے ان لوگوں کی گوشمالی کی غرض سے کرمان کی طرف کوچ کیا۔ کوچ و قیام کرتا ہوا کرمان تک پہنچا عابد بن علی کو ان پر حملہ کرنے کی غرض سے بڑھنے کا حکم دیا۔

باغیوں کی سرکوبی: عابد بن علی نے نہایت تیزی سے جنگ کا آغاز کیا۔ بلوائی ایک تنگ و تاریک درہ میں اس خیال سے کہ یہ انہیں حملہ آوروں کے نرغے سے بچانے کا باعث ہو گا جا گھسے۔ لیکن عضد الدولہ کی فوج نے انہیں وہاں بھی چین سے نہ بیٹھنے دیا۔ ماہ ربیع الاول ۳۶۱ھ میں پوری طاقت سے حملہ کیا۔ ایک شب و روز تو استقلال و مردانگی سے مقابلہ کرتے رہے بالآخر شام ہوتے ہوتے شکست کھا کر بھاگ نکلے۔ بڑے بڑے سردار مارے گئے۔ عورتیں اور بچے لونڈی اور غلام بنائے گئے۔ صرف چند افراد کی جانیں بچیں۔ امن کے خواستگار ہوئے امن دیا گیا اور ان پہاڑوں سے جلا وطن کر کے دوسرے مقام پر بھیج دیا گیا۔ عابد بن علی ان دیہاتی بلوائیوں پر برابر حملے کرتا چلا آتا تھا یہاں تک کہ ان کی جماعت ختم ہو گئی اور ان کا نام و نشان صفحہ ہستی سے مٹ گیا۔

وزیر ابوالفضل عباس کا ظلم و ستم: معز الدولہ کے عہد حکومت اور اس کے بعد اس کے بیٹے عز الدولہ بختیار کے زمانہ حکومت میں بھی ابوالفضل عباس بن حسین قلمدان وزارت کا مالک تھا۔ اس کے برتاؤ نہایت سختی کے تھے۔ رعایا کے ساتھ بے حد ظلم کرتا تھا۔ لوگوں کے مال و اسباب چھین لیتا تھا مصادرہ میں تعدیات سے کام لیتا تھا اس نے اپنی وزارت کے زمانہ میں محلہ کرخ بغداد میں آگ لگوا دی تھی جس میں تقریباً بیس ہزار آدمی جل گئے تین سو دکانیں جل کر خاک سیاہ ہو گئیں ۳۳ مسجدیں شہید ہو گئیں۔ جس قدر مال و اسباب جلا اس کا کوئی شمار نہیں۔ اس محلے میں رہنے والے سب شیعہ تھے۔

ابوالفضل عباس کی معزولی: محمد بن بقیہ ایک کفایت شعار شخص اور وزارت پر نظر رکھتا تھا۔ کسی ذریعے سے عز الدولہ تک رسائی ہوئی۔ بہر کیف اس نے کی ملازمت کر لی اپنے سر پر خوان لادا اور عز الدولہ کو کھانا کھلاتا تھا۔ جب وزیر السلطنت ابوالفضل کی حالت ابتر ہو گئی مطالبات کی زیادتی ہوئی مصارف دو چند سہ چند ہو گئے اور آمدنی کافی نہ ہوئی تو عز الدولہ نے اسے معزول کر دیا اور اس نے اس کے تمام مصاحبوں اور عاملوں سے بہت سا روپیہ بطور جرمانہ وصول کیا۔

محمد بن بقیہ کی وزارت: محمد بن بقیہ کے اچھے دن آ گئے قلمدان وزارت اس کے حوالے کر دیا کام جیسا چاہیے چلنے لگا۔ جرمانے کی وجہ سے بد نظمیاں دور ہو گئیں۔ تھوڑے دن بعد روپیہ خرچ ہو گیا تو پھر وہی ابتری پیدا ہو گئی۔ فوجی سپاہیوں نے لوٹ مار شروع کر دی۔ لٹیروں اور بازاریوں کا فتنہ پھیل گیا۔ سارا بغداد فتنہ و فساد میں مبتلا ہو گیا۔ عز الدولہ اور ترکوں میں مال کی کمی کی وجہ سے ان بن ہو گئی۔

عز الدولہ اور سبکتگین: ان دنوں ترکوں کا سردار سبکتگین تھا۔ سبکتگین کی عزت حد سے زیادہ بڑھ گئی۔ محمد بن بقیہ نے درمیان میں پڑ کر صفائی کرا دی لیکن دشمنی کم نہ ہوئی۔ سبکتگین کو بھی بلا کر عز الدولہ کے پاس لے آیا اور مصالحت کرا دی۔ ترکوں کی ایک جماعت بھی سبکتگین کے ساتھ عز الدولہ کے پاس آئی تھی ایک دیلمی غلام نے سبکتگین پر حملہ کر دیا۔ سبکتگین نے اپنے غلاموں کو بلا کر ان غلاموں سے دیلمی غلام کو گرفتار کر لیا۔ سبکتگین کو اس سے شبہ پیدا ہوا کہ شاید عز الدولہ کی سازش سے دیلمی غلام نے یہ حرکت کی ہے۔ سبکتگین نے دیلمی غلام کو عز الدولہ کے پاس بھیج دیا، عز الدولہ نے اسے قید کر دیا۔ اس سے سبکتگین کا شبہ اور قوی ہو گیا، یہ خیال کر لیا گیا کہ عز الدولہ نے قصداً اسے قتل کے خیال سے قید کر لیا ہے۔ اسی وجہ سے باہمی منافرت اور بدظنی نے ترقی کا درجہ حاصل کر لیا۔ بعض نے سبکتگین کے قتل کرنے پر کمر باندھی، عز الدولہ نے [illegible] کر دیا اور مقصد حاصل نہ ہوا۔

ابو تغلب بن ناصر الدولہ: جس وقت ابو تغلب بن ناصر الدولہ بن حمدان نے اپنے باپ کو قید کر کے قلعہ میں ڈال دیا اور حکومت موصل کا تنہا مالک بن بیٹھا، اس کے بھائیوں نے بغاوت کا علم بلند کر دیا۔ (حمدان اور ابراہیم) یہ دونوں ابو تغلب کے بھائی تھے، عز الدولہ کے پاس پہنچ کر اپنے بھائی کے مظالم بیان کر کے امداد کی درخواست کی۔ عز الدولہ نے مدد دینے کا وعدہ کیا اور یہ اقرار کیا کہ میں تمہارے ساتھ چل کر مدد دوں گا، لیکن سبکتگین اور ترکوں کا فتنہ چھڑنے کی وجہ سے اس وعدہ کو پورا نہ کر سکا۔ ابراہیم اپنے بھائی ابو تغلب کے پاس چلا گیا۔ اسی دوران میں محمد بن بقیہ کو وزارت کا عہدہ دیا گیا اور ابو الفضل معزول کر دیا گیا۔

عز الدولہ کا موصل پر قبضہ: محمد بن بقیہ نے ابو تغلب کو خط لکھا، ابو تغلب نے القاب و آداب لکھنے میں کمی کی، اس بنا پر ان [illegible]۔ تب عز الدولہ کو قبضہ موصل پر ابھارا۔ چنانچہ عز الدولہ فوجیں مرتب کر کے (ربیع الاول ۳۶۳ھ) موصل پر جا اترا۔ ابو تغلب اس سے مطلع ہو کر موصل چھوڑ کر سنجار چلا گیا۔ [illegible] موصل کو خالی کر دیا۔ پھر سنجار سے [illegible] بغداد کو روانہ ہو گیا۔ [illegible] اس کے تمام عراقی اپنی ضرورت کی چیزیں [illegible] قیمت پر خریدتے تھے [illegible]۔ عز الدولہ نے بھی ابو تغلب کے پیچھے پیچھے [illegible] اور حاجب سبکتگین کی ماتحتی میں [illegible] وزیر ابو طاہر محمد بن بقیہ بغداد میں داخل ہو گیا اور حاجب سبکتگین حربی تک [illegible]۔ اس وقت ابو تغلب بغداد کے قریب پہنچ گیا تھا [illegible] شیعوں اور سنیوں میں بھی جھگڑا [illegible] خلافت بغداد کے غربی جانب [illegible]

---

[1] [illegible] کامل ابن اثیر جلد ۸ صفحہ ۲۲۳

[2] [illegible] صفحہ ۴۹۵

رہا تھا۔ غرض بغداد میں امن وامان تھا۔

ابوتغلب اور عزالدولہ کی مصالحت: ابوتغلب نے دارالخلافت بغداد کے قریب پہنچ کر محمد بن بقیہ اور حاجب سبکتگین کے قریب مقام حربی میں قیام کیا دونوں میں خفیف سے جھگڑا ہوا۔ پھر دونوں نے درپردہ سازش کر لی اور قرار دیا کہ خلیفہ کو معزول کر دیا جائے۔ ان کے بجائے دوسرا شخص تخت خلافت پر متمکن کیا جائے۔ وزیر ابن بقیہ اور عزالدولہ کو گرفتار کر لیا جائے اور جب یہ سب باتیں ہو جائیں تو زمام حکومت حاجب سبکتگین کو دی جائے اور ابوتغلب حکومت موصل پر چلا جائے لیکن سبکتگین تقیہ کے خیال سے رک رہا تھا۔ ابن بقیہ وزیر ہو گیا پھر دونوں مل گئے اور امور سلطنت انجام دینے لگے ابوتغلب کو صلح کا پیغام دیا جس پر ابوتغلب نے خراج سابق کے علاوہ تین لاکھ درہم نقد دینے کا اقرار کیا۔ غرض ناتمام صلح یہ بھی تھا کہ اپنے بھائی حمدان کو اس کے مقبوضات اور املاک ماردین کے علاوہ سب دے دے۔ صلح نامہ کی تکمیل کے بعد سبکتگین نے عزالدولہ کو اس سے مطلع کیا اور موصل سے آنے کے لئے لکھا۔ ادھر ابوتغلب بغداد سے موصل پہنچا۔ عزالدولہ موصل کی دوسری سمت میں پڑاؤ ڈالے تھے۔ اہل موصل ابوتغلب کو دیکھ کر اظہار محبت کرنے لگے کیونکہ انہیں ان کی عدم موجودگی کے زمانہ میں عزالدولہ کی فوج کے قیام کی وجہ سے بہت ہی تکلیفیں پہنچی تھیں۔ مختصر یہ کہ صلح ہو گئی۔ صلح نامہ لکھا گیا۔ اہل موصل بھی صلح میں داخل کر لئے گئے۔ اس مرتبہ ابوتغلب نے یہ بھی شرط لگائی تھی کہ میں آئندہ سے اپنے کو سلطان کے لقب سے ملقب کروں گا اور میری بیوی (دختر عزالدولہ) مجھے دے دی جائے۔ چنانچہ صلح ہو جانے کے بعد عزالدولہ بغداد کی جانب واپس ہوا۔ اہل موصل نے صلح کے ہو جانے پر سارا شہر چراغاں کیا گیا۔

ابوتغلب کی عہد شکنی و اطاعت: عزالدولہ راستہ ہی میں تھا کہ اسے یہ خبر لگی کہ موصل میں جس قدر میرے معاون اور دوست تھے انہیں ابوتغلب نے قتل کر ڈالا۔ اس خبر کو سن کر مقام عکبرا میں قیام کر دیا اور اپنے وزیر محمد ابن بقیہ اور حاجب سبکتگین کو موصل پر فوج کشی کرنے کا حکم دیا اور خود بھی عکبرا سے موصل کی جانب لوٹ پڑا۔ ابوتغلب نے عزالدولہ کی آمد کی خبر سن کر موصل چھوڑ دیا۔ عکبرا کے نیچے پڑاؤ کر کے وزیر السلطنت اور عزالدولہ کی خدمت میں اپنے کاتب ابن عرس اور اپنے مصاحب ابن حوقل کو معذرت کی غرض سے بھیجا اور یہ کہلا بھیجا کہ میں حلفیہ کہتا ہوں کہ میری لاعلمی میں یہ واقعہ ہو گیا۔ عزالدولہ نے اس عذر کو منظور و قبول کر لیا مصالحت بدستور قائم رکھی گئی۔ عزالدولہ بغداد کی جانب واپس ہوا اور ابوتغلب موصل واپس آیا۔ عزالدولہ نے اپنی بیٹی (زوجہ ابوتغلب) کو ابوتغلب کے پاس بھیج دیا۔ ان دونوں کی مصالحت اسی پر قائم و مستقل ہو گئی۔

ترکوں اور دیلمیوں میں فساد: عزالدولہ اور اس کے باپ معزالدولہ کی فوج میں دو قومیں تھیں ایک تو دیلم تھے جو اسی کی قوم تھی دوسرے ترک تھے جو اس کے پاس دوڑ کر پناہ گزین ہوئے تھے فوج کی جمعیت بہت زیادہ ہو گئی تھی مصارف کی کوئی انتہا نہ تھی آمدنی کی اس سے کمی ہو گئی تو فوج نے شور مچانا شروع کیا۔ چاہتے ہوئے موصل کی طرف گئے تو موصل سے کچھ ہاتھ نہ لگا تب اہواز کی جانب متوجہ ہوئے کہ وہاں کے والی سے کچھ حاصل کریں۔ عزالدولہ ان کے ساتھ ساتھ تھا۔ سبکتگین بغداد میں رہ گیا تھا اہواز پہنچے تو گورنر اہواز نے بہت سا مال کثیر التعداد روپیہ اور تحفے تحائف دے دیا ترکوں کے جس سے عزالدولہ کی

آنکھیں بچا کر [illegible] کی طرح اعزاز کو لینا چاہئے [illegible] بیٹھا تھا کہ اتفاقاً ایک دیلمی اور ایک ترکی غلام سے کچھ جھگڑا ہو گیا۔ ہر ایک نے اپنی اپنی قوم کو پکارا ترکی اور دیلمی مسلح ہو کر نکل پڑے۔ قتل و خونریزی کا بازار گرم ہو گیا۔ عزالدولہ نے فتنہ و فساد ختم کرنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوا۔ دیلمیوں نے یہ رائے دی کہ ترکوں کے سرداروں کو مصالحت کے بہانے سے بلا کر قید کر لیجئے تو فتنہ و فساد ختم ہو جائے گا۔ عزالدولہ نے اس رائے کے مطابق رؤسا اور سرداران ترک کو بلا کر قید کر لیا۔ دیلمیوں کی بن آئی [illegible] ترکوں [illegible] وصول کر لیا [illegible] ترک بے سروسامان ہو گئے۔ پریشان ہو کر منتشر ہو گئے۔ بصرہ میں منادی کرا دی گئی کہ ترکوں کا خون مباح ہے۔ گلیاں بازار اور کوئی مقام ایسا نہ تھا جہاں پر ترک قتل نہ کئے گئے ہوں۔

سبکتگین کے خلاف سازش: سبکتگین [illegible] عزالدولہ نے قبضہ کر لیا اور [illegible] روانہ کر دیا۔ [illegible] مشہور کر دیا کہ عزالدولہ [illegible] سبکتگین [illegible] جب وہ آئے تو گرفتار کر لیا جائے۔ عزالدولہ کے بھائی اور [illegible] نے اس ہدایت کے مطابق [illegible] ایک [illegible] سبکتگین [illegible] کو [illegible] تھا اس کے پاس بھی کوئی [illegible] سبکتگین نے [illegible] ابو اسحاق (پسر عزالدولہ) [illegible] نے روک دیا تھا [illegible] ترکوں کا [illegible] آیا اس نے سارا قصہ گوش گزار کر دیا۔ اسی وقت سبکتگین نے سوار ہو کر ترکی فوج کو اپنے ساتھ لیا اور عزالدولہ کے مکان کا جا کر محاصرہ کر لیا۔ دو دن تک محاصرہ کئے رہا۔ تیسرے دن آگ لگا دی۔ ابو اسحاق و ابو طاہر پسران عزالدولہ کو گرفتار کر کے واسط بھیج دیا۔ عزالدولہ کے تمام مال و اسباب اور مکانات پر قبضہ کر لیا۔ دیلم کے مکانات میں ترکوں کو ٹھہرایا۔ عوام الناس بھی ترکوں کی مدد پر اٹھ کھڑے ہوئے۔ سنی شیعہ سے لڑ گئے۔ کرخ کو جلا دیا جہاں پر شیعوں کی آبادی تھی [illegible] خوب جی کھول کر [illegible]۔

ترکوں کی بغاوت: عزالدولہ اور سبکتگین میں بگاڑ ہونے پر ترکوں نے ہر شہر میں بغاوت کا جھنڈا بلند کر دیا۔ چاروں طرف بدامنی پھیل گئی۔ عزالدولہ کے غلاموں اور خادموں نے بھی ترکی نسل ہونے کی وجہ سے کام چھوڑ دیا۔ باغی ہو گئے۔ بصرہ سے ترکوں کے چند بڑے بڑے مشائخ عزالدولہ کے پاس آئے اور اس کے افعال پر جو اس نے ترکوں کے ساتھ کئے تھے ملامت کی۔ ناراضگی کا اظہار کیا۔ دیلم کے سرداروں نے بھی [illegible] اور اس خیال سے کہ ترکوں کا جوش کم ہو جائے گا۔ ترکوں کو قید سے آزاد [illegible]۔ عزالدولہ نے ان لوگوں کے کہنے سے ترکوں کو قید سے آزاد کر دیا لیکن پھر بھی ترکوں کا جوش کم نہ ہوا۔ تمام ممالک میں فتنہ و فساد برپا تھا۔ امن و امان کا نقشہ [illegible]۔

عزالدولہ کی امداد طلبی: تب عزالدولہ نے پریشان ہو کر اپنے چچا رکن الدولہ دیلمی اور اس کے بیٹے عضدالدولہ کو ان حالات سے مطلع کیا اور امداد کی درخواست کی۔ ابو تغلب بن حمدان سے امداد چاہی اور لکھا کہ اگر آپ اس وقت میری امداد پر کمربستہ ہو جائیں تو میں آپ کا سالانہ خراج معاف کر دوں گا۔ عمران بن شاہین سے بھی مدد کی درخواست کی۔ چنانچہ رکن الدولہ

یہ واقعات تاریخ ابن خلدون سے لکھے گئے ہیں۔ [illegible]

نے ایک لشکر وزیر سلطنت ابوالفتح ابن العمید کی ماتحتی میں روانہ کیا اور اپنے بیٹے عضد الدولہ کو لکھ دیا کہ تم بختیار کی [illegible] سلطنت کے [illegible] عضد الدولہ [illegible] عضد الدولہ اس حکم کے مطابق روانہ ہو گیا لیکن [illegible] انتظار میں [illegible] عضد الدولہ کی آمد [illegible] واسط پر قبضہ کر لیا۔ [illegible] عزالدولہ کے مقابلے پر اپنے بھائی ابو عبداللہ حسین بن عمران کو ایک بڑی فوج کے ساتھ روانہ کیا۔ ابو عبداللہ نے [illegible] سبکتگین اور ترکوں کے نکلنے کا انتظار [illegible]۔ الغرض سبکتگین ترکوں کے ساتھ بغداد سے نکل کر واسط کی طرف عزالدولہ سے جنگ کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ خلیفہ مطیع جو اس سے پہلے تخت خلافت سے دستکش ہو چکا تھا اس کے ساتھ تھا۔ خلیفہ طائع کو بھی اپنے ساتھ لیا تھا۔ دیر عاقول میں پہنچ کر معزول خلیفہ مطیع کا انتقال ہو گیا۔ سبکتگین بھی یہیں مر گیا۔ دونوں جنازے بغداد میں لائے گئے۔

بصرہ و واسط [illegible] کے بعد ترکوں نے سبکتگین کی جگہ افتگین کو اپنا سردار بنایا اور وہ [illegible] عزالدولہ [illegible] واسط میں محصور تھا [illegible] ابو الفرج [illegible] محصوری میں [illegible] عضد الدولہ کے پاس بار بار خط بھیجتا تھا اور اپنی امداد کے لئے بلا رہا تھا۔

عضد الدولہ اور ترکوں کی جنگ جب عضد الدولہ کو بصرہ پہنچ کر یہ معلوم ہوا کہ عزالدولہ ترکوں سے مغلوب ہو گیا ہے تو وہ اہواز کے ارادہ سے روانہ ہوا۔ [illegible] ابوالفتح ابن العمید [illegible] کے باپ کا وزیر السلطنت بھی اہواز [illegible] کی فوجوں کے ساتھ افتگین اور ترکوں نے [illegible] دار الخلافت بغداد کی طرف واپس ہوئے۔ ابوطاہر اس وقت بغداد [illegible] عضد الدولہ [illegible] افتگین بغداد میں داخل ہو گیا۔ عزالدولہ [illegible] بن مسعود [illegible] شیعان بغداد کو لکھا کہ تم لوگ دار الخلافت بغداد میں [illegible] بغداد میں [illegible] بغداد کے شرقی [illegible] میں قیام کیا اور عزالدولہ فوج [illegible] افتگین اور ترکوں نے بغداد سے نکل کر [illegible] جمادی الثانی ۳۶۴ھ میں دیالی [illegible] کے درمیان عضد الدولہ کے لشکر سے مقابلہ ہوا۔ بہت سخت لڑائی ہوئی [illegible] ترکوں کو شکست ہوئی۔ [illegible] تکریت کی جانب بھاگے۔ عضد الدولہ نے دار الخلافت بغداد میں داخل ہو کر [illegible] قیام کیا۔

خلیفہ طائع کی مراجعت بغداد اس واقعہ کے بعد عضد الدولہ نے افتگین اور ترکوں سے خلیفہ طائع کی واپسی کا [illegible] افتگین اور ترک [illegible] اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ [illegible] عضد الدولہ نے [illegible] خلیفہ طائع کو [illegible] آخر رجب [illegible] میں خلیفہ طائع بغداد پہنچا۔ عضد الدولہ نے [illegible] کشتی سے استقبال کیا [illegible] میں ٹھہرایا۔

عضد الدولہ کی حکمت عملی پہلے بیان ہو چکا ہے کہ عضد الدولہ کی [illegible] اس غرض سے [illegible] عراق کی حکومت [illegible] اس کے ساتھ [illegible] اپنے باپ رکن الدولہ سے بھی ڈرتا تھا [illegible] عراق کے خلاف [illegible] اپنے بھتیجے عزالدولہ [illegible] عزالدولہ نے شہریوں کو [illegible]

کے پاس بھیجے اور انعامات کے مطالبات پیش کئے اور کہا کہ یہ فریب عزالدولہ نے ہی کیا تھا؟ تمام حکومت ان کے قبضہ میں تھی عزالدولہ جان بچا کر [illegible] سے نکلا تا کہ [illegible] ایران اور [illegible] بادشاہ۔

عزالدولہ کی گرفتاری: عضد الدولہ نے یہ تمام حالات دیکھ کر سمجھا جان بیان آپ نے [illegible] اپنے [illegible] مصیبتوں میں گرفتار رہنا ہے آپ امارت سے مستعفی ہونے کا اظہار کیجئے تو کسی ایسی [illegible] سے بعض درست ہو جائے جیسا کہ آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں درمیان میں پڑ کر ترکوں سے مصالحت کرا دوں گا۔ عزالدولہ اس کے دام میں آ گیا امارت سے مستعفی ہو کر امارت سے دست بردار ہو گیا۔ عضد الدولہ نے [illegible] کے [illegible] اپنی [illegible] عزالدولہ کو [illegible] امارت سے [illegible] کر دیا ہے [illegible] آپ [illegible] ہیں۔ حالات کے [illegible] [illegible] کا کام آپ کا [illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] امارت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] درست ہو جاتا ہے۔ الغرض جب [illegible] [illegible] [illegible] تو عضد الدولہ نے عزالدولہ کو [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کو ظاہر کیا۔ لشکر [illegible] [illegible] انعامات [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ختم ہو گیا۔

خلیفہ طائع اور عضد الدولہ: چونکہ خلافت مآب کو عزالدولہ سے دلی رنجش تھی اس وجہ سے عزالدولہ کی گرفتاری سے بے حد خوش ہوا۔ عضد الدولہ کے پاس مبارکباد بھیجی۔ عضد الدولہ [illegible] [illegible] [illegible] سے پیش آیا جو خلافت [illegible] [illegible] کی وجہ سے ختم ہو گئی تھی اس کے دوبارہ قائم کرنے کی طرف متوجہ ہوا۔ متواتر فسادات سے جو کام خراب ہو گئے تھے ان کے بنانے کا حکم دیا۔ خلافت مآب کے [illegible] خاص کی حمایت پر [illegible] [illegible] [illegible] تحائف [illegible] خلافت میں پیش کئے۔

عضد الدولہ اور ابن بقیہ کی جنگ: عضد الدولہ نے ایک لشکر [illegible] ابن بقیہ کے [illegible] کے لئے [illegible] [illegible] ابن بقیہ مقابلہ پر آیا۔ عمران بن شاہین کی فوج بھی اس کے ساتھ تھی۔ [illegible] لڑائی ہوئی۔ عضد الدولہ کی فوج میدان سے بھاگ

[illegible]

[illegible]

گرفتاری ہوئی۔ محمد بن بقیہ نے عضد الدولہ کے گرد و نواح جب عز الدولہ کی گرفتاری اور اس کی لڑائی کے حالات رکن الدولہ کو لکھے۔ رکن الدولہ نے اس سے ناخوشنودی ظاہر کرتے ہوئے ان لوگوں کو عضد الدولہ کی مخالفت پر مستقل اور ثابت قدم رہنے کی ہدایت کی اور یہ بھی لکھا کہ میں عضد الدولہ کو بغداد میں لانے اور عز الدولہ کو بدستور حکومت دینے کی غرض سے عنقریب عراق روانہ ہونا چاہتا ہوں۔ کردوں کے امراء کو جب ان حالات سے آگاہی ہوئی تو وہ بھی عضد الدولہ کے مخالف بن گئے۔ فوج سے مالی اور فوجی امداد ختم ہوگئی۔ دشمنوں نے چاروں طرف سے سر اٹھایا اور [illegible] بغداد کے سوا کوئی شہر یا قصبہ عضد الدولہ کے قبضہ میں باقی نہ رہا۔ بغداد کی بھی یہ حالت ہوگئی کہ عوام الناس بھی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے۔

رکن الدولہ اور عضد الدولہ عضد الدولہ نے اپنے باپ رکن الدولہ کی خدمت میں ایک عریضہ ابوالفتح ابن عمید کی معرفت روانہ کرنا چاہا جس میں اہل بغداد کی شورش، اطراف و جوانب کے امراء کی مخالفت اور عز الدولہ کے حالات تفصیل سے لکھے تھے اور یہ بھی لکھا تھا کہ ایسی حالت میں اگر عز الدولہ کے ہاتھ پر عراق کی حکومت دی جائے گی تو مملکت اور خلافت سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا خطرہ ہے مجھے عراق کی حکومت عطا کر دیجئے۔ بالاقرار خراج پر حکومت قبول فرمائیے یا میں عز الدولہ کو آپ کی خدمت میں بھیج دوں گا ورنہ اس کے اور اس کے بھائیوں اور اس کے تمام گروہ والوں کو مار ڈالوں گا اور ملک کو خراب اور ویران کر کے چھوڑ دوں گا۔ ابن عمید اس پیغام کے لے جانے سے ڈرا اور یہ رائے دی کہ آپ اس خط کو کسی دوسرے شخص کی معرفت روانہ کیجئے میں بھی اس کے بعد ہی آپ کے والد رکن الدولہ کی خدمت میں پہنچ جاؤں گا اور بطور مشیر کے اس درخواست کو منظور کرنے کی رائے دوں گا اور منظور کرا دوں گا۔ عضد الدولہ اس پر راضی ہو گیا اور اپنے قاصد کو خط دے کر روانہ کر دیا۔ رکن الدولہ نے اولاً حاضری کی اجازت نہ دی پھر قاصد کو دربار میں بلایا۔ خط سنتے ہی غصہ سے کانپ اٹھا تلوار کھینچ کر قتل کرنے دوڑا قاصد بھاگ گیا۔ پھر جب غصہ اتر گیا تو قاصد کو طلب کر کے کہا جا اور سخت الفاظ میں جیسے کہ اس کے دل میں تھا اس سے بھی زیادہ ملامت آمیز الفاظ سے جواب دے کر قاصد کو واپس کر دیا۔

عز الدولہ کی رہائی: اس کے بعد وزیر ابوالفتح ابن عمید پہنچا۔ رکن الدولہ نے اس سے بات تک نہ کی۔ قید کر دینے اور مار ڈالنے کی دھمکی دی۔ لوگوں نے سفارش کی سمجھایا کہ اس کا کوئی قصور نہیں ہے۔ اس نے پیغام پہنچانے کے بہانے سے اپنے کو عضد الدولہ کے پنجہ سے نکال لیا ہے ورنہ اس کی خلاصی محال تھی۔ رکن الدولہ کا غصہ فرو ہو کر ختم ہو گیا اور حاضری کی اجازت دی۔ چنانچہ وزیر ابن عمید نے اقرار کیا کہ عز الدولہ کو قید سے رہا کر کے بدستور عراق کی حکومت دلا دوں گا اور عضد الدولہ کو فارس واپس کر دوں گا۔ غرض ابن عمید رکن الدولہ سے رخصت ہو کر عضد الدولہ کے پاس پہنچا۔ اس کے باپ رکن الدولہ کی رائے اور ناراضگی سے مطلع کیا۔ عضد الدولہ کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے اسی وقت عز الدولہ کو قید کی مصیبت سے آزاد کیا۔ اور لکھا کہ آپ کے عراق کی حکومت پر مامور کیا خطبہ میں اپنے نام کو رکھا۔ چونکہ عز الدولہ میں ملک داری کی قابلیت نہ تھی اس وجہ سے اپنے بھائی ابو اسحاق کو سردار لشکر بنایا اور جو کچھ اس کا مال و اسباب تھا سب عضد الدولہ نے واپس کر دیا اور وزیر ابوالفتح کی ضرورت سے بغداد چھوڑ گیا۔[1]

---

[1] ماہ شوال ۳۶۲ھ میں عضد الدولہ فارس کی جانب روانہ ہوا تھا ابن عمید نے عز الدولہ سے [illegible] ملاحظہ ہو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۸ صفحہ ۲۵۹ طبع مصر۔

وزیر ابوالفتح: وزیر ابوالفتح عضد الدولہ کی روانگی کے وقت [illegible] ابوالطیب [illegible] معروف و منتخب ہوا۔ عضد الدولہ کے تقرر کے خلاف رکن الدولہ کی خدمت میں [illegible] کیا۔ اسے [illegible] ابوالفتح [illegible] جس نے عزالدولہ اور عضد الدولہ کی مخالفت اور [illegible] مدد پوری کی [illegible] پانچ سال [illegible] وصول کر لی [illegible] مناسب طریقے سے [illegible] قید میں [illegible] عضد الدولہ کی واقفیت [illegible] اس سے [illegible] چھوڑ دیں۔

[illegible]: معز الدولہ کے مرنے کے بعد اس کا وزیر ابوالفرج [illegible] عمان چھوڑ کر بغداد روانہ ہوا اور عضد الدولہ کو [illegible] عمان کی حکومت [illegible] آپ [illegible] عمان پر اپنی طرف سے تقرر کر دیجئے [illegible] عضد الدولہ نے [illegible] عمان [illegible] حکومت [illegible] کی [illegible] عمان پر [illegible] کے [illegible] زنگیوں کی [illegible] عمان کے [illegible] زنگیوں [illegible] اس لڑائی میں [illegible] کامیابی نصیب ہوئی [illegible] زنگی بھاگ گئے [illegible] قبضہ کر لیا۔ یہ واقعہ [illegible] کا ہے۔ اس کے بعد [illegible] کے [illegible] مقام [illegible] لشکر [illegible] کی [illegible] کرنے لگے۔ [illegible] ختم ہو گیا اور امن و امان قائم ہو گیا۔

جنگ [illegible]: [illegible] عمان کے پہاڑوں سے شراۃ [illegible] جس کا سردار [illegible] تھا۔ ان لوگوں نے حفص بن راشد کے ہاتھ پر بیعت کی اور اپنا خلیفہ بنا لیا [illegible] ان کی جمعیت بڑھ گئی [illegible] کے شہروں پر قبضہ کرنے لگے۔ عضد الدولہ نے ان لوگوں کی سرکوبی پر مطہر بن عبداللہ کو مامور کیا [illegible] چنانچہ مطہر نے [illegible] میدان جنگ سے بھاگ کر [illegible] مطہر نے [illegible] کی طرف فوج کو بڑھنے کا حکم دیا [illegible] مقام پر [illegible] مقابلہ ہوا نہایت سخت اور خونریز جنگ ہوئی۔ ورد بن [illegible] (شراۃ کا سردار) [illegible] کی طرف بھاگا اور حفص بن راشد (شراۃ کا خلیفہ) یمن بھاگ گیا اور [illegible] تعلیم دینے لگا [illegible] عضد الدولہ کی حکومت کے سب [illegible] ہو گئے۔[1]

طاہر اور موفق کی جنگ: طاہر بن [illegible] (صاحب [illegible]) [illegible] کے امراء سے تھا اس نے عضد الدولہ [illegible] شہر [illegible] کی حکومت [illegible] کر لی تھی اور بہت سا مال اور [illegible] جمع کر رکھا تھا جس وقت عضد الدولہ نے عراق پر

---

[1] [illegible] عمان [illegible] کے [illegible] کی طرف [illegible] ایک قصبہ [illegible] ملاحظہ ہو۔

روانہ ہوا اور اپنے وزیر مطہر بن عبداللہ کو عمان کے سر کرنے کو بھیجا۔ کرمان معاون و مددگار سے خالی تھا۔ طاہر کو قبضہ کرمان کی خواہش ہوئی ترومیہ کے سواروں اور پیادوں کو جمع کیا۔ اتفاق یہ کہ اسی زمانے میں لوگ بنی سامان کے علاقوں میں ایک ترکی سردار موتمر نامی ابن محمود والی خراسان سے بگڑ گیا تھا۔ طاہر نے موتمر سے خط و کتابت کی کرمان پر قبضہ کرنے کا لالچ دلایا۔ موتمر اس پر راضی ہو گیا چنانچہ دونوں متفق ہو کر ان کی جانب روانہ ہوئے۔ اثنائے راہ میں طاہر کے ہمراہیوں میں سے چند لوگوں نے موتمر پر حملہ کر دیا۔ موتمر کو اس سے شبہ پیدا ہوا۔ اپنے ہمراہیوں کو مرتب کر کے طاہر سے لڑ پڑا۔ طاہر کو شکست ہوئی حسین ابن علی ابن الیاس کو خراسان میں اس واقعے کی اطلاع ہوئی۔ طاہر اور موتمر کی باہمی مخالفت کی وجہ سے ملک گیری کی ہوس پیدا ہوئی۔ فوجوں کو مرتب کیا اور سامان جنگ مہیا کر کے روانہ ہو گیا۔

کرمان کے باغیوں کی سرکوبی: اس اثناء میں مطہر ابن عبداللہ کو عمان کی مہم سے فراغت حاصل ہو گئی تھی عضد الدولہ نے اسے کرمان کی بغاوت ختم کرنے پر مامور کیا۔ چنانچہ مطہر نے ۳۵۷ھ میں کرمان کی طرف روانہ ہوا۔ راستے میں جس قدر باغی اور سرکش تھے سب زیر و زبر کرتا ہوا شہر بم کے قریب بحالت غفلت موتمر کے سر پر پہنچ گیا۔ موتمر مقابلہ نہ کر سکا۔ بھاگ کر بم میں پناہ لی۔ مطہر نے چاروں طرف سے محاصرہ کر لیا آخر کار موتمر نے امن کی درخواست کی اور طاہر کو اپنے ہمراہ لئے ہوئے مطہر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مطہر نے طاہر کو قتل کی سزا دی اور موتمر کو کسی قلعے میں قید کر دیا یہ اس کا آخری دور تھا۔ اس کے بعد مطہر نے حسین بن علی پر حملہ کیا جیرفت کے دروازے پر لڑائی ہوئی۔ سخت اور خونریز جنگ کے بعد حسین کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے بہت سے ہمراہی قید کر لئے گئے۔ اس کے بعد حسین کی کوئی خبر نہیں ملی۔ مطہر مظفر و منصور واپس ہوا۔ کرمان کی بغاوت فرو ہو گئی۔

عضد الدولہ کی ولی عہدی: آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ رکن الدولہ کو اپنے بیٹے عضد الدولہ پر عز الدولہ کو گرفتار کرنے کی وجہ سے بے حد غصہ پیدا ہو گیا تھا۔ چنانچہ ۳۶۵ھ میں اسی غصے سے بیمار ہو گیا۔ رے سے اصفہان کی جانب روانہ ہوا۔ وزیر السلطنت ابوالفتح ابن عمید نے عرض کی کہ حضور بیماری روز بروز بڑھتی جا رہی ہے مناسب رائے یہ ہے کہ عضد الدولہ کی خطا معاف فرما کر طلب فرما لیجئے اور اپنا ولی عہد مقرر فرمائیے۔ رکن الدولہ نے ابوالفتح کی تحریک سے عضد الدولہ کو فارس سے طلب کیا اور اپنے تمام لوگوں کو حاضری کا حکم دیا اتنے میں رکن الدولہ کے مرض میں کچھ کمی محسوس ہونے لگی۔ وزیر ابن عمید نے اس خوشی میں بہت بڑا جلسہ کیا رکن الدولہ اور اس کے لڑکوں اور تمام سرداران لشکر اور امراء و اراکین سلطنت کی دعوت کی رکن الدولہ نے کھانے سے فارغ ہو کر اپنے بیٹے عضد الدولہ کو اپنا ولی عہد مقرر کیا۔ دوسرے بیٹے موید الدولہ کو اصفہان اور اس کے تمام صوبوں پر مامور کیا۔ ان دونوں کو وصیت کی کہ اپنے بھائی عضد الدولہ کی رائے سے انتظام سلطنت کرے اور سر مو اس کے حکم سے تجاوز نہ کرنا۔

رکن الدولہ کی وفات: عضد الدولہ نے تمام سپہ سالاروں سرداروں اور فوجیوں کو خلعے اور انعامات دیئے اس کے بھائیوں اور سرداران لشکر نے شاہی آداب سے مبارک باد دی۔ رکن الدولہ نے بھی ان لوگوں کو خلعتیں مرحمت کئے اختلاف چھوڑنے اور باہم اتفاق کی وصیت کی اور اصفہان سے رے کی جانب واپس ہوا۔ یہ مہینہ رجب ۳۶۵ھ کا تھا

سے قولنج کے مرض میں مبتلا ہو گیا۔ جو مرحلے طے کرکے ماہ محرم ۳۶۶ھ میں وفات پائی۔ چوالیس سال حکومت کی۔

رکن الدولہ کی سیرت و کردار: رکن الدولہ بہت حلیم کریم اور امور سیاست کا ماہر، لشکریوں اور رعیت کے ساتھ عدل وانصاف کرنے والا۔ فہیم اور ذکی سے متصف [illegible] سے بچنے والا عالی ہمت بلند حوصلہ شخص تھا۔ اہل علم کے ساتھ بے احسان پیش آتا تھا اور ان کی عزت کرتا تھا۔ احسان کرنے کو بہت زیادہ پسند کرتا تھا۔ سادات کی بہت زیادہ خیال رکھتا تھا۔ ماہ رمضان میں نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے مسجد میں جاتا تھا۔ غریبوں کا اتنا خیال [illegible] سے رہتا تھا۔ علماء اور صلحاء سے ان کی مجلس آراستہ رہا کرتی تھی۔ [illegible] ہونے کے باوجود مذہب [illegible] میں بھی پکا تھا [illegible] بات [illegible] کے [illegible] سے [illegible] بھی [illegible] ہوتی تھی۔ حضرت [illegible] کا اسے بہت خیال تھا کسی سے [illegible] تھا اللہ تعالیٰ رحم کرے اس میں بہت خوبیاں تھیں۔

باب: ۱۸

عضد الدولہ بن رکن الدولہ

عضد الدولہ اور عز الدولہ کی جنگ: [illegible]

[illegible]

ابن شاہین کی اطاعت: [illegible]

عضد الدولہ کی بصرہ پر فوج کشی: [illegible] قبضہ حاصل کر لیا۔

[illegible] مصالحت: [illegible]

[illegible]

عضد الدولہ سے جنگ کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ مگر [illegible] بغداد کی جانب روانہ ہوا اور بغداد پہنچ کر قیام کیا [illegible] رکن الدولہ کے اپنے باپ کے پاس واپس ہونے کے بعد عضد الدولہ نے بصرہ کی طرف کوچ کیا [illegible] کے اختلافات اور جھگڑوں کو جو ایک مدت سے چلے آ رہے تھے رفع دفع کر کے باہم مصالحت کرادی۔

وزیر السلطنت ابن عمید کا دور: آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ عضد الدولہ کی روانگی کے وقت وزیر السلطنت ابو الفتح ابن عمید [illegible] کی ضرورت سے بغداد ہی میں رہ گیا تھا۔ عضد الدولہ کے چلے جانے کے بعد ابن عمید نے عز الدولہ سے میل جول پیدا کیا۔ عز الدولہ اور ابن عمید میں باہم یہ عہد و پیمان ہو گیا تھا کہ رکن الدولہ کے مرنے کے بعد [illegible] ابن عمید [illegible] اس کے علاوہ ابن عمید عضد الدولہ اور اس کے باپ رکن الدولہ کے [illegible] سے عز الدولہ کو برابر مطلع کرتا رہتا تھا اور عضد الدولہ کا جاسوس ان سب واقعات سے عضد الدولہ کو خبردار کرتا رہتا تھا۔ عضد الدولہ پیچ و تاب کھا کر رہ جاتا تھا۔ جب اپنے باپ رکن الدولہ کے بعد تخت آرائے حکومت ہوا تو اپنے بھائی فخر الدولہ کو [illegible] لکھ بھیجا کہ ابن عمید [illegible] تمام اور [illegible] اس کے اہل و عیال سمیت گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا جائے [illegible] ابو الفضل بن عمید کو [illegible] اور عضد الدولہ سے مخالفت کی [illegible] جو پیش آیا۔

وزیر ابن بقیہ کا انجام: ۳۶۶ھ میں عضد الدولہ نے عز الدولہ کے پاس بغداد میں ایک مراسلہ روانہ کیا مضمون یہ تھا کہ تم [illegible] کے مطابق عراق چھوڑ کر جہاں چاہو چلے جاؤ۔ میں تمہیں مال و اسباب اور سامان جنگ غرض تمام ضروریات کی چیزیں دوں گا۔ چونکہ عز الدولہ عیش و نشاط میں مصروف ہو کر ذاتی قوت فنا کر چکا تھا [illegible] اطاعت قبول کی۔ محمد بن بقیہ (وزیر السلطنت) کی آنکھیں نکلوا کر عضد الدولہ کی خدمت میں بھیج دیں اور دارالخلافت کو چھوڑ کر شام کی جانب روانہ ہو گیا۔

عضد الدولہ کا عراق پر قبضہ: عضد الدولہ شاہانہ ٹھاٹ باٹ سے دارالخلافت بغداد میں داخل ہوا۔ جامع مسجد میں اس کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔ یہ پہلا شخص تھا جس کے نام کا خطبہ دارالخلافت میں پڑھا گیا اور جس نے اپنے [illegible] خلافت مآب کے علاوہ اپنے نام کا خطبہ [illegible] اور [illegible] نوبت بجنے کا حکم [illegible] کی ایک ایجاد تھی [illegible] سے پہلے کسی بادشاہ نے یہ جرأت نہیں کی تھی۔ محمد ابن بقیہ کو ہاتھی کے نیچے ڈلوا دیا۔ مرنے کے بعد [illegible] کے لئے [illegible] پر چڑھا دیا۔ یہ واقعہ شوال ۳۶۷ھ کا ہے۔

عز الدولہ کی عہد شکنی: عز الدولہ دارالخلافت بغداد سے نکل کر [illegible] حمدان بن ناصر الدولہ بن حمدان عز الدولہ کے ساتھ تھا [illegible] کہ شام کے بجائے موصل چلئے کیونکہ شام کی نسبت موصل زیادہ زرخیز اور اچھا ہے۔ چنانچہ عز الدولہ نے [illegible] کے مشورے کے مطابق موصل کی جانب قدم بڑھائے حالانکہ عضد الدولہ نے موصل نہ جانے کا عہد لے لیا تھا۔ [illegible] اور عز الدولہ سے اقرار [illegible] لیکن جب عز الدولہ نے عہد شکنی کر کے موصل کی جانب قدم بڑھائے تو

[illegible]

طرح قیام پذیر تھا اطمینان سے بیٹھا تھا۔ ابو تغلب نے عز الدولہ کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ تم میرے بھائی حمدان کو گرفتار کر کے میرے پاس بھیج دو تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہارے ساتھ ہو کر عضد الدولہ سے معرکہ آرائی کروں گا۔ [illegible] عز الدولہ اس پیغام کو [illegible] حمدان کو اسی وقت گرفتار کر کے ابو تغلب کے حوالے کر دیا [illegible] جانب [illegible] ابو تغلب کے پاس پہنچا ابو تغلب نے [illegible] عز الدولہ [illegible] عضد الدولہ سے جنگ کے لئے بغداد کی جانب لوٹ گیا۔

عز الدولہ کا قتل: عضد الدولہ کو ان کی خبر لگی تو لشکر آراستہ کر کے بغداد سے نکل پڑا۔ طرفین میں معرکہ آرائی ہوئی۔ عضد الدولہ نے دونوں حریفوں کو شکست دی۔ ابو تغلب [illegible] کی جانب بھاگ گیا اور عز الدولہ گرفتار ہو کر عضد الدولہ کے روبرو پیش کیا گیا [illegible] عضد الدولہ کے [illegible] سے قتل [illegible] عضد الدولہ [illegible] کے مطابق [illegible]

عضد الدولہ اور ابو تغلب: ابو تغلب اور عز الدولہ کی شکست کے بعد عضد الدولہ نے ابو تغلب کا تعاقب کیا [illegible] موصل پہنچ کر قبضہ کر لیا [illegible] ابو تغلب [illegible] بھاگ گیا [illegible] عضد الدولہ نے [illegible] ابو تغلب [illegible] ابو تغلب کا تعاقب کیا [illegible]

[illegible] ابو تغلب [illegible] عضد الدولہ [illegible] ابو تغلب [illegible]

[illegible]

بلادِ موصل پر عضد الدولہ کا قبضہ: اس کامیابی کے بعد دیار مضر بھی عضد الدولہ کے قبضہ میں آ گئے سلامہ برقعیدی ابو تغلب کی طرف سے رحبہ پر حکومت کر رہا تھا۔ عضد الدولہ نے ایک فوج حلب سے رحبہ سر کرنے کے لئے روانہ کی دونوں فریقوں میں متعدد لڑائیاں ہوئیں بالآخر سلامہ کو نیچا دیکھنا پڑا۔ ابو تغلب کے تمام مفتوحہ قطعات بہ دملاں ارقی، سفیانی اور اواتی وغیرہ مع مال و خزانہ عضد الدولہ کے قبضہ میں آ گئے۔ اس کے بعد عضد الدولہ نے بلادِ موصل اور ابو تغلب کے تمام مقبوضات کی حکومت پر ابو الوفا کو مامور کیا اور بغداد کی جانب واپسی کی۔ ابو تغلب پریشان حال شام چلا گیا اور وہاں جا کر مر گیا۔ جیسا کہ اس کے حالات کے ضمن میں بیان کیا گیا۔

عضد الدولہ اور بنی شیبان: بنی شیبان کا فتنہ و فساد حد سے بڑھ گیا تھا۔ ان دنوں قافلے لوٹ لیتے تھے۔ عربوں کے گورنر اور بادشاہ تنگ آ گئے تھے کیونکہ بنی شیبان نے شہرزور کے پہاڑی کردوں سے رشتہ قرابت اور اتحاد پیدا کر لیا تھا۔ جب ان پر حملہ ہوتا تو شہرزور کے پہاڑوں میں پناہ گزین ہو جاتے تھے۔ عضد الدولہ نے (ماہ رجب ۳۶۹ھ) میں ایک جرار لشکر بنی شیبان کو سر کرنے کے لئے روانہ کیا۔ اس لشکر نے پہنچتے ہی شہرزور کے پہاڑوں پر قبضہ کر لیا۔ بنی شیبان بسیط تاتی اوبا کی طرف بھاگ گئے۔ عضد الدولہ کے لشکر نے تعاقب کیا۔ باہم جنگ ہوئی نہایت سختی اور بے دردی سے بنی شیبان پامال کئے گئے۔ ان کا مال و اسباب لوٹ لیا گیا عورتیں اور لڑکے گرفتار کر لئے گئے جن میں سے تین سو بنی شیبان قیدیوں کی صورت میں دار الخلافت بغداد لائے گئے۔ بنی شیبان نے اطاعت قبول کی اور حکومت کے تابعدار رہے گئے۔ فتنہ و فساد ختم ہو گیا۔

نقفور کا قتل: ارمانوس والی روم کے مرنے پر اس کے دو چھوٹے لڑکے تخت و تاج کے مالک ہوئے تھے نقفور دمستق ان دنوں بلادِ اسلامیہ شام کو تاخت و تاراج کر رہا تھا۔ جب وہاں سے واپس ہوا تو ارکانِ دولت اور سردارانِ فوج نے اسے ان دونوں کے لڑکوں کی نیابت اور وزارت پر مجبور کیا پہلے تو نقفور نے انکاری جواب دیا لیکن پھر راضی ہو گیا اور دونوں لڑکوں کی طرف سے امور سلطنت انجام دینے لگا۔ چند دنوں بعد ان دونوں لڑکوں کی ماں سے شادی کر لی تاج شاہی سر پر رکھا تخت حکومت پر متمکن ہوا۔ اس سے ملکہ روم (لڑکوں کی ماں) کو نقفور سے نفرت پیدا ہوئی۔ ابن شمشقیق کو اس کے قتل پر متعین کیا۔ چنانچہ ابن شمشقیق نے دس آدمیوں سے رات کے وقت نقفور پر حملہ کیا اور مار ڈالا۔ نقفور کے قتل کے بعد عنان حکومت ابن شمشقیق کے ہاتھ میں آ گئی لاون اور برادر نقفور اور دونوں لڑکوں کو گرفتار کر کے کسی قلعہ میں قید کر دیا۔ اس کے بعد ملک شام پر چڑھائی کی لوٹ مار و غارت گری کرتا ہوا طرابلس پہنچا اور اس کا محاصرہ کر لیا۔ اہل طرابلس نے قلعہ بندی کر لی۔

ابن شمشقیق کا خاتمہ: بادشاہ قسطنطنیہ کا ایک بھائی خصی تھا جو وزارت کا کام انجام دے رہا تھا اس خصی نے اس کے کہنے سے ابن شمشقیق کو زہر دے دیا۔ ابن شمشقیق کو اس کا احساس ہو گیا نہایت تیزی سے قسطنطنیہ کی جانب لوٹا اور اثنائے راہ میں مر گیا۔ وردا بن منیر بطریق رومیوں کے نامی سرداروں اور معزز بطریقوں میں سے تھا۔ اسے ان تبدیلیوں سے ملک گیری کی ہوس پیدا ہوئی۔ ابو تغلب بن حمدان سے خط و کتابت شروع کی۔ ابو تغلب نے سرحدی مسلمانوں کو جمع کر کے لشکر مرتب کیا اور وردا بن منیر کے ساتھ قسطنطنیہ کی طرف بڑھا۔ قیصر روم کے دونوں لڑکوں کا بھی مقابلہ پڑا کئی لڑائیاں ہوئیں لیکن پے در پے ان کو شکست ہوتی گئی۔ قیصر روم کے لڑکوں نے وردیس بن لاون کو قید سے رہا کر کے سردار فوج بنایا اور وردا بن منیر سے جنگ کرنے کے لئے بھیجا۔

[illegible] لڑائیوں [illegible] قبضہ کر لیا
اپنے بھائی [illegible] [illegible]

ورد بن منیر کی گرفتاری: [illegible] قیصر روم نے [illegible] خط و کتابت کی [illegible] [illegible] عضد الدولہ [illegible] امداد [illegible] [illegible] اپنے لڑکے بھائی اور [illegible] کے ساتھ [illegible] [illegible] گرفتار کر لیا [illegible] قید [illegible]

حسنویہ بن حسین کردی: [illegible] ۳۴۸ھ [illegible] [illegible] کی زمام سلطنت [illegible] ۳۵۹ھ [illegible] کے تمام قلعوں [illegible] پر قبضہ [illegible] [illegible] کے لئے بہت مال جمع کیا تھا۔ ۳۶۹ھ میں وفات پائی۔

عضد الدولہ اور پسران حسنویہ: [illegible] عضد الدولہ [illegible] اطاعت قبول کر لی [illegible] عضد الدولہ [illegible] قلعوں [illegible] [illegible] درست ہو گیا

عضد الدولہ اور معزّ الدولہ: رکن الدولہ کے مرنے کے بعد [illegible] فخر الدولہ سے عضد الدولہ کی [illegible] موافقت کی [illegible] راضی ہو گیا [illegible] عضد الدولہ [illegible]

[illegible]

غصہ سے کانپ اٹھا لیکن معز الدولہ سے اس وقت لڑنا مصلحت وقت کے خلاف تھا جب اسے عز الدولہ بن حمدان اور وشمگیر وغیرہم دشمنوں کے زیر کرنے سے فراغت حاصل ہوگئی اور اس کا دائرہ حکومت وسیع ہوگیا تو اس نے اپنے بھائیوں اور قابوس بن وشمگیر سے صلح کا نامہ و پیام شروع کیا۔ چونکہ مؤید الدولہ پہلے ہی سے عضد الدولہ کا مطیع تھا اس وجہ سے تو موافق اور مطیع ہونے کی وجہ سے شکریہ کا خط لکھا۔ معز الدولہ کو دھمکی دی۔ اطاعت اور صلح قبول کرنے پر خوشنودی کا اظہار کیا اور قابوس بن وشمگیر کو عہد و قرار کی پابندی کرنے کی بابت لکھا۔ پیام رسانی اور سفارت کی خدمت خراشادہ کو سپرد ہوئی جو عضد الدولہ کے معزز مصاحبوں میں سے تھا اس نے معز الدولہ کے ارکان دولت کو وظائف، جاگیریں اور انعامات دینے کا وعدہ کیا۔ ان لوگوں نے عضد الدولہ کی موافقت کا عہد و اقرار کر لیا۔

عضد الدولہ کا رے اور ہمدان پر قبضہ: چونکہ معز الدولہ نے عضد الدولہ کے خط کا جواب ترکی بہ ترکی لکھا تھا اس وجہ سے عضد الدولہ نے رے اور ہمدان پر فوج کشی کی۔ دارالخلافت سے نکل کر پڑاؤ کیا۔ جوق در جوق فوجیں روانہ ہونے لگیں۔ ایک بڑی فوج ابوالوفا طاہر کی ماتحتی میں روانہ ہوئی۔ دوسری فوج نے خراشادہ کی، ماتحتی میں کوچ کیا۔ تیسرے لشکر کی سرداری ابوالفتح مظفر بن محمد کے ہاتھ میں تھی ان فوجوں کی روانگی کے بعد عضد الدولہ بھی بڑی شان و شوکت سے ایک جرار لشکر لئے ہوئے روانہ ہوا۔ جونہی عضد الدولہ کے لشکر نے معز الدولہ کے مقبوضات میں قدم رکھا معز الدولہ کے نامی نامی سالاروں نے ہتھیار رکھ دیئے۔ وزیر السلطنت ابوالحسن عبیداللہ بن محمد بن حمدویہ نے امن کی درخواست کی۔ حسنویہ نے اطاعت قبول کی۔ معز الدولہ نے پریشان حال بلاد دیلم میں جا کر دم لیا۔ پھر وہاں سے نکل کر جرجان پہنچا۔ شمس المعالی قابوس بن وشمگیر کے پاس پناہ گزین ہوا۔ شمس المعالی قابوس نے اسے امن دیا اور توقع سے زیادہ خاطر اور مدارات سے پیش آیا اور جو ممالک اس کے قبضہ میں تھے اس میں معز الدولہ کو شریک حکومت کر لیا۔

بدر بن حسنویہ: معز الدولہ کے بھاگ جانے کے بعد عضد الدولہ نے ہمدان، رے اور جو شہر ان کے درمیان اور اطراف میں تھے سب پر قبضہ کر لیا اور اپنے بھائی مؤید الدولہ بن بویہ والی اصفہان کے دائرہ حکومت میں شامل اور ملحق کر دیا۔ اس کے بعد حسنویہ کردی کے مقبوضات کی جانب قدم بڑھایا۔ نہاوند، دینور، سرماج اور ان مقامات میں جو حسنویہ کے جو خزانے اور اموال موجود تھے سب پر قابض ہو گیا۔ ان کے علاوہ اور متعدد قلعوں کو فتح کر لیا۔ بدر بن حسنویہ کو خلعت فاخرہ سے سرفراز کیا۔ کردوں کی رعایت کی وجہ سے ان مفتوحہ قلعوں کی حکومت عنایت کی اور اس کے بھائیوں عبدالرزاق ابوالعلاء اور ابو عدنان وغیرہم کو گرفتار کر کے قید کر دیا۔

معرکہ استر آباد: عضد الدولہ نے اس مہم سے فراغت حاصل کر کے قابوس کے پاس پیام بھیجا کہ میرے بھائی معز الدولہ کو میرے سپرد کر دو۔ قابوس نے اخوت اسلامی کی وجہ سے انکار کیا۔ اس بنا پر عضد الدولہ نے قابوس پر فوج کشی کی بڑے لشکر اور سامان جنگ کے ساتھ اپنے بھائی مؤید الدولہ والی اصفہان کو جرجان کی طرف روانہ کیا۔ قابوس نے بھی اس کی خبر پا کر مقابلہ کی غرض سے جرجان سے حرکت کی۔ مقام استر آباد میں ماہ رجب کے نصف میں دونوں حریفوں نے صف آرائی کی۔ قابوس شکست کھا کر اپنے کسی قلعہ میں پناہ گزین ہوا پھر وہاں سے جو کچھ مال و خزانہ تھا سب لے کر نیشاپور چلا گیا۔ معز الدولہ بھی اس کے

بعد میں شکست کھا کر بھاگ گیا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ دولت سامانیہ میں سے ابو القاسم نوح بن منصور کی طرف سے حسام الدولہ تاش خراسان کا گورنر ہو کر آیا تھا۔ اس نے امیر نوح اور وزیر السلطنت عتبی کو کابوس اور فخر الدولہ کی شکست کھا کر بھاگ جانے کی اطلاع دی۔ جواب آیا کہ تم ان دونوں کی کمک پر کمربستہ ہو جاؤ اور فوجیں مرتب کر کے جرجان پر جا پڑو۔

جرجان کا محاصرہ: چنانچہ حسام الدولہ تاش نے خراسانی فوجیں مرتب اور جمع کر کے کابوس اور فخر الدولہ کے ساتھ جرجان پر چڑھائی کر دی اور دو مہینے تک مؤید الدولہ کا جرجان میں محاصرہ کئے رہا اور اس سے مؤید الدولہ کا حال تنگ ہو گیا۔ اس نے اور اس کے امراء نے نکل جانے اور حرب کرنے کا ارادہ کر لیا تھا ان سے پیشتر فائق جو سامانی فوج میں تھا مؤید الدولہ سے مل گیا تھا اور اس نے جنگ کے وقت معرکہ کارزار سے بھاگ جانے کا اقرار کر لیا تھا۔ اس قرارداد کے مطابق مؤید الدولہ نے محاصرہ توڑ کر حملہ کر دیا۔ فائق حسب وعدہ شکست کھا کر بھاگا۔ حسام الدولہ تاش، فخر الدولہ اور کابوس دن بھر لڑتے رہے تنہا رہ جانے سے بہت قتل کئے گئے۔ بالآخر یہ بھی شکست کھا کر بھاگے نیشاپور پہنچ کر دم لیا۔ امیر نوح کو ان واقعات سے مطلع کیا۔ امیر نوح نے ان کی امداد پر فوجیں مامور کیں اور دوبارہ جرجان پر چڑھائی کرنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد وزیر السلطنت عتبی کو چھپ کر لوگوں نے مار ڈالا۔ کے حالات میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ ۳۷۱ھ اور اس [illegible] ہوگا۔

عضد الدولہ اور بلاد ہکاریہ پر قبضہ: ان واقعات کے اثنا میں عضد الدولہ نے اپنی فوجیں بلاد ہکاریہ (نواحی موصل) کے کردوں کے قلعے فتح کرنے کے لئے روانہ کی تھیں۔ اس نے ان قلعوں پر محاصرہ ڈال دیا۔ رسد ختم ہو گئی۔ اہل قلعہ پریشان ہو رہے تھے چونکہ برف باری کا موسم قریب تھا برف پڑنے کا انتظار کر رہے تھے۔ خیال تھا کہ برف باری کی وجہ سے مخالف فوج محاصرہ اٹھا کر چلی جائے گی۔ اتفاق یہ کہ برف باری کی مگر تاخیر ہوئی مجبور ہو کر اہل قلعہ نے امان کا جھنڈا بلند کیا اور قلعے سے موصل کی طرف نکل آئے۔ عضد الدولہ کے لشکر نے قلعوں پر قبضہ کر لیا اور سالار لشکر نے اہل قلعہ کے ساتھ بدعہدی کی اور سب کو قتل کر ڈالا۔[1]

اسی اطراف میں ابو عبد اللہ مری کے قبضہ میں چند قلعے تھے ان میں سے ایک قلعہ میں یہ خود رہتا تھا۔ یہ قلعہ نہایت مستحکم بنا ہوا تھا۔ اس میں بہت سے مکانات تھے۔ عضد الدولہ نے ابو عبد اللہ مری کو مع اس کی اولاد کے گرفتار کر کے قید کر دیا اور ان کے قلعوں کا مالک بن بیٹھا۔ پھر انہیں صاحب بن عباد نے بعد میں قید سے رہا کیا۔ ابو عبد اللہ کے لڑکوں میں سے ابو طاہر کو اپنی کتابت (سیکرٹری شپ) کی خدمت دلائی۔ یہ نہایت خوش نویس تھا اور اعلیٰ درجہ کا منشی تھا۔

عضد الدولہ کی وفات: آٹھویں شوال ۳۷۲ھ کو عضد الدولہ نے حکومت عراق کے پانچ برس بعد وفات پائی۔ اس کا بیٹا صمصام الدولہ ابو کالیجار مرزبان عزاداری کے لئے بیٹھا۔ خلیفہ طائع تعزیت کرنے کے لئے آیا۔

عضد الدولہ کی سیرت و کردار: عضد الدولہ نہایت عالی ہمت، بلند خیال، ذی حوصلہ، رعب داب والا، سیاست کا پکا، صاحب الرائے، اہل علم و فضل کا دوست تھا۔ بے حد خیرات کرنے والا اور صدقات دینے والا تھا۔ جو علماء تصنیف یا تحریر میں مصروف ہونے کی غرض سے بیٹھ گئے تھے ان کو ماہوار روپیہ دیا کرتا تھا۔ اس کی مجلس اس کا دربار اہل علم و فن سے بھرا رہتا تھا۔ علماء

۱۔ [illegible] ۳۶۹ھ [illegible]

[illegible] خوش اسلوبی سے [illegible] تھا ان کے ساتھ [illegible] مسائل میں ان سے بحث و مباحثہ [illegible] تھا۔ [illegible] ان کے [illegible] میں آ گئے تھے۔ [illegible] نے [illegible] کتابیں تصنیف کیں۔ [illegible] تصنیف ہیں۔ [illegible] سے [illegible] تجارت کی بات کی۔

[illegible]

[illegible]

باب: ۱۹

فخر الدولہ بن رکن الدولہ

و

صمصام الدولہ بن عضد الدولہ

و

شرف الدولہ بن عضد الدولہ

عضد الدولہ کے انتقال کے بعد ۳۷۲ھ کے [illegible] امراء نے جمع ہو کر ان کے بیٹے ابو کالیجار مرزبان کو مسند حکومت پر بٹھایا اور اس نے باپ کی حکومت [illegible] صمصام الدولہ کا لقب [illegible] صمصام الدولہ نے اپنے بھائی ابو الحسین احمد اور ابو طاہر فیروز شاہ کو خلعت دے [illegible] فارس کی طرف [illegible] ناظم بنایا۔

شرف الدولہ کا فارس پر قبضہ: شرف الدولہ ابو الفوارس شیر زیل کو اس کے باپ عضد الدولہ نے اپنی وفات سے پہلے کرمان کی حکومت پر [illegible] اپنے باپ کے مرنے کی خبر پہنچی تو اس نے فارس [illegible] قبضہ کر لیا نصر بن ہارون نصرانی [illegible] باپ [illegible] نہایت خراب [illegible] قتل کر ڈالا [illegible] شریف ابو الحسن محمد بن [illegible] جس کو اس کے باپ نے [illegible] قید کر رکھا تھا [illegible] رہا کر دیا [illegible] اس کے باپ عضد الدولہ نے قید کر رکھا تھا [illegible] بھائی صمصام الدولہ کے نام کا خطبہ [illegible] کے اپنے نام کا خطبہ پڑھوایا [illegible] ابو الحسین احمد اور ابو طاہر فیروز شاہ [illegible] صمصام الدولہ نے [illegible] شرف الدولہ نے [illegible] قبضہ [illegible]

شرف الدولہ کا بصرہ پر قبضہ: شرف الدولہ نے [illegible] کے بعد [illegible]

قبضہ حاصل کر لے گا۔ چنانچہ علی ابوالحسن کو مامور کیا۔ صمصام الدولہ شرف الدولہ کی زیادتی اور پیش قدمی کو سن کر بہت فکر مند ہو گیا بہت بڑی فوج ابن [illegible] کی ماتحتی میں (عضد الدولہ کا حاجب تھا) روانہ کی۔ شرف الدولہ نے بھی اپنا لشکر اہواز [illegible] میں تھوڑے آدمی کی ماتحتی میں مقابلہ پر بھیجا [illegible] کہ یہ دونوں فوجیں [illegible] اتفاق ہے کہ صمصام الدولہ کی فوج میدان جنگ سے بھاگ کھڑی ہوئی ابن [illegible] حاجب گرفتار ہو گیا شرف الدولہ نے اہواز اور رامہرمز پر قبضہ کر لیا اور [illegible] کی ہوا [illegible] گئی۔

مؤید الدولہ کی وفات ۳۷۳ھ میں مؤید الدولہ بویہ بن رکن الدولہ بن بویہ والی اصفہان و رے اور جرجان نے وفات پائی ارکین دولت اور سپہ سالاران لشکر جمع ہو کر مشورہ کرنے لگے کہ کس کو تخت حکومت پر متمکن کرنا چاہیے۔ صاحب اسماعیل بن عباد نے رائے دی کہ فخر الدولہ ان شہروں کی حکومت کا مستحق وارث ہے اس وجہ سے کہ وہ بزرگ خاندان ہے اور اس وجہ سے بھی کہ وہ اس سے پہلے جرجان اور طبرستان پر حکومت کر چکا ہے۔ حاضرین نے اس رائے سے اتفاق کیا۔

فخر الدولہ کی حکومت چنانچہ فخر الدولہ کو نیشاپور سے بلا بھیجا۔ اسماعیل بن عباد نے لکھ بھیجا [illegible] آپ تا آنکہ [illegible] کسی کو بطور نائب مقرر کر دیا تھا۔ فخر الدولہ ان حالات کو دیکھ کر جلدی سے روانہ ہوا۔ [illegible] جرجان پہنچا۔ سرداران لشکر نے شاندار استقبال کیا فوج نے سلامی دی۔ فخر الدولہ تخت حکومت پر جلوہ افروز ہوا۔ اسماعیل بن عباد کو قلمدان وزارت دینا چاہا ابن عباد نے جواب دیا مجھے معاف فرمائیے میں بقیہ زندگی یاد الٰہی میں گزاروں گا لیکن فخر الدولہ نے اسے مجبور کر کے عہدہ وزارت پر مامور کیا اور کوئی کام بغیر اسماعیل کے مشورہ کے نہیں کرتا تھا صمصام الدولہ نے یہ رنگ ڈھنگ دیکھ کر باہمی اتحاد اور باہم امداد کا مراسلہ بھیجا۔ باہم عہد و اقرار ہو گیا۔

ابو العباس تاش کی بغاوت اسی زمانہ میں امیر نوح سامانی نے ابو العباس تاش کو حکومت خراسان سے معزول کر کے ابن سیمجور کو مقرر کیا ابو العباس تاش نے بغاوت کا جھنڈا بلند کر دیا ابن سیمجور [illegible] بغاوت ختم کرنے پر [illegible] لڑائی ہوئی۔ ابو العباس [illegible] شکست کھا کر جرجان چلا گیا۔ فخر الدولہ نے اسے تسلی دی جرجان دہستان اور استر آباد کی حکومت اس کے لئے چھوڑ دی اور [illegible] مال و اسباب اور آلات حرب سے بڑی مدد کی۔ ابو العباس تاش اس کی پشت پناہی سے خراسان پر قبضہ کرنے کے لئے [illegible] کامیاب نہ ہوا ناکام ہو کر جرجان واپس آ گیا اور تین برس تک جرجان میں ٹھہرا رہا۔ ۳۷۷ھ میں جرجان میں [illegible] کی حالت میں مر گیا جیسا کہ ہم آل سامان کے حالات میں لکھ آئے ہیں۔

محمد بن غانم کی بغاوت آپ اوپر بدر کردی (حسنویہ کا بیٹا) کے حالات پڑھ آئے ہیں کہ یہ کردوں کا سردار تھا اور ۳۶۹ھ میں اس نے وفات پائی اور اس کی جگہ اس کا بیٹا [illegible] غانم [illegible] کے قلعوں پر قابض ہوا [illegible] سلطنت [illegible] ابن عمید نے ان قلعوں کو [illegible] چھین لیا۔ پس جب ۳۷۷ھ کا دور آیا تو محمد بن غانم نے کردوں کو جمع کر کے اطراف قم میں فخر الدولہ کے خلاف بغاوت کا جھنڈا بلند کیا۔ [illegible] کی مالگزاری وصول کر لی [illegible] قابض ہو گیا۔ [illegible] کا ایک بڑا گروہ اس کے پاس جمع ہو گیا۔ [illegible] ۳۷۸ھ میں [illegible] اس کی سرکوبی کے لئے روانہ کیں۔ محمد بن غانم شکست پر شکست اٹھاتا چلا گیا۔ فخر الدولہ نے [illegible] محمد بن غانم کی بغاوت کا علم

تھا اور اس سے اپنی ناراضی ظاہر کی۔ چنانچہ ابوتغلب نے [illegible] باہم مصالحت کرادی۔ ایک مدت تک مصالحت رہی اس کے بعد پھر ان میں ان بن ہوئی [illegible] فخر الدولہ کا لشکر [illegible] ناظم سے معرکہ آرا ہوا۔ محمد بن غانم کو ایک معرکہ میں گرفتار کرلیا گیا اور اسی زخم کے صدمہ سے مر گیا۔

بادکردی اور دیلم: ہم اوپر موصل اور صوبہ موصل پر عضد الدولہ کے قبضہ کر لینے کا حال تحریر کر آئے ہیں اور بادکردی کردی حمیدی بنی مروان کے ماموں (¹) کے حالات بھی لکھ آئے ہیں جبکہ عضد الدولہ نے موصل پر قبضہ کرلیا تھا اور بادکردی کو اسی سے دیار بکر کے نکل جانے کا خطرہ پیدا ہوا تھا چنانچہ اسی خوف سے بادکردی ان شہروں میں لوٹ مار کیا کرتا تھا جب اس کی حکومت کو استقلال حاصل ہو گیا تو میافارقین پر قبضہ کرلیا جیسا کہ ہم ان کے واقعات و تمام احوال بنی مروان کے حالات میں تحریر کر آئے ہیں۔

بادکردی کی فتوحات: صمصام الدولہ نے بادکردی کے مقابلہ پر ابوسعید بہرام بن اردشیر کو متعین کیا۔ بے شمار فوج دی ضرورت سے زیادہ سامان جنگ دیا۔ بادکردی نے ابوسعید کو شکست دی اور اس کے لشکر کے سرداروں کو گرفتار کرلیا۔ صمصام الدولہ نے دوسری فوج ابوسعید حاجب (²) کی ماتحتی میں روانہ کی۔ مقام خابور حسینیہ مضافات کواشی میں دونوں فوجوں نے مورچے قائم کیے۔ گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ ابوسعید میدان جنگ سے شکست اٹھا کر موصل بھاگ گیا۔ بادکردی نے ہزاروں دیلمیوں کو قتل کیا اور قید کیا۔ [illegible] بھی چھوڑے۔ دیلمیوں پر [illegible] بہت بڑی خونریزی ہوئی۔ اس کے بعد بادکردی نے موصل کا رخ کیا۔ ابوسعید موصل چھوڑ کر بھاگ گئے۔ بادکردی نے اس پر قبضہ کرلیا۔ یہ واقعہ ۳۷۳ھ کا ہے۔

بادکردی اور زیاد بن شہراکویہ کی جنگ: ان کامیابیوں سے بادکردی کے حوصلے بڑھ گئے۔ حکومت بغداد کا شوق پیدا ہوا اور وہاں سے دیلم کے نکالنے کا ارادہ پیدا ہوا۔ صمصام الدولہ کو اس سے خطرہ پیدا ہوا تو زیاد بن شہراکویہ کو جو کہ سپہ سالار دیلم میں سے ایک نامی سردار تھا بادکردی سے جنگ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ فوجوں کو مال و اسباب جنگ ضرورت سے زیادہ دیا۔ ماہ صفر ۳۷۴ھ میں بادکردی سے جنگ چھڑ گئی۔ بادکردی شکست اٹھا کر بھاگا۔ اس کے اکثر ہمراہی گرفتار کر لئے گئے۔ زیاد بن شہراکویہ قیدیوں کا جھنڈا لئے ہوئے موصل میں داخل ہوا۔ بادکردی کے تعاقب پر فوجیں روانہ کیں۔ ایک فوج کے ساتھ سعید حاجب کو جزیرہ ابن عمر کی طرف روانہ کیا۔ دوسری فوج نصیبین کی جانب بھیجی۔ بادکردی نے بھی دیار بکر میں پہنچ کر بہت سے آدمیوں کو جمع کرکے فوج کی صورت میں مرتب کرلیا تھا اسی وجہ سے کوئی کامیابی نہ ہوئی۔

میافارقین کا محاصرہ: جب صمصام الدولہ نے سعد الدولہ بن سیف الدولہ کو اس مضمون کا خط لکھا "چونکہ بادکردی باغی نے دیار بکر میں ہو کر چھاؤنی ڈالی ہے تو دیار بکر میرے حوالے کر دو میں اس باغی کی سرکوبی کروں گا۔" [illegible] سعد

(¹) بادکردی کا نام ابوعبداللہ [illegible] تھا۔ اکراد حمیدیہ [illegible] صاحب [illegible] تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۹ صفحہ ۱۹ مطبوعہ مصر۔

(²) یہ [illegible] ہے۔ دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۹ صفحہ ۱۵ مطبوعہ مصر۔

صمصام الدولہ نے دوسری فوج ابوالقاسم سعید بن محمد حاجب کی ماتحتی میں روانہ کی تھی۔ چنانچہ غلطی سے بجائے ابوالقاسم کے ابوسعید لکھ دیا گیا۔ دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۹ صفحہ ۱۵ مطبوعہ مصر۔

[illegible] صمصام الدولہ [illegible] [illegible] صاحب [illegible] [illegible] شرف الدولہ [illegible]

باد کردی کی موصل پر فتح [illegible] شرف الدولہ [illegible] موصل [illegible]

صمصام الدولہ کا [illegible] پر قبضہ شرف الدولہ [illegible] صمصام الدولہ [illegible] شرف الدولہ کے قبضہ میں [illegible] کے قبضہ میں چلا گیا۔

ابو نصر بن عضد الدولہ اور صمصام الدولہ [illegible] صمصام الدولہ [illegible] شرف الدولہ [illegible]

[illegible]

عراق کی کرسی حکومت پر متمکن ہونا چاہتے۔ چونکہ صمصام الدولہ ان لوگوں پر رحم کیا تھا اس لئے اسفار کو اس ارادہ میں کامیابی ہوگئی اور صمصام الدولہ کے پاس آنا جانا بند کر دیا۔ صمصام الدولہ نے اسفار سے خط و کتابت شروع کی لیکن اس سے کوئی فائدہ نہ ہوا اسفار کی سرکشی اور بغاوت اور زیادہ بڑھ گئی۔ خلیفہ طائع کو لکھا کہ آپ اس فتنہ فساد کو دبائیں۔ خلیفہ طائع میں اس قدر کہاں طاقت تھی معذوری کا عذر کر دیا تب صمصام الدولہ نے فولاذ زمان دار کو اسفار کی سرکوبی کے لئے لکھا۔ اگرچہ فولاذ اسفار کے دوستوں اور ساتھیوں میں تھا لیکن اس وجہ سے فولاذ ایک مغرور اور معزز آدمی تھا اسفار کی اطاعت پسند نہ کرتا تھا۔ اسفار نے بصد شوق اس حکم کی تعمیل پر کمر باندھی اسفار سے معرکہ آرا ہوا اور شکست دی۔ ابو النصر بہاء الدولہ کو گرفتار کر کے اس کے بھائی صمصام الدولہ کی خدمت میں پیش کیا۔ صمصام الدولہ نے بہاء الدولہ کو اس حالت میں دیکھ کر آبدیدہ ہوا اور یہ سمجھ کر کہ یہ ابھی لڑکا ہے اس کا کوئی قصور نہیں ہے بارگاہ خلافت سے باعزت اسے رہا کر دیا اور وزیر ابن سعدان کو چونکہ اس کی دلی ہمدردی اور رجحان طبیعت ابو النصر کی طرف تھا اور اس کی اطلاع صمصام الدولہ کو ہو گئی تھی اس وجہ سے معزول کر کے مار ڈالا اس شکست کے بعد اسفار امیر ابو الحسن بن عضد الدولہ کے پاس اہواز چلا گیا اور بعد ازاں شرف الدولہ کا مطیع ہو گیا۔

قرامطہ کا کوفہ پر قبضہ قرامطہ کا رعب و داب اس زمانے کے سلاطین اور اہل حکومت پر بیٹھا ہوا تھا اور آخر الذکر ان کو مال و زر دے کر ان کے شر سے اپنے کو بچاتے تھے چنانچہ معز الدولہ نے اور اس کے بیٹے عز الدولہ بختیار نے دار الخلافت بغداد اور اس کے مضافات میں قرامطہ کو جاگیریں دے رکھی تھیں ابو بکر بن شاہویہ نامی ایک شخص (قرامطہ کا نائب) دار الخلافت بغداد میں رہا کرتا تھا۔ اس کا رعب و داب وزیروں کی طرح تھا اور انہی کی طرح حکومت کرتا تھا۔ صمصام الدولہ نے اسے گرفتار کر لیا۔ اسحاق اور جعفر سرداران قرامطہ ہجر پر اور بحرین میں مشترکاً امارت کرتے تھے۔ جب ان دونوں کو ابو بکر کی گرفتاری کی خبر لگی فوجیں آراستہ کر کے کوفہ پر چڑھ آئے اور قبضہ کر لیا۔ شرف الدولہ کے نام کا خطبہ پڑھا۔ صمصام الدولہ نے اسحاق اور جعفر کو ان کی اس حرکت پر ملامت کا خط لکھا ان دونوں نے جواب دیا کہ آپ نے چونکہ ہمارے نائب بغداد کو گرفتار کر لیا ہے اس وجہ سے ہم لوگوں نے کوفہ پر قبضہ کر لیا ہے اور یہ جواب روانہ کیا اور طوفان بے تمیزی کی طرح اٹھ کھڑے ہوئے قرب و جوار کے دیہات اور شہروں میں پھیل گئے اور خراج وصول کیا۔

قرامطیوں کی شکست و پسپائی ابو قیس حسن بن منذر جو ان کے نامور سرداروں میں سے تھا جامعین تک پہنچ گیا۔ صمصام الدولہ نے ان کی روک تھام کی غرض سے فوجیں بھیجیں۔ عرب کا بھی ایک گروہ اس فوج میں تھا دریائے فرات عبور کر کے قرامطہ سے معرکہ آرائی کی سخت اور خونریز جنگ کے بعد قرامطہ کو شکست ہوئی نامی سردار مارے گئے اور بہتوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے بعد قرامطہ نے ایک دوسرا لشکر مرتب کر کے میدان جنگ میں بھیجا جامعین میں صمصام الدولہ کی فوج سے مڈ بھیڑ ہوئی اس معرکہ میں بھی قرامطہ کو شکست ہوئی اور ان کا سردار مارا گیا بہت سے گرفتار کر لئے گئے باقی ماندہ بھاگ کھڑے ہوئے صمصام الدولہ کی فوج نے تعاقب کیا مگر قرامطہ ہاتھ نہ آئے۔

شرف الدولہ اور ابو الحسین (۳۷۵ھ) شرف الدولہ ابو الفوارس بن عضد الدولہ فارس سے اہواز پر قبضہ

؎ یہ عبارت بہت غلط ملط تھی۔ میں نے کامل ابن اثیر سے مدد لے کر لکھا ہے۔ اصل کتاب ابن خلدون میں غلط نقل ہے۔

شیراز سے روانہ ہوا اس کا بھائی ابوالحسین جو پیچھے سے جب کہ صمصام الدولہ کی فوج کو شکست ہوئی تھی تو باغی ہو گیا تھا اور جس وقت صمصام الدولہ نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی تھی۔ اپنے بھائیوں ابوالحسین اور ابو طاہر کو فارس کی حکومت پر بھیج دیا تھا جیسا کہ ہم اوپر تحریر کر آئے ہیں۔ اتفاق یہ کہ ان دونوں کے پہنچنے سے پیشتر ان کا بھائی شرف الدولہ فارس پر قابض ہو گیا تھا۔ جب شرف الدولہ نے فارس اور بصرہ پر قبضہ حاصل کر لیا تو اپنے دونوں بھائیوں کو بصرہ کی حکومت دی۔ پھر جب صمصام الدولہ کی فوج کو شرف الدولہ کے مقابلہ میں شکست ہوئی تو صمصام الدولہ نے اپنے بھائی ابوالحسین کو اہواز پر فوج کشی کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ابوالحسین نے اہواز پر قبضہ کر کے وہیں قیام کیا اور بصرہ کی حکومت پر اپنے بھائی ابو طاہر کو بطور اپنے نائب کے چھوڑ گیا۔ الغرض جب شرف الدولہ نے (۳۷۶ھ میں) اہواز کے قریب سے نقل و حرکت کی تو ایک خط ابوالحسین کے پاس اس مضمون کا روانہ کیا کہ تم عراق چلے جاؤ میں تم کو تمہارے مقبوضات پر بحال رکھوں گا۔ ابوالحسین اس خط کو دیکھ کر آگ بگولا ہو گیا۔ مدافعت کی تیاری کی۔ شرف الدولہ نہایت تیزی سے مسافت طے کر کے اہواز پہنچ گیا اور اس پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد رامہرمز کی طرف بڑھا۔

ابوالحسین کا خاتمہ ابوالحسین کی رکاب کی فوج ان خبروں کو سن کر بھاگ گئی اور شرف الدولہ کی اطاعت کا اظہار کر دیا۔ ابوالحسین بھاگ کر اپنے چچا فخر الدولہ کے پاس رے بھاگ گیا۔ فخر الدولہ نے ابوالحسین کو اصفہان میں ٹھہرایا اور امداد دینے کا وعدہ کیا۔ حسن اتفاق سے فخر الدولہ نے امداد دی اور ایک بڑی مدت گزر گئی تو ابوالحسین کے دل میں بد نیتی پیدا ہوئی اصفہان پر قبضہ کرنے کے خیال سے اپنے بھائی شرف الدولہ کی اطاعت کا اظہار کر دیا۔ اس سے لشکر میں بغاوت پھیل گئی مگر لشکریوں کا میلان فخر الدولہ کی طرف تھا۔ چنانچہ لشکریوں نے ابوالحسین کو گرفتار کر کے فخر الدولہ کے پاس رے بھیج دیا۔ فخر الدولہ نے ابوالحسین کو جیل میں ڈال دیا۔ یہاں تک کہ فخر الدولہ ایک سخت بیماری میں مبتلا ہوا جب مرض میں اضافہ ہو گیا تو ایک شخص ابوالحسین کے قتل پر مامور کر دیا گیا اس نے جیل خانہ میں جا کر ابوالحسین کی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔

اہواز اور بصرہ پر شرف الدولہ کا قبضہ اہواز سے ابوالحسین کے بھاگنے کے بعد شرف الدولہ نے پہنچ کر اس پر قبضہ کر لیا اور بصرہ کی طرف اپنے ایک سپہ سالار کو کچھ فوج دے کر روانہ کیا اس سپہ سالار نے بصرہ پر قبضہ کر لیا اور اس کے بھائی ابو طاہر کو گرفتار کر لیا۔ ان واقعات سے صمصام الدولہ نے مطیع ہو کر صلح کا پیام بھیجا شرط یہ قرار پائی تھی کہ بغداد میں شرف الدولہ کے نام کا خطبہ پڑھا جائے۔ خلیفہ طائع نے اپنی طرف سے شرف الدولہ کو خطاب مرحمت فرمایا۔ خلعت بھیجا تھے مگر صمصام الدولہ کا ایلچی صلح نامہ مکمل کرانے کے لئے آ گیا۔ شریف ابوالحسین محمد بن عمر کوفی صلح کا مخالف تھا۔ شرف الدولہ بغداد پر حملہ کرنے پر آمادہ ہو رہا تھا اسی اثناء میں سپہ سالاران بغداد کے خطوط اظہار اطاعت کے آ پہنچے۔ اہل واسط نے اطاعت قبول کرنے کا پیام بھیجا اسی وجہ سے شرف الدولہ نے پیش قدمی کی واسط کی طرف بڑھا اور اس پر قبضہ کر لیا۔ صمصام الدولہ نے اپنے بھائی ابو نصر کو قید سے رہا کر دیا اور شرف الدولہ کے پاس بھیجا۔ مصالحت و اطاعت کی درخواست کی شرف الدولہ نے ایک نہ سنی۔

صمصام الدولہ کی گرفتاری انہی دنوں صمصام الدولہ کی فوج بھی باغی ہو گئی بعض مصاحبوں نے رائے دی کہ اپنے

بھائی شرف الدولہ کی اطاعت قبول کر لیجئے تا کہ جھگڑے فساد سے نجات مل جائے بعضوں نے یہ مشورہ دیا کہ آپ عکبرا چلے جائیں اگر فوج فراہم ہو جائے گی تو شرف الدولہ سے مقابلہ کیجئے گا ورنہ موصل کا راستہ اختیار کیجئے گا اور وہاں پہنچ کر دیلم کو جمع کر کے اپنی گئی ہوئی قوت کو سنبھال لیجئے گا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ بہتر یہ ہے کہ ہم لوگ فخر الدولہ کے پاس اصفہان چلے جائیں اور وہاں سے فارس پر قبضہ کر لیں۔ شرف الدولہ اس وقت عراق کے لالچ میں ملک چھوڑ رہا ہے میدان خالی ہے آپ کے خزانے اور ذخیروں پر بھی با آسانی قابض ہو جائیں گے۔ ایسی حالت میں شرف الدولہ جنگ نہ کر سکے گا صلح کرے گا۔ صمصام الدولہ نے ان رایوں میں سے کسی پر عمل نہ کیا اپنے خواص کے ساتھ سوار ہو کر اپنے بھائی شرف الدولہ کے پاس چلا گیا۔ شرف الدولہ نہایت اخلاق سے ملا جب رخصت ہو کر نکلا تو شرف الدولہ نے گرفتار کر لیا۔ چنانچہ ماہ رمضان ۳۷۶ھ میں بغداد میں داخل ہوا صمصام الدولہ بھی نظر بند ہو کر ساتھ ساتھ تھا اس نے چودہ برس ایران پر حکمرانی کی۔

ترک اور دیلم میں فساد و مصالحت: جس وقت شرف الدولہ بالاتفاق بغداد میں داخل ہوا تھا دیلم کا ایک بڑا گروہ اس کی رکاب میں تھا۔ جس کی تعداد پندرہ ہزار تک پہنچ گئی تھی۔ ترک تین ہزار سے زیادہ نہ تھے۔ دیلم اپنی کثرت پر اترا گئے۔ جونہی بغداد میں داخل ہوئے ان کے اور ترکوں کے سرداروں اور ساتھیوں میں بحث کی باتیں پیش آنے لگیں ہوتے ہوتے نوبت لڑائی کی حد تک پہنچ گئی چونکہ دیلم کی تعداد زیادہ تھی اس وجہ سے ترکوں کو دبا لیا۔ دیلم نے اعلان کر دیا کہ صمصام الدولہ کو حکومت کی کرسی پر پھر متمکن ہونا چاہیے۔ شرف الدولہ یہ سن کر سخت متردد ہوا اور دیلم کی بدعنوانی سے مشتبہ ہو گیا تو یہ کیا کہ ایک شخص کو صمصام الدولہ پر متعین کر دیا کہ اگر دیلم زیادہ سر اٹھائیں اور اپنے قصد کو پورا کرنے پر آمادہ ہوں تو صمصام الدولہ کو قتل کر ڈالنا۔ اس کے بعد ترکوں نے پھر شورش کی اور دیلم کو دبا لیا۔ دیلم کثرت کے باوجود مقابلہ کرنے کے متفرق اور منتشر ہو گئے۔ بعضوں نے شرف الدولہ کے دامن میں جا کر پناہ لی اور بعضوں نے بغداد چھوڑ دیا۔ دوسرے دن شرف الدولہ دارالخلافت میں حاضر ہوا خلیفہ طائع نے عزت و احترام سے ملاقات کی اور اس اتفاقی واقعہ پر شرف الدولہ کو سلامت رہنے کی مبارک باد دی۔ پھر شرف الدولہ نے دیلم اور ترک میں مصالحت کرا دی سب سے آئندہ فتنہ و فساد نہ کرنے کی قسمیں لیں صمصام الدولہ کو فارس بھیج دیا اور وہیں قلعہ میں قید کر دیا۔ نحریر خادم کی یہ رائے تھی کہ صمصام الدولہ کو مار ڈالنا چاہیے یا آنکھوں میں نیل کی سلائی پھیر دی جائے لیکن کسی نے اس سے اتفاق نہ کیا چنانچہ صمصام الدولہ قید کی مصیبتیں جھیلتا رہا۔

صمصام الدولہ کا انجام: اسی اثنا میں شرف الدولہ بیمار ہو گیا اور بیماری بڑھتے بڑھتے قریب مرگ پہنچ گیا تو نحریر خادم نے پھر صمصام الدولہ کے قتل یا آنکھوں میں نیل کی سلائیاں پھیرنے کی رائے دی اور شرف الدولہ کو سمجھا کر راضی کر لیا۔ چنانچہ شرف الدولہ نے ایک شخص کو جس پر زیادہ بھروسہ تھا اس کام پر مقرر کر کے قلعہ کی طرف روانہ کیا لیکن اس شخص کو اس کام کی جرأت نہ ہوئی۔ ابوالقاسم علاء بن حسن ناظر سے مشورہ کیا۔ ابوالقاسم نے کہا ڈرو نہیں جاؤ صمصام الدولہ کی آنکھوں میں نیل کی سلائی پھیر دو۔ صمصام الدولہ کہتا جاتا تھا کہ مجھے تو علاء نے اندھا کیا ہے کیونکہ یہ حکم تو مردہ بادشاہ کا تھا۔

۱۔ [illegible] شرف الدولہ نے [illegible] تاریخ [illegible] جلد [illegible] صفحہ [illegible] مطبوعہ مصر۔

۲۔ [illegible] صمصام الدولہ [illegible]

جناب قمر حسین شرف الدولہ نے [illegible]

قمر الحسین کا قتل [illegible] شرف الدولہ [illegible]

[illegible] کی گرفتاری اور رہائی [illegible] شرف الدولہ [illegible]

شرف الدولہ کی وفات جمادی الآخرہ ۳۷۹ھ میں شرف الدولہ ابو الفوارس شیرویہ بن عضد الدولہ بادشاہ عراق نے دو برس آٹھ مہینے حکومت کر کے وفات پائی۔ مشہد علی میں دفن ہوا۔ جس وقت اس کی بیماری بڑھ گئی اس نے اپنے بیٹے ابو علی کو اس کی والدہ کے ساتھ فارس بھیج دیا۔ مال و اسباب اور خزانوں کو بھی ان کے ساتھ بغداد سے منتقل کر دیا۔ حفاظت کی غرض سے ترکوں کا ایک بڑا گروہ ہمراہ کیا۔ ارکان دولت نے عرض کیا کسی کو اپنا ولی عہد مقرر فرمائیے۔ جواب دیا "مجھے اس کی فرصت نہیں ہے۔" پھر گزارش کی گئی "اچھا اپنے بھائی بہاء الدولہ کو نیابتاً ولی عہد مقرر فرما دیجئے تاکہ کسی قسم کی شورش نہ ہو تا آنکہ آپ اس مرض سے افاقہ ہو جائے۔" چنانچہ شرف الدولہ نے بہاء الدولہ کو اپنا نائب بنایا۔

بہاء الدولہ بن عضد الدولہ شرف الدولہ کے انتقال کے بعد بہاء الدولہ تخت آرائی کے لئے بیٹھا۔ خلیفہ طائع تعزیت کے لئے آیا۔ بہاء الدولہ نے [illegible] خلیفہ طائع نے شاہی خلعت سے سرفراز کیا اور [illegible] دار الخلافت میں واپس آیا۔ بہاء الدولہ نے ابو منصور بن صالحان کو وزارت کے عہدہ پر بدستور بحال رکھا۔

صمصام الدولہ اور ابو علی بن شرف الدولہ ہم اوپر تحریر کر آئے ہیں کہ جس وقت شرف الدولہ نے ۳۷۶ھ میں دار الخلافت بغداد پر قبضہ حاصل کر لیا تھا۔ اسی زمانہ میں اپنے بھائی صمصام الدولہ کو قلعہ [illegible] قریب شیراز [illegible] فارس میں قید کر دیا تھا۔ جب شرف الدولہ مر گیا اور اس کی موت کی خبر اس کے بیٹے ابو علی کو بصرہ میں پہنچی تو ابو علی نے مال و اسباب و خزانہ بذریعہ دریا ارجان روانہ کیا اور خود خشکی کے راستہ سے مسافت طے کر کے ارجان پہنچ گیا۔ ترکوں کی فوج نے سلامی دی اور اس کے پاس جمع ہو گئے۔ سلار بن حسن نے شیراز سے صمصام الدولہ کو یہ حالات لکھ بھیجے۔ صمصام الدولہ قید سے نکل کر [illegible] کے لئے چلا۔ ابو علی نے شیراز کی جانب روانگی کا قصد کیا۔ لشکریوں نے کمریں باندھ لیں۔ دیلم بھی ساتھ ہو لئے۔ صمصام الدولہ اور ترکوں کا دل بادل گروہ مقابلہ پر آیا۔ دونوں ترکوں اور دیلم سے معرکہ آرائی ہوئی۔ نتیجہ کچھ نہ ہوا۔ بالآخر صمصام الدولہ اہواز کی طرف چلا گیا اور ترک اس کی رکاب میں تھے۔ فسا پہنچ کر ان لوگوں نے [illegible] جو کچھ پایا لوٹ لیا۔ دیلمیوں سے جو بر سر پیکار آئے قتل کیا ان کے مال و اسباب اور سامان جنگ بغارت گری کے ہاتھ چڑھ جائے۔ ابو علی مجبوراً ارجان کی طرف روانہ ہوا اور ترکوں کو شیراز کی جانب بھیج دیا۔ صمصام الدولہ اور دیلم سے مڈبھیڑ ہوئی تو ترکوں نے شہر کو تاخت و تاراج کیا اور مال غنیمت لے کر ارجان واپس آ گئے۔ اس کے بعد بہاء الدولہ (عم ابو علی) کا ایلچی دار الخلافت بغداد سے آیا۔ انعام و صلے کا وعدہ کیا اور خلعت بھیجا تھا۔ ایلچی نے ترکوں کو بلا لیا چنانچہ ترکوں نے ابو علی کو دار الخلافت بغداد اپنے چچا بہاء الدولہ کے پاس چلنے پر آمادہ کر لیا۔ ابو علی ترکی فوجوں کے ساتھ دار الخلافت بغداد کی طرف روانہ ہوا۔ واسط تک جب کہ ۳۸۰ھ کا نصف اول گزر چکا تھا ملاقات ہوئی۔ بہاء الدولہ نے بظاہر خاطر داری اور تواضع کی کسر باقی نہ چھوڑی۔ نہایت عزت و احترام سے ٹھہرایا لیکن بعد صبح [illegible] گرفتار کر لیا اور قتل کر ڈالا۔ ابو علی کے قتل کرنے کے بعد فارس کی طرف روانگی کی تیاری کی۔

فخر الدولہ کا اہواز پر قبضہ چونکہ دار الخلافت بغداد میں قیام کرنا شرف و اعزاز کا باعث تھا اس وجہ سے فخر الدولہ بن رکن الدولہ کا وزیر السلطنت ابو القاسم بن عباد حکومت عراق کو زیادہ پسند کرتا تھا اور بغداد میں اکثر قیام کا خواب دیکھا کرتا

تھا۔ جب شرف الدولہ سلطان بغداد نے وفات پائی ابوالقاسم بن عباد کو یہ خیال ہوا کہ فخر الدولہ کے پاس ایک چٹھا پڑھ کر بھیج دیا۔ اس نے قبضۂ بغداد کی ایسی پٹی پڑھائی کہ فخر الدولہ نے بے تکلفی کے ساتھ ابوالقاسم سے قبضۂ بغداد کی بابت مشورہ اور اس کی رائے دریافت کی۔ ابوالقاسم نے ٹال مٹول سے جواب دینے میں تامل کی۔ جب فخر الدولہ کا اصرار بڑھا تب عراق کی تحصیل پر تیار ہوا فوجیں مرتب کر کے ہمدان کی طرف روانہ ہوا۔ بدر بن حسنویہ اور دبیس بن عفیف اسدی بطور وفد کی صورت میں حاضر ہوئے۔ عراق پر فوج کشی کرنے کا باہم مشورہ کیا۔ چنانچہ ابوالقاسم بن عباد اور بدر بطور مقدمۃ الجیش اہواز کی جانب بڑھے فخر الدولہ نے خوزستان کا رخ کیا۔ بعد ازیں فخر الدولہ کو یہ شبہ پیدا ہوا کہ مبادا ابوالقاسم ابن عباد عضد الدولہ کے زلوں سے نکل جائے۔ اس سبب سے ابوالقاسم کو واپس بلا لیا اور سب کے سب متفق ہو کر اہواز کی طرف روانہ ہوئے اور کامیابی کے ساتھ قبضہ کر لیا۔

فخر الدولہ کی مراجعت قبضۂ اہواز کے بعد فخر الدولہ کا دماغ پھر گیا لشکریوں سے بے تعلقی اور بد اخلاقی سے پیش آنے لگا۔ تنخواہیں اور روزینے بند کر دیئے۔ لشکریوں میں قوت کا مادہ بجھنے لگا۔ ابوالقاسم اس کی طرف سے بے فکری کا رویہ رکھتا تھا کیونکہ اسی زمانے سے دل شکنی پیدا ہو گئی تھی۔ جب فخر الدولہ نے عضد الدولہ کی اولاد کے ساتھ سازش کے تحت عمل کرتے درمیان راہ سے واپسی پائی تو حالات سنگین تھے۔ لشکریوں کی حالت روز بروز بگڑتی گئی۔ اسی درمیان میں بہاء الدولہ نے ایک بڑا لشکر اہواز پر قبضہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ فخر الدولہ سے مقابلہ یا لڑائیاں ہوئیں۔ اتفاق یہ کہ انہی دنوں دجلہ کی طغیانی کی وجہ سے اہواز کی نہر کا بند ٹوٹ گیا فخر الدولہ کے لشکر نے یہ خیال کر کے کہ فخر الدولہ نے ہم کو ڈبانے کو بند اٹھانے کے لئے آزاد چھوڑ دیئے تب میدان جنگ خالی کر دیا۔ ابوالقاسم نے فخر الدولہ کو مشورہ دیا کہ ایسے وقت میں اگر آپ لشکریوں کی تنخواہیں اور روزینے دے دیں تو عجب نہیں ہے۔ پھر آپ سے فتح اور فرمانبرداری اور جاں نثاری پر تیار ہو جائیں۔ لیکن فخر الدولہ نے کوئی بات نہ سنی اور تا موقع اس سے علیحدہ ہو کر رے کی جانب واپس ہوا۔ اثنائے راہ میں بعض امراء کے چند سرداروں کو گرفتار کر لیا۔ اہواز پر بدستور بہاء الدولہ کی حکومت کا پرچم اڑنے لگا۔

بہاء الدولہ کا ارجان اور بصرہ پر قبضہ قبضۂ اہواز کے بعد بہاء الدولہ ۳۸۳ھ کے آخر میں فارس کے قبضے کے ارادے سے خوزستان کی طرف روانہ ہوا۔ دارالخلافت بغداد میں سرداران دیلم تھے۔ ابو نصر خواشاذہ کو اپنا قائم مقام کر گیا بصرہ پر قبضہ کرتا ہوا خوزستان پہنچا۔ لیکن اس کے بھائی ابوطاہر کے مرنے کی خبر سننے میں آئی تو تعزیت کا جلسہ کیا اس کے بعد ارجان پہنچ کر قابض ہو گیا۔ جس قدر مال و اسباب تھا سب پر قبضہ کر لیا۔ لشکریوں نے شورش کی۔ بہاء الدولہ نے سب پر تقسیم کر دیا۔ ارجان کے مال و اسباب کی قیمت دس لاکھ دینار اور بیش قیمت جواہرات تھی۔

بہاء الدولہ اور صمصام الدولہ کی مصالحت قبضۂ ارجان سے فارغ ہو کر اپنی فوج کے مقدمۃ الجیش کا سردار ابوالعلاء بن فضل کو نوبندجان کی طرف روانہ کیا۔ صمصام الدولہ کی فوج مقابلہ پر آئی شکست کھا کر بھاگی۔ صمصام الدولہ نے دوسرا لشکر فولاد بن ماندر کی ماتحتی میں نوبندجان روانہ کیا۔ اس نے ابوالعلاء کو شکست فاش دی۔ یہ شکست سازش اور دھوکے کی بنا پر ہوئی تھی۔ الغرض ابوالعلاء شکست کھا کر ارجان چلا آیا اور صمصام الدولہ شیراز سے فسا ہو کے نوبندجان چلا آیا

اس کے بعد صمصام الدولہ اور بہاء الدولہ میں صلح کا معاہدہ ہو گیا جس کے مطابق مملکت کے دو حصے کر دیے گئے۔ طے پایا کہ بلاد فارس اور ارجان پر صمصام الدولہ کا قبضہ رہے اور خوزستان اور عراق پر بہاء الدولہ کا قبضہ تسلیم کیا جائے۔ دونوں فریق اپنے اپنے مقبوضات پر مالکانہ تصرف رکھیں گے۔ دونوں فریق نے اس معاہدے کے مطابق عمل کیا اور مطمئن ہو گئے۔

بہاء الدولہ کی مراجعت بغداد صلح ہو جانے کے بعد بہاء الدولہ اہواز سے واپس آیا۔ اور جب بغداد پہنچا تو بغداد میں اس وقت شیعہ اور اہل سنت و جماعت کے درمیان روزانہ فسادات ہوا کرتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بغداد کے لٹیرے اور بدمعاش لوگ بے خانماں ہو کر نکلنے کی حالت سے تنگ آ گئے تھے اور یہ کہ معصوموں کا کوئی پرسان حال نہیں رہا۔ بہاء الدولہ نے اصلاح کی غرض سے ابو علی حاجب کو بھیجا چنانچہ اس نے پہنچ کر امن و امان قائم کر دیا۔

خلیفہ طائع کی گرفتاری ہم اوپر تحریر کر آئے ہیں کہ خلیفہ طائع نے ابو منصور کی وجہ سے بہاء الدولہ سے مخالفت کی تھی اور اس کو ہر بات پر مخالفت کرتا رہتا تھا لیکن اس سے کچھ فائدہ نہ ہوا۔ چونکہ ابو علی بن معلم بہاء الدولہ پر غالب آئے ہوئے تھے۔ اس نے بہاء الدولہ کو خلیفہ طائع کے مال و متاع اور اسباب خلافت کے لوٹ لینے پر آمادہ کیا۔ چنانچہ بہاء الدولہ نے خلافت مآب سے ملاقات کی اجازت طلب کی۔ خلافت مآب نے دستور کے مطابق دربار منعقد کیا۔ بہاء الدولہ اپنے سرداروں کے ساتھ دربار خلافت میں حاضر ہوا اور ادب سے کرسی پر بیٹھا ایک دیلمی سردار خلیفہ طائع کی دست بوسی کو بڑھا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر نیچے کی طرف کھینچا۔ تخت سے نیچے گرا دیا۔ شور و غل اور غارت گری ہو رہی تھی اور وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہتا جاتا تھا۔ بہاء الدولہ نے خزانے اور سامان و اسباب پر قبضہ کر لیا۔ دارالخلافت میں لوٹ مچ گئی۔ ہر ایک نے دوسرے کا مال و اسباب لوٹ لیا

قادر باللہ المقتدر کی خلافت اس کے بعد بہاء الدولہ خلیفہ طائع کے پاس گیا اور معزولی کے تحریر پر دستخط کرا کے اس تخت خلافت پر متمکن کرنے کے لیے اس کے چچا زاد قادر باللہ ابو العباس احمد المقتدر کو طلب کیا جو بطیحہ میں خلیفہ طائع کے خوف سے چھپے ہوئے تھے۔ جن کی خلافت اور ریاست کے حالات کے ضمن میں ہم تفصیل سے لکھ آئے ہیں۔ یہ واقعات ۳۸۱ھ کے ہیں۔

بہاء الدولہ کا موصل پر قبضہ ابو الذواد محمد بن مسیب امیر بنو عقیل نے ابو طاہر بن حمدان آخری بادشاہ بنو حمدان کو موصل میں قتل کر ڈالا۔ موصل پر قابض ہو گیا تھا۔ چنانچہ وہ تب بہاء الدولہ کی اطاعت کرتا رہا۔ یہ واقعہ جیسا کہ ہم اخبار بنو حمدان اور بنو مسیب کی بیان کر آئے ہیں ۳۷۹ھ حجاج کے بعد ابو الذواد مر گیا تو بہاء الدولہ نے سرداران دیلم میں سے ابو جعفر حجاج بن ہرمز کو ایک بڑی فوج کے ساتھ ابو الذواد کی سرکوبی کو روانہ کیا۔ چنانچہ ابو جعفر نے ۳۸۲ھ میں موصل پر قبضہ کر لیا۔ [illegible] دونوں میں متعدد لڑائیاں ہوئیں ایک مدت تک سلسلہ جنگ جاری رہا۔ [illegible] سے ابو الذواد کو آزار پہنچا مگر پھر بھی خوف سے کہ مبادا [illegible] اس کو روانہ [illegible] کے اشارے سے ہوئی تھی جب وزیر السلطنت کو اس کی اطلاع ہوئی [illegible]

اپنے [illegible] ظلم [illegible] پایا۔

ابن معلم ابوالحسن: اس کا نام ابوالحسن تھا یہ نہایت ہوشیار تھا اس نے اپنے چچا [illegible] سے بہاء الدولہ پر پورے طور سے قابو حاصل کر لیا تھا جو چاہتا تھا کر گزرتا تھا تھوڑے [illegible] اور اسی کے اشارے سے اور [illegible] سے کام کئے جاتے تھے [illegible] ابوالحسن محمد بن عمر علوی کا [illegible] اور [illegible] شرف الدولہ کے زمانہ حکومت میں ابوالحسن کا بڑا [illegible] تھا بہت بڑا مالدار اور صاحب جائداد تھا۔ جب بہاء الدولہ نے قبضہ کیا تو تمام حکومت [illegible] تو ابن معلم نے اس کا [illegible] شروع کیا۔ اس کے مال و جائداد کی طمع دلائی۔ بہاء الدولہ نے اس کے اشارہ اور سازش سے ابوالحسن کو گرفتار کر کے اس کے مال [illegible] پر بھی قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد ابن معلم نے بہاء الدولہ کو وزیر ابو منصور بن صالحان کی معزولی پر آمادہ کیا۔ چنانچہ بہاء الدولہ نے اسے معزول کر کے خوزستان کی [illegible] وزارت ابو نصر [illegible] اور شیراز کا ایک [illegible] کو دیا گیا [illegible] ابن معلم نے بہاء الدولہ [illegible] مختلف [illegible] کی [illegible] جو [illegible] دار الخلافت کا تمام [illegible] جب بہاء الدولہ کے [illegible] پر تھا [illegible] وزیر السلطنت [illegible] معزولی اور دوبارہ [illegible] عبدالعزیز بن یوسف کو [illegible] خوزستان [illegible] اور ابو [illegible] کو گرفتار کر کے قتل کروا دیا۔ [illegible] ابن معلم [illegible] بہاء الدولہ [illegible] سب نے [illegible]۔

ابن معلم کا قتل: جب [illegible] سے ایک [illegible] گئی تو لوگوں [illegible] شروع کی لشکریوں نے بغاوت کر دی بہاء الدولہ نے [illegible] کی [illegible] کامیاب نہ ہوا لشکریوں نے ابن معلم کے حوالے کر دینے کا مطالبہ کیا۔ بہاء الدولہ نے [illegible] اور [illegible] کرنے کے لئے ابن معلم [illegible] گرفتار کر لیا [illegible] اور اس کی [illegible] کا مطالبہ [illegible] آخر بہاء الدولہ نے مجبور ہو کر ابن معلم کو لشکریوں کے حوالے کر دیا لشکریوں نے [illegible] سے قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد وزیر السلطنت ابو [illegible] کو [illegible] اور [illegible] سے قتل [illegible] بہاء الدولہ نے اسے [illegible] اس کی جگہ [illegible] ابو نصر [illegible] وزیر [illegible] دیا۔ چنانچہ [illegible] وزارت [illegible] گئے۔

لیلیٰ ابن [illegible] کا خروج اور قتل: [illegible] حکومت [illegible] بہاء الدولہ [illegible] کے بعد [illegible] الدولہ کی حکومت [illegible] کی [illegible] جب شرف الدولہ [illegible] حکومت [illegible] اس نے [illegible] کیا [illegible] اور [illegible] بہاء الدولہ کا [illegible] اور بہاء الدولہ [illegible] حکومت [illegible] ان [illegible] گرفتار [illegible] ایک [illegible] قید [illegible] ان لوگوں نے [illegible] ان [illegible] تھا چنانچہ ان لوگوں نے [illegible] ان لوگوں کا [illegible] جمع ہو گئے [illegible]

فوج کے پیادے بھی رفتہ رفتہ پھر صمصام الدولہ تک پہنچی۔ صمصام الدولہ نے ابو علی بن استاد ہرمز کو ایک بڑی فوج کا افسر بنا کر روانہ کیا۔ بختیار کے لڑکوں نے [illegible] جو لڑائی میں گرفتار ہو گئے تھے اور ترکی قلعہ میں [illegible] ہوئے بختیار کے بیٹوں کو ان کے ساتھ [illegible] کے پاس رکھے گئے تھے قید تھے۔ ابو علی نے ان سے لڑائی کی اور ایک روز موقع پا کر بطیحہ کی سازش سے چند سرداروں کو قلعہ کی طرف روانہ کیا ان سرداروں نے قلعہ پر قبضہ کر لیا اور بختیار کے دونوں لڑکوں کو قتل کر ڈالا۔

ابو العلاء اور صمصام الدولہ کی جنگ: ۳۸۳ھ میں بہاء الدولہ سلطان بغداد اور اس کے بھائی صمصام الدولہ والی خوزستان کے درمیان پھر ان بن ہو گئی۔ اس سے پیشتر ان دونوں کے درمیان جو مصالحت ہوئی تھی وہ قائم نہ ہوئی۔ بدعہدی کے اسباب یہ پیدا ہوئے کہ بہاء الدولہ نے ابو العلاء عبداللہ بن الفضل کو اہواز روانہ کیا تھا اور یہ ہدایت کی تھی کہ میں تمہارے پاس خفیہ طور سے فوجیں روانہ کرتا رہوں گا جب فوج کی کافی تعداد جمع ہو جائے تو فارس پر حملہ کر کے قابض ہو جانا۔ چنانچہ ۳۸۳ھ میں بہاء الدولہ کی مرضی کے موافق فوجیں روانہ ہونے لگیں تو اس کی خبر صمصام الدولہ تک پہنچ گئی۔ صمصام الدولہ نے بھی ایک فوج خوزستان روانہ کیا۔ ابو العلاء نے بہاء الدولہ سے امداد کی درخواست کی دونوں فوجیں ایک ہی وقت میں خوزستان پہنچیں اور ایک دوسرے سے مقابلہ کیا۔ ابو العلاء کی فوج میدان جنگ سے بھاگ کھڑی ہوئی اور ابو العلاء گرفتار کر لیا گیا مگر صمصام الدولہ کی ماں نے اسے رہا کر دیا۔

وزیر ابو نصر سابور: بہاء الدولہ اس سے پہلے صمصام الدولہ سے لڑنے کی فکر میں تھا اور اپنے وزیر سابور ابو نصر بن اردشیر کو حکم دیا تھا کہ [illegible] مہذب الدولہ والی بطیحہ کے پاس جا کر فوج کے مصارف کے لیے روپیہ لائے۔ چنانچہ ابو نصر نے اسے [illegible] چھوڑ کر وزارت چھوڑ کر بطیحہ بھاگ گیا۔ [illegible] نے کسی عہدہ وزارت [illegible] بہاء الدولہ نے اس کی جگہ ابو القاسم علی بن احمد کو قلمدان وزارت عطا کیا۔ ابو القاسم [illegible] سے [illegible] بھی وزارت چھوڑ کر بھاگ نکلا۔ بہاء الدولہ نے ابو نصر کو پھر قلمدان وزارت سپرد کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ [illegible] میں بہت [illegible] پیدا ہو گئی تھی۔

فارس میں ترکوں کا قتل عام: اس کے بعد بہاء الدولہ نے طغان ترکی کی ماتحتی میں ترکوں کی جمعیت کے ساتھ اہواز کو فتح کرنے کے لیے بھیجا۔ طغان نے اہواز پر قبضہ کر لیا۔ صمصام الدولہ نے اہواز سے کوچ کر کے طغان کی فوج پر حملہ [illegible] خراسان میں [illegible] تھی کیونکہ طغان کی فوج میں ترک زیادہ تھے اس سے پہلے [illegible] کی فوج [illegible] قتل عام میں [illegible] شکست ہوئی اور اہواز [illegible] ترکوں [illegible] پیچھے [illegible] گئے [illegible] انہوں نے ان کو [illegible] دیلم نے [illegible] ان کی درخواست [illegible] طغان نے [illegible] چنانچہ [illegible] کر کے [illegible] نے قتل کر ڈالا۔ اس [illegible] بہاء الدولہ کو [illegible] پہنچی تو وہ اہواز کی طرف روانہ ہوا اور صمصام الدولہ نے [illegible] لیا۔ یہ واقعہ ۳۸۴ھ کا ہے۔ صمصام الدولہ [illegible] ۳۸۵ھ [illegible] ترکوں کے قتل عام کا حکم دے دیا۔ فارس میں ترکوں کا ایک بڑا گروہ قتل اور پامال کر دیا گیا باقی ماندہ فارس چھوڑ کر بھاگ [illegible]

رکھتے ہوئے فارس پہنچ کر اس پر قبضہ کر لیا اور یہاں [illegible] بن بیٹھے۔

صمصام الدولہ کا اہواز پر قبضہ: ۳۷۵ھ میں صمصام الدولہ نے اپنی فوج کو اہواز پر قبضہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ چونکہ [illegible] بہاء الدولہ کا نائب [illegible] سلطنت مقرر کیا تھا [illegible] خلافت [illegible] تھا۔ [illegible] بہاء الدولہ نے [illegible] سلطنت کے [illegible] ابو [illegible] کو [illegible] اہواز کی [illegible] بنا کر [illegible] کے [illegible] جانب [illegible] ابو [illegible] [illegible] کی طرف بھیج دیا۔ [illegible] حسن نے [illegible] [illegible] کی [illegible] بہاء الدولہ نے [illegible] بہاء الدولہ نے اپنی [illegible] [illegible] [illegible] فوج [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] کو [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] کیا اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بہاء الدولہ [illegible] خلافت بغداد [illegible] آیا۔

بصرہ پر قبضہ: [illegible] کے امیروں میں سے ایک [illegible] [illegible] شکراستان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نے [illegible] شکراستان نے [illegible] [illegible] [illegible] بہاء الدولہ [illegible] [illegible] شکراستان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ابو [illegible] بن جعفر [illegible] شکراستان سے [illegible] کیا اور [illegible] [illegible] کی اطلاع [illegible] بہاء الدولہ نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] شکراستان کی قوت [illegible] [illegible] [illegible] بصرہ پر قبضہ کرنے کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بہاء الدولہ کی فوج سے [illegible] [illegible] شکراستان نے بصرہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کیا۔

شکراستان [illegible]: بہاء الدولہ نے بصرہ کی [illegible] کے بعد [illegible] الدولہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] شکراستان [illegible]

نے اپنی فراست خداداد سے ان کو ختم کیا اور میدان جنگ میں آیا اور [illegible] قابض ہو گیا۔ بہاء الدولہ کو مجبور کر دیا کہ آپ کا مطیع ہو اور [illegible] بہاء الدولہ نے درخواست منظور کر لی اور [illegible] کے قرضے تو بخوشی [illegible] اپنے پاس رکھے [illegible] فخر الدولہ نہایت [illegible] بہاء الدولہ اور صمصام الدولہ دونوں کی اطاعت کا اظہار کرتا تھا مگر حقیقت میں کسی کا مطیع نہ تھا۔

وزیر ابن عباد کی وفات ۳۸۵ھ میں ابوالقاسم اسماعیل بن عباد (فخر الدولہ کا وزیر السلطنت) نے [illegible] آپ [illegible] علم و فضل [illegible] علوم اور فنون میں مہارت تامہ رکھتا تھا۔ تصنیف و تالیف میں [illegible] کی کتب [illegible] اس قدر کتابیں جمع کی [illegible] کتب خانہ چار سو اونٹوں پر لادا جاتا تھا۔

ابوالعباس احمد بحیثیت وزیر السلطنت ابن عباد کی وفات کے بعد فخر الدولہ نے قلمدان وزارت ابوالعباس احمد بن ابراہیم [illegible] کر دیا [illegible] قاضی عبد الجبار معتزلی [illegible] ابوالقاسم کو [illegible] قاضی [illegible] فخر الدولہ کو [illegible] فخر الدولہ [illegible] قاضی ابو [illegible] ایک ہزار [illegible] کے مال و اسباب کا [illegible] کر لیا۔

[illegible] اللہ [illegible]

باب: ۲۰

مجد الدولہ ابو طالب بن فخر الدولہ

و

بہاء الدولہ ابو نصر بن عضد الدولہ

و

سلطان الدولہ ابو شجاع بن بہاء الدولہ

۲۴ شعبان ۳۸۷ھ میں فخر الدولہ بن رکن الدولہ بن بویہ والی رے، اصفہان اور ہمدان نے قلعہ طبرک میں انتقال کیا۔ [illegible] اختیار کیا، تخت حکومت پر اس کے لڑکے مجد الدولہ ابو طالب رستم کو متمکن کیا۔ اس وقت اس کی عمر صرف چار برس کی تھی۔ [illegible] اس کے بھائی شمس الدولہ کو ہمدان اور قرمیسین [illegible] دیا گیا۔ مجد الدولہ [illegible] حکومت [illegible] کے قبضہ اقتدار میں تھی اور وہی نظم و نسق ابو طاہر (یہ فخر الدولہ کا مصاحب تھا) اور ابو العباس ضبی کافی وزیر السلطنت کے مشورے اور رائے سے کرتی تھی۔

علاء بن حسن کا انتقال: ان واقعات کے بعد علاء بن حسن صمصام الدولہ کا [illegible] مقام عسکر مکرم میں انتقال کر گیا۔ صمصام الدولہ نے [illegible] بہت سا مال دے کر روانہ کیا۔ اس نے [illegible] پہنچ کر دیلمیوں میں مال تقسیم کر دیا [illegible] بہاء الدولہ کے امراء [illegible] اہواز اور خوزستان سے [illegible] کی طرف بھیج دیا۔ [illegible] کی کوشش کی اور جب اہواز کی طرف [illegible] تمام [illegible] وصول کیا۔ یہ واقعات ۳۸۶ھ کے ہیں۔ اس کے بعد [illegible] ابو علی نے [illegible] کی مدافعت پر کمر باندھ لی [illegible] دونوں میں متعدد لڑائیاں ہوتی رہیں۔

ابو علی بن اسماعیل: اسی اثناء میں بہاء الدولہ واسط سے [illegible] ابو علی بن اسماعیل (نائب بہاء الدولہ) [illegible]

کی روانگی کے وقت (۳۸۹ھ میں دارالخلافت بغداد کا نائب مقرر کیا تھا) واسط آ گیا۔ مقلد بن مسیب یہ خبر پا کر موصل سے بغداد کے علاقے پر قبضہ کرنے کی غرض سے نکل کھڑا ہوا۔ ابو علی بن اسماعیل مقابلے کی غرض سے خم ٹھونک کر نکلا۔ بہاء الدولہ کو ان سے مغالطہ پیدا ہوا اور یہ امر اسے ناگوار گزرا چند لوگوں کو ابو علی بن اسماعیل کی گرفتاری کے لئے بھیجا۔ ابو علی بن اسماعیل یہ خبر پا کر بطیحہ بھاگ گیا۔

بہاء الدولہ اور ابو علی بن استاد ہرمز کی جنگ: وزیر السلطنت نے رائے دی کہ مصلحت وقت یہ ہے کہ آپ ابو محمد بن مکرم ابو علی بن استاد ہرمز کے مقابلہ پر امداد کے لئے تیار ہو جائیے اور فوراً خوزستان کا راستہ اختیار کیجئے ورنہ معاملہ نازک ہو جائے گا۔ چنانچہ بہاء الدولہ سامان جنگ درست کر کے خوزستان کی طرف چلا۔ تستر و بیضا پہنچ کر پڑاؤ کیا۔ ابو علی بن استاد ہرمز سے چند لڑائیاں ہوئیں ابو علی نے رسد و غلہ کی آمد بند کر دی۔ بہاء الدولہ کا لشکر پریشان ہو گیا تب بہاء الدولہ نے بدر بن حسنویہ سے امداد کی درخواست کی۔ تھوڑی تھوڑی سی چیزیں طلب کیں۔ بدر بن حسنویہ نے کچھ سامان خوردنی روانہ کیا۔ لگانے بجھانے والوں نے ابو علی بن اسماعیل کی طرف سے بہاء الدولہ کے کان بھرنے شروع کر دیئے۔ قریب تھا کہ ادبار کی گھٹائیں اس کے سر پر چھا جائیں اتنے میں صمصام الدولہ کے مارے جانے کی خبر آ گئی جنگ اور مخالفت کا قصہ تمام ہو گیا باہم مصالحت ہو گئی اور زمام حکومت بہاء الدولہ کے قبضۂ اقتدار میں آ گئی۔

قتل صمصام الدولہ: جیسا کہ آپ اوپر پڑھ چکے ہیں ابو القاسم اور ابو نصر پسران بختیار مقید تھے ان دونوں نے محافظین قلعہ کو ملا لیا اور قلعہ سے نکل آئے کردوں کا ایک گروہ ان کے پاس آ کر جمع ہو گیا۔ اتفاق یہ کہ انہی دنوں میں صمصام الدولہ نے اپنی فوج کا جائزہ لیا تھا اور تقریباً ایک ہزار آدمیوں کو جن کا نسب دیلمی نہیں ثابت ہوا تھا فوج سے نکال دیا تھا یہ تمام فوجی بھی بختیار کے لڑکوں سے جا ملے۔ بہت بڑی جمعیت ہو گئی۔ ارجان کی طرف بڑھے ابو جعفر استاد ہرمز ان دنوں وہیں مقیم تھا دونوں میں معرکہ آرائی ہوئی۔ ابو جعفر شکست اٹھا کر بھاگا اور روپوش ہو گیا ان لوگوں نے اس کے ایوان حکومت اور مکان کو لوٹ لیا۔ اس کے بعد ان لوگوں نے صمصام الدولہ کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ صمصام الدولہ شکست کھا کر دودمان (شیراز سے دو منزل کے فاصلہ پر) بھاگ آیا۔ والی دودمان نے صمصام الدولہ کو گرفتار کر لیا۔ ابو نصر بن بختیار نے پہنچ کر والی دودمان سے صمصام الدولہ کو لے لیا اور اس کی حکومت فارس کے نو برس ماہ ذی الحجہ ۳۸۸ھ میں قید حیات سے سبکدوش کر دیا اور اس کی ماں کو ایک دیلمی سردار کے حوالے کر دیا۔ دیلمی سردار نے اسے بھی مار ڈالا اور اسی کے مکان میں دفن کر دیا۔ جب بہاء الدولہ فارس پر قابض ہوا تو اس نے اس کی نعش کو مقابر بنو بویہ میں لے جا کر دفن کیا۔

بہاء الدولہ کا فارس اور خوزستان پر قبضہ: صمصام الدولہ کے قتل کے بعد ابو القاسم اور ابو نصر پسران بختیار فارس پر قابض ہو گئے ان لوگوں نے ابو علی بن استاد ہرمز کے پاس پیام بھیجا بلانے کی کوشش کی اور یہ پیام بھیجا کہ ہم اور تم اور دیلم جو تمہارے ساتھ ہیں باہم عہد و پیمان کر لیں اور بہاء الدولہ سے لڑیں ابھی ابو علی کوئی جواب انکار و اقرار کا نہ دینے پایا تھا کہ بہاء الدولہ نے بھی اس سے خط و کتابت کی اور دیلم کو جو ان کے ہمراہ تھے امن دینے کا اقرار کیا اور ہر طرح کا سلوک کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ ابو علی کو سخت فکر پیدا ہوئی چونکہ ابو علی نے اس سے پہلے پسران بختیار کے دو بھائیوں کو قتل کر

ڈالا تھا اور ان دونوں کو قید کیا تھا اس وجہ سے اس نے بہاء الدولہ کے قتل جوئی کو ترجیح دی۔ باقی رہے دیلم جو اس کے ہمراہ تھے انہوں نے ان ترکوں کے خوف سے جو کہ بہاء الدولہ کے ملنے سے انکار کیا تاہم ابو علی انہی دیلمیوں کے ساتھ برابر اسی کشمکش و پیچ میں پڑا رہا۔ یہاں تک کہ سرداروں کی ایک جماعت کو بہاء الدولہ کے پاس روانہ کیا ان لوگوں نے اس سے عہد و پیمان لیا اور اس پر اعتماد کر کے سب کے سب اس کے پاس چلے آئے اہواز کی طرف بڑھے۔ پھر رامہرمز اور ارجان کی جانب گئے غرض کہ بہاء الدولہ نے آہستہ آہستہ تمام بلاد خوزستان پر قبضہ کر لیا۔

اس کے بعد اپنے وزیر السلطنت ابو علی بن اسماعیل کو فارس کی طرف بڑھنے کا حکم دیا۔ شیراز کے باہر ایک کھلے میدان میں پڑاؤ ڈالا۔ پسران بختیار ان دنوں شیراز ہی میں تھے دونوں فریقوں میں گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی اثناء جنگ میں پسران بختیار کے بعض امراء ابو علی وزیر سے مل گئے اور ان دونوں سے علیحدہ ہو کر ابو علی کی فوج میں آ گئے جس سے پسران بختیار کو شکست ہوئی ابو علی نے شیراز پر قبضہ کر لیا ابو نصر بن بختیار بلاد دیلم بھاگ گیا اور اس کا وزیر السلطنت ابو القاسم بدر بن حسنویہ کے پاس چلا گیا پھر بطیحہ چلا گیا اور قیام پذیر ہوا۔ خاتمۂ جنگ کے بعد وزیر السلطنت ابو علی نے فتح کا نامہ بشارت بہاء الدولہ کی خدمت میں روانہ کیا چنانچہ بہاء الدولہ اس خوشخبری کو سن کر شیراز آیا اور قریہ رودمان کو جلا اور پامال کرنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد اہواز جا کر حکومت اختیار کی اور اسی وقت بغداد میں اپنی جگہ ابو علی بن جعفر معروف بہ استاد ہرمز کو متعین کیا اور عمید العراق کا لقب مرحمت فرمایا۔ ان واقعات کے بعد سے ملوک دیلم نے مستقل طور سے اہواز (بلاد فارس) میں حکومت اختیار کی اور مدت دراز تک عراق کے حکمران رہے۔

ابو نصر بن بختیار کا قتل: جس وقت ابو نصر بن بختیار کا قدم بلاد دیلم میں مستقل طور سے جم گیا اس وقت اس نے ان دیلمی فوجوں کو ملانے کی کوشش کی جو فارس اور کرمان میں تھیں اور ان سے خط و کتابت شروع کی۔ چنانچہ دیلمی فوجیں اور بہت سے کرد ابو نصر کی تحریر کے مطابق فارس آ کر جمع ہو گئے ابو نصر نے ان لوگوں کو مسلح کر کے کرمان پر دھاوا کر دیا۔ اس وقت کرمان میں ابو جعفر بن میرجان حکومت کر رہا تھا موقع مناسب نہ پایا جیرفت کی طرف بڑھا اور اس پر قابض ہو گیا جیرفت کے بعد آہستہ آہستہ اکثر بلاد کرمان کو دبا لیا۔ بہاء الدولہ کو اس کی خبر لگی تو اپنے وزیر السلطنت ابو علی بن اسماعیل کو ایک فوج کے ساتھ ابو نصر کی سرکوبی اور جنگ کے لئے روانہ کیا۔ جوں ہی ابو علی جیرفت کے قریب پہنچا اہل جیرفت نے امن کی درخواست کی اور اطاعت قبول کی۔ ابو نصر بن بختیار یہ رنگ دیکھ کر بھاگ نکلا۔ ابو علی نے اپنی فوج سے تین سو جنگ آوروں کو منتخب کیا اور انہیں اپنے ہمراہ لے کر ابو نصر کے تعاقب میں نکلا اس کا بقیہ لشکر جیرفت ہی میں چھوڑ گئے۔ دو چار منزل کے بعد ابو علی نے ابو نصر کو پہنچ کر گھیر لیا ابو نصر کے ہمراہیوں میں سے کسی نے فریب سے اسے قتل کر ڈالا اور سر کاٹ کر ابو علی کے پاس لے آیا۔ ابو نصر کے باقی ماندہ ہمراہی پریشان ہو کر بھاگے ابو علی نے سب کو پامال کیا۔ یہ واقعہ ۳۹۰ھ کا ہے۔

وزیر ابو علی بن اسماعیل کا قتل: ابو نصر کے مارے جانے کے بعد ابو علی نے کرمان پر قبضہ کر کے ابو موسیٰ سیاہ چشم کو مامور کیا اور مظفر و منصور بہاء الدولہ کی خدمت میں آیا بہاء الدولہ نے فوراً اسے گرفتار کر کے اس کے مال و اسباب کو بھی ضبط کر لیا۔ اس گرفتاری اور ضبطی کا ظاہری سبب کچھ نہ تھا اور اپنے دوسرے وزیر شاپور کو لکھ بھیجا کہ ابو علی کے تمام ممبران خاندان اور اعزہ و اقارب اور دوستوں کو گرفتار کر لو۔ وزیر شاپور کو بلاوجہ گرفتاری سے پس و پیش ہوا اس وجہ سے ان لوگوں کو بھاگ نکلنے کا موقع

[illegible] گیا چنانچہ وہ سب بھاگ گئے۔ اس کے بعد بہاء الدولہ نے اپنے وزیر ابو علی کو ۳۹۲ھ میں قتل کرا ڈالا تو خوزستان اور اس کے تمام متعلقہ بلاد پر ابو علی حسن بن استاد ہرمز کو مقرر کیا عمید الجیوش کا لقب دیا۔ ابو جعفر حجاج بن ہرمز کو بد اخلاقی، ظلم اور بے جا تحکم کی وجہ سے معزول کیا چنانچہ ابو علی حسن کی گورنری سے انتظام درست ہو گیا۔ شورش کم ہو گئی گویا بہاء الدولہ کو ابو علی کے عدل وانصاف کی وجہ سے بہت بڑی دولت مل گئی۔

طاہر بن خلف اور ابو موسیٰ کی جنگ: ہم اوپر تحریر کر چکے ہیں کہ طاہر بن خلف اپنے باپ خلف بن احمد کی اطاعت چھوڑ کر اس کے مقابلہ پر جنگ کے لئے آیا تھا چنانچہ اس کا باپ کامیاب ہوا اور طاہر شکست کھا کر کرمان کی طرف چلا گیا اور اسے یہ توقع تھی کہ موقع پا کر قابض ہو جاؤں۔ گورنر کرمان اپنی نا اہلی اور کم ہمتی کی وجہ سے طاہر بن خلف کے بڑھتے ہوئے حوصلوں کی روک تھام نہ کر سکا نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑے ہی دنوں میں طاہر کی جمعیت بڑھ گئی اطراف و جوانب کے امراء جو گورنر کرمان کے مخالف تھے اس سے مل گئے طاہر نے ان لوگوں کو مسلح کر کے جیرفت پر چڑھائی کر دی قبضہ کر لیا۔ اس کے علاوہ اور شہروں پر بھی قابض ہو گیا۔ یہ واقعہ ۳۹۳ھ کا ہے۔ ابو موسیٰ سیاہ چشم کو اس کی خبر لگی گورنر کرمان نے یہ قصد کیا اور دیلم کی فوج کو مرتب کر کے کرمان پر حملہ کیا۔ طاہر بن خلف کو شکست ہوئی۔ ابو موسیٰ نے ان کے مال و اسباب کو لوٹ لیا اور جن شہروں پر اس نے قبضہ کر لیا تھا پھر قابض ہو گیا۔ اسی اثناء میں بہاء الدولہ نے ابو جعفر استاد ہرمز کو ایک بڑی فوج کے ساتھ کرمان کی طرف روانہ کیا۔ ابو جعفر نے بھی طاہر کو آ دبایا ان کے بیر شکست دی اور کرمان پر قبضہ کر لیا۔ غرض دوبارہ جیسا کہ اس سے پہلے تھا کرمان میں دیلمیوں کا دور دورہ پھر ہو گیا۔

بنو عقیل کا محاصرہ مدائن: قرواش بن مقلد نے ۳۹۳ھ میں بنو عقیل کے ایک گروہ کو ملک گیری کی غرض سے روانہ کیا تھا چنانچہ اس نے مدائن پہنچ کر محاصرہ کر لیا۔ بہاء الدولہ کے نائب (ابو جعفر حجاج بن ہرمز) نے اس خبر کو سن کر صف شکن فوجیں ان کے مقابلہ کے لئے روانہ کیں۔

بنو عقیل اور بنو اسد کی پامالی: چنانچہ بنو عقیل نے مجبور ہو کر مدائن کے محاصرہ سے ہاتھ کھینچ لیا۔ اس کے بعد بنو عقیل اور بنو اسد میں سے ابو الحسن بن مزید متفق ہو کر ملک گیری کے لئے نکلے ابو جعفر حجاج مقابلہ کی غرض سے نکل کھڑا ہوا۔ میدان میں آیا خفاجہ کو بھی شام سے بلا بھیجا۔ دونوں فریقوں میں جنگ شروع ہو گئی سخت اور خونریز جنگ کے بعد ابو جعفر کو شکست ہوئی لشکرگاہ لوٹ لیا گیا۔ اس کے بعد پھر دوبارہ شکست کھا کر بھاگا اور اپنی کھوئی ہوئی قوت کو جمع کر کے پھر امراف کوفہ میں [illegible] کر لڑنے کے لئے آیا۔ اس واقعہ میں بنو عقیل اور بنو مزید اسدی کو شکست ہوئی نہایت بری طرح پامال کئے گئے۔ ابو جعفر حجاج نے قیمتی زیورات نفیس نفیس اسباب عمدہ عمدہ چیزیں اور بہت سا مال ایسے زمانہ کی آنکھوں نے نہ دیکھا ہو گا اور نہ کانوں نے سنا ہو گا لوٹ لیا

ابو جعفر اور ابو علی میں جنگ: ابھی ابو جعفر حجاج دار الخلافت بغداد سے بنو عقیل کی سرکوبی کی غرض سے نکلا ہی تھا اور جرائم پیشہ لوگوں نے بغداد میں غارت گری قتل اور لوٹ مار کا بازار گرم کر دیا۔ بہاء الدولہ کو اس کی اطلاع ہوئی۔ ابو علی بن جعفر معروف بہ استاد ہرمز کو عراق کی حفاظت اور اس میں امن وامان قائم کرنے کی غرض سے عراق روانہ کیا۔ ابو جعفر کو اس کی خبر لگی

گئی نہایت بے جگری سے اطراف کوفہ میں دیلم اور ترکوں کو جمع کر کے مقابلہ پر آیا اتفاق یہ کہ ابو جعفر کو شکست ہوئی ابوعلی نے نہایت مردانگی سے اطراف کوفہ کو اس کی لوٹ مار سے بچایا اس کے بعد ابوعلی خوزستان کی طرف چلا گیا اور تستر تک پہنچا اسی اثناء میں یہ خبر سننے میں آئی کہ ابو جعفر فوجیں فراہم کر کے پھر کوفہ کی طرف آ گیا ہے یہ سنتے ہی فوراً لوٹ پڑا اور دونوں فریقوں میں لڑائی کا نیزہ گڑ گیا ابھی لڑائی کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا تھا کہ ۳۹۰ھ میں بہاء الدولہ نے ابوعلی کو حکم بھیج دیا کہ تم ابو جعفر کی جنگ ملتوی کر کے ابن واصل سے جنگ کی غرض سے بصرہ چلے جاؤ۔ چنانچہ ابوعلی ابو جعفر کی جنگ سے ہاتھ کھینچ کر بصرہ چلا گیا ابن واصل سے اور ابوعلی سے متعدد لڑائیاں ہوئیں جیسا کہ ہم یہ حالات ملوک بطیحہ میں بیان کریں گے قصہ مختصر ابوعلی دار الخلافت بغداد کی جانب واپس ہوا ابو جعفر نے حاجی (برابر خراسان) میں آ کر قیام کر دیا۔ حاجی عمید الجیوش ابو علی کی جاگیر تھی اس کا حاکم آخری ماہ ۳۹۱ھ میں مر گیا تھا ابوعلی نے اس کی جگہ ابو الفضل بن عنان کو مامور کیا تھا اس وقت بہاء الدولہ بصرہ میں ابن واصل سے مصروف جنگ تھا ابو جعفر وغیرہ کو یہ خبر معلوم ہوگئی ہاتھ پاؤں ڈھیلے ہو گئے بزدلی نے دلوں میں گھر کر لیا جماعت میں تفرقہ پیدا ہو گیا ابن حجاج اسدی اپنے مقبوضہ ملک چلا گیا ابو جعفر اور ابن عیسیٰ نے حلوان جا کر دم لیا۔

بہاء الدولہ اور ابو جعفر: کچھ عرصہ بعد ابو جعفر نے بہاء الدولہ کی خدمت میں معذرت کا خط بھیجا معافی کی درخواست کی بہاء الدولہ نے درخواست کو قبولیت کا درجہ عنایت کیا چنانچہ ابو جعفر مقام تستر میں حاضر خدمت ہوا لیکن بہاء الدولہ نے اس خیال سے کہ مبادا ابوعلی کو اس سے نفرت پیدا ہو جائے کچھ زیادہ توجہ نہ دی پھر بہاء الدولہ کو بدر بن حسنویہ کی بڑھتی ہوئی قوت سے خطرہ پیدا ہوا حسد کی آگ بھڑک اٹھی فوجیں تیار کر کے بدر کی طرف بڑھا بدر نے مصالحت کا پیام دیا بہاء الدولہ نے اس کو قبول نہ کیا اور واپس آ گیا ۴۰۱ھ میں ابو جعفر حجاج بن ہرمز نے مقام آسوار میں سفر آخرت اختیار کیا اور دنیا کے تمام جھگڑوں سے چھوٹ گیا۔

مجد الدولہ کی گرفتاری: آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ مجد الدولہ ابو طالب رستم بن فخر الدولہ ہمدان اور قرمیسین پر حدود عراق تک حاکم بنایا گیا تھا اور دونوں حکومتوں کی زمام حکومت اس کی ماں کے قبضۂ اقتدار میں رہی وہی ان بلاد پر حکمرانی کرتی تھی جب مجد الدولہ نے قلمدان وزارت ابوعلی بن علی بن قاسم کو سپرد کیا تو امراء دولت نے اس سے انکار کیا۔ مجد الدولہ کو بھی اپنی ماں سے خوف پیدا ہوا اور وہ بھی اپنے بیٹے سے مشتبہ ہو کر رے سے نکل کر قلعہ میں جا ٹھہری قلعہ کی حفاظت پر لوگوں کو مامور کیا پھر موقع پا کے قلعہ سے نکل کر بدر بن حسنویہ کے پاس جا پہنچی۔ امداد کی درخواست کی اسی اثنا میں اس کا بیٹا شمس الدولہ بھی ہمدان سے فوجیں لے کر آ گیا۔ بدر بن حسنویہ ان دونوں کے ساتھ ۳۹۷ھ میں مجد الدولہ سے لڑنے کے لئے چلا۔ چنانچہ اصفہان پہنچ کر محاصرہ ڈال دیا اور بزور تیغ رے پر قبضہ کر لیا اور اصفہان کی تمام حکومت پھر مجد الدولہ کی ماں کے قبضۂ اقتدار میں آ گئی۔ مجد الدولہ کو گرفتار کر کے قید کر دیا اور حکومت کی کرسی پر شمس الدولہ کو بٹھایا۔ بدر بن حسنویہ اپنے دار الحکومت واپس آیا۔

مادر مجد الدولہ اور بدر میں نااتفاقی: پھر ایک برس کے بعد مجد الدولہ کی ماں کو شمس الدولہ سے بدگمانی پیدا ہوئی مجد الدولہ کو قید سے نکال کر تخت حکومت پر متمکن کیا۔ شمس الدولہ ہمدان کی طرف بھاگ گیا۔ بدر بن حسنویہ کو اس سے بے حد

مدد آیا چونکہ اپنے بیٹے ولی کی شورش اور فساد ختم کرنے میں مصروف تھا اس لئے اس میں پیچھے رہ گیا۔ وہ بیماری کا شکار تھا شمس الدولہ کا خط آ پہنچا جس میں اس نے امداد طلب کی تھی۔ بدر نے مصروفیت کے باوجود شمس الدولہ کی مدد کو فوجیں روانہ کیں۔ شمس الدولہ نے قم کا محاصرہ کر لیا۔ مجد الدولہ کی ماں سخت مشکلات میں گرفتار ہو گئی۔

علاء الدین ابو جعفر: علاء الدین بن ابو جعفر بن کاکویہ اس عورت (والدہ مجد الدولہ) کا ماموں زاد بھائی تھا۔ قدیم فارسی زبان میں کاکویہ ماموں کو کہتے ہیں اس سبب سے علاء الدین ابن کاکویہ بلایا گیا۔ اسے مجد الدولہ کی ماں نے اصفہان کی حکومت پر مامور کیا تھا جب وہاں کی حکومت میں اضطراب پیدا ہوا تو ابن کاکویہ بہاء الدولہ کے پاس عراق چلا گیا اور اسی کے پاس ٹھہر گیا۔ جب مجد الدولہ کی ماں کے قبضہ و اقتدار میں دوبارہ حکومت آ گئی تو ابن کاکویہ عراق سے اس کے پاس چلا آیا اس نے اسے پھر اصفہان کی حکومت پر مامور کیا اس سے اس کی قدم حکومت و سلطنت پر جم گئے اس کے بعد اس کی اولاد اصفہان پر حکمرانی کرنے لگی جیسا کہ آئندہ ہم ان کے حالات کے ضمن میں بیان کریں گے۔

بہاء الدولہ کی مراجعت بغداد: ابو جعفر استاد ہرمز عضد الدولہ کا حاجب تھا اور اس کے خاص لوگوں میں سے تھا ابو جعفر نے اپنے بیٹے ابو علی کو صمصام الدولہ بن عضد الدولہ کی خدمت میں بھیج دیا تھا۔ جب صمصام الدولہ مارا گیا تو ابو علی بہاء الدولہ کے پاس چلا آیا۔ بہاء الدولہ کو عراق میں جب یہ خبر پہنچی کہ دار الخلافت بغداد میں اس کی غیر حاضری کے زمانے میں سخت شورش پیدا ہوئی اور اوباشوں اور جرائم پیشہ لوگوں نے لوٹ مار شروع کر دی ہے تو بہاء الدولہ نے اپنی جگہ عراق کی حکومت پر فخر الملک ابو طالب کو مامور کیا اور خود دار الخلافت کی طرف چل کھڑا ہوا۔ امراء دولت اور اراکین سلطنت دور دور سے عمدہ ذی الحجہ میں بہاء الدولہ سے ملنے کے لئے آئے۔ بہاء الدولہ نے ایک فوج دار الخلافت بغداد سے ابو الشوک سے جنگ کرنے کے لئے روانہ کی یہاں تک کہ ابو الشوک کی شورش ختم ہو گئی۔

بدر بن حسنویہ کی امداد طلبی: اسی زمانہ میں بدر بن حسنویہ اور اس کے بیٹے ہلال میں جھگڑا ہو گیا۔ بدر نے بہاء الدولہ سے امداد طلب کی۔ چنانچہ بہاء الدولہ نے بدر کی امداد پر کمر باندھی[1] .... بدر نے قوم کو اس کے قبضہ سے نکال لیا اور جو کچھ مال و اسباب وہاں تھا سب پر قابض ہو گیا اسی عرصہ میں خفاجہ حلوان اور جب پھر ان شامی تو اپنے سرداران قوم کے ساتھ مکے اور چند قبیلے۔ بنی قرات کی جماعت کی سرداری کی وہ ان کے ساتھ ساتھ دار الخلافت بغداد کو روانہ ہوئے۔ بہاء الدولہ نے ان لوگوں کو فوجی امداد حسن بن منصور کے ہمراہ ان کی طرف روانہ کیا۔ ان لوگوں نے اس کے اطراف کو تباہ و پامال کرنا شروع کیا۔

ابو الحسن بن مزید اور سلطان: ذوالسعادتین نے ان میں سے چند لوگوں کو گرفتار کر لیا لیکن کچھ دن بعد رہا کر دیا ان لوگوں نے ذوالسعادتین کو گرفتار کرنے کا قصد کیا۔ ذوالسعادتین یہ بات تاڑ گیا اور ان لوگوں کو مع سلطان کے پھر گرفتار کر کے اور پا بزنجیر دار الخلافت بغداد بھیج دیا کچھ عرصہ بعد ابو الحسن بن مزید کی سفارش سے پھر رہا کر دیئے گئے ان لوگوں نے حسب عادت پھر قتل و غارت گری پر کمریں باندھیں اور ۳۹۰ھ میں حاجیوں کے قافلے سے بھڑ گئے اور اسے لوٹ لیا۔ فخر الملک نے

---

[1] اصل کتاب میں یہ عبارت نہیں ہے۔

ابو الحسن بن مزید کو ان لوگوں سے انتقام لینے کے لئے بھیجا تھا ابو الحسن بن مزید نے بصرہ پہنچ کر ان لوگوں کو گھیر لیا اور نہایت سختی سے انہیں قتل اور گرفتار کر لیا۔ دیلمیوں کا مال و اسباب جس قدر لوٹ لیا تھا واپس لے لیا اور قیدیوں کو فخر الملک کے پاس بھیج دیا اس واقعہ کے بعد پھر ان کے باقی ماندہ ساتھیوں نے دیلمیوں کے قافلے سے چھیڑ چھاڑ شروع کی اور اطراف کو لوٹ لیا۔ ابو الحسن بن مزید بے خبر تھا کہ ان کے سر پر جا پہنچا اور جیسا کہ اس سے پہلے اس نے انہیں زیر و زبر کیا تھا پھر قید اور قتل کیا اور قیدیوں کو دار الخلافت بغداد بھیج دیا۔

بہاء الدولہ کی وفات: ان واقعات کے بعد ۴۰۳ھ میں نصف اول گزر چکا تھا کہ بہاء الدولہ ابو نصر بن عضد الدولہ نے مقام ارجان (عراق) میں وفات پائی۔ مشہد علی میں اپنے باپ کے پاس مدفون ہوا چوبیس برس حکومت کی۔

سلطان الدولہ ابو شجاع: اس کے بعد اس کا بیٹا سلطان الدولہ ابو شجاع تخت حکومت پر متمکن ہوا۔ ارجان سے شیراز آیا اپنے ایک بھائی جلال الدولہ ابو طاہر کو بصرہ کی حکومت پر مامور کیا اور دوسرے بھائی ابو الفوارس کو کرمان کی گورنری مرحمت کی۔

شمس الدولہ اور مجد الدولہ: آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ شمس الدولہ بن فخر الدولہ حکومت ہمدان پر متمکن ہوا تھا اور اس کا بھائی مجد الدولہ تخت آرائے حکومت رے ہوا تھا اور اس کی ماں ان دونوں حکومتوں کی نگران اور سیاہ و سفید کرنے کی مالک تھی بدر بن حسنویہ کردوں کا سردار تھا اس سے اور اس کے بیٹے ہلال سے جھگڑا ہو گیا تھا ایک دوسرے سے لڑ گئے تھے دونوں میں متعدد لڑائیاں ہوئیں جنہیں ہم ان کے حالات کے ضمن میں تحریر کریں گے۔ شمس الدولہ کے اکثر شہروں پر قابض ہو گیا تھا اور وہاں کے مال و اسباب کو دبا لیا تھا جیسا کہ ان کے حالات کے سلسلے میں تم آئندہ پڑھو گے اس کے بعد شمس الدولہ نے رے کی طرف قدم بڑھایا مجد الدولہ نے رے چھوڑ دیا نہاوند چلا آیا اس کے ہمراہ اس کی ماں بھی تھی۔ شمس الدولہ نے رے پر قبضہ کر لیا اپنے بھائی اور ماں کے تعاقب میں روانہ ہوا۔ فوج کو بہت سے دنوں سے مشاہرہ نہیں ملا تھا۔ آئے دن لڑائیوں کی وجہ سے تنخواہیں بند تھیں شور و شر مچایا ایک ہنگامہ برپا ہو گیا لوگ وظائف اور تنخواہیں طلب کرنے لگے شمس الدولہ مجبور ہو کر ہمدان واپس آ گیا اور اس کا بھائی مجد الدولہ اور اس کی ماں پھر رے آ گئے اور قابض ہو گئے۔

فخر الملک ابو طالب کا قتل: ابو محمد حسن بن سہلان ایک مدت سے قرواش کے پاس چلا گیا تھا۔ قرواش نے اسے اپنے پاس کمال عزت سے ٹھہرایا۔ سلطان الدولہ نے اس کی جگہ عہدہ وزارت پر ابو القاسم جعفر بن فسانجس کو مقرر کیا ربیع الاول ۴۰۷ھ میں سلطان الدولہ نے اپنے گورنر عراق اور اپنے وزیر السلطنت فخر الملک ابو غالب کو گرفتار کر کے قید حیات سے سبکدوش کر دیا۔ ساڑھے پانچ سال عہدہ وزارت پر رہا اس کا مال و اسباب سلطان الدولہ نے ضبط کر لیا جس کی مالیت ایک کروڑ تھی۔

ابن سہلان کی وزارت: جب فخر الملک کے قتل کے بعد ابن سہلان واپس آیا تو سلطان الدولہ نے فخر الملک کی جگہ اسے حکومت عراق پر مامور کیا عمید الجیوش کا خطاب دیا۔........................ اور اس کی جگہ وزارت کا عہدہ رخجی کو مرحمت کیا۔ چنانچہ محرم ۴۰۹ھ میں ابن سہلان عراق کی طرف روانہ ہوا واسط کی طرف ہو کر گزرا۔

چونکہ زمانہ حکومت فخر الملک میں اسی کے اشارہ و حکم سے بنو اسد نے بنو خفاجہ کے سرداروں کو گرفتار کر لیا تھا اس وجہ سے ان میں سے بنی دبیس فخر الملک کے قتل کے بعد بنو اسد سے انتقام لینے کے لئے اٹھے۔ ابن سہلان نے یہ دیکھ کر بنو اسد اور اس کے بھائی مہارش اور طراد پر شب خون مارا اور دور تک تعاقب کرتا چلا گیا ان کے نامی نامی سرداروں کو تہ تیغ کیا ایک جماعت دیلم اور ترکوں کی بھی کام آ گئی۔ بالآخر ان لوگوں کو شکست ہوئی۔ ابن سہلان نے ان کے مال و اسباب کو لوٹ لیا عورتوں اور لڑکوں کو غلام بنا لیا خاتمہ جنگ کے بعد مضر اور مہارش کو امن دیا ان دونوں اور طراد کو جزیرہ کی حکومت میں شریک کر دیا۔ یہ امر سلطان الدولہ کو ناگوار گزرا فوراً واسط کی جانب کوچ کر دیا اس وقت واسط میں آتش فتنہ بھڑک رہی تھی۔

سلطان الدولہ اور ابن سہلان - سلطان الدولہ نے ان میں سے ایک جماعت کو قتل کر ڈالا فتنہ و فساد فرو ہو گیا امن و امان قائم ہو گیا اسی عرصہ میں دار الخلافت بغداد کے فتنہ کی خبر لگی تمام کاموں کو چھوڑ کر دار الخلافت بغداد کو روانہ ہوا۔ اسی سنہ کے ماہ ربیع الثانی میں بغداد پہنچا۔ ادھر ترک آمادہ بغاوت ہوئے جو مخالف تھے بھاگ نکلے عباسیوں کے ایک گروہ کو شہر بدر کیا ابو عبداللہ ابن نعمان فقیہ شیعہ کو بھی جلا وطن کر دیا اسی وقت بغداد کے اطراف و جوانب میں ٹھہرا کر واسط واپس آیا دیلمیوں اور ترکوں میں فساد کی تخم ریزی کی لڑائی کا بازار گرم ہو گیا۔ چند دیلمی سردار ابن سہلان کی شکایت لے کر واسط سلطان الدولہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سلطان الدولہ نے ان لوگوں کو تسلی دی اور ان لوگوں کو اپنے پاس ٹھہرا لیا اس کے بعد ابن سہلان کو قتل کا اندیشہ ابن سہلان کو خطرہ پیدا ہوا بنو خفاجہ کے پاس بھاگ گیا۔ تھوڑے دن قیام کر کے موصل جا پہنچا پھر موصل سے نکل کر بطیحہ جا کر قیام پذیر ہوا۔ سلطان الدولہ نے ابن سہلان کی گرفتاری اور سرکوبی پر فوجیں روانہ کیں چونکہ شرابی (والی بطیحہ نے) ابن سہلان کو اپنی پناہ میں لے لیا تھا اس وجہ سے سلطان الدولہ کی فوج سے معرکہ آرا ہوا اور اسے شکست فاش دی ابن سہلان جلال الدولہ کے پاس بصرہ چلا گیا۔

سلطان الدولہ اور دیلمیوں میں مصالحت: ان واقعات کے بعد دیلمیوں اور سلطان الدولہ میں مصالحت ہو گئی اسی سنہ میں دیلمیوں کی کمزوری محسوس ہوئی دار الخلافت بغداد اور واسط میں عوام الناس پر لوٹ پڑے ایک سخت ہنگامہ برپا ہو گیا دیلمی ان کی مدافعت نہ کر سکے اسی اثناء میں سلطان الدولہ نے اپنے وزیر فضل بن مجس اور اس کے بھائی کو گرفتار کر لیا۔ قلمدان وزارت ابو غالب ذوالسعادتین حسن بن منصور کو عنایت ہوا اور جلال الدولہ والی بصرہ نے بھی اپنے وزیر ابو سعید عبدالواحد بن علی بن ماکولا کو گرفتار کر لیا۔

ابوالفوارس۔ سلطان الدولہ نے اپنے بھائی ابوالفوارس کو کرمان کی گورنری پر مامور کیا تھا۔ کچھ دیلم اس کے پاس آ گئے تھے اور ان لوگوں نے ابوالفوارس کو سلطان الدولہ کی مخالفت پر ابھارا چنانچہ ابوالفوارس نے علم بغاوت بلند کر دیا اور شیراز پہنچ کر قبضہ کر لیا۔ سلطان الدولہ کو اس کی خبر لگی فوجیں آراستہ کر کے ابوالفوارس کی سرکوبی کے لئے چلا۔ ابوالفوارس کو پہلے ہی حملہ میں شکست ہوئی کرمان کی طرف بھاگا۔ سلطان الدولہ نے تعاقب کیا۔ ابوالفوارس کرمان چھوڑ کر سلطان محمود بن سبکتگین کی خدمت میں بمقام بست جا پہنچا۔ محمود نے آؤ بھگت سے ٹھہرایا امداد کا وعدہ کیا۔ چند روز بعد ابو سعید طائی کو ایک فوج کے ساتھ ابوالفوارس کی مدد کے لئے روانہ کیا یہ وہ زمانہ تھا کہ سلطان الدولہ کرمان سے دار الخلافت بغداد

واپس آ گیا تھا۔ ابوالفوارس نے شیراز پہنچ کر کرمان پر قبضہ کر لیا۔ قبضہ کرمان کے بعد فارس کے دوسرے شہروں کی طرف بڑھا اور رفتہ رفتہ شیراز کو بھی لے لیا۔

سلطان الدولہ اور ابوالفوارس میں مصالحت سلطان الدولہ نے یہ خبر پا کر دارالخلافت بغداد سے اپنی فوج کے ساتھ حرکت کی اور ابوالفوارس تک پہنچ کر ابوالفوارس کو شکست دی۔ ابوالفوارس نے کرمان جا کر دم لیا۔ یہ واقعہ ۴۰۸ھ ہے۔ سلطان الدولہ نے تعاقب پر فوجیں بھیجیں۔ ابوالفوارس کرمان چھوڑ کر شمس الدولہ والی ہمدان کے پاس چلا گیا اور سلطان الدولہ کی فوجوں نے کرمان پر قبضہ کر لیا۔ چونکہ ابوالفوارس نے ابو سعید طوفی کے ساتھ بدمعاملگی کی تھی اس وجہ سے شمس الدولہ نے بہ سبب خباثت کے بدظنی کیا۔ القصہ تھوڑے دنوں ہمدان میں قیام کر کے مہذب الدولہ والی بطیحہ کے پاس چلا گیا۔ مہذب الدولہ نے نہایت عزت و احترام سے اپنے مکان میں ٹھہرایا۔ اس کے بھائی جلال الدولہ نے بہت سا مال بھیجا اور اپنے پاس بلا بھیجا۔ ابوالفوارس نے انکاری جواب دیا۔ اس کے بعد اس کے بھائی سلطان الدولہ سے خط و کتابت شروع ہوئی۔ کرمان واپس آ گیا۔ سلطان الدولہ نے خلعت اور ... بھیجی، مصالحت ہو گئی۔

مشرف الدولہ اور سلطان الدولہ ترکی فوج نے دارالخلافت بغداد میں سلطان الدولہ کے خلاف بغاوت کر دی اور مشرف الدولہ کی حکومت کا اعلان کر دیا۔ سلطان الدولہ نے ان کی گرفتاری کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوا تب واسط کی طرف چلے جانے کا قصد کیا۔ فوج نے مطالبہ کیا کہ اپنے بھائی مشرف الدولہ کو اپنا نائب مقرر کر کے جائیے۔ سلطان الدولہ نے مجبوری مشرف الدولہ کو اپنا نائب بنایا اور واسط کی طرف روانہ ہوا۔ پھر اہواز کی طرف چلا گیا۔ اگرچہ ان دونوں بھائیوں نے کسی کو اپنا نائب نہ بنانے کا حلف اٹھایا تھا مگر سلطان الدولہ نے کسی مصلحت کی وجہ سے ابن سہلان کو عراق کی حکومت پر اپنا نائب مقرر کیا۔ جب سلطان الدولہ تستر پہنچا تو اس نے ابن سہلان کو خط لکھ کر بلایا۔ چنانچہ ابن سہلان مشرف الدولہ سے علیحدہ ہو کر سلطان الدولہ کے پاس چلا آیا۔ سلطان الدولہ نے ابن سہلان کو وزارت پر مقرر کیا اور واسط کی طرف قبضہ کرنے کی غرض سے روانہ کیا۔ ابن سہلان نے واسط پر قبضہ کر لیا۔ ترکوں نے جو اس وقت واسط میں تھے مقابلہ کیا اور مشرف الدولہ کی حمایت کا اعلان کیا۔ سلطان الدولہ کی فوجیں شکست کھا کر واپس آ گئیں۔

مشرف الدولہ اور سلطان الدولہ کے مابین مصالحت اس واقعہ کے بعد دیلمیوں نے مشرف الدولہ سے اجازت حاصل کر کے اپنے وطن کا راستہ اختیار کیا۔ مشرف الدولہ نے اپنے وزیر ابوغالب کو ان کی حفاظت کی غرض سے ہمراہ کر دیا۔ جب یہ لوگ اہواز کے قریب پہنچے تو دیلمی سلطان الدولہ کے پاس چلے گئے اور ابوغالب کی حفاظت سے علیحدہ ہو گئے۔ ترکوں نے ابوغالب کو قتل کر ڈالا۔ سلطان الدولہ نے ابوغالب کے قتل کا بدلہ لیا اور ابوکالیجار کو اہواز کی طرف بھیجا۔ اس نے اہواز پر قبضہ کر لیا۔ ان واقعات کے ختم ہونے پر سلطان الدولہ اور مشرف الدولہ سے صلح کی تحریک شروع ہوئی۔ ابو محمد مکرم سلطان الدولہ کا مصاحب اور ابن ... (مشرف الدولہ کا وزیر) دونوں بھائیوں میں مصالحت کے خواہاں تھے۔ ان دونوں نے یہ طے کیا کہ عراق مشرف الدولہ کو دے دیا جائے اور فارس و کرمان کی حکومت سلطان الدولہ کے سپرد کی جائے۔ چنانچہ اسی بنا پر صلح ہو گئی

تکمیل ۴۱۲ھ میں ہوئی۔

ابن کاکویہ کا ہمدان پر قبضہ: شمس الدولہ بن بویہ والی ہمدان نے وفات پائی۔ اس کی جگہ اس کا بیٹا سماء الدولہ تخت حکومت پر متمکن ہوا۔ فرہاد بن مرداویج کو بروجرد کی حکومت سماء الدولہ کی آنکھوں میں کانٹا کی طرح کھٹک گئی تو فوجیں آراستہ کر کے فرہاد کو جا گھیرا۔ فرہاد نے علاء الدولہ بن کاکویہ سے امداد طلب کی۔ علاء الدولہ نے فرہاد کی درخواست کو قبولیت کا درجہ عطا کیا اور اس کی کمک پر فوجیں روانہ کیں۔ چنانچہ سماء الدولہ کو بروجرد کے محاصرہ اور جنگ سے ہاتھ کھینچنا پڑا۔ اس کے بعد علاء الدولہ اور فرہاد نے ہمدان کی طرف قدم بڑھایا اور پہنچتے ہی محاصرہ ڈال دیا۔ ہمدان کی فوجیں تاج الملک قوہی کی ماتحتی میں (سپہ سالار سماء الدولہ) مدافعت کے لئے نکلیں اور بزور تیغ علاء الدولہ کا محاصرہ اٹھا دیا۔ علاء الدولہ شکست کھا کر جرباذقان پہنچا۔ اثناء راہ میں اس کی فوج کا اکثر حصہ برف اور سردی سے ہلاک ہو گیا۔

تاج الملک قوہی کی تباہی: تاج الملک قوہی نے علاء الدولہ کا تعاقب کیا اور جرباذقان پہنچ کر علاء الدولہ پر محاصرہ ڈالا۔ علاء الدولہ نے ان ترکوں کو ملا لیا جو تاج الملک قوہی کے ہمراہ تھے اس سے تاج الملک کمزور ہو گیا اس کا سارا لشکر منتشر ہو گیا۔ تاج الملک بحالت پریشان ہمدان کی جانب لوٹا۔ علاء الدولہ نے سماء الدولہ پر غلبہ حاصل کر لیا تمام کی یا جماعت دو گنی خراج دینے لگا۔ اس کے بعد علاء الدولہ نے تاج الملک کا اس قلعہ میں محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ تاج الملک نے تنگ آ کر امن کی درخواست کی۔ علاء الدولہ نے امن دے دیا اسے سماء الدولہ کے ساتھ اپنے ہمراہ لئے ہوئے ہمدان گیا اس پر اور اس کے کل صوبہ پر کامیابی کے ساتھ قبضہ کر لیا۔ دیلمی سرداروں کے ایک گروہ کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا اور چند سرداروں کو قتل کر ڈالا۔

ہمدان پر قبضہ کرنے کے بعد ابو الشوک کردی کے ملک کا قصد کیا۔ مشرف الدولہ نے ابو الشوک سے درگزر کرنے کی سفارش کی چنانچہ علاء الدولہ نے اس سفارش کو منظور کر لیا اور اپنے دار الحکومت واپس ہوا۔ یہ واقعہ ۴۱۴ھ کا ہے۔

وزیر ابو القاسم: چونکہ عنبر خادم مشرف الدولہ کے باپ بہاؤ الدولہ کی خدمت میں رہا تھا اس وجہ سے عنبر خادم مشرف الدولہ پر غلبہ حاصل کئے ہوئے تھے اور اثیر کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔ بنو بویہ کی دولت و حکومت میں جو چاہتا تھا کر گزرتا تھا۔ امراء دولت اور فوج پر اس کی حکمرانی قائم تھی۔ وزیر السلطنت مؤید الملک رخجی نے عنبر خادم کے کسی حاشیہ نشین یہودی سے ایک لاکھ دینار کسی ذریعہ سے وصول کر لئے تھے۔ عنبر خادم نے مشرف الدولہ کے کانوں تک یہ خبر پہنچا دی۔ مشرف الدولہ نے ماہ رمضان ۴۱۳ھ میں مؤید الملک کو معزول کر کے ناصر الدولہ بن حمدان کو عہدۂ وزارت عنایت کیا کچھ عرصہ بعد مشرف الدولہ نے اسے خلفاء عبیدیین کے پاس بھیج دیا۔ خلیفہ حاکم نے اسے مصر کی حکومت پر مامور کیا مصر میں اس کا بیٹا ابو القاسم حسین پیدا ہوا۔ حاکم نے اس کے باپ ناصر الدولہ کو کسی الزام میں قتل کر ڈالا۔ ابو القاسم مفرج بن جراح امیر طے کے پاس شام بھاگ گیا اور عبیدیوں کے خلاف ابو الفتوح امیر مکہ کو ابھارنے لگا۔ ابو الفتوح نے اسے بلا بھیجا رملہ میں ابو الفتوح کی امارت کی بیعت لی گئی تو فوجیں آراستہ کر کے مصر کی جانب بڑھا اور بہت سا مال اور سامان جنگ لے کر ابو الفتوح مکہ واپس آیا اور ابو القاسم عراق کی طرف چلا گیا۔ عمید العراق فخر الملک ابو غالب کی خدمت میں حاضر ہوا۔

وزیر ابو القاسم کی معزولی: خلیفہ قادر باللہ کو اس کی خبر لگی تو کہہ بھیجا کہ ابو القاسم کو اپنی خدمت سے الگ کر دو۔ قریب ابو القاسم نے موصل کا راستہ اختیار کیا۔ والی موصل نے ابو القاسم کو قلمدان وزارت سپرد کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد رنجش کے اختلاف کی وجہ سے شاہی عتاب میں گرفتار ہو گیا اور معزول کر دیا گیا۔ پھر عراق کی جانب واپس ہوا۔ خوبی قسمت سے پھر ایسے اتفاقات پیش آئے کہ مشرف الدولہ نے اسے وزارت کا عہدہ عنایت کر دیا۔ مگر چونکہ ترکوں کے ساتھ زیادتی اور ان پر حکومت کرنے لگا ترکوں نے شور و شر مچایا بغاوت کر دی۔ اس کے نکل جانے کی وجہ سے تیر خادم بھی اس مصیبت میں گرفتار ہو گیا۔ وہ دونوں بحال پریشان سندیہ کی طرف نکل بھاگے مشرف الدولہ بھی ان کے ساتھ تھا قرواش نے ان لوگوں کو عزت و احترام سے ٹھہرایا اور بڑی آؤ بھگت سے پیش آیا۔ چند روز بعد یہ لوگ اوانا کی طرف چلے گئے۔ ترکوں کو اپنے کیے پر ندامت ہوئی۔ مرتضیٰ اور ابوالحسن زینبی کو مشرف الدولہ کی خدمت میں بھیجا معافی کی اور واپس آنے کی درخواست کی۔ ابھی کوئی جواب نہیں ملا تھا کہ چند سرداران ترک مشرف الدولہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بدستور اطاعت تیر خادم کے ساتھ بارادہ اقامت بغداد واپس لے گئے۔

باب : ۲۱

ابو کالیجار بن سلطان الدولہ

و

جلال الدولہ بہاء الدولہ

و

علاء الدولہ ابو جعفر بن کاکویہ

سلطان الدولہ ابو شجاع بن بہاء الدولہ والی فارس نے ۴۱۵ھ میں شیراز میں وفات پائی جبکہ خلیفہ بغداد قوت اختیار کر رہا محمد بن مکرم جو ان کے عراق میں بہت بڑا صاحب تھا اور ان کی حکومت کا منتظم اور وزیر تھا۔ اس کا میلان سلطان الدولہ کے بیٹے ابو کالیجار کی طرف تھا اور اس وقت اہواز کا گورنر تھا۔

ابو کالیجار اور ابو الفوارس کی جنگ سلطان الدولہ کے مرنے کے بعد ابو کالیجار کو تخت حکومت پر متمکن کرنے کی غرض سے محمد بن مکرم نے بلا بھیجا۔ ترکوں کی خواہش یہ تھی کہ ابو کالیجار کے چچا ابو الفوارس والی کرمان کو تخت حکومت پر بٹھایا جائے چنانچہ ترکی فوجوں نے ابو الفوارس کو کرمان سے بلا لیا۔ محمد بن مکرم کو اس سے خوف پیدا ہوا ابو مکرم اس کا ہم زبان تھا جس سے تنہا بصرہ کی طرف بھاگ گیا اور وہاں ابو منصور حسن نے ابو الفوارس کے لڑنے کے لئے کرمان سے روانہ ہوا۔ یہ محمد بن مکرم کے ہمراہ تھے تھا ابو الفوارس نے اس کی عزت افزائی کی اور دیلمی فوج کے پاس اپنی حکومت کا پیام بھیجا۔ انھیں ان سے موافقت ہوئی تھی محمد بن مکرم کی رائے نے یہ موقوف کیا۔ ابو الفوارس کو اس سے غصہ پیدا ہوا یہ سمجھ کر کہ محمد بن مکرم ابو کالیجار کا طرف دار ہے قتل کر ڈالا اس کا بیٹا ابو القاسم ابو کالیجار کی خدمت میں اہواز پہنچ گیا۔ ابو کالیجار کو اس سے بے حد رنج پیدا ہوا فوجیں مرتب کر کے فارس کی طرف چلا ابو منصور حسن بن علی نسوی وزیر سلطنت ابو الفوارس مقابلہ پر آیا۔ گھمسان کی لڑائی ہوئی میدان جنگ ابو کالیجار کے ہاتھ رہا ابو منصور حسن کا لشکر کا دو رس لیا گیا۔ شکست اٹھا کر بحال پریشان کرمان کی طرف بھاگا۔ ابو کالیجار نے شیراز پر قبضہ کر لیا تمام صوبہ جات مطیع ہو گیا۔

ابوکالیجار اور ابوالفوارس میں مصالحت: ابوکالیجار نے ان دیلمیوں کو جو اس وقت شیراز میں تھے۔ ملانے کی کوشش کی ان دیلمیوں نے اپنے بھائیوں و دوستوں کو جو فسا میں تھے پیام دیا کہ تم لوگ ابوالفوارس کے [illegible] دیلمیوں کو دے کر دو ابوکالیجار نے [illegible] ابوالفوارس سے جدا ہو [illegible] اس کے بعد لشکریوں نے ابوکالیجار سے اپنی تنخواہوں کا مطالبہ کیا دیلمیوں نے اس مطالبہ میں لشکریوں کا ساتھ دیا۔ ابوکالیجار نے ٹال دیا مگر مطالبہ سے تنگ آ کر [illegible] اختیار کیا [illegible] نوبندجان سے ہوتا ہوا [illegible] کی طرف چلا گیا [illegible] آیا ابوالفوارس [illegible] لڑائی کی نوبت آئی [illegible] اور صلح ہو گئی کہ ابوالفوارس کا کرمان پر قبضہ [illegible] رہے اور ابوکالیجار [illegible] فارس پر [illegible] رہے۔

ابوکالیجار کا بلاد فارس پر قبضہ: [illegible] دیلمیوں نے [illegible] کی اطاعت [illegible] ابوالفوارس [illegible] جاتا [illegible] ابوالفوارس کی [illegible] ابوالفوارس مصالحت کے [illegible] شکست کھا کر بھاگ [illegible] ابوکالیجار نے [illegible] ابوالفوارس [illegible] کرمان [illegible] کے لئے [illegible] ابوالفوارس [illegible] ابوکالیجار [illegible] بلاد فارس پر [illegible] قدم جم گئے۔

شرف الدولہ کی وفات: ربیع الاول ۴۱۶ھ میں [illegible] شرف الدولہ ابو علی بن بہاء الدولہ بن بویہ سلطان بغداد نے وفات پائی۔ پانچ برس حکومت کی اس کے مرنے پر دارالخلافت بغداد میں اس کے بھائی جلال الدولہ کے نام کا خطبہ پڑھا گیا جلال الدولہ اس وقت بصرہ میں تھا [illegible] جلال الدولہ [illegible] ہو گئی۔ اختیار کیا اور اپنے برادرزادہ ابوکالیجار بن سلطان الدولہ کے نام کا خطبہ پڑھنے لگے۔ ابوکالیجار ان دنوں خوزستان میں اپنے چچا ابوالفوارس سے مصروف جنگ تھا جیسا کہ تم اوپر پڑھ آئے ہیں۔

جلال الدولہ: جلال الدولہ [illegible] بغداد [illegible] لشکر [illegible] جلال الدولہ سے ملے اور [illegible] واپس [illegible] جلال الدولہ [illegible] باپ [illegible] سلطنت ابو سعید بن ماکولا [illegible] جلال الدولہ نے اپنے برادرزادہ [illegible] ابو علی [illegible] لشکر [illegible] نے [illegible] بغداد کے لئے [illegible] ابوکالیجار [illegible] اپنے چچا سے [illegible] دارالخلافت بغداد [illegible] اور [illegible] نے [illegible] دیا [illegible] بازار [illegible] پاس [illegible] ہو گیا۔

جلال الدولہ کا بغداد پر قبضہ: جس وقت [illegible] بغداد میں [illegible] کیا [illegible] امراء [illegible] خلافت بغداد [illegible]

کے بغیر جلال الدولہ کو بلا بھیجا اور جب جلال الدولہ آیا تو واپس کر دیا اور یہ کہلا بھیجا کہ حکومت بغداد کی دعوت دی اس کے باوجود یہی کہتے رہے تھے۔ یہ قول ہمارا نہیں ہے بلکہ مؤرخین خلافت مآب کے اشارہ سے ظہور میں آیا ہے جب یہ ترکوں کا قوم غنیم دار الخلافت بغداد آیا شہر اور حکومت کو درست اور صحیح کرنے کا امن و امان قائم کرنے اور فسادات دور کرنے کی غرض سے جلال الدولہ کو پھر بلانے کی درخواست دربار خلافت میں کی چنانچہ خلیفہ قادر نے اس درخواست کو اجازت کا درجہ عنایت فرمایا اور جلال الدولہ علی کا فرمان روانہ کیا جلال الدولہ بصرہ سے دار الخلافت بغداد کی جانب روانہ ہوا خلافت مآب نے ابو جعفر سمنانی کو جلال الدولہ کے استقبال کے لیے روانہ کیا جس وقت وہ بغداد میں ۴۱۸ھ میں داخل ہوا خود خلافت مآب بھی سوار ہو کر جلال الدولہ سے ملنے گئے۔ ۳ رمضان ۴۱۸ھ اس کے بعد جلال الدولہ مشہد امام موسیٰ کاظم کی زیارت کو گیا پھر وہاں سے واپس ہو کر دار المملکت میں آ کر مقیم ہوا اور نوبت بجنے کا حکم دیا خلیفہ قادر نے پانچوں نمازوں کے وقت نوبت بند کر دی چند دن بعد خلافت مآب نے نوبت بجنے کی اجازت دی۔ حکومت بغداد پر متمکن ہونے کے بعد جلال الدولہ نے اپنے وزیر ابو علی بن ماکولا کو وزیر بنایا ... کے پاس ... اس وقت تک وہ ان کے پاس موصل میں تھا۔

ابن کاکویہ اور اکراد: علاء الدولہ ابن کاکویہ نے اپنے چچا زاد بھائی ابو جعفر کو شاپور خواست اور اس کے متعلقات کی حکومت پر مامور کیا تھا اور اکراد جوزقان کو بھی اس کی ماتحتی میں شامل کر دیا تھا ابو الفرج بابونی ان کا سردار تھا اس سے اور ابو جعفر سے جھگڑا ہو گیا نوبت جنگ و جدال تک پہنچی۔ علاء الدولہ نے ان دونوں میں مصالحت کرا دی اس کے بعد موقع پا کر ابو جعفر نے ابو الفرج کو مار ڈالا اکراد جوزقان نے بغاوت اور فساد کا دروازہ کھول دیا۔ علاء الدولہ نے ایک لشکر ان ہنگامہ پردازوں کے فرو کرنے کے لیے روانہ کیا لیکن کچھ نتیجہ نہ نکلا بلکہ فتنہ اور فساد بڑھ گیا اکراد جوزقان نے لوٹ مار کر کے لوگوں کو بہت تنگ کیا۔ علاء الدولہ نے ان کو ہر طرف سے گھیر لیا ابو جعفر بھاگ کر ... شکست کھا کر جوزقان کا ایک گروہ مقابلہ پر آیا علاء الدولہ نے شکست دی ... وہ بچ کر چلا گیا ... اکراد جوزقان نے ... مگر قسمت نے ساتھ نہ دیا وطلین ... کے معرکہ میں ... جاری رہی ... کے ساتھ ... بھاگ کر ... گرفتار کر لیے گئے ... کے نصف میں ... علی بن عمران ... نے اس کا محاصرہ کر لیا۔

ابن کاکویہ اور وطلین: وطلین تو جان سے اپنے ہمراہی رشتہ دار منوچہر قابوس کے پاس چلا گیا۔ منوچہر کا علاء الدولہ کا داماد تھا اور علاء الدولہ نے منوچہر سے جاگیر دے دیا تھا۔ ان واقعات کو سن کر بھی باقی رہ گیا بیٹا باپ منوچہر کے پاس فوج کی کمک روانہ کیا منوچہر اور وطلین فوجیں لے کر آئے علاء الدولہ بن کاکویہ ... قلعوں فریقین ... تک جنگ ہوتی رہی ... علاء الدولہ نے ان دونوں کا محاصرہ کر کے علی بن عمران سے مصالحت کر لی۔ مصالحت ... کر وطلین اور منوچہر سے چھوڑ کر چلے گئے علاء الدولہ ... منوچہر کو ... قلعہ ... کیا علاء الدولہ نے ... عمران ... کو قتل کیا جنہوں نے اس کے چچا زاد بھائی ابو جعفر کو قتل کیا تھا۔ اس کے بعد منوچہر نے اطاعت قبول کر کے مصالحت کا پیام دیا علاء الدولہ نے مصالحت کر لی اور منوچہر کے قبضے میں جو جاگیر تھی دے دی۔

منیع بن حسان خفاجی قبیلہ خفاجہ بنی عقیل کے خاندان سے تھا جو کہ اطراف کوفہ میں بغداد اور کوفہ [illegible] اور اطراف کے درمیان رہتے تھے ان کا سردار ان دنوں منیع بن حسان تھا اس سے اور [illegible] سے جھگڑے چلے آتے تھے جو کبھی کبھی لڑائی کی صورت اختیار کر لیتے تھے بالآخر دونوں میں مصالحت کا [illegible] پیام ہونے لگا۔ چنانچہ مصالحت ہو گئی اس کے بعد منیع بن حسان [illegible] مقبوضات [illegible] کی طرف کیا اور حالت غفلت میں لوٹ لیا [illegible] فوراً تعاقب کیا اور مدافعت کے لئے روانہ ہوا۔ منیع نے [illegible] کے مضافات [illegible] سے [illegible] بعد [illegible] منیع [illegible] غرب [illegible] ان کے [illegible] تھا جس وقت قرواش [illegible] چکا۔

منیع بن حسان کی اطاعت اسی وقت منیع نے [illegible] قرواش [illegible] کی طرف چلا گیا۔ منیع [illegible] دوبارہ [illegible] قرواش [illegible] کر دیا [illegible] سے [illegible] درخواست کی [illegible] اس کے [illegible] منیع کے مقابلہ پر آیا لیکن شکست [illegible] کی کوشش کی۔ [illegible] قرواش جلال الدولہ [illegible] ابو کالیجار کی خدمت میں حاضر ہو کر [illegible] اور اطاعت قبول کی۔ [illegible] اپنے [illegible] آیا اور [illegible] کے نام کا خطبہ پڑھنے لگا۔

جلال الدولہ پر ترکوں کی شورش حکومت بغداد پر جلال الدولہ کے قدم جمانے پر ترکوں کی [illegible] کثرت ہوئی [illegible] وقت [illegible] وزارت [illegible] تنخواہیں [illegible] مطالبہ کیا [illegible] السلاطین [illegible] جلال الدولہ نے [illegible] اسباب فروخت کر کے ان کی تنخواہیں دیں لیکن [illegible] تب بھی [illegible] سے [illegible] مطالبہ کیا اور [illegible] جلال الدولہ کے مکان کو گھیر لیا یہاں تک کہ کھانا اور پانی [illegible] بند ہو گیا [illegible] جانے کی درخواست کی [illegible] کے ساتھ [illegible] بصرہ [illegible] کے لئے نکلا [illegible] لونڈی [illegible] اور [illegible] کی طرف [illegible] جلال الدولہ [illegible] کی نوبت [illegible] جلال الدولہ نے مجبور ہو کر [illegible] سامان اسباب [illegible] کے بعد اپنے وزیر [illegible] کو معزول کر کے [illegible] معزول کر کے سعید ابن عبدالرحیم کو [illegible] وزارت [illegible] یہ واقعہ [illegible] کا ہے۔

ابو کالیجار کا بصرہ پر قبضہ جس وقت جلال الدولہ [illegible] بغداد [illegible] اسی وقت بصرہ کی حکومت پر اپنے بیٹے ملک عبدالعزیز [illegible] کو مقرر کر رکھا تھا ترکوں اور [illegible] چلا آتا تھا [illegible] تھے۔ جلال الدولہ کے چلے جانے کے بعد [illegible] ترکوں کے ہاتھ [illegible]

کو بختیار بن علی کے ساتھ بطیحہ کی طرف نکال دیا۔ ملک عبدالعزیز ان لوگوں کو واپس لانے کی غرض سے روانہ ہوا [illegible] اور ابوکالیجار بن سلطان الدولہ کی خدمت کا اظہار کر دیا [illegible] میں [illegible] ملک عبدالعزیز [illegible] واپس ہوا [illegible] دیلمیوں نے بغاوت کی اور ترکوں نے [illegible] ابوکالیجار [illegible] سے [illegible] فوج مرتب کر کے [illegible] اور [illegible] قبضہ کر لیا [illegible] بختیار واپس [illegible] انہوں نے [illegible] واسط چلا گیا اور ابوکالیجار کی فوج نے [illegible] قبضہ کر لیا [illegible] یہ واقعہ [illegible] کا ہے۔

ابوکالیجار کا کرمان پر قبضہ: [illegible] ملک عبدالعزیز [illegible] جاتے [illegible] کے مال و اسباب لوٹ لئے گئے [illegible] ابوکالیجار نے [illegible] پر قبضہ کر لیا [illegible] کے [illegible] جلال الدولہ کا [illegible] حکومت [illegible] کیا [illegible] ابوکالیجار کی اطاعت [illegible] اور قبضہ کر لیا [illegible]

ترکوں کی اطاعت: [illegible] قبضہ [illegible] ابوکالیجار کے [illegible] جلال الدولہ کی خدمت میں [illegible] کی درخواست کی [illegible] ترکوں کی ایک [illegible] جلال الدولہ [illegible] ابوکالیجار کے [illegible] جلال الدولہ کی [illegible] ابوکالیجار کی اطاعت [illegible] ابوکالیجار [illegible] میں حکومت کرنے لگا۔

ابوکالیجار کا واسط پر قبضہ: اس کے بعد [illegible] الدولہ [illegible] .... [illegible] طلب [illegible] جب اس کو [illegible] ابوکالیجار کے پاس [illegible] ابوکالیجار کی خدمت میں [illegible] کی درخواست [illegible] ابوکالیجار [illegible] واسط [illegible] ابوکالیجار [illegible] ملک عبدالعزیز بن جلال الدولہ ترکوں کے ساتھ [illegible] ابوکالیجار [illegible] ملک عبدالعزیز [illegible] اور ابوکالیجار نے [illegible] واسط پر قبضہ کر لیا [illegible] اس کے بعد ابوکالیجار نے [illegible] بغداد کی طرف بڑھنے کا حکم دیا [illegible] مقام [illegible]

[illegible] کتاب میں بیاض ہے۔

ابوکالیجار اور جلال الدولہ کی جنگ جب جلال الدولہ کو ان واقعات کی اطلاع ہوئی۔ تو جس [illegible] ابوالحسن وغیرہ سے امداد طلب کی اور واسط کی حرکت کرنے کے لئے روانہ ہوا دوپہلی کی وجہ سے سخت مشکلات پیش آئیں۔ بہ مشکل جوں توں واسط [illegible] ابوکالیجار اس وقت [illegible] ہے۔ واسط کے بجائے اہواز پہنچ گئے اور ابوکالیجار کے تمام مال و دولت پر قبضہ کر لیا۔ ابوکالیجار کے خیمہ [illegible] دیا کہ اہواز کا میدان خالی ہے۔ عراق پہنچ کر قابض ہو جائیے [illegible] سلطان محمود بن سبکتگین کی فوج عراق کی طرف بڑھ رہی ہے۔ مناسب ہے کہ باہمی جنگ چھوڑ کر متحد ہو جاؤ۔ ابوکالیجار اس خبر کو سن کر عراق کی طرف بڑھنے سے رک گیا۔ مگر جلال الدولہ اہواز کو تاخت و تاراج کیا اور لوگوں نے اس کا [illegible] کے [illegible] بازار لوٹ لئے [illegible] ابوکالیجار اور اس کے اہل و عیال کو گرفتار کر کے [illegible] روانہ ہوا۔ ابوکالیجار اس سے سخت پریشان ہوا۔ جلال الدولہ سے جنگ کرنے کے لئے فوراً روانہ ہوا۔ [illegible] اس خوف سے کہ [illegible] مقابلہ پر حملہ آور ہوں ابوکالیجار کے ساتھ ہو گیا۔ ماہ ربیع الاول ۴۲۱ھ میں [illegible] سے [illegible] تین روز تک [illegible] بازار [illegible] رہا۔ بالآخر ابوکالیجار شکست کھا کر بھاگا تقریباً اس کے [illegible] تک پہنچ [illegible] اہواز کی طرف واپس ہوا ابوعلی بن ماکولا نے [illegible] جس سے اس کی [illegible] ہوئی۔ [illegible] جنگ کے بعد جلال الدولہ واسط کی جانب لوٹا اور اس پر قابض ہو گیا اور اپنے لڑکے ملک عزیز کو حکومت واسط پر [illegible] کر کے عراق کی طرف واپس ہوا۔

سلطان محمود کا رے پر قبضہ چونکہ مجد الدولہ بن فخر الدولہ علم اور تفسیر [illegible] میں مصروف تھا اور اس کی والدہ حکومت کا انتظام اس کی ماں کرتی تھی جب ۴۱۹ھ میں اس کی والدہ کا انتقال ہو گیا تو انتظام سلطنت بگڑ گیا لشکر [illegible] سلطان محمود بن سبکتگین کو [illegible] کی شکایت لکھی۔ محمود نے ایک فوج اپنے حاجب کی ماتحتی میں روانہ کی اور مجد الدولہ کو گرفتار کر کے بھیجنے کی ہدایت کی۔ حاجب نے جس وقت مجد الدولہ اس سے ملنے کے لئے آیا اسے اس کے بیٹے ابودلف کے ساتھ گرفتار کر لیا۔ محمود کو جب اس کی خبر لگی تو اس نے [illegible] کی طرف حرکت کی۔ ماہ ربیع الاول ۴۲۰ھ میں رے پہنچ کر قبضہ کر لیا [illegible] ایک کروڑ دینار [illegible] جواہرات چھ لاکھ [illegible] کپڑے اور بے شمار اسباب [illegible] ہاتھ آئے۔ مجد الدولہ [illegible] خراسان بھیج دیا گیا اور وہیں قید کر دیا گیا۔

اہل اصفہان کی سرکشی اور [illegible] محمود نے رے فتح ہونے کے بعد [illegible] شہر [illegible] قزوین [illegible] لے لیا اور اس کے حاکم [illegible] کے خراسان بھیج دیا۔ [illegible] سے ایک [illegible] شہر [illegible] قلعہ اور [illegible] کی [illegible] علاء الدولہ بن کاکویہ نے اصفہان میں اس کے نام کا خطبہ پڑھا جانے [illegible] اپنی طرف سے اپنے بیٹے مسعود کو مقرر کیا اس نے [illegible] اور [illegible] فتح کیا اس کے بعد محمود نے اصفہان کو علاء الدولہ کے قبضہ سے نکال لیا اور اپنے [illegible] اصفہان [illegible] نے علم بغاوت بلند کیا اور [illegible] محمود کو اس کی خبر پہنچی [illegible] اصفہان پر چڑھائی [illegible] سے اہل اصفہان کو پامال [illegible] بیان کیا جاتا ہے کہ اہل اصفہان میں سے پانچ ہزار آدمیوں کو قتل کیا تھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اس کے بعد [illegible] گیا اور وہیں قیام پذیر ہوا۔

[illegible]

تاتاریوں کی اصفہان اور رے میں غارت گری [illegible]

تاتاریوں کی آذربائیجان میں لوٹ مار [illegible]

فرمانبرداری کی ترغیب دی۔ ابو سہل اس وقت طبرستان سے نیشاپور چلا آیا۔ علاء الدولہ رے پر قابض ہو گیا۔

ابو کالیجار اور تاتاریوں میں مصالحت: اس کے بعد اہل آذربائیجان نے ان تاتاریوں کی مدافعت پر کمر باندھی جو ان اطراف میں لوٹ مار اور غارت گری کر رہے تھے چنانچہ پورے طور سے تاتاریوں کی گوشمالی کی تاتاری گروہ منتشر ہو گیا ایک جماعت ان کی رے کی طرف چلی گئی اس جماعت کا سردار ایک شخص بوقا نامی تھا دوسرا گروہ ہمدان کی جانب چلا گیا اس کا سردار منصور اور کوکتاش تھے اس گروہ نے ہمدان میں پہنچ کر ابو کالیجار بن علاء الدولہ کا محاصرہ کر لیا۔ اگرچہ اطراف و جوانب کے امراء و سلاطین نے ابو کالیجار کی کمک پر فوجیں بھیجیں لیکن کامیابی نہ ہوئی ایک مدت تک ہمدان محاصرہ میں رہا آخرکار ابو کالیجار نے ان سے مصالحت کر لی اور کوکتاش کی لڑکی زوجیت میں لے لیا۔

تاتاریوں کا رے پر قبضہ: جو تاتاری رے کی جانب گئے تھے انہوں نے علاء الدولہ بن کاکویہ کا رے میں محاصرہ کر لیا آخرکار علاء الدولہ مجبور ہو گیا اور پھر بھی ان سے لڑتے رہے۔ محاصرہ نے طول کھینچا۔ علاء الدولہ مجبور ہو کر رجب ۴۲۹ھ کی رات کے وقت رے سے اصفہان چلا گیا۔ اس خبر نے تھوڑا سا دلاسہ دیا تاتاری ٹڈی دل کی طرح دوسرے دن صبح کے وقت شہر میں گھس پڑے اور لوٹ مار شروع کر دی ان میں سے ایک گروہ نے علاء الدولہ کا تعاقب کیا لیکن وہ ہاتھ نہ آیا۔ تب یہ لوگ رے سے کرج کی طرف لوٹ پڑے اور راستے لوٹ لیا ایک گروہ ان میں سے قزوین کی طرف قدم بڑھایا اہل قزوین مقابلہ پر آئے لڑائی ہوئی مگر جب کامیابی کی صورت نظر نہ آئی تو اہل قزوین نے سات ہزار دینار دے کر مصالحت اور اطاعت قبول کر لی۔

ہمدان پر قبضہ: تاتاری رے پر قبضہ کرنے کے بعد ہمدان کے محاصرہ پر پھر لوٹ آئے ابو کالیجار نے اپنے میں مقابلہ کی قوت نہ دیکھ کر ہمدان چھوڑ دیا شہر کے بڑے بڑے رؤسا اور امراء بھی اس کے ہمراہ چلے آئے اور کنکور میں قلعہ نشین ہو گئے۔ تاتاریوں نے ہمدان پر قبضہ کر لیا اس گروہ کا سردار کوکتاش اور منصور تھے جیسا کہ تم اوپر پڑھ آئے اور ناصر و بن مجد الدولہ دیلمی کی ایک جماعت لئے ہوئے ان کے ہمراہ تھا ان لوگوں نے ہمدان کو خوب تاراج کیا اس پر ان لوگوں نے اکتفا نہیں کیا بلکہ ان کے دستے استرآباد اور دینور تک پہنچ گئے۔ ابو الفتح بن ابی شوکت والی استرآباد سے لڑائیاں ہوئیں چنانچہ ابو الفتح نے ان لوگوں کو شکست دی اور ان میں سے چند آدمیوں کو گرفتار کر لیا۔ تاتاریوں نے قیدیوں کی رہائی پر مصالحت کر لی۔

تاتاری اور ابو کالیجار: اس کے بعد تاتاریوں نے ابو کالیجار بن علاء الدولہ سے خط و کتابت شروع کی اور دوستی اتحاد قائم رکھنے کے بہانے سے ہمدان بلا لیا۔ جب ابو کالیجار ہمدان میں آ گیا تاتاریوں نے اس پر حملہ کر دیا اس کے مال و اسباب کو لوٹ لیا بیچارہ ابو کالیجار شکست اٹھا کر بھاگ کھڑا ہوا۔ اسی اثناء میں علاء الدولہ نے اصفہان سے نکل کر تاتاریوں کے ایک گروہ پر راہ میں شب خون مارا اور کامیاب ہوا۔ مظفر و منصور اصفہان واپس آیا۔ جب طغرل بیگ تاتاریوں کا دوسرا گروہ جو طغرل بیگ جعفر بیگ اور ان کے بھائی ابراہیم ینال کے ہمراہیوں میں سے تھا پہنچا جس نے کہ اس سے ان تاتاریوں کے تعاقب میں نکلا جو اس وقت رے اور ہمدان کو اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بنائے ہوئے تھے تو ان تاتاریوں نے آذربائیجان دیار بکر اور موصل کی طرف قدم بڑھایا اور متفرق اور منتشر ہو کر بلاد شام میں طرح طرح کے مظالم برپا کئے جیسا کہ قرواش والی موصل اور

[illegible] کے حالات میں بیان کیا جا چکا ہے اور آگے [illegible] کے حالات کے سلسلہ میں تحریر کئے جائیں گے۔

مسعود بن سبکتگین کا اصفہان پر قبضہ: جب [illegible] نے ہمدان چھوڑا تو مسعود بن سبکتگین نے ایک فوج بھیجی جس نے ہمدان پر قبضہ کر لیا اور خود بدولت نے اصفہان کا رخ کیا۔ علاء الدولہ اصفہان چھوڑ کر بھاگ گیا۔ مسعود نے اصفہان اور جو کچھ وہاں موجود تھا سب پر قبضہ کر لیا۔ علاء الدولہ نے ابوکالیجار کے پاس تستر میں [illegible] اور مدد کی درخواست کی چونکہ ابوکالیجار کا حال یہ تھا کہ اپنے چچا جلال الدولہ سے ۴۲۱ھ میں شکست کھا چکا تھا جیسا کہ ہم اوپر تحریر کر چکے ہیں اس نے فوری طور پر امداد دینے سے قاصر رہ کر اپنے چچا جلال الدولہ سے صلح کرنے کے بعد امداد کا وعدہ کیا۔ اسی اثناء میں سلطان محمود کا انتقال ہو گیا اور مسعود نے خراسان کی طرف کوچ کیا۔ اس وقت [illegible] علاء الدولہ [illegible] میں [illegible] تھا محمود کے مرنے کی خبر پا کر اصفہان [illegible] اور [illegible] کو جمع کر کے [illegible] قبضہ کرنے کے لئے نکل پڑا۔ مسعود کے نائب نے جو [illegible] میں تھا مقابلہ کیا اور اسے شکست دی اور اس کے لشکر کے ایک گروہ کو قتل کر ڈالا۔ [illegible] واپس آ گیا۔

ہمدان اور رے پر قبضہ: [illegible] جعفر علاء الدولہ [illegible] مسعود نے جب [illegible] تھا وہاں سے [illegible] کی وقت [illegible] محمود کے مرنے کے بعد ابوکالیجار [illegible] اصفہان، ہمدان اور رے کی طرف قبضہ کرنے کے ارادے سے آیا اور [illegible] صوبجات [illegible] مسعود کے [illegible] نائب نے اس سے [illegible] کے ارادے سے [illegible] کی [illegible] ہاں [illegible] آخرکار مسعود کے لشکر کو شکست نصیب ہوئی [illegible] علاء الدولہ [illegible] ہمدان [illegible] ۴۲۱ھ [illegible] کے ماتحت [illegible] مسعود بن سبکتگین کے نام کا خطبہ پڑھا جانے [illegible] مسعود نے اپنی طرف سے [illegible] تاش الفراش نے ظلم اور [illegible] کی [illegible] تب مسعود نے [illegible] علاء الدولہ کو [illegible]

وزیر ابوعلی کا قتل: ہم اوپر لکھ آئے ہیں کہ جلال الدولہ نے ابوکالیجار کے بعد اہواز پر قبضہ کر کے [illegible] آگ لگا دیا تھا۔ ابوکالیجار نے واسط [illegible] کی تھی۔ چنانچہ جلال الدولہ نے ابوکالیجار سے جنگ [illegible] واسط آیا اور ابومنصور بختیار بن علی نائب ابوکالیجار کا [illegible] جلال الدولہ سے [illegible] گیا۔ [illegible] عبداللہ [illegible] کی ماتحتی میں [illegible] آیا۔ ولی عہد اس کی رکاب میں تھا۔ لیکن اس جمعیت اور تیاری کے باوجود شکست ہو گئی [illegible] قصد کیا [illegible] قدم مارے [illegible] کشتیوں کا بیڑا لوٹ آیا [illegible] اور بری لڑائی شروع ہو گئی۔ [illegible] وقت [illegible] بختیار [illegible] ہو گئے [illegible] بختیار کے لشکر نے [illegible] ابوعلی کو بھیج کر اس کی گرفتاری [illegible] اور [illegible] گرفتار ہو گیا۔ بختیار نے [illegible] ابوعلی کا [illegible] ابوعلی نہایت ظالم اور بے رحم تھا [illegible] مقرر کئے تھے جس سے تمام [illegible] رعایا تنگ آ گئی تھی۔

جب ابو علی کے قتل کی اطلاع جلال الدولہ تک پہنچی تو اس نے اس کی جگہ ابو سعید عبدالرحیم (جو اس کا ابن عم تھا) کو عہدہ وزارت پر متعین کیا اور ایک گروہ العقد اور فوج ان کی مدد پر روانہ کی جو مقتول وزیر کے ساتھ تھے۔ انہوں نے بعد ماہ شعبان ۴۲۱ھ میں بصرہ پر قبضہ کر لیا۔ بختیار ان کے ساتھ ابلہ چلا گیا، ابو کالیجار سے امداد کی درخواست کی۔ ابو کالیجار نے بختیار کی کمک پر فوجیں بھیج دیں اور اپنے وزیر السلطنت ذوالسعادات ابوالفرج بن فسانجس کو امیر لشکر بنایا۔ جلال الدولہ کی فوج سے مقام بصرہ میں لڑائی ہوئی ابتداً بختیار کو شکست ہوئی اس کی بہت سی کشتیاں چھن گئیں۔ اس کے بعد جلال الدولہ کے سرداروں میں جو بصرہ میں تھے پھوٹ پڑ گئی آپس میں لڑنے لگے متفرق و منتشر ہو گئے۔ ان میں سے بعض ذوالسعادات سے جا ملے اور بعض نے جلال الدولہ کے سرداران بصرہ کے مکانات جلا دیئے ذوالسعادات کو موقع مل گیا بصرہ پر حملہ کیا اور قابض ہو گیا بصرہ جیسے کہ پہلے ابو کالیجار کے قبضہ میں تھا پھر اس کے قبضہ میں آ گیا۔

قائم بامر اللہ کی خلافت: ماہ ذی الحجہ ۴۲۲ھ میں خلیفہ قادر باللہ نے وفات پائی اکتالیس سال خلافت کی، رعیت اور امراء کے دلوں پر اس کے رعب کا سکہ بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے مرنے پر جلال الدولہ نے اس کے بیٹے ابو جعفر عبداللہ کو تخت حکومت پر متمکن کیا، قائم بامر اللہ کا لقب دیا۔ قاضی ابوالحسن ماوردی کو ابو کالیجار کے پاس پیام اطاعت دے کر بھیجا۔ ابو کالیجار نے اطاعت قبول کی اور بیعت کر لی اپنے ملکوں میں اس کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔ بیش قیمت تحائف اور ہدایا دارالخلافت میں بھیجے گئے۔

بغداد میں شورش: اسی زمانہ میں اہل سنت والجماعت اور شیعہ کے درمیان دارالخلافت بغداد میں جھگڑا ہو گیا۔ یہودیوں کے مکانات لوٹ لئے گئے، بازاروں میں آگ لگا دی گئی۔ عمرو بن جنگی قتل کر ڈالے گئے۔ اوباشوں اور بدمعاشوں کی بن آئی۔ دن دہاڑے لوٹ مار شروع ہو گئی۔ لشکریوں نے بھی ہاتھ پاؤں نکالے جلال الدولہ پر حملہ کرنے کا قصد کیا۔ اس کو دارالخلافہ سے نکال دیا۔ جلال الدولہ نے یہ رنگ دیکھ کر ان کی تالیف قلوب کی، انعام دیے، روپے اور دینے سے انہیں مالا مال کر دیا شورش ختم ہوئی اور پھر مطیع ہو گئے۔

بارسطغان اور یلدرک کی شکایت: اسی سنہ میں غلاموں کی ایک جماعت جلال الدولہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور امراء و اراکین دولت خصوصاً بارسطغان اور یلدرک کی بہت لمبی چوڑی شکایت کی کہ ان لوگوں نے حکومت و سلطنت پر قبضہ حاصل کر لیا ہے اور سارا روپیہ و مال ہڑپ کر جاتے ہیں۔ بارسطغان اور یلدرک کو اس کی اطلاع ہو گئی، جلال الدولہ سے متنفر اور کبیدہ ہو گئے۔ غلاموں نے ان دونوں سرداروں سے اپنی تنخواہیں طلب کیں۔ وظائف اور مقررہ مدد معاش دینے کے طلبگار ہوئے۔ بارسطغان اور یلدرک نے تنگ دستی کی معذرت کی۔ جب زیادہ شورش پیدا ہوئی تو دونوں دارالخلافت بغداد چھوڑ کر مدائن چلے گئے۔ ترکوں کو اس پر ندامت ہوئی۔ جلال الدولہ نے موید الملک رخجی کو بارسطغان اور یلدرک کے پاس بھیجا چنانچہ موید الملک نے ان کو سمجھا بجھا کر راضی کر لیا اور یہ دونوں پھر واپس آ گئے۔ بارسطغان اور یلدرک کی واپسی کے بعد لشکریوں نے پھر یورش کی۔ جلال الدولہ کا مکان لوٹ لیا۔ فرش، سامان، مکان اور سواری کے گھوڑے سب لوٹ لے گئے۔ جلال الدولہ کو سخت غصہ پیدا ہوا غضب ناک ہو کر دربار خلافت میں حاضر ہوا شراب کے نشہ میں چور تھا کہتا کچھ تھا کچھ زبان سے نکلتا تھا۔

پھر خلافت مآب نے نرمی اور ملاطفت سے جلال الدولہ کو مکان واپس دیا۔

وزیر عمید الملک کی معزولی: اس واقعہ کے تھوڑے دن بعد لشکریوں نے شور و شر مچایا۔ سواری کے لئے جلال الدولہ سے گھوڑے طلب کئے۔ جلال الدولہ نے ان لوگوں کو [illegible] بیان [illegible] گھوڑوں کو اصطبل سے بلا کسی سائیس اور نگہبان کے نکال دیا اور کہہ دیا کہ پانچ [illegible] سواری کے ہیں اور یہی میرے [illegible] سواری کے لئے ہیں۔ حاشیہ نشین اور لشکری واپس ہوئے جلال الدولہ نے اپنے محل کے دروازے بند کر لئے۔ عوام الناس اور لشکریوں میں فتنہ و فساد برپا ہو گیا۔ جلال الدولہ نے غصہ ہو کر اپنے وزیر السلطنت عمید الملک کو معزول کر کے قلمدان وزارت ابو الفتح محمد بن فضل کو سپرد کیا۔ چنانچہ ابو الفتح نے چند دن وزارت کی۔ لیکن عہدہ وزارت کی ذمہ داریوں کو انجام نہ دے سکا معزول کر دیا گیا۔ ابو اسحاق بن ابو القاسم بن ابو الحسن (برادرزادہ ابو الحسن [illegible]) [illegible] والی خوارزم کو عہدہ وزارت عطا کیا گیا۔ پچیس دن تک وزارت کر کے بھاگ نکلا۔

ترکوں کی بغاوت اور اطاعت: ماہ ربیع الاول ۴۲۳ھ میں ترکوں نے دوبارہ بغداد میں پھر فتنہ برپا کیا۔ جلال الدولہ نے دروازہ بند کر لیا۔ ترکوں نے جلال الدولہ کے مکان کو لوٹ لیا۔ [illegible] وزیر السلطنت ابو اسحاق پریشان ہو کر قریب [illegible] محمد بن معین کے پاس بھاگ گیا۔ جلال الدولہ ماہ ربیع الآخر میں [illegible] بغداد چھوڑ کر عکبرا چلا گیا۔ ترکوں نے ابو کالیجار کے نام کا خطبہ پڑھا اور اسے بغداد آنے کو بلا بھیجا۔ عادل بن ماف نے رائے دی کہ جب تک ترکوں کا [illegible] نہ ہو اس وقت تک آپ بغداد کا ارادہ نہ کیجئے۔ جب ابو کالیجار بغداد نہ آیا تو ترکوں کو اپنے کئے پر پشیمانی ہوئی جلال الدولہ سے معذرت کی اس کے نام کا خطبہ پڑھا اور واپس آنے کی درخواست کی چنانچہ چالیس دن کے بعد پھر دارالخلافت بغداد واپس آیا۔ قلمدان وزارت ابو القاسم بن ماکولا کو عنایت ہوا۔ پھر کچھ عرصہ بعد وزیر اور ترکوں سے جھگڑا ہو گیا اس وجہ سے [illegible] سبب سے کہ اس نے بعض لوگوں کو جو اس کی قید میں تھے چھوڑ دیا معزول کر دیا گیا۔

ابو القاسم والی بصرہ اور ملک العزیز: ۴۲۳ھ کے نصف میں ابو کالیجار کے نائب ابو منصور بختیار بن علی نے بصرہ میں وفات پائی اس کی جگہ اس کا داماد ابو القاسم جانشین ہوا۔ یہ بہت کفایت شعار، منتظم اور امور سلطنت سے واقف تھا۔ امور ریاست کی واقفیت نے اسے بصرہ پر [illegible] ابو کالیجار کو [illegible] معزولی کا حکم بھیج دیا۔ ابو القاسم نے مخالفت کا اعلان کر دیا اس کے نام کا خطبہ موقوف کر کے جلال الدولہ کا نام خطبہ میں داخل کیا اور جلال الدولہ کے بیٹے کو واسط سے بلا بھیجا۔ چنانچہ جلال الدولہ کا لڑکا ابو القاسم کی تحریک پر بصرہ آیا اور قبضہ کر لیا۔ ابو کالیجار کا لشکر بصرہ سے نکال دیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد ابو القاسم اور ملک العزیز (یہ جلال الدولہ کا لڑکا تھا جو بصرہ [illegible] طلب [illegible] آیا تھا) میں ان بن ہو گئی

---

۱ [illegible] جلال الدولہ [illegible]
[illegible] جلال الدولہ [illegible]
[illegible]
جان کے خوف سے [illegible]

(یہ واقعہ ۴۲۵ھ کا ہے) بعض سرداران دیلم کو ابوالقاسم نے گرفتار کرنے کا قصد کیا۔ سرداران دیلم ملک العزیز کے پاس بھاگ گئے اور اس کی جماعت کی۔ ملک العزیز نے ان کی تالیف قلوب کے خیال سے ابوالقاسم کو بصرہ سے نکال دیا وہ ابلہ چلا گیا جب اس کے پاس ایک مختصر سی فوج ہو گئی تو اس نے جنگ کے لئے بصرہ کا قصد کیا دونوں میں لڑائی ہوئی اور اس نے ملک العزیز کو بصرہ سے نکال دیا اور بدستور سابق ابوکالیجار کا مطیع ہو گیا اور اسی کے نام کا خطبہ پڑھنے لگا۔

جلال الدولہ کا اخراج اور واپسی: رمضان ۴۲۷ھ میں جلال الدولہ نے اپنے وزیر السلطنت ابوالقاسم کو بلا بھیجا لشکریوں کو اس سے نفرت پیدا ہو گئی۔ مال و اسباب کے چھین لینے کا الزام لگا کر ہنگامہ برپا کر دیا ایوان حکومت پر چڑھ آئے۔ جلال الدولہ کو بیک بینی و دو گوش ایوان حکومت سے نکال کر ایک مسجد میں جو ایوان حکومت میں تھی ٹھہرا دیا جلال الدولہ اپنے وزیر السلطنت ابوالقاسم اور اہل و عیال کے ساتھ کرخ آ گیا اس کے بعد لشکریوں میں پھوٹ پڑ گئی نظام جاتا رہا تو کر جلال الدولہ کے پاس پیام بھیجا کہ "آپ تو واسط تشریف لے جائیے اور اپنے چھوٹے لڑکوں میں سے کسی کو دار الحکومت میں امارت کے لئے چھوڑ جائیے" جلال الدولہ نے اس کو منظور کر لیا اور چند لوگوں کو لشکریوں کے لانے کی غرض سے روانہ کیا پھوٹ تو پہلے ہی پڑ گئی تھی تمام لشکری راضی ہو گئے اور متفق ہو کر جلال الدولہ کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی کی درخواست کی اور حاضر خدمت ہو کر بیعت و معذرت واپس لانے۔ اطاعت و فرمانبرداری کی قسم کھائی۔

وزارت میں رد و بدل: ۴۲۸ھ میں جلال الدولہ نے عمید الدولہ ابوسعید عبدالرحیم کو ابن ماکولا کی جگہ عہدۂ وزارت پر مقرر کیا ابن ماکولا اس سے پہلے مستعفی ہو کر عکبرا چلا گیا۔ جلال الدولہ نے ابن ماکولا کو طلب کر کے پھر قلمدان وزارت سپرد کیا اور عمید الدولہ کو معزول کر دیا عمید الدولہ چند دن عہدۂ وزارت کی امید میں ٹھہرا رہا جب کام ہوتا نظر نہ آیا تو جلال الدولہ کا ساتھ چھوڑ کر اوانا کا راستہ اختیار کیا۔ جلال الدولہ نے اسے واپس بلا لیا اور قلمدان وزارت کا پھر مالک بنایا پانچ دن وزارت کر کے بھاگ نکلا۔ [illegible] کے پاس چلا گیا۔ تب قلمدان وزارت ابوالفتح کو دیا گیا ابوالفتح کے زمانہ وزارت میں لشکریوں کے مطالبات بڑھ گئے ابوالفتح ادا نہ کر سکا وہ عہدۂ وزارت ترک کر کے بھاگ گیا لشکریوں نے گرفتار کر لیا اور دار الحکومت میں بہت شور پکڑا۔ جلال الدولہ نے ابوسعید کو پھر عہدۂ وزارت کا عہدہ عنایت کیا۔ اس کے زمانہ میں فتنہ و فساد کا دور دورہ مکمل کیا تھا۔ دن دہاڑے دار الخلافت بغداد میں لوٹ مار ہونے لگی۔ حکام وقت دبا نہ سکے۔

جلال الدولہ پر ترکوں کی یورش: جلال الدولہ نے سپہ سالاران دیلم میں بساسیری کو غربی بغداد میں امن و امان قائم کرنے کی غرض سے مقرر کیا۔ بساسیری نے نہایت خوبی سے اس خدمت کو انجام دیا۔ فتنہ و فساد کی جو گھٹائیں خلافت و سلطنت کے افق پر چھائی ہوئی تھیں چھٹ گئیں یہاں تک کہ کردوں اور لشکریوں نے خلافت مآب پر غارت گری کا ہاتھ بڑھایا اور اسے لوٹ لیا جلال الدولہ اس ہنگامہ کو فرو نہ کر سکا۔ خلافت مآب نے قاضیوں علماء اور فقہاء کو دربار میں طلب فرما کر ان لوگوں کے طریقہ کی موقوفی کا فرمان لکھوایا۔ کردوں اور عام لشکریوں نے دار الخلافت پر حملہ کر دیا۔ خواجہ سرایان بارگاہ خلافت پر حملہ کرنے لگے۔ حکام وقت اس ہنگامہ کو فرو نہ کر سکے اور نہ امن قائم کر سکے بغداد کے اطراف و جوانب میں عرب پھیل گئے۔ غارت گری اور لوٹ مار کی کوئی حد نہ رہی۔ جامع منصور کے قریب عورتوں کے کپڑے تک چھین لئے گئے۔

[illegible] آ گیا [illegible] جلال الدولہ [illegible] گیا۔

[illegible] آپ [illegible] کا حال پڑھ آئے ہیں اور یہ بھی آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ [illegible] جلال الدولہ [illegible]

[illegible] ابو کالیجار [illegible]

جلال الدولہ اور [illegible] کی جنگ [illegible] جلال الدولہ [illegible] بغداد [illegible] ابو کالیجار [illegible] بغداد [illegible]

معرکہ [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے بعد [illegible] ہوا تھا کہ [illegible] نے جلال الدولہ کی [illegible] [illegible] جلال الدولہ [illegible] [illegible] جلال الدولہ [illegible] کیا گیا۔ جلال الدولہ [illegible] قتل کر دیا۔

جلال الدولہ کو ملک الملوک کا خطاب: اس کامیابی سے جلال الدولہ کے حوصلے بلند ہو گئے۔ خلافت مآب قائم [illegible] سے درخواست کی کہ مجھے ملک الملوک کا خطاب عطا کیا جائے۔ [illegible] فقہا کا فتویٰ لیے [illegible] قاضی ابو الطیب طبری [illegible] ابو القاسم کرخی نے [illegible] فتویٰ دیا۔ ابو الحسن ماوردی نے [illegible] جلال الدولہ [illegible] [illegible] جلال الدولہ [illegible] خطبہ [illegible]

جلال الدولہ اور ابو کالیجار میں مصالحت: [illegible] جلال الدولہ اور اس کے [illegible] ابو کالیجار [illegible] مصالحت [illegible] قاضی ابو الحسن ماوردی اور ابو عبد اللہ [illegible] مصالحت [illegible] جلال الدولہ [illegible]

ابو کالیجار کا بصرہ پر قبضہ: آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ [illegible] ابو منصور بختیار نے [illegible] ابو کالیجار [illegible] جلال الدولہ [illegible] بصرہ [illegible]

[illegible]

وہ بیعت نہ لیا گیا پھر وہ [illegible] کے تعاقب ابوالقاسم کے ساتھ اہواز کی طرف [illegible] اپنے بیٹے [illegible] بادشاہ امیر ابوالفرج [illegible] کی وزارت دی۔

ابوالجیش اور علی ابن ہطال ہم اوپر تحریر کر آئے ہیں کہ ابو محمد بن مکرم بہاء الدولہ کی حکومت و ریاست کا [illegible] تھا اس کے بعد اس کا بیٹا ابوالقاسم اس خدمت کو انجام دیتا رہا یہ وہی ہے جس نے عمان [illegible] حکومت [illegible] آخر عہد القادر میں کی۔ [illegible] وفات پائی اس کے چار بیٹے تھے ابوالجیش، مہذب، ابو محمد اور ایک چھوٹا لڑکا جس کا [illegible] نے [illegible] ابوالقاسم کی وفات کے بعد ابوالجیش تخت حکومت پر متمکن ہوا۔ علی ابن ہطال [illegible] اتفاق [illegible] قدر اس کی عزت افزائی کی کہ جب علی ابن ہطال ابوالجیش کے پاس [illegible] ابوالجیش [illegible] اس کے بھائی مہذب کو [illegible] ابوالجیش سے اجازت لے کر مہذب کی دعوت کی اور بے حد تعظیم و تکریم سے پیش آیا۔ جب کھانا کھا چکے [illegible] اور شراب [illegible] مہذب کی [illegible] آپ کو بھائی ابوالجیش بہت [illegible] آپ [illegible] آپ کو وقت حکومت پر متمکن کر دوں۔ مہذب [illegible] تو مجھے لکھ کر دے دیجئے۔ مہذب نے لکھ دی۔

مہذب کا خاتمہ علی ابن ہطال ابوالجیش کی خدمت میں حاضر ہوا اور مہذب کا خط دکھایا اور [illegible] آپ کے [illegible] چونکہ ان سے [illegible] خط لکھا ہے اور اسی وجہ سے [illegible] آپ کی خیر خواہی کی وجہ سے ابوالجیش [illegible] اپنے بھائی مہذب کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا پھر چند روز بعد ایک شخص کو [illegible] جس نے اس کا گلا گھونٹ دیا اور مار ڈالا اس کے تھوڑے دنوں بعد ابوالجیش نے بھی انتقال کیا۔ علی ابن ہطال نے ان کے بھائی ابو محمد کو امیر بنانے کا قصد کیا ابو محمد [illegible] حکومت [illegible] ۔ علی ابن ہطال [illegible] عمان [illegible] اپنے قبضہ اقتدار میں [illegible] ان واقعات [illegible] ابوالقاسم بن مکرم [illegible] ابن ہطال پر حملہ کرنے کے لئے [illegible] ایک [illegible] پہنچ گئی۔

علی ابن ہطال کا قتل [illegible] عمان پر [illegible] مرنے کے بعد علی ابن ہطال کی خدمت میں [illegible] علی ابن ہطال کو قتل کر دیا [illegible] اس وقت [illegible] ابو محمد بن ابوالقاسم [illegible] عمان کی حکومت [illegible]

مرتضیٰ ابن کی وزارت کا کام انجام دیتے تھے۔ ۴۳۳ھ میں عادل ابو منصور بہرام بن مافنہ (ابو کالیجار کا وزیر السلطنت مر گیا) مہذب الدولہ کو قلمدان وزارت عطا کیا گیا اور اسے ان لوگوں کی مدافعت کا حکم دیا جو بطیحہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھے اس نے بڑھ کر تیغ کا محاصرہ اٹھوا دیا اور ان کا تعاقب کیا حتیٰ کہ وہ لوگ پہاڑ کے دشوار گزار دروں میں جا چھپے اور مہذب الدولہ کرمان واپس آیا دنیا کو ان کے شر و فساد سے نجات مل گئی۔

جلال الدولہ کی وفات: ماہ شعبان ۴۳۵ھ میں جلال الدولہ (ابو طاہر بن بہاء الدولہ بن عضد الدولہ بن بویہ) نے بغداد میں وفات پائی سترہ سال حکومت کی۔ اس کی کمزوری حد سے بڑھ گئی تھی لشکریوں کا اس پر اثر تھا امراء کا اس پر قابو تھا صوبوں کے گورنروں سے یہ دبا ہوا تھا غرض یہ کہ موم کی ناک بنا ہوا تھا جس طرح جو چاہتا تھا پھیر دیتا تھا۔ اس کے مرنے پر وزیر السلطنت کمال الملک بن عبد الرحیم اور بڑے بڑے امراء حکومت ترکوں اور عوام الناس کے خوف سے حرم سرائے دار الخلافت میں جا کر پناہ گزین ہوئے۔ سرداران لشکر دار الحکومت پہنچ گئے۔ ترکوں اور عوام نے ان کو غارت گری سے روک دیا۔

ابو کالیجار کی حکومت: جلال الدولہ کا بڑا لڑکا الملک العزیز ابو منصور اس وقت تک واسط میں تھا سرداران لشکر نے جلال الدولہ کی موت کی خبر دی اطاعت و فرمانبرداری کا اظہار کیا اور یہ لکھ بھیجا کہ جس قدر جلد ممکن ہو بغداد چلے آئیے مگر بہت سے بچنے کوئی واقعہ نیا پیش آ گیا کہ ملک العزیز ابو منصور اس وقت بغداد نہ آ سکا اور ابو کالیجار والی اہواز کو جلال الدولہ کے مرنے کی خبر ہو گئی سرداران لشکر بغداد کو خط لکھے اور بشرط اطاعت انعام و صلہ دینے کا وعدہ کیا۔ سرداران لشکر مال و زر کے لالچ میں ملک عبد العزیز کا ساتھ چھوڑ کر ابو کالیجار کے مطیع ہو گئے۔ چنانچہ ابو کالیجار اہواز سے بغداد روانہ ہوا جس وقت نعمانیہ پہنچا لشکریوں نے بغاوت کر دی اور اس سے علیحدہ ہو کر واسط چلے گئے اس کے باوجود دار الخلافت بغداد میں اس کا نام خطبہ پڑھا گیا اور اس کی حکومت تسلیم کر لی گئی۔

ملک عبد العزیز کا انجام: ملک العزیز ان واقعات سے متاثر ہو کر دبیس بن مزید کے پاس گیا وہاں بھی اسے آرام و سکون نصیب نہ ہوا۔ قرواش بن مقلد کے پاس موصل چلا گیا پھر اس سے بھی رخصت ہو کر ابو الشوک کے پاس جا پہنچا۔ ابو الشوک سے اس کا دامادی رشتہ تھا مگر اس نے ملک عبد العزیز سے بدعہدی اور کج ادائی کی اور زبردستی اپنی لڑکی کو طلاق دلوائی۔ ملک العزیز پریشان ہو کر ابراہیم بن ینال برادر سلطان طغرل بیگ کے پاس جا کر پناہ گزین ہوا۔ چند دن بعد لشکریوں کو ملانے کی غرض سے پوشیدہ طور سے بغداد آیا۔ ابو کالیجار کے ہوا خواہوں کو اطلاع ہو گئی لوگوں نے حملہ کر دیا اور ملک العزیز کے دو ایک ہمراہی مارے گئے۔ ملک العزیز گھبرا کر بھاگ نکلا۔ نصیر الدولہ بن مروان کے پاس جا کر پناہ لی اور اسی کے پاس میافارقین میں جان بحق تسلیم ہوا۔

ابو کالیجار کی بغداد میں آمد: ماہ صفر ۴۳۶ھ میں ابو کالیجار وارد بغداد ہوا لشکر بغداد نے ملاقات کی۔ ابو کالیجار کا قدم

---

[1] [illegible] الکامل ابن اثیر سے نقل کر کے لکھا ہے۔ (مترجم)

[2] [illegible]

استقلال کے ساتھ حکومت بغداد پر قائم کیا۔ خلافت مآب سے رکن الدولہ کا خطاب حاصل کیا۔ ابوالشوک [illegible] نے اپنے اپنے ممالک مقبوضہ میں اس کے نام کا خطبہ پڑھا۔ ابوکالیجار نے اس موقعہ میں بڑا [illegible] اور بہت سے تحفے تحائف خلافت مآب کی خدمت میں پیش کئے تھے ان کے علاوہ دو ہزار اشرفی اور سپاہیوں کو بھی بے حد مال اور روپے دیئے۔ چونکہ ابوکالیجار پر ترکوں کا خوف غالب تھا اس وجہ سے شورش وفساد کے خیال سے بہت تھوڑی فوج کے ساتھ داخل بغداد ہوا تھا۔ اس کے ساتھ اس کا وزیر صاحب ذوالسعادات ابوالفرج محمد بن فسانجس [illegible] (فتح دوری) اور [illegible] وقت قاہرہ سے [illegible] کیا۔ ابوکالیجار [illegible] (مع [illegible] ابو سعید [illegible]) اور اس کے بھائی جمال الملک [illegible] کو بغداد سے [illegible] دونوں [illegible] سے تکریت چلے گئے۔

علاء الدولہ کا ہمدان پر قبضہ: جب سلطان مسعود کو [illegible] سے شکست ہوئی اور غزنی کی طرف روانہ ہونے کا [illegible] بیان کر آئے ہیں اور [illegible] حاصل کرنے کی غرض سے [illegible] جب وہاں [illegible] ترکمانوں نے [illegible] کیا اس وجہ سے ان [illegible] کو بھی چھوڑ [illegible] ابو جعفر علاء الدولہ [illegible] کے [illegible] چلا گیا اور [illegible] ہمدان کی [illegible] کی طرف کوچ کر دیا [illegible] ایک [illegible] ہمدان [illegible] کی خدمت میں [illegible] اور [illegible] ہمدان [illegible] گرفتار کر لیا۔ علاء الدولہ نے [illegible] ہمدان پر قبضہ کر لیا۔

شہر [illegible] کی فتح: سلطان مسعود نے [illegible] طرف سے اصفہان کی حکومت پر [illegible] اسی طرح [illegible] کی حکومت [illegible] کو [illegible] قبضہ کر لیا اور [illegible] اور [illegible] ہمدان [illegible] کا [illegible] تھا۔ [illegible] نے [illegible] کے [illegible] سے [illegible] کیا اور اس کو [illegible] کی [illegible] سے [illegible] کر [illegible] مقام [illegible] پر [illegible] گیا۔

ابو سہل حمدونی کا اصفہان پر قبضہ: اس وقت کے بعد علاء الدولہ [illegible] ابو سہل حمدونی [illegible] سے جنگ کرنے [illegible] ابو [illegible] ترکمانوں [illegible] جنگ میں [illegible] علاء الدولہ [illegible] ایک [illegible] چلا گیا۔ [illegible] کے [illegible] ہمدان [illegible] چلا گیا [illegible] ابو سہل نے علاء الدولہ کی شکست کے بعد اصفہان پر

قبضہ کر لیا اس کے خزانہ کو لوٹ لیا کتب خانہ غزنی اٹھا لایا۔ یہ واقعہ ۴۲۰ھ کا ہے جسے حسن بن حسین غوری نے جلا کر خاک سیاہ کر دیا تھا۔

علاء الدولہ کا محاصرۂ اصفہان: ۴۲۳ھ میں علاء الدولہ نے پھر پر پرزے نکالے فوجیں فراہم کر کے ابو سہل کا اصفہان جا کر محاصرہ کر لیا۔ ترکوں نے علاء الدولہ کے ساتھ بے وفائی کی باغی ہو گئے علاء الدولہ محاصرہ اٹھا کر یزدجرد اور یزدجرد سے طرم چلا گیا۔ ابن سالار والی طرم نے ابن سبکتگین والی خراسان کے خوف سے علاء الدولہ کو اپنے یہاں ٹھہرنے نہ دیا تب علاء الدولہ طرم سے بھی نکل کھڑا ہوا اس کے بعد ۴۲۹ھ میں طغرل بک نے خراسان پر قبضہ کر لیا جسے ۴۳۱ھ میں سلطان مسعود نے لڑ کر پھر واپس لے لیا جیسا کہ ہم تحریر کر چکے ہیں اور آئندہ حسب توقع تحریر کریں گے۔

علاء الدولہ ابو جعفر ابن کاکویہ کی وفات: علاء الدولہ ابو جعفر بن دشمنزیار بن کاکویہ نے ابو الشوک کے ملک سے واپس آ کر اصفہان میں ماہ محرم ۴۳۳ھ میں سفر آخرت اختیار کیا اس کے بجائے اس کے بیٹے ابو منصور فرامرز اور حکومت اصفہان کے تخت پر رونق افروز ہوا اس کا دوسرا لڑکا ابو کالیجار گرشاسف نہاوند کی طرف چلا گیا اور قبضہ کر لیا نہاوند کے علاوہ قرمیسین و دینور کے شہروں اور اطراف جبل پر بھی قابض ہو گیا۔

ابو منصور اور ابو حرب کی چھیڑ چھاڑ: اس کے بعد ابو منصور فرامرز نے قلعہ نطنز کے قلعہ دار کے پاس اپنی اطاعت کا پیام بھیجا اور اپنے باپ کے جمع کئے ہوئے ذخیروں اور مال میں سے کچھ مال طلب کیا قلعہ دار نے اطاعت قبول نہ کی مخالفت کا اعلان کر دیا ابو منصور فرامرز اس کی سرکوبی کے لئے چلا ابو حرب (ابو منصور کا چھوٹا بھائی) بھی اس کی رکاب میں تھا ابو حرب قلعہ دار سے مل گیا اور ابو منصور اصفہان واپس آیا ابو حرب نے طوقیہ سے جو کردوں میں تھے امداد کی درخواست کی چنانچہ ان کا دیلمیوں کا ایک گروہ جرباذقان کی طرف بڑھا اور اسے غارت و تاراج کر کے ابو حرب کے حوالے کر دیا۔ ابو منصور نے ابو حرب کے مقابلہ پر فوجیں روانہ کیں دونوں میں لڑائی ہوئی بالآخر منصور کی فوجوں نے ابو حرب سے جرباذقان واپس لے لیا ابو حرب شکست کھا کر ایک قلعہ میں پناہ گزین ہوا ابو منصور کے لشکر نے اس کا محاصرہ کر لیا۔ ابو حرب رات کے وقت لباس تبدیل کر کے اور چھپ کر نکل بھاگا ابو کالیجار نے بادشاہ فارس کے پاس جا کر پناہ لی اور اس سے اپنے بھائی ابو منصور کے مقابلے میں امداد کا خواستگار رہا۔ ابو کالیجار نے ایک بڑی فوج سے اس کی مدد کی اور خود بھی اس مہم پر ابو حرب کے مقابلے میں امداد کا خواستگار رہا۔ ابو کالیجار نے ایک بڑی فوج سے اس کی مدد کی اور خود بھی اس مہم میں ابو حرب کے ساتھ آیا اصفہان کا محاصرہ کیا۔ اس وقت ابو منصور اصفہان ہی میں تھا دونوں فریقوں میں متعدد لڑائیاں ہوئی آخرکار منصور نے ابو کالیجار کو سالانہ خراج دینا قبول کر لیا مصالحت ہو گئی۔

ابو منصور اور ابو حرب کی مصالحت: ابو کالیجار اپنے دار الحکومت شیراز کی جانب واپس گیا اور ابو حرب نے قلعہ نطنز جا کر محاصرہ کر لیا اور سختی سے لڑائی شروع کر دی۔ ابو منصور نے اس سے قلعہ کے ذخیروں اور مال میں سے کچھ دے کر مصالحت کر لی قلعہ بدستور اسی کے قبضہ میں رہا ابو منصور کو ان کے جھگڑوں سے پورے طور سے فراغت حاصل نہ ہوئی تھی کہ ابراہیم ینال نے خراسان سے رے کا قصد کیا اور ابو منصور سے اطاعت کا طالب ہوا۔ ابو منصور نے قبول نہ کیا تب ابو منصور نے ہمدان اور

بروجرد کی طرف قدم بڑھایا اور اس پر قبضہ کر لیا ابوالفتح حسن بن عبداللہ سے قلعہ خالی کرا لیا۔ [illegible] ابو منصور [illegible] مصالحت کر لی۔ ابوحرب نے [illegible] اطاعت [illegible] سے اپنے [illegible] مقبوضہ میں اپنے بھائی ابو منصور کے نام کا خطبہ پڑھا اور ابو منصور نے اسے ہمدان پر [illegible] بحال کیا۔

ابراہیم ینال اور ابن علاء الدولہ اسی ۴۳۳ھ میں سلطان طغرل بیگ نے خوارزم، جرجان اور طبرستان کو [illegible] کے قبضہ سے نکال لیا اور ابراہیم ینال (طغرل بیگ کا سوتیلا بھائی) جس وقت طغرل بیگ نے خراسان پر قبضہ کیا تو [illegible] لشکر کے ساتھ رے کی طرف بڑھا تھا اور اس پر قابض ہو گیا تھا۔ اس کے بعد [illegible] ۴۳۳ھ میں ہمدان پر چڑھائی کی۔ والی ہمدان (ابو کالیجار گرشاسپ) [illegible] ابن علاء الدولہ نے شہر ہمدان چھوڑ دیا [illegible] چلا گیا۔ ابراہیم ینال شہر کی طرف آیا اور اپنی اطاعت و فرمانبرداری کرنے کے لیے اہل شہر نے جواب دیا ہم لوگ آپ کے مطیع و فرمانبردار ہیں [illegible] ابو کالیجار [illegible] شہر سے [illegible] آخر [illegible] ابراہیم ینال نے اس جواب [illegible] ابن علاء الدولہ [illegible] کی طرف بڑھا [illegible] شہر [illegible] ابراہیم ینال نے [illegible] پر قبضہ کر لیا [illegible] وحشیانہ حرکات کا مرتکب ہوا۔

طغرل بیگ کا رے پر قبضہ ابراہیم ینال اس فتح سے فارغ ہو کر [illegible] کی طرف [illegible] ہمدان [illegible] گرشاسپ پھر ہمدان [illegible] طغرل بیگ نے [illegible] رے کے [illegible] ینال سے [illegible] چنانچہ [illegible] ابراہیم ینال کے قبضہ سے رے لے لیا [illegible] حکومت [illegible] کی طرف بڑھنے کا حکم [illegible] رے کو خراب [illegible] عمارات کے [illegible] کا حکم [illegible] اس کے علاوہ بہت سا مال و اسباب اور غلہ تھا۔

طغرل بیگ کی فتوحات اس کے بعد طغرل بیگ نے [illegible] کے قبضہ سے نکال لیا [illegible] نے [illegible] قیام اختیار کیا [illegible] کی طرف بڑھا۔ والی [illegible] نے [illegible] ہزار [illegible] دے کر مصالحت کر لی اور اطاعت قبول کر لی۔ اس کے بعد طغرل بیگ نے [illegible] قاصد بھیجے [illegible] اس وقت اطراف [illegible] تھا ان لوگوں [illegible] طغرل بیگ سے خوف پیدا ہوا اور اس خیال سے کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اصفہان پر قبضہ [illegible]

طغرل بیگ اور قائم کی مصاہرت [illegible]

ایک دوسرے کے [illegible] چنانچہ [illegible]

[illegible]

ابوطاہر کی وفات [illegible]

باب: ۲۲

آل بنی بویہ کا آخری دور

ابو منصور فلاستون کا شیراز پر قبضہ: ابوکالیجار کے مرنے پر ترکوں نے جو اس کی قوم میں سے تھے اس کا خزانہ لوٹ لیا اور اصطبل لوٹ لیے۔ اس کا لڑکا ابو منصور فلاستون جو وزیر سلطنت ابو منصور کے کیمپ میں چلا آیا اور اس کے ساتھ ٹھہرا رہا۔ ترکوں اور دیلمیوں میں جھگڑا ہوا۔ ترکوں کا ارادہ امیر ابو منصور وزیر کے لوٹنے کا تھا اور دیلم ان کو اس عمل سے روکتے رہے یہاں تک کہ اس عمل سے باز رہے اور شیراز کی طرف قدم بڑھایا۔ امیر ابو منصور نے شیراز پر قبضہ کر لیا اور وزیر قلعہ خرمہ میں قلعہ نشین ہو گیا۔

ابو نصر الملک الرحیم: ابوکالیجار کے مرنے کی خبر بغداد پہنچی۔ اس وقت بغداد میں اس کا بیٹا ابو نصر خسرو فیروز موجود تھا اس نے سرداران لشکر کو جمع کیا اور ان سے اپنی حکومت و سلطنت کا حلف لیا اور جیسا کہ اس کا دستور تھا خلیفہ قائم بامر اللہ سے خطبہ میں نام پڑھے جانے اور الملک الرحیم کے لقب سے مخاطب ہونے کی درخواست کی۔ خلافت مآب نے خطبہ میں نام داخل کرنے کی اجازت دے دی اور الملک الرحیم کے خطاب دینے سے انکار کر دیا کہ یہ خلاف ادب اور خلاف شرع تھا لیکن ابو نصر کے ہمراہی و سرداران لشکر اسے اسی لقب سے مخاطب کرنے لگے۔ عراق، خوزستان اور بصرہ پر اس کی حکومت کا سکہ چلنے لگا۔ بصرہ کی حکومت پر اس کا بھائی ابو علی بن ابی کالیجار تھا ابو نصر نے اسے بحال رکھا۔

[illegible] میں اپنے بھائی ابو سعید کو ایک بڑی فوج کے ہمراہ شیراز کی طرف روانہ کیا۔ ابو سعید نے شیراز پر قبضہ کر لیا اور اپنے بھائی ابو منصور اور اس کی ماں کو گرفتار کر کے دار الخلافت بغداد لے آیا۔

ملک العزیز کی بصرہ پر فوج کشی: ملک العزیز جلال الدولہ اپنے باپ کے مرنے کے بعد ابو نصر بن مروان کے پاس چلا گیا تھا جب اس کا بھی انتقال ہو گیا تو حکومت کے لالچ میں بصرہ پر حملہ آور ہوا۔ بصرہ کی فوج نے اس کی مدافعت پر کمر باندھی۔ راستے میں یہ خبر پہنچی کہ دار الخلافت بغداد میں ابو نصر ملک الرحیم کی حکومت تسلیم کر لی گئی ہے۔ یہ سنتے ہی ملک العزیز نے لڑائی سے ہاتھ اٹھا لیا اور ابن مروان کے پاس چلا گیا اور وہیں مر گیا جیسا کہ ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔

ابو منصور فلاستون کی گرفتاری: جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے ابو منصور فلاستون بن ابی کالیجار اپنے باپ کے انتقال کے بعد شیراز چلا گیا تھا اور وہیں پر قابض ہو گیا تھا اور ملک الرحیم نے اپنے بھائی ابو سعید کو ایک فوج کے ساتھ فارس روانہ کیا تھا چنانچہ ابو سعید ابو منصور فلاستون اور اس کی ماں کو گرفتار کر لایا۔ اس کے تھوڑے دنوں بعد ابو منصور قید سے رہا کر کے اصطخر (بلاد فارس) چلا

[illegible]

[illegible]

تھے۔ ملک الرحیم اس کے تعاقب میں اہواز سے [illegible] اور وہاں کی فوج نے اطاعت قبول کر لی۔ چنانچہ [illegible] جب ملک الرحیم نے [illegible] اس کے بعد [illegible] ملک الرحیم [illegible] اہواز واپس ہوا۔

ابو منصور فولاد ستون اور ملک الرحیم کی جنگ: [illegible] ابو منصور فولاد ستون [illegible] اور بہت سے [illegible] ابو منصور فولاد ستون کے [illegible] ملک الرحیم [illegible] کی جانب اہواز پر قبضہ کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ ملک الرحیم [illegible] دونوں [illegible] کا مقابلہ ہوا [illegible] ملک الرحیم کو شکست ہوئی [illegible] اور [illegible] نے اہواز پر قبضہ کر لیا۔

ملک الرحیم کی [illegible]: [illegible] ملک الرحیم [illegible] ابو منصور [illegible] ملک الرحیم سے [illegible] ملک الرحیم [illegible] فارس کی طرف [illegible] اور [illegible] کے لئے [illegible] اور [illegible] کی اطاعت [illegible] ملک الرحیم [illegible] ان پر قبضہ کر لیا۔

ملک ابو منصور کی گرفتاری: [illegible] ابو منصور [illegible] ملک الرحیم [illegible] ایک [illegible] قبضہ کر لیا۔

قلعہ [illegible] پر قبضہ: [illegible] ملک الرحیم [illegible] ابو منصور فولاد ستون [illegible] ملک الرحیم [illegible] ملک الرحیم کے [illegible] گیا۔

ملک الرحیم اور ہزار اسپ کی جنگ: [illegible] ملک الرحیم نے [illegible] اس وقت [illegible] ہزار اسپ [illegible] ملک الرحیم [illegible] ہزار اسپ کی فوج نے [illegible] ملک الرحیم [illegible] اطاعت [illegible] ہزار اسپ نے [illegible] اطاعت قبول کر لی [illegible] ہزار اسپ [illegible]

کر لیا اور ملک الرحیم کی خدمت میں اطاعت و فرمانبرداری کا عریضہ روانہ کیا اور بلاد فارس پر قبضہ کر لینے پر ابھارا چنانچہ ملک الرحیم اس کے بھرے میں آ گیا اور ابو سعید اپنے بھائی کو اہواز و فارس کی طرف روانہ کیا ابو سعید نے اصطخر پر قبضہ کر لیا۔ ابو نصر اپنی فوج اور ہمراہیوں سے اس کی خدمت میں حاضر ہو گیا فارس و دیلم ترک عرب اور کردوں کی اکثریت نے اطاعت قبول کر لی۔ اس کے بعد ابو سعید قلعہ بیضاء فتح کرنے کے لئے بڑھا۔

ملک الرحیم اور ابو منصور کی جنگ ابو منصور فلاستون، ہزار سپ اور منصور بن حسین اسدی اس خبر سے مطلع ہو کر ملک الرحیم سے لڑنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ دونوں فریقوں میں مڈبھیڑ ہوئی۔ اتفاق یہ کہ ان لوگوں نے ملک الرحیم کو شکست دے دی ملک الرحیم اہواز چھوڑ کر واسط چلا آیا تب ابو منصور ہزار سپ نے ابو سعید کو فارس سے نکالنے کے خیال سے شیراز کی طرف کوچ کیا۔ دونوں فریقوں میں گھمسان کی لڑائی ہوئی آخرکار ابو سعید نے ان لوگوں کو شکست دی یہ لوگ پھر اپنی فوجوں کو مرتب کر کے دوسری لڑائی شروع کی ابو سعید نے پھر انہیں شکست دی اور نہایت سختی سے قتل و غارت کیا ان میں سے اکثر امن حاصل کر کے مطیع بن گئے ابو منصور فلاستون قلعہ بیضاء میں قلعہ نشین ہو گیا اہواز و غیرہا میں ملک الرحیم کے نام کا خطبہ دوبارہ پڑھا گیا اور ان پر اس کا قبضہ ہو گیا

ملک الرحیم کی شکست اس واقعہ کے بعد ابو منصور فلاستون ہزار سپ کے ساتھ ایذج چلا گیا۔ سلطان طغرل بیگ کی خدمت میں اطاعت نامہ روانہ کیا اور امداد کی درخواست کی چنانچہ سلطان طغرل بیگ نے ایک ہزار فوج ان کی کمک پر روانہ کی۔ ملک الرحیم اس وقت عسکر مکرم میں تھا بصری عراق کی طرف لوٹ آیا تھا۔ دیلمی فوج مع بصرہ اور عربوں کی فوج اور کردوں کا لشکر بھی علیحدہ ہو گیا۔ غرض تھوڑے سے دیلم اہواز والے ہمراہ رہ گئے تھے باقی سب کے سب تتر بتر اور منتشر ہو گئے تھے اس وجہ سے ملک الرحیم ان لوگوں کے خوف سے عسکر مکرم سے اہواز کی طرف واپس ہوا اور اس خیال سے کہ ابو منصور فلاستون اور ہزار سپ کی توجہ بلاد فارس کی طرف مبذول ہو جائے اپنے بھائی ابو سعید کو لشکر دے کر فارس کے شہروں پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ لیکن ابو منصور فلاستون وغیرہم نے اس طرف ذرا بھی توجہ نہ کی سیدھے اہواز پر چڑھ آئے اور لڑائی کا نقارہ بجا دیا۔ ملک الرحیم شکست کھا کر چند آدمیوں کے ساتھ واسط جا کر پناہ گزین ہوا۔ اہواز کا لشکر تاراج کر لیا۔ اسی واقعہ میں کمال الملک ابو المعالی بن عبدالرحیم کا وزیر السلطنت غائب ہو گیا تھا کچھ پتہ نہ چلا۔

ابو سعید کا فسا اور شیراز پر قبضہ اسی زمانے میں غز ترک بھی فارس کی طرف بڑھ گئے۔ الپ ارسلان سلطان طغرل بیگ کے بھتیجے نے شہر فسا پر قبضہ کر لیا تھا اور دیلمیوں کو قتل کر کے تاراج کیا تھا۔ یہ واقعہ ۴۴۲ھ کا ہے اس کے بعد ۴۴۳ھ میں انہی غز ترکوں نے شیراز کی طرف قدم بڑھایا اس مہم میں ان کے ہمراہ عادل بن ماقو (وزیر ابو منصور فلاستون) بھی تھا غز ترکوں نے اسے گرفتار کر لیا اور تین قلعے چھین لئے۔ اہل فسا نے موقع پا کر ابو سعید ملک الرحیم کے بھائی کو شہر کی کنجیاں حوالہ کر دیں۔ ابو سعید نے ایک بڑی فوج جمع کر کے شیراز پر چڑھائی کی اور ان تاتاریوں کو جو وہاں موجود تھے نکال باہر کیا اور بعض سرداران غز ترکوں کو قید کر لیا۔ اس کے بعد فسا پر حملہ آور ہوا۔ تم اوپر پڑھ چکے ہو کہ غز ترکوں نے فسا پر قبضہ کر لیا تھا۔ ابو سعید نے انہیں فسا سے نکال دیا اور وہ وہیں بس گیا۔

بساسیری اور بنو عقیل کی جنگ: جس وقت ۴۴۷ھ میں ملک الرحیم گرفتار کیا گیا تھا اسی زمانہ میں بنو عقیل عرب سے ایک گروہ بادرایا پر حملہ آور ہوا اور اسے تاخت و تاراج کیا۔ بارے دوبارہ بساسیری فارس سے واپس ہوا تو دارالحکومت بغداد سے ان پر فوج کشی کی۔ زعیم الدولہ ابو کامل بن مقلد مقابلہ پر آیا فریقین میں گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ سخت اور خونریز جنگ کے بعد ایک دوسرے سے علیحدہ ہوئے اس واقعہ کے بعد بساسیری کو یہ خبر ملی کہ قرواش اہل انبار کے ساتھ بدسلوکی اور ظلم و ستم سے پیش آتا ہے۔ اسی دوران میں اہل انبار کا وفد بھی آیا اور اس نے بھی قرواش کے ظلم و ستم کی شکایت کی۔ بساسیری نے ایک فوج وفد کے ساتھ روانہ کی۔ قرواش کو اس فوج کے مقابلہ میں شکست ہوئی۔ بساسیری کی فوج انبار پر قابض ہو گئی۔ بساسیری کی فتحیابی کی خبر سن کر امیر واپس آ گیا اور امن قائم ہو گیا۔

بساسیری کا انبار پر قبضہ: اس کے بعد ۴۴۶ھ میں قریش بن بدران والی موصل نے انبار پر حملہ کیا اور بلا دقت اس پر قابض ہو گیا۔ سلطان طغرل بیگ کے نام کا خطبہ پڑھا اور بساسیری کا جس قدر مال و زر وہاں موجود تھا سب لوٹ لیا۔ اس کے مصاحبوں اور سرداروں کا مال بھی اسی طرح مارے گئے۔ بساسیری کو اس کی اطلاع ہوئی غصہ سے کانپ اٹھا فوجیں فراہم کر کے انبار پر چڑھائی کر دی۔ فریقین میں لڑائیاں ہوئیں بالآخر ۴۴۶ھ انبار کو قریش کے قبضے سے نکال کر بغداد واپس آیا۔

عمان پر خوارج کا قبضہ: عمان پر ابو المظفر بن ابو کالیجار کی حکومت تھی۔ اس کا ایک خادم تھا اسے بے حد قوت حاصل ہو گئی تھی اس وجہ سے بدسلوکی اور ظلم سے پیش آنے لگا۔ رعایا کے مال و زر پر ہاتھ بڑھایا جس سے عام طور پر رعایا کو نفرت پیدا ہو گئی۔ خارجیوں کو جو جبل عمان میں رہتے تھے اس کی خبر ہو گئی چنانچہ ابن راشد نے فوجیں فراہم کیں اور عمان پر قبضہ کرنے کے لئے چلا۔ ابو المظفر نے دیلمی فوج سے سینہ سپر ہو کر مقابلہ کیا چونکہ اہل شہر اس کے ظلم و تشدد سے بیزار ہو گئے تھے اس وجہ سے حملہ آور فریق کا اہل شہر نے ساتھ دیا اور بے حد مدد کی ابو المظفر کو اس واقعہ سے شکست ہوئی ابن راشد نے شہر عمان پر قبضہ کر لیا اور خادم کو قتل کر ڈالا اس کے علاوہ بہت سے دیلمی افسروں کو بھی تہ تیغ کیا دارالامارت مسمار کر دیا۔ ٹیکس، محصول موقوف اور معاف کر دیئے آنے والے تاجروں سے صرف چوتھائی عشر لینے پر اکتفا کیا۔ عدل و انصاف کا دور دورہ ہوا۔ ظلم و ستم کا نام مٹا دیا۔ جامع مسجد بنائی اپنے نام کا خطبہ پڑھا اور ''الراشد باللہ'' کے لقب سے اپنے کو ملقب کیا۔ ابو القاسم بن مکرم نے اس سے پہلے اس پر فوج کشی کی تھی اور کئی ماہ عمان میں اس کا محاصرہ کیا تھا جس سے اس کے دانت کھٹے ہو گئے تھے۔

بغداد میں بلوہ: ماہ صفر ۴۴۳ھ میں اہل سنت اور شیعہ کے درمیان دارالخلافت بغداد میں پھر فتنہ و فساد کی بنا پڑی اور عام بلوہ ہو گیا۔ بلوہ کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اثنا عشریہ شیعوں نے اپنے عقائد و مذہب کے مطابق دروازوں پر کچھ لکھوا دیا جو اہل سنت کو ناگوار گزرا اور سخت ہنگامہ برپا ہو گیا۔ خونریزی اور قتل کا دروازہ کھل گیا۔ خلیفہ قائم بامر اللہ نے عباسیہ اور علویہ کے نقیبوں (ابو تمام نقیب عباسیہ اور عدنان بن رضی نقیب علویہ) کو دریافت حال پر مامور کیا۔ انہوں نے واپس ہو کر شیعوں کی شہادت دی۔ خلافت مآب نے فتنہ و فساد بند کرنے کا حکم دیا لیکن کسی کے کان پر جوں تک نہ رینگی لڑائی برابر جاری رہی اسی ہنگامہ میں اتفاقاً اہل سنت کی طرف سے ایک ہاشمی مارا گیا پھر کیا تھا سخت اشتعال پیدا ہوا سنیوں نے مشہد باب التبن پر حملہ کر دیا اور جو پایا لوٹ لیا۔ موسیٰ کاظم اور محمد تقی (ان کے پوتے) کا مقبرہ جلا دیا۔ بعض خلفائے بنی عباسیہ کے مقبروں کو بھی آگ لگا دی۔ موسیٰ کاظم کی

لاش کو قبر سے نکال کر مقبرہ امام احمد بن حنبل میں دفن کرنے کا ارادہ کیا لیکن ان کی لاٹھی نے انہیں اس فعل سے روک دیا اور نقیب عباسیہ نے انہیں سختی سے منع کیا۔

خلیفہ قائم بامر اللہ اور نور الدین دبیس: اہل کرخ شیعہ نے ابو سعید سرخسی مدرس مدرسہ حنفیہ کو قتل کر ڈالا اور اہل سنت کے محلوں کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا، ان کے مال و اسباب کو لوٹ لیا۔ یہ فساد بڑھتے بڑھتے مشرقی بغداد تک پہنچ گیا اور جب یہ خبر نور الدین دبیس تک پہنچی تو اسے بے حد شاق گزرا اپنے ممالک مقبوضہ میں خلیفہ بامر اللہ کا خطبہ موقوف کر دیا کیونکہ اہل سنت کے رہنے والے اور خود وہ بھی شیعہ مذہب رکھتا تھا۔ خلافت مآب نے اس معاملہ میں دبیس پر پہلی بار ناراضگی ظاہر کی دبیس نے معذرت کی کہ میرے ممالک مقبوضہ کے اکثر باشندے شیعہ مذہب رکھتے ہیں، وہ ان واقعات سے متاثر ہوئے اور میرے علم و اطلاع کے بغیر انہوں نے خطبہ موقوف کر دیا۔ میں نے ان پر دباؤ ڈالا لیکن وہ اپنے خیال و ارادے سے باز نہ آئے جیسا کہ اہل سنت نے مشتعل ہو کر خلافت مآب کے حکم کو نہ مانا اور خطبہ روک دیا۔ خلافت مآب میری خطا معاف فرمائیں میں نے حضور کے نام کا خطبہ پڑھنے کا حکم دے دیا ہے اگرچہ دوبارہ خطبہ پڑھنے سے بظاہر یہ فساد رک گیا مگر اندر ہی اندر بڑھتا گیا یہاں تک کہ فتنہ پھر بھڑکا یک دم آگ کی طرح بھڑک اٹھا۔ سلطنت کا رعب و داب اٹھ گیا ایک دوسرے سے لڑنے لگے ترکوں کی جماعت نے بھی اس فساد میں حصہ لیا علویہ کا ایک شخص واقعات میں مارا گیا اہل کرخ کی عورتیں شور و غل مچاتی ہوئی انتقام لینے کی غرض سے نکل پڑیں ایک ہلڑ مچ گیا سرداران لشکر فتنہ دور کرنے کی غرض سے مسلح ہو کر نکلے اہل کرخ مقابلہ پر آئے سخت خونریز معرکہ ہوا کرخ کے بازار جلا دیئے گئے قتل و غارت کی غرض سے ترکوں نے کرخ میں گھسنے کا قصد کیا لیکن سرداران لشکر نے انہیں روک دیا اور یہ فساد ختم ہو گئے۔

ملک الرحیم کا بصرہ پر قبضہ: ہم اوپر لکھ آئے ہیں کہ ملک الرحیم نے اپنے باپ کے مرنے کے بعد زمام حکومت بغداد اپنے ہاتھوں میں لے لی تھی اور اپنے بھائی ابوعلی کو امارت بصرہ پر بحال رکھا تھا اس کے بعد ابوعلی نے ملک الرحیم سے بغاوت کی ملک الرحیم نے بساسیری کی ماتحتی میں (جو اس کی حکومت و دولت کا ناظم تھا) ایک فوج بصرہ روانہ کی ابوعلی لشکر بصرہ کو مرتب کر کے مقابلہ پر آیا بحری لڑائی شروع ہوئی چند دن تک جنگ کا سلسلہ جاری رہا بالآخر ابوعلی کو شکست ہوئی۔ بساسیری نے دجلہ اور تمام شہروں پر قبضہ کر لیا اور اپنی فوج کو خشکی پر اتار دیا۔ ربیعہ اور مضر کے قبائل نے امان کی درخواست کی۔ چنانچہ انہیں اور تمام اہل بصرہ کو امان دی گئی۔ بصرہ پر ملک الرحیم کا قبضہ ہو گیا۔ ابوعلی بھاگ کر شط عثمان (عثمان [illegible] ہے) پہنچا اور قلعہ نشین ہو گیا۔ چاروں طرف خندق کھود لی۔

ملک الرحیم کا شط عثمان و تستر پر قبضہ: اس فتح یابی کے بعد ملک الرحیم کی خدمت میں خوزستان سے دیلم کا وفد آیا اور اطاعت و فرمانبرداری کا اظہار کیا۔ ملک الرحیم نے انہیں انعامات و عطیے دے کر رخصت کیا اور فوجیں آراستہ کر کے شط عثمان کی طرف اپنے بھائی ابوعلی کے تعاقب پر روانہ ہوا۔ ابوعلی مقابلہ پر آیا لیکن کامیاب نہ ہوا پسپا ہو کر بھاگ نکلا۔ ملک الرحیم نے اس مقام پر بھی قبضہ کر لیا لوٹ کر بصرہ آیا بصرہ میں جس قدر ابوعلی کی فوجیں موجود تھیں انہیں بصرہ سے نکال کر ان کی بجائے اپنی فوجوں کو ٹھہرایا اور بساسیری کو اپنی جانب سے وہاں کا حاکم بنا کر اہواز کی طرف روانہ ہو گیا۔ منصور بن حسین اور ہزار سب

نے اس سے صلح و اطاعت کا [illegible] آئے اور اسی کے [illegible] میں داخل ہو گئے۔ [illegible] نے بھی اس کی اطاعت کا پیغام بھیجا۔ اس کے بعد [illegible] کی طرف فوج [illegible] روانہ کیا۔ ان سے اپنی [illegible] بیان کے علاقے [illegible] کے تمام شہر اور [illegible] تھا۔ [illegible] کے ساتھ [illegible] چلا گیا اور [illegible] سے سلطان طغرل بیگ کی خدمت میں حاضر ہونے کی غرض سے [illegible] اختیار کیا جب [illegible] سلطان طغرل بیگ کی خدمت میں [illegible] سلطان طغرل بیگ نے نہایت احترام سے [illegible] کے مضافات میں جاگیر کے طور پر عطا کی۔

فلاستون کا شیراز پر قبضہ تم اوپر پڑھ چکے ہو کہ ابونصر [illegible] قلعہ اصطخر میں تھا اور [illegible] میں ملک الرحیم کی خدمت میں [illegible] اطاعت کی غرض سے روانہ کیا تھا۔ اسی وقت فلاستون نے [illegible] پر قبضہ حاصل کر لیا تھا [illegible] سعید [illegible] فلاستون [illegible] ابونصر [illegible] ملک الرحیم [illegible] کی حکومت میں [illegible] ابونصر نے [illegible] کے ساتھ [illegible] کی خالفت پر کمر باندھی [illegible] ابونصر کو گرفتار کر لیا۔ ابونصر فلاستون ابو منصور [illegible] کی اطاعت کا اعلان [illegible] کرنے کی غرض سے [illegible] اہواز کی جانب [illegible] ابو منصور [illegible] میں داخل ہوا اور [illegible] ملک الرحیم کا [illegible] خطبہ [illegible] کا نام [illegible] کیا۔

بساسیری اور کرد و عرب جس وقت سلطان طغرل بیگ نے [illegible] مضافات پر قبضہ کر لیا اور [illegible] حلوان تک اس کی حکومت کا سکہ چلنے لگا کردوں نے اس کی حکومت کی اطاعت قبول کر لی ان کو غارت گری [illegible] عربوں نے بھی [illegible] بساسیری [illegible] بساسیری نے بھی [illegible] کا قصد کیا [illegible]

[illegible]

بساسیری اور خفاجہ کی جنگ اس واقعہ کے بعد [illegible] بساسیری [illegible] خفاجہ سے جنگ کرنے کے [illegible] خفاجہ نے [illegible] بساسیری سے [illegible] بساسیری [illegible] خفاجہ [illegible] بساسیری نے [illegible] خفاجہ [illegible]

سے پانے کے لئے ان کا مال و اسباب لوٹ لیا گیا [illegible] قصر خلافت کا محاصرہ کر لیا۔ یہاں تک کہ بساسیری نے [illegible] دو حصوں [illegible] اسے بھی فتح کر لیا فتح ہونے کے بعد قصر خلافت [illegible] ہو گیا۔

[illegible] کا انجام: اس کے بعد بساسیری نے [illegible] کو بلوا لینے کا قصد کیا جو [illegible] قلعہ میں نہایت مستحکم [illegible] تھا [illegible] طرح [illegible] روایت ہے کہ [illegible] کی غرض سے [illegible] نے بہت سامان [illegible] کرنے کے خلاف تھی کیونکہ [illegible] طرف سے [illegible] راہ سے جاتی تھی چنانچہ بساسیری نے اس خیال سے اس کو [illegible] کرا دیا۔ دارالخلافت بغداد کی طرف خلیفہ کے قیدیوں کے لئے [illegible] ہوا اور [illegible] پہنچ کر ان [illegible] قیدیوں کو [illegible] ساتھ [illegible] سے [illegible] آرام [illegible] (عربی) [illegible] کیا اور نہایت تحقیر سے [illegible] کا محاصرہ کر لیا [illegible] ساتھ [illegible] کے مسافت [illegible] اور انہیں [illegible] سے [illegible]۔

ترکوں کا فتنہ: [illegible] جب دارالخلافہ بغداد میں [illegible] تھیں ان کا [illegible] زور خصوصاً سلطنت [illegible] کیا گیا تھا جب طغرل بیگ [illegible] نے اپنے [illegible] پر قبضہ کر لیا [illegible] طرف سے [illegible] خلاف [illegible] کی [illegible] سے [illegible] تعداد [illegible] کا [illegible] اور [illegible] تھا ([illegible]) وزیر السلطنت [illegible] دارالخلافت [illegible] خلافت کے [illegible] وزیر السلطنت [illegible] کر دیا۔ [illegible] دربار خلافت سے مطالبہ کیا جب انہوں نے [illegible] خلافت [illegible] تب اس [illegible] اور [illegible] دارالخلافت [illegible] لوٹ [illegible] کی نوبت پہنچی اس [illegible] دارالخلافت کا محاصرہ کر لیا [illegible] تمام [illegible] اور [illegible] پیدا ہو گئی۔

بغداد میں ہنگامہ: بساسیری کی اس ہنگامہ کو فرو کرنے کے لئے [illegible] ان [illegible] کی طرف سے [illegible] بغداد تھا دارالخلافت [illegible] کے [illegible] کی غرض [illegible] میں وزیر السلطنت [illegible] ہونے کا خیال تھا [illegible] وزیر السلطنت کا [illegible] چلا [illegible] ہوا اور [illegible] سے [illegible] لیا [illegible] میں آ گیا [illegible] ابن [illegible] (وزیر بساسیری) [illegible] والوں نے اپنے محلوں کی [illegible] مسافروں [illegible] شروع کر دیا [illegible] بغداد میں [illegible] کی ضرورت سے آنے [illegible] اور بغداد میں غلہ کا [illegible] کیا ان واقعات کے دوران میں بساسیری حفاظت کی غرض سے دارالخلافت [illegible] یہاں تک کہ وزیر السلطنت [illegible] کے [illegible] سے [illegible] کے [illegible] ہو گئے۔

اکراد اور عربوں کی غارت گری: اس سے [illegible] ایک [illegible] صورت پیدا ہو گئی تھی [illegible] اس لوٹ مار کا سلسلہ [illegible] عربوں نے سر اٹھایا [illegible] لوٹ مار شروع کر دی ان [illegible] گاؤں [illegible] اور شہر ویران ہو گئے [illegible] والی موصل کے امرا نے بھی لوٹ مار [illegible] سے [illegible] ہوئے [illegible] محمد بن [illegible] کو [illegible] پا کر [illegible] ان کے مال و اسباب کو لوٹ لیا بساسیری کے [illegible] اور تجارتی [illegible] لوٹ مار کی [illegible] تھیں [illegible]

سے امن وامان کا نام ونشان باقی نہ رہا۔ رعایا کی پریشانی کی کوئی حد نہ رہی عوام اور خواص ایک ہی حالت میں مبتلا ہو گئے۔ یہی وہ امور اور اسباب ہیں جن سے سلطنت وحکومت کی مضبوط بنیادیں بھی ہل جاتی ہیں اور پھر رفتہ رفتہ صفحۂ دنیا سے ان کا نام و نشان مٹ جاتا ہے۔

دسکرہ اور قلعہ بردان کا تاراج: ادھر لوگ حالات پر پریشانیوں میں مبتلا تھے ادھر سلاطین سلجوقیہ کو ملک گیری کا موقع مل رہا تھا نظام الملک (طغرل بیگ کا وزیر) ان واقعات کو سن کر خوشی سے اچھل پڑا تاتاری فوج کو دسکرہ پر اشارہ کیا ابراہیم بن اسحاق نامی ایک سردار اس فوج کا افسر اعلیٰ تھا ابراہیم نے دسکرہ کو جا کر گھیر لیا تھا (رودبر قہود) کو محاصرہ کیا اور بزور تیغ فتح کر کے قلعہ بردان کی طرف بڑھا اس قلعہ کا والی سعدی نامی ایک شخص تھا اس نے سلطان طغرل بیگ کی اطاعت سے انکار کیا ابراہیم کے پہنچنے سے پہلے سعدی نے قلعہ خالی کر دیا ابراہیم نے قلعہ بردان کے قریب وجوار کو لوٹا اور قتل کیا زیادہ زمانہ تک محاصرہ نہ پایا تھا کہ اہل قلعہ نے محاصرہ کی شدت اور اطراف وجوانب کی ویرانی سے متاثر ہو کر قلعہ چھوڑ دیا اور جلا وطن ہو کر نکل گئے۔

اہواز کی تباہی: اسی زمانہ میں ترکوں کا ایک گروہ اہواز کی طرف گیا ہوا تھا انہوں نے بھی اہواز کے قرب وجوار میں غارت گری اور قتل کا بازار گرم کیا۔ دیلمی اور ترک جو ان کے ہم خیال تھے اور ساتھ تھے بے حد خائف ہوئے مقابلہ کا تو کوئی بے جان ہو گئے ان کو فکر پڑ گئی تاتاریوں کے حوصلے بڑھ گئے سلطان طغرل بیگ نے ابو علی بن کالیجار والی بصرہ کو افسر بنا کر خوزستان پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا لشکر قیام اور لوٹ مار کرتا ہوا شاپور خواست پہنچا دیلمیوں نے پیام بھیجا اکثر دیلمی مطیع ہو گئے اور ابو علی اہواز پر قابض ہو گیا تاتاری لشکر نے اسے بھی تحویل کر لیا اہل اہواز سے تاوان وصول کیا اکثر اہل اہواز عزت وآبرو کے خیال سے شہر چھوڑ کر بھاگ گئے۔

خلیفہ قائم اور بساسیری میں کشیدگی: ہم اوپر تحریر کر چکے ہیں کہ ۴۴۶ھ میں ترکوں نے بردان سے بساسیری کے عراقیوں کا اسباب لوٹ لیا تھا اس کے بعد ابو الغنائم اور ابو سعد پسران محلبان (قریش کے دوست اور انکا ذات) بغداد خفیہ طور سے آئے بساسیری نے ان دونوں کو گرفتار کرنے کا قصد کیا۔ رئیس الرؤساء وزیر السلطنت نے ابو الغنائم کو اپنے دامن میں لے لیا بساسیری کو اس سے ناراضگی پیدا ہوئی حربی کی طرف چلا گیا اور اس پر قبضہ کر کے بغداد میں آیا لیکن دستور کے مطابق دربار خلافت میں حاضر نہ ہوا۔ اس پر طرہ یہ ہوا کہ خلافت مآب وزیر السلطنت اور خدام دربار پر رقابت کی تنخواہیں موقوف اور بند کر دیں اور یہ مشہور کر دیا کہ وزیر السلطنت نے طغرل بیگ کو خطوط لکھ کر حملہ کرنے کے لئے بلایا ہے۔

انبار کا تاراج: ذی الحجہ ۴۴۶ھ میں فوجیں آراستہ کر کے انبار پر حملہ کیا انبار پر ابو الغنائم بن محلبان کا قبضہ تھا منجنیقیں نصب کرائیں محاصرہ کر لیا اور بزور تیغ انبار میں گھس پڑا ابو الغنائم اس کے پانچ سو ہمراہیان خاندان کے ساتھ گرفتار کر لیا اور شہر کو بھی تحویل کر لیا اور دربار خلافت بغداد واپس آیا ابو الغنائم کو تشہیر کرا کر سولی دینے کا قصد کیا۔ رئیس بن صدقہ نے سفارش کی چونکہ رئیس نے بساسیری کا عصا ابتدا میں ہاتھ بٹایا تھا اس وجہ سے اس کی سفارش سے ابو الغنائم کو صلیب نہ دی گئی اور قیدیوں کو سولی پر چڑھا دیا۔

بساسیری: بساسیری بسا (فارس کا ایک شہر) کے ایک ترک غلام تھا اسی وجہ سے بساسیری کی طرف منسوب کیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد بہاء الدولہ بن عضد الدولہ کے غلاموں میں داخل ہو گیا اور اس کے حالات دولت میں اتنی ترقی پائی اس طرح ہوشیار اور تجربہ کار ہو گیا تو اس کی خدمت میں رہا پھر ملک الرحیم کی خدمت میں چلا آیا ملک الرحیم اسے اکثر مہمات سر کرنے پر مامور کرتا تھا اسی نے کردوں کو علوان اور قریش بن بدران کو عربی بغداد سے بے دخل کیا تھا۔ یہ وہ وقت تھا سلطان طغرل بیگ کے علم حکومت نے نکلے تھے اس کے بعد بساسیری ملک الرحیم کی خدمت میں واپس چلا گیا

بساسیری اور رئیس الرؤسا میں کشیدگی: بساسیری اور رئیس الرؤسا کی کشیدگی روز بروز بڑھتی گئی اسی اثناء میں بساسیری کے وزیر ابو حیان عراقی نے کئی مشکیزے شراب بہہ دیا روانہ کئے رئیس الرؤسا نے اس کی خبر ان لوگوں تک پہنچا دی جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے ان لوگوں کو اس نے اشارہ اور سازش سے مشکیزوں کو توڑ پھوڑ کر شراب پھینک دی اس سے بساسیری کو سخت ناراضگی غصہ اور رنج پیدا ہوا انقباض خلیفہ سے استعفیٰ کیا تھا کہ حنفیہ نے فتویٰ دیا کہ چونکہ یہ مال عیسائی کا تھا اس وجہ سے حفاظت کرنا لازم تھا اس کا مال کا تلف کرنا جو کر تھا ان لوگوں نے اس کو توڑا ہے ان لوگوں سے تاوان وصول کیا جائے۔ اس واقعہ کے سننے پر بساسیری کا کام بڑھ گیا اور کشیدگی کوئی حد باقی نہ رہی۔

ترکوں کا بساسیری پر حملہ: چونکہ ترکوں اور بساسیری میں کشیدگی تھی اور دل میں رنج تھی رئیس الرؤسا نے انہیں ابھارا یہ ان لوگوں نے ہنگامہ برپا کر دیا بساسیری کی شکایت دربار خلافت میں پیش کر کے مکانات لوٹ لینے کی اجازت طلب کی، اجازت دے دی گئی پھر کیا تھا ترکوں نے بات کی بات میں اسے لوٹ لیا اس موقع پر رئیس الرؤسا نے ایک اور چال چلی اور مشہور کر دیا اس نے یہ خبر اڑا دی کہ بساسیری نے خلیفہ مستنصر علوی مصر سے سازش کر لی ہے اور اسے بغداد و عراق پر قبضہ کرنے کی غرض سے بلا وجہ خلافت مرتب ہوں گا کے مگر ہو گئے۔ ملک الرحیم کو لکھ بھیجا کہ بساسیری کو ہمارے دربار خلافت سے فوراً جدا کر، اس نے علم خلافت کی مخالفت کی۔ یہاں خلیفہ مستنصر علوی سے سازش کر لی ہے چنانچہ ملک الرحیم نے بساسیری کو دربار خلافت سے علیحدہ کر دیا۔

طغرل بیگ کے خلاف ترکوں کی مخالفت: طغرل بیگ نے بلاد روم پر جہاد کی غرض سے فوج کشی کی تھی اور وہاں سے مظفر و منصور ہو کر رے واپس آیا اس کے بعد اقوام سے فراغت حاصل کر کے ماہ محرم ۴۴۷ھ میں ہمدان پہنچا اپنے کارندوں اسی دوران قریش بن بدران اور علوان وغیرہ عرب کو طلب کیا کہ چونکہ اس سال میں ارادہ حج کرنے کا ہے اور شام و مصر پر بھی حملہ کرنے کا قصد ہے دولت علویہ کے زیر و زبر کرنے کا بھی خیال ہے لہٰذا تم لوگ رسد جمع رکھو اور فوجیں فراہم رکھو۔ اس خبر کا مشہور ہونا تھا کہ بغداد میں اور بادشاہ سے بڑی بے چینی پیدا ہو گئی ترکی فوجیں شور و غل مچاتی ہوئی ایوان خلافت میں پہنچیں، خلافت مآب سے درخواست کی ”آپ ہمارے ساتھ طغرل بیگ کی مدافعت کے لیے نکلئے“۔ ترکوں نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ آگے بڑھ کر بغداد سے نکل آئے اور بغداد کے باہر ایک میدان میں خیمے ڈال دیے اس وقت طغرل بیگ حلوان تک پہنچ گیا تھا اس کی فوج خراسان کے راستہ میں پھیل گئی تھی ترکوں نے عربی بلاد میں جا کر چھاؤنی ڈالی راستے میں ملک الرحیم واسط سے آ گیا۔ بساسیری کو

---

۱ بظاہر قیاس یہ ہے کہ سلطان طغرل بیگ کے داخل ہونے اور ملک الرحیم کے گرفتار ہونے کے اسباب تھے (مترجم)

اختیار کر لیا۔ خلافت مآب نے حکم کے مطابق علیحدہ کر دیا بساسیری علیحدگی کے بعد سرائے رحبہ کی وجہ سے دبیس بن صدقہ والئ حلہ کے پاس چلا گیا۔

طغرل بیگ کی بغداد میں آمد: طغرل بیگ نے قدیمہ عام خلافت مآب کی خدمت میں روانہ کیا جس میں اپنی اطاعت و فرمانبرداری کا اظہار کیا تھا اور ترکوں کو بھی لکھا اپنے ایلچی کی معرفت بھیجا۔ جس میں اپنے حسن سلوک اور احسانات کا وعدہ کیا تھا۔ ترکوں نے جواب خط کے بجائے اسی خط کو واپس کر دیا اور خلافت مآب سے درخواست کی کہ آپ ہم کو طغرل بیگ سے مقابلہ اور مدافعت کی اجازت دیجئے۔ خلافت مآب نے اس کے جواب سے خاموشی اختیار کیا۔ ملک الرحیم نے عرض کیا کہ اس جاں نثار نے ان امور کا فیصلہ خلافت مآب کے قبضۂ اقتدار میں دے دیا ہے جو مناسب تصور فرمائیں عمل درآمد کیا جائے۔ خلافت مآب نے حکم صادر فرمایا "مصلحت وقت تو یہ ہے کہ ترکی فوجیں اپنے خیموں کو چھوڑ کر حرم سرائے خلافت میں آ جائیں اور طغرل بیگ کی خدمت میں اظہار اطاعت کا قاصد بھیج دیں"۔ چنانچہ اس حکم کے مطابق عمل درآمد کیا گیا۔ اس کے بعد خلافت مآب نے خطیبوں کو طغرل بیگ کے نام کا خطبہ پڑھنے کا حکم دیا۔ طغرل بیگ نے خلافت مآب سے دارالخلافت بغداد میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی وزیر السلطنت رئیس الرؤساء ایک بڑے لشکر کے ساتھ جس میں تمام اعیان دولت اور بہت سے ملک الرحیم کے سرداران لشکر تھے استقبال کی غرض سے نکلا۔ طغرل بیگ نے پہلے ہی کو وزیر سلطنت ابونصر کندری اور اپنی فوج کو پیشوائی کا حکم دیا۔ پنجشنبہ کو جب کہ ماہ رمضان کے دو دن گزر چکے تھے طغرل بیگ دارالخلافت بغداد میں داخل ہوا۔ باب شماسیہ میں قیام اختیار کیا۔ قریش والی موصل بھی اس خبر کو سن کر طغرل بیگ کی خدمت میں آ گیا۔ اس نے اس سے پیشتر طغرل بیگ کے علم حکومت کی اطاعت قبول کر لی تھی۔

بغداد میں تاتاریوں کا قتل: بغداد میں طغرل بیگ کے داخل ہونے پر اس کا لشکر اپنی ضروریات کی چیزوں کی خریداری کی غرض سے سارے شہر میں پھیل گیا تمام شہر میں تہلکہ سا پڑ گیا۔ عوام الناس نے یہ خیال کیا کہ ملک الرحیم نے طغرل بیگ کے لشکر سے لڑنے کی اجازت دے دی ہے چاروں طرف سے تاتاری لشکر پر یورش شروع ہو گئی جنہوں نے تاتاریوں کو پایا ان پر ہاتھ صاف کر دیا صرف محلہ کرخ والے اس ہنگامہ اور شورش میں شریک نہیں ہوئے بلکہ اس محلہ والوں نے تاتاریوں کو اپنے گھروں میں پناہ دی اور ان کی جیسا کہ مناسب وقت تھا حفاظت کی۔

بغداد میں تاتاریوں کی غارت گری: عوام الناس کی یہ شورش ابھی پر زور نہ ہوئی تھی کہ اطلاع ہوتے ہی طغرل بیگ کے خیمے تک پہنچ گئے ملک الرحیم اور ان کے سرداران لشکر اور حاشیہ نشین اس خیال سے کہ اس ہنگامے کے یہ محرک نہ سمجھے جائیں حرم سرائے خلافت میں قیام پذیر ہوئے۔ طغرل بیگ کی فوج اس ہنگامے کو دیکھ کر مسلح ہو گئی عوام بھاگ کھڑے ہوئے قتل و غارت کا بازار گرم ہو گیا کئی محلے لوٹ لئے گئے خلفاء کے محلات رصافہ بھی اس لوٹ مار اور غارت گری سے محفوظ نہ رہے تھے باشندگان بغداد نے اس خیال سے کہ ان مقامات کا احترام کیا جائے گا اور غارت گری سے محفوظ رہیں گے اپنا مال و اسباب یہیں اٹھا لائے تھے جس کو تاتاریوں نے لوٹ لیا۔ غرض اس غارت گری سے بغداد کا کوئی محلہ سوائے محلہ کرخ کے محفوظ نہ رہا۔

ملک الرحیم کی گرفتاری: اس کے دوسرے دن طغرل بیگ نے اس حادثہ کی اطلاع خلیفہ قائم کو دی اور اس سے اپنی

[illegible] قاہری اور اس ہنگامہ شورش کا ملک الرحیم کی طرف منسوب کیا اور یہ کہا گیا کہ اگر ملک الرحیم اپنے سرداروں کے ساتھ طغرل بیگ کی خدمت میں حاضر ہو جائے گا تو اس کی اس واقعہ سے برأت ثابت ہو جائے گی ورنہ [illegible] قرار دیا جائے گا خلیفہ قائم نے ملک الرحیم اور اس کے سرداروں کو طغرل بیگ کی خدمت میں حاضری کا حکم دیا اور اپنا ایک خاص ایلچی روانہ کیا [illegible] چنانچہ ملک الرحیم اور سرداران لشکر خلافت مآب کی [illegible] میں دربار طغرلی میں حاضر ہوئے جس وقت ملک الرحیم [illegible] کے سرداران لشکر پہنچے طغرل بیگ نے انہیں گرفتار کر کے قلعہ سروان [illegible] میں ملک الرحیم قید کر دیا گیا۔

دولت بنو بویہ کا خاتمہ: یہ واقعہ ملک الرحیم کی [illegible] میں پیش آیا اس کی گرفتاری سے دیلمی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ اس زمانہ میں قریش بن بدران موصل کا امیر تھا [illegible] کے ساتھ [illegible] جب طغرل بیگ کی اس کی خبر ہوئی تو اس نے قریش [illegible] کے خطبہ کا [illegible] ثابت کیا اور [illegible] کیا تھا [illegible]

طغرل بیگ کا بغداد پر قبضہ: [illegible] طغرل بیگ [illegible] انہیں طغرل بیگ نے ملک الرحیم کے ساتھ گرفتار کیا تھا اور [illegible] کے ساتھ [illegible] بغداد [illegible] طغرل بیگ نے [illegible] ان میں سے ایک [illegible] کے پاس [illegible] ہو گئی۔

ترکوں کا بغداد پر ظلم و ستم: اسی سنہ میں طغرل بیگ نے [illegible] بغداد [illegible] ملک الرحیم [illegible] لشکر [illegible] بغداد [illegible] طغرل بیگ [illegible]

بغداد پر قبضہ کرنے کے بعد طغرل بیگ نے [illegible] کی طرف توجہ [illegible] خطبہ [illegible] حکومت [illegible] طغرل بیگ [illegible] حکومت [illegible]

والملک للہ یؤتیہ من یشاء

باب: ۲۲

امارت جرجان وطبرستان

دولت بنو وشمگیر

بنو وشمگیر: ہم اوپر تحریر کر چکے ہیں کہ مرداویج بن زیار اطروش دیلمی سرداروں میں سے تھا وہ مرداویج سیاہ جیل کے خاندان کا تھا جو دیلم کے بھائی تھے ان سب کی ایک ذات تھی۔ ان میں سے بعض علوی کے ہمسایہ تھے جن کی وجہ سے علویوں کو حکومت و سلطنت حاصل ہوئی تھی اطروش، داعی اور ان کی حکومت دولت علویہ کے ظہور اور غلبہ کے وقت ختم ہو گئی ان کے سرداروں کے نام حکومت و سلطنت سے مٹ گئے اور یہ لوگ حکومت و سلطنت کی طلب و جستجو میں اطراف ملک میں پھیل گئے۔ چنانچہ رے، اصفہان، جرجان، طبرستان، عراق، فارس اور کرمان پر ان لوگوں کا قبضہ ہو گیا۔ جنہوں نے خلیفہ وقت کو دبا لیا اور سچ ہے: آخری دور حکومت تک اسے شاہ شطرنج بنائے رہے۔ تم اوپر پڑھ چکے ہو کہ جس وقت مرداویج کا قدم حکومت پر جم گیا تو اس نے اپنے بھائی وشمگیر کو جیل سے طلب کیا اور روانہ کیا۔ عظیم الشان بادشاہوں میں اس کا شمار ہونے لگا۔ رفتہ رفتہ اس کی حکومت کا سکہ چل گیا۔ بڑے بڑے صوبے اس کے قبضہ میں آ گئے اصفہان اور رے پر قابض ہو گیا۔ عظیم الشان بادشاہوں میں شمار ہونے لگا ترکی غلاموں کو جو اس کی خدمت میں رہتے تھے اس کی سختی کی وجہ سے ناراضگی پیدا ہوئی سب نے اتفاق کر کے ماہ ربیع ۳۲۳ھ میں اسے مار ڈالا تب اس کی فوج اس کے بھائی وشمگیر کے پاس رے میں جمع ہوئے اور مرداویج کی جگہ اسے اپنا سردار بنایا۔

وشمگیر اور ماکان: وشمگیر نے تخت حکومت پر متمکن ہونے کے بعد ماکان کے پاس کرمان میں اپنی اطاعت کا پیام بھیجا اور ابن محتاج کی ہمراہی میں رے چلا گیا۔ اس سے قبل ماکان بن کالی ابو علی بن الیاس سے کرمان کا قبضہ لے چکا تھا ماکان نے وشمگیر کی تحریر پڑھ کر خیال ترک کر دیا اور دامغان کی طرف روانہ ہو گیا۔ وشمگیر یہ سن کر آگ بگولا ہو گیا ایک بڑی فوج کے ساتھ اپنے سپہ سالار بجکم دیلمی کو ماکان کے مقابلہ پر مامور کیا ابو جعفر کا لشکر ماکان کی پشت پناہی میں تھا دونوں فریقوں کی مڈبھیڑ ہوئی۔ ایک دوسرے سے لڑ گئے بجکم نے ان لوگوں کو شکست دی یہ لوگ نیشاپور لوٹ آئے اور اس کی حکومت کی تمام ماکان کے قبضہ میں آ گئی جیسا کہ یہ واقعات اس سے پیشتر لکھے گئے۔

وشمگیر کا رے پر تسلط: اس کے بعد بجکم نے جرجان کی جانب قدم بڑھایا اور وہیں ٹھہر رہا۔ آخر سنہ مذکور میں گھوڑے

سے دور ہو گیا۔ ماکان دوسری مرتبہ جرجان پر قبضہ کر لیا۔ ابن محتاج نے ۳۲۸ھ میں اس پر حملہ کر دیا اور چند دنوں کے محاصرے کے بعد اسے فتح کر لیا۔ ماکان بحالِ پریشان طبرستان چلا گیا اور وہیں سکونت اختیار کی اور وشمگیر نے ایک فوج ماکان کی مدد پر ابن محتاج سے جنگ کرنے کے لئے روانہ کی۔ ادھر رکن الدولہ نے موقع غنیمت سمجھ کر اصفہان پر دھاوا کر دیا اور بزور تیغ قابض ہو گیا۔ اس کامیابی سے رکن الدولہ اور والیٔ خراسان کے مقبوضات کی سرحدیں مل گئیں اور وشمگیر تنہا ملک رے پر حکمرانی کرنے لگا۔

وشمگیر کا طبرستان پر قبضہ: جس وقت رکن الدولہ نے اصفہان پر قبضہ حاصل کیا اور ابوعلی بن محتاج والیٔ خراسان سے اس کے اور اس کے بھائی عماد الدولہ والیٔ فارس کے مراسم تعلقات پیدا ہو گئے۔ اس وقت ان دونوں نے ابوعلی بن محتاج کو وشمگیر سے جنگ چھیڑنے کی ترغیب دی۔ غرض یہ تھی کہ اگر ابن محتاج اس مہم میں کامیاب ہو گیا تو اس کی وجہ سے ان کی حکومت کو استحکام حاصل ہو جائے گا۔ ابوعلی ابن محتاج فوجیں مرتب کر کے رے کی طرف روانہ ہوا۔ وشمگیر نے اس کی مدافعت پر کمر باندھی اور ماکان سے مدد طلب کی۔ چنانچہ ماکان فوراً اس کی کمک پر آیا۔ رکن الدولہ کو اس کی خبر لگی تو اس نے بھی ابن محتاج کی مدد پر فوجیں بھیج دیں۔ مقام اسحاق آباد میں صف آرائی ہوئی۔ ایک دوسرے سے بھڑ گئے۔ گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ وشمگیر شکست کھا کر طبرستان چلا گیا اور اس پر قابض ہو گیا۔ ماکان میدانِ کارزار میں مارا گیا۔ ابوعلی ابن محتاج نے رے پر اپنی کامیابی کا جھنڈا نصب کر دیا۔ اس کے بعد اپنی فوجوں کو جبل کے شہروں کی طرف بڑھنے کا حکم دیا۔ زنجان، ابہر، قزوین، قم، کرج، ہمدان اور دینور کو حلوان تک فتح کر لیا۔

حسن بن فیروزان کا جرجان پر قبضہ: حسن بن فیروزان ماکان کا چچا زاد بھائی تھا۔ نہایت بہادر اور دلیر تھا۔ جس وقت ماکان میدانِ جنگ اسحاق آباد میں مارا گیا اور وشمگیر نے طبرستان پر قبضہ حاصل کر لیا اس وقت وشمگیر نے حسن بن فیروزان کے پاس اپنی اطاعت کا پیغام بھیجا۔ حسن بن فیروزان نے نفی میں جواب دیا اور ماکان کے قتل کو وشمگیر کی طرف منسوب کیا۔ وشمگیر نے یہ سن کر چڑھائی کر دی۔

حسن بن فیروزان مجبور ہو کر ابوعلی بن محتاج والیٔ خراسان کے پاس چلا گیا اور وشمگیر کے مقابلہ پر اس سے امداد کا طالب ہوا۔ چنانچہ ابوعلی بن محتاج حسن کی امداد پر کمربستہ ہو گیا اور فوجیں مرتب کر کے وشمگیر پر ساریہ میں محاصرہ ڈال دیا۔ ایک سال کامل محاصرہ کئے رہا۔ جب وشمگیر نے طوعاً و کرہاً سامانیوں کی اطاعت قبول کر لی اور صلح نامہ کی ضمانت کے لئے اپنے لڑکے سالار کو بطور ضمانت دے دیا تب جا کر محاصرہ کا خاتمہ ہوا۔ حسن بن فیروزان اور ابوعلی ابن محتاج خراسان واپس آئے تھوڑے دنوں بعد سعید بن سامان کی موت کی خبر مشہور ہوئی۔ حسن نے ابوعلی بن محتاج پر حملہ کر دیا اور اس کے مقبوضات کو لوٹ لیا اور ابن وشمگیر کو جو اس کے پاس تھا گرفتار کر کے جرجان کی طرف لوٹا اور اسے ابراہیم بن سیمجور دواتی کے قبضہ سے نکال لیا۔ ابراہیم ابن سیمجور نے نیشاپور جا کر دم لیا۔ ابوعلی ابن محتاج نے بھی علم بغاوت بلند کر دیا جیسا کہ سامانیوں کے حالات کے ضمن میں لکھا گیا ہے۔

رکن الدولہ بن بویہ کی رے پر فوج کشی: جس وقت ابوعلی نے خراسان کی جانب کوچ کیا اور حسن بن فیروزان نے اس کے ساتھ جو بے وفائی کی جو آپ اوپر پڑھ چکے ہیں تو وشمگیر نے رے کی طرف قدم بڑھایا اور بلا مقابلہ قبضہ کر لیا۔

حالیہ تجربے کے خیال سے حسن بن فیروزان سے خط و کتابت شروع کی اور اس کے بچے [illegible] کو اس کے پاس واپس بھیج دیا۔ اس سے دونوں میں مصالحت ہو گئی۔

اس کے بعد رکن الدولہ بن بویہ کو [illegible] سے نکال [illegible] کہ وشمگیر کے پاس اتنی فوج نہیں تھی [illegible] دوسرے حسن بن فیروزان وشمگیر [illegible] تھے چنانچہ [illegible] رکن الدولہ [illegible] وشمگیر کو شکست دی [illegible] حسن نے حاصل کیا اور رکن الدولہ [illegible] میں آ گئے [illegible] رکن الدولہ کی حکومت کا جھنڈا نصب ہو گیا۔

وشمگیر شکست کھا کر طبرستان کی طرف واپس ہوا۔ حسن بن فیروزان نے [illegible] اور شکست دے دی۔ وشمگیر نے خراسان کا راستہ اختیار کیا۔ حسن بن فیروزان نے رکن الدولہ سے [illegible] کر کے [illegible] کر لیا۔

وشمگیر کا جرجان پر قبضہ جس وقت رکن الدولہ نے [illegible] وشمگیر کے قبضے سے نکال لیا وشمگیر [illegible] طبرستان کی طرف چلا گیا تھا حسن بن فیروزان [illegible] وشمگیر کو شکست دی تب وشمگیر خراسان چلا گیا اور امیر نوح بن نصر سامانی سے امداد کا طالب ہوا امیر نوح نے ایک فوج [illegible] وشمگیر کے ساتھ جرجان کے [illegible] کے لئے روانہ کی ان دنوں جرجان میں حسن بن فیروزان [illegible] تھا جب وشمگیر نے اسے جرجان سے نکال دیا اور خود قابض ہو گیا۔ ۳۳۳ھ

رکن الدولہ کا طبرستان اور جرجان پر قبضہ حسن بن فیروزان وشمگیر سے شکست کھا کر رکن الدولہ [illegible] کے پاس چلا گیا اور وہیں قیام پذیر ہوا۔ ۳۳۶ھ میں رکن الدولہ نے [illegible] وشمگیر پر فوج کشی [illegible] وشمگیر بھی [illegible] مقابلہ پر آیا مگر شکست اٹھا کر [illegible] رکن الدولہ نے طبرستان پر قبضہ کر کے جرجان کی طرف قدم بڑھایا سرداران وشمگیر نے اطاعت قبول کر لی [illegible] حاصل کر کے [illegible] کے حوالے کر دیا۔ رکن الدولہ اپنی طرف سے حسن بن فیروزان کو جرجان [illegible] مقرر کر کے رے کی جانب واپس آ گیا۔

وشمگیر شکست کھا کر جرجان پہنچا [illegible] سامانی سے [illegible] رکن الدولہ کی زیادتیوں کی داستان سنائی۔ [illegible] نے منصور بن قراتگین والی خراسان کو وشمگیر کی [illegible] امداد کا حکم دیا چنانچہ منصور [illegible] وشمگیر کے ساتھ رکن الدولہ سے جنگ کے لئے [illegible] چونکہ منصور وشمگیر کے ساتھ [illegible] کرتا تھا اور [illegible] امیر نوح بن نصر سامانی کی خدمت میں اس کی شکایت [illegible] امیر نوح نے اس کی جگہ ابو علی [illegible] مقرر کیا [illegible] رکن الدولہ سے معرکہ آرائی ہوئی لیکن کامیابی نصیب نہ ہوئی [illegible] ان لوگوں نے رکن الدولہ سے مصالحت کرنا چاہا [illegible] اس کے بعد رکن الدولہ [illegible] وشمگیر [illegible] کی طرف بھاگ گیا۔ رکن الدولہ نے طبرستان پر قبضہ کر لیا۔ [illegible] وشمگیر [illegible] رکن الدولہ نے تعاقب کیا اور جب جرجان بھی [illegible] ہاتھ آیا تو [illegible] چلا گیا اور [illegible] قابض ہو گیا۔

وشمگیر کی وفات: جس وقت بنو بویہ نے کرمان کو ابوعلی بن الیاس کے قبضہ سے نکال لیا اور خود قابض ہو گئے اس وقت وشمگیر سے ملا۔ ابن الیاس بھاگ کر امیر منصور بن نوح کی خدمت میں بخارا پہنچا۔ بویہ کی زیادتیوں اور ظلم کی شکایت کی، ممالک محروسہ بویہ کی سرسبزی و شادابی اور قبضہ کا لالچ دیا اور اس کے سرداران خراسان کو بھی اپنا ہمنوا کر کے اپنے ساتھ ملا لیا۔ امیر منصور نے ابوالحسن محمد بن ابراہیم بن سیمجور والی خراسان کو وشمگیر کی ماتحتی میں رے پر فوج کشی کرنے کا حکم دیا۔ رکن الدولہ اس خبر سے مطلع ہو کر ان کے مقابلہ کے لئے تیار ہوا اور اپنے بیٹے عضد الدولہ کو بھی اپنی مدد پر بلا بھیجا۔ جوں ہی ابوالحسن وغیرہم نے خراسان سے رے کی طرف کوچ کیا رکن الدولہ نے میدان خالی پا کر خراسان کی طرف قدم بڑھایا۔ جب ان لوگوں کو اس کی خبر لگی تو رے کی فتح سے رک گئے اور راستہ میں ٹھہر کر رکن الدولہ کے حالات اور ارادہ معلوم کرنے کی غرض سے جاسوس چھوڑے۔ اسی اثناء میں ایک روز وشمگیر شکار کھیلنے کے لئے گیا اور ایک جنگلی سور سامنے آ گیا تیر چلایا نشانہ خطا گیا۔ سور نے حملہ کر دیا گھوڑا ڈر کر بھڑک پڑا۔ وشمگیر بھی زمین پر آ رہا سر پر سخت چوٹ آئی اور اسی صدمہ سے ماہ محرم ۳۵۷ھ میں مر گیا۔

بیستون بن وشمگیر: اس کے مرتے ہی سارا لشکر بگڑ گیا اس کا بیٹا بیستون اس کی جگہ متمکن ہوا اس نے رکن الدولہ سے خط و کتابت کر کے مصالحت کر لی۔ رکن الدولہ نے مالی اور فوجی مدد دی۔ بیستون کے زمانہ حکومت میں کوئی نمایاں کام ایسا نہیں ہوا جس کو خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا جائے۔ اس نے سات برس حکومت کر کے بمقام جرجان ۳۶۶ھ میں انتقال کیا۔

قابوس بن وشمگیر کی حکومت: اس کا بھائی قابوس اپنے بھائی رستم کے پاس کوہ شہریار میں تھا۔ بیستون ایک چھوٹا لڑکا چھوڑ کر مرا تھا جو طبرستان میں اپنے نانا کی زیر نگرانی پرورش پا رہا تھا۔ نانا صاحب کو جب یہ خبر لگی تو ریاست کا لالچ پیدا ہوا اپنے نواسے کو لے کر جرجان پہنچا اور ان سرداروں کو گرفتار کرنے لگا جن کا میلان قابوس کی طرف تھا۔ اسی اثناء میں قابوس آ پہنچا۔ فوجیوں نے اس کی آمد کی خبر پا کر نہایت جوش سے اس کا استقبال کیا اور اسے اپنا سردار تسلیم کر کے شہر پر قبضہ دلا دیا۔ نانا صاحب کے آدمی فرار ہو گئے۔ قابوس نے اپنے بھتیجے کو اپنی پرورش میں لے لیا۔ جرجان و طبرستان کی زمام حکومت اپنے قبضہ اقتدار میں لے کر حکومت کرنے لگا۔

قابوس اور عضد الدولہ: رکن الدولہ نے ۳۶۶ھ میں وفات پائی۔ وفات کے وقت اپنے بیٹے عضد الدولہ کو ولی عہد بنایا اور تمام ممالک مقبوضہ کی زمام حکومت اسے سپرد کی۔ دوسرے بیٹے فخر الدولہ کو ہمدان اور جبل کے صوبوں کا حکمران بنایا، تیسرے بیٹے مؤید الدولہ کو اصفہان کی حکومت عنایت کی۔ عضد الدولہ نے اپنے بھائی فخر الدولہ پر فوج کشی کی۔ فخر الدولہ ہمدان چھوڑ کر قابوس کے پاس جرجان بھاگ گیا اور عضد الدولہ نے رے پر قبضہ کر لیا۔ قابوس کے پاس اپنے بھائی فخر الدولہ کی طلبی کا پیام بھیجا۔ قابوس نے انکار کر دیا تب عضد الدولہ نے اپنے بھائی مؤید الدولہ کو خراسان میں یہ حکم بھیجا کہ تم فوجیں تیار کر کے قابوس پر چڑھائی کرو۔ اس کے ساتھ ہی بہت سا مال اور شاہی لشکر اس کی امداد پر روانہ کیا۔ چنانچہ ۳۷۱ھ میں مؤید الدولہ نے جرجان پر فوج کشی کی اور اسے قابوس کے قبضہ سے نکال لیا۔

فخر الدولہ اور مؤید الملک کی جنگ: فخر الدولہ اور مؤید الدولہ سے خراسان میں اس وقت مڈبھیڑ ہوئی جب کہ

[illegible] عضد الدولہ [illegible] کی طرف سے [illegible] خراسان [illegible] قابوس [illegible] عضد الدولہ کے مقابلے [illegible] جرجان [illegible] قابوس [illegible] صاحب [illegible] فخر الدولہ [illegible] جرجان [illegible]

خراسان [illegible] طلب [illegible] لیا۔

فخر الدولہ کا جرجان پر قبضہ اس کے بعد [illegible] فخر الدولہ [illegible] جرجان [illegible] فخر الدولہ [illegible] کیا گیا ہے۔

طبرستان پر قبضہ اسی وقت فخر الدولہ نے جرجان [illegible] قابوس [illegible] صاحب [illegible] قابوس [illegible] جرجان [illegible]

اصفہبد کا جبل شہریار پر قبضہ اسی وقت بکتغین نے خراسان [illegible] جرجان [illegible] طبرستان [illegible] بکتغین [illegible] جبل شہریار [illegible] قابوس [illegible] صاحب [illegible]

بادشاہ بنا آیا۔ اس کی طرف فوجیں لے کر روانہ ہوا [illegible] وہاں سے [illegible] فوج کو مار کر بھگا دیا۔ [illegible] قبضہ حاصل کر لیا اور قابوس کے نام کا خطبہ پڑھا اور قابوس کو اس کامیابی کی خوشخبری دی۔

قابوس کا جرجان پر تسلط: اس واقعہ کے بعد اہل جرجان نے قابوس کی خدمت میں [illegible]۔ چنانچہ قابوس نیشاپور سے جرجان روانہ ہوا۔ اسپہبد [illegible] جرجان کی طرف چلا۔ [illegible] جرجان والوں کی مخالفت [illegible] مقابلہ پر آ گیا [illegible] لشکر جرجان شکست کھا کر [illegible] قابوس کے مقدمۃ الجیش سے مڈبھیڑ ہوئی۔ دوبارہ شکست کھا کر [illegible] کی جانب بھاگ نکلا۔ شمس المعالی قابوس ماہ شعبان ۳۸۸ھ میں مظفر و منصور جرجان میں داخل ہوا۔ اس کے بعد [illegible] کی فوجیں جرجان کے محاصرہ کے لئے آئیں اور اس کا محاصرہ کر لیا۔ اسی اثناء میں [illegible] مجبور [illegible] قابوس نے تعاقب کیا [illegible] شکست [illegible] لشکر کے ایک [illegible] جرجان [illegible] قابوس کے قبضہ میں آ گیا۔

قابوس اور مرزبان: ان کامیابیوں سے اسپہبد [illegible] حکومت و سلطنت کی [illegible] پیدا ہوئی [illegible] جرجان کے پاس [illegible] ہو گیا اور اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا۔ مرزبان [illegible] لڑائی ہوئی [illegible] اسپہبد کو شکست ہوئی اور گرفتار کر لیا گیا۔ مرزبان [illegible] شمس المعالی قابوس کی حکومت کا اعلان کیا اور اس کے نام کا خطبہ پڑھا [illegible] جبل، جرجان اور طبرستان تک [illegible] قابوس نے اپنے بیٹے منوچہر کو ان مقامات کی حکومت دی۔ اس نے نیشاپور وغیرہ کو فتح [illegible] قابوس نے [illegible] تحائف اور ہدایا بھیجے اور اطاعت اور فرمانبرداری کا اظہار کر کے مصالحت کر لی۔

قابوس کی معزولی: شمس المعالی قابوس نہایت رعب و داب کا آدمی تھا [illegible] غصہ [illegible] میں زیادہ [illegible] قتل کر دینے کا [illegible] اس کے اعیان دولت [illegible] رہتے تھے [illegible] ان لوگوں کا خوف [illegible] ان لوگوں نے تنگ آ کر اس کی معزولی پر اتفاق کر لیا۔ قابوس اس وقت [illegible] قلعہ میں مقیم تھا۔ [illegible] اس وقت قابوس کی گرفتاری [illegible] قلعہ کی طرف چلے [illegible] دروازے بند کر لئے [illegible] اعیان دولت نے [illegible] جرجان واپس آئے اور قابوس کی معزولی کا اعلان کر کے اس کے بیٹے منوچہر کو طبرستان سے بلا بھیجا۔ قابوس [illegible] اس خیال سے [illegible] دوسرے کو حکومت کے لئے منتخب کر لیں [illegible] منوچہر [illegible] اس کی اطاعت پر اتفاق کیا۔

قابوس کا قتل: چنانچہ اس نے [illegible] قابوس [illegible] قتل [illegible] اس انتظار میں [illegible] بغاوت [illegible] منوچہر [illegible] اپنے ساتھ چلنے پر مجبور کیا لیکن

منوچہر لے لیا اور تمام اختیارات میں دخل دینے لگا۔ قابوس کو ان واقعات سے خطرہ پیدا ہوا کہ مبادا حکومت وسلطنت قبضہ سے نکل جائے۔ اس وجہ سے منوچہر کو تخت حکومت پر متمکن ہونے کی اجازت دی تھی پھر ان لوگوں نے بھی منوچہر سے قابوس کے قتل کی اجازت چاہی جواب آنے کا بھی انتظار نہ کیا قابوس کے مکان میں گھس پڑے کپڑے اتار لئے۔ غریب قابوس جاڑے کی شدت سے کانپ رہا تھا یہاں تک کہ چلاتے چلاتے مر گیا یہ واقعہ ۴۰۳ھ کا ہے جب کہ اس کی حکومت کو ۳۵ برس گزر چکے تھے۔

منوچہر بن قابوس: قابوس کے مرنے پر اس کا بیٹا منوچہر تخت آرائے حکومت ہوا۔ منبروں پر اس کے نام کا خطبہ پڑھا گیا اور زندہ نے اپنے باپ کے قاتلوں سے قصاص لینے کی فکر کی۔ چنانچہ ان میں سے بہت سوں کو چالاکی سے قتل کر دیا باقی ماندہ کوہ کتابی میں روپوش ہو گئے جس وقت سلطان محمود کے حاجب نے مجد الدولہ کو گرفتار کر کے رے پر قبضہ کر لیا۔ سلطان محمود نے جرجان کی طرف اپنے مرکب ہمایوں کو بڑھایا۔ منوچہر بن قابوس جان چھوڑ کر بھاگ گیا۔ پھر ۵ لاکھ دینار تاوان بہت سے ہدیے کے ساتھ سلطان محمود کی خدمت میں روانہ کئے صلح کی درخواست کی اور جرجان وغیرہ میں متمکن ہو گیا۔ سلطان محمود نے اس کی درخواست کو قبولیت کا درجہ عطا کیا اس کے بعد منوچہر ۴۲۰ھ میں انتقال کر گیا۔

بنو قابوس کا خاتمہ: اس کی جگہ اس کا بیٹا نوشیروان تخت آرائے حکومت ہوا۔ سلطان محمود نے اس جانشینی کو بحال رکھا اور چار پانچ لاکھ کا خراج مقرر کیا۔ سلطان محمود کے نام کا خطبہ جاری کیا جس میں مدت دراز تک پڑھا گیا۔ سلطان محمود کے بعد مسعود (محمود کا بیٹا) ۴۲۴ھ میں جرجان اور طبرستان پر قابض ہو گیا اور اس نے بنو قابوس کی حکومت وسلطنت کا نام ونشان اس طرح محو کر دیا کہ گویا اس کا وجود ہی نہ تھا۔

والبقاء للہ وحدہ

باب : ۲۶

امارت آذربائیجان

دولت مسافر دیلمی

رستم بن ابراہیم کردی: جس وقت دیلمیوں کا ظہور ہوا اور یہ لوگ سیلاب کی طرح تمام ملکوں میں پھیل گئے اور ممالک مقبوضہ اسلامیہ کے صوبوں پر قابض ہو گئے ان دنوں یعنی ۳۲۶ھ میں آذربائیجان رستم بن ابراہیم کردی کے قبضہ میں تھا جو کہ یوسف بن ابی الساج کے سرداروں میں سے تھا جب ہارون ساجی مارا گیا تو ابراہیم آذربائیجان بھاگ آیا کردوں کے کسی رئیس کی لڑکی سے عقد کر لیا اسی کے بطن سے رستم پیدا ہوا۔ رستم نے آذربائیجان میں نشوونما پائی جب سن شعور کو پہنچا تو یوسف بن ابی الساج نے اپنی خدمت میں رکھ لیا تعلیم و تربیت دلائی رفتہ رفتہ امور سیاسی میں ایسا ماہر ہو گیا کہ یوسف بن ابی الساج کے مرنے کے بعد آذربائیجان پر قابض ہو گیا اس کے لشکر میں زیادہ تر کرد تھے۔

رستم اور لشکری کی جنگ: جب دیلمیوں نے ملک گیری کے لئے قدم نکالا اور وشمگیر نے رے پر قبضہ کر لیا تو جبل کے صوبوں پر لشکری نامی ایک شخص قابض ہو گیا لشکری نے مال و دولت اور سامان جنگ جمع کر کے فوجیں فراہم کیں اور آذربائیجان کے قبضہ کے خیال سے ۳۲۶ھ میں روانہ ہوا رستم یہ خبر پا کر مقابلہ پر آیا آذربائیجان کے ایک میدان میں معرکہ آرائی ہوئی رستم شکست اٹھا کر میدان کارزار سے بھاگ نکلا۔ لشکری نے تمام آذربائیجان کے صوبوں پر قبضہ کر لیا صرف اردبیل باقی رہ گیا اہل اردبیل نے نہایت احتیاط سے قلعہ بندی کر لی تھی لشکری نے ان سے خط و کتابت شروع کی اطاعت و فرمانبرداری کے شرائط پیش کئے اور امان دینے کا وعدہ کیا مگر اہل اردبیل نے ایک نہ سنی۔

محاصرۂ اردبیل: لشکری کو اس سے غصہ پیدا ہوا فوجیں آراستہ کر کے اردبیل پہنچا اور اس کا محاصرہ کر لیا اور تا مدت محاصرہ کئے رہا نہایت سختی کا برتاؤ کیا۔ محاصرہ کے دوران میں شہر پناہ کی دیوار ایک جانب سے ٹوٹ گئی جس سے لشکری کو موقع مل گیا شہر میں گھس پڑا اور قابض ہو گیا مگر قبضہ اس صورت کا تھا کہ دن کو اردبیل میں رہتا تھا اور جوں ہی رات ہوتی اپنے لشکر میں چلا آتا تھا چند دنوں بعد اہل اردبیل نے متفق ہو کر شہر پناہ کی دیوار پھر درست کر لی اور لشکری کا قبضہ اٹھا دیا اطاعت و فرمانبرداری سے منحرف ہو گئے لشکری نے پھر اردبیل پر محاصرہ ڈال دیا۔

رستم کی شکست: اہل اردبیل نے رستم کو لشکری سے جنگ کرنے کے لئے بلا بھیجا رستم ایسے ہی وقت کا منتظر تھا فوراً آیا اور

لشکری کی فوج سے لڑائی چھیڑ دی اور سب سے الگ ہو کر بھی شکست کھا گئے دوسری طرف کی لڑائی کی تاب نہ لا کر شکست کھائی کر بھاگا اس کے بہت سے فوجی اور سردار مارے گئے سو قابل ... بیچ کر ... الحسبہ ... سے امداد کا طالب ہوا اصبہان آیا ... وشمگیر ... جب لشکری کو اطمینان ہو گیا اور فوجیں بھی فراہم ہو گئیں تو پھر رستم کی طرف بڑھا اس معرکہ میں رستم کو شکست ہوئی ... کے وشمگیر کے پاس ... سے پہنچا اور اس سے لشکری کے مقابلہ پر امداد کا خواستگار ہوا اور ... اپنے ... لیے۔

لشکری کا قتل: وشمگیر نے ایک فوج ... کی ماتحتی میں ... لشکری کی طرف بڑھا ... اور ... اطاعت کی غرض سے ... کی خدمت میں ... لشکری کو اس کی ... جب ... قبضہ کے ... سے قریب پہنچا آذربائیجان ... ان ... لشکری ... اپنے ... سے ... لیکن ... کے ساتھ ... اس راستہ سے گزرے ان کے اسباب و مال کو لوٹ لیا ... لشکری ... کے ساتھ چلا جا رہا تھا ... ساتھ ... قتل کر دیا۔

لشکرستان بن لشکری: لشکری کے اہل لشکر نے اس کے بیٹے لشکرستان کو اپنا سردار تسلیم کر لیا ... کی طرف لشکری کے خون کا بدلہ لینے ... لشکرستان سے ... خوب ... کے ساتھ موصل پہنچا ناصر الدولہ بن حمدان کے پاس قیام کیا ... آذربائیجان کے ... اپنے چچا زاد بھائی ابو عبد اللہ کے ساتھ ... رستم نے ... اس سے ... آذربائیجان پر قبضہ ہو گیا۔

محمد بن مسافر دیلمی: محمد بن مسافر دیلم کے ... تھا ... اس کے بہت سے ... تھے ... اور مرزبان تھے ... نے ... حکومت کی تھی جس کے واقعات ... بیان کئے گئے ہیں۔

رستم بن ابراہیم کردی اور صعلوک بن محمد: رستم بن ابراہیم کردی لشکری ... اس کے بیٹے کی ... کے بعد آذربائیجان میں ... اور اس کے ... لشکری ... وشمگیر نے رستم کی مدد ... کچھ عرصہ بعد اس کی ... سے ... ہاتھ پاؤں نکالے ... کے شہروں پر قبضہ ... اور ... قلعوں پر ... رستم نے ... اور ... سے ... صعلوک بن محمد ... چنانچہ محمد بن صعلوک ... کا ایک لشکر ... پہنچا اور رستم کے ... ہو گیا۔

مرزبان بن محمد کا آذربائیجان پر قبضہ: اس واقعہ کے بعد رستم ... آذربائیجان ... رہنے والا تھا رستم سے ... اور ... محمد بن مسافر کے ... تھا محمد بن مسافر اس کے بیٹے ... وہسودان اور مرزبان ... دونوں نے ... قلعوں پر قبضہ کر لیا تھا ... دونوں

نے اپنے باپ محمد بن مسافر کو گرفتار کر کے اس کا مال و اسباب اور خزانہ چھین لیا۔ وزیر ابوالقاسم مرزبان کی خدمت میں حاضر ہوا چونکہ دونوں فرقہ باطنیہ کے پیرو تھے بہت جلد میل جول پیدا ہو گیا۔ وزیر ابوالقاسم نے آذربائیجان پر قبضہ کرنے پر ابھارا اور اس کی تدبیر بتلائی کی طمع دلائی مرزبان نے قلمدان وزارت ابوالقاسم کے حوالے کیا اور آذربائیجان کی تیاری کرنے لگا۔ وزیر ابوالقاسم نے ان دیلمی فوجوں کو جو دیسم کی رکاب میں تھیں اور ان کردوں کو جو ان کی قوم سے تھے خطوط لکھے مال و زر دینے کا وعدہ کیا۔ جب انہوں نے سازش کر لی تو مرزبان آذربائیجان کی طرف اپنی فوجیں لے کر بڑھا، دیسم مقابلہ پر آیا۔ لڑائی ہوئی عین معرکے کے وقت دیلمی اور کردی فوجیں پناہ حاصل کر کے مرزبان سے جا ملیں، دیسم میدان جنگ سے بھاگ کر آرمینیہ پہنچا حاجیق بن دیرانی والئ آرمینیہ کے پاس جا کر مقیم ہوا اور مرزبان نے آذربائیجان پر قبضہ کر لیا۔ یہ واقعہ ۳۳۰ھ میں ہوا ہے۔

وزیر ابوالقاسم اور مرزبان میں کشیدگی: اس کے بعد وزیر ابوالقاسم نے مرزبان کے ہمراہیوں اور مصاحبوں کے ساتھ کج ادائی اور بدخلقی شروع کر دی جس سے ان لوگوں کو ابوالقاسم سے نفرت پیدا ہوئی۔ وقتاً فوقتاً مرزبان سے اس کی برائیاں اور چغلی کرنے لگے۔ ابوالقاسم کو اس کی خبر لگ گئی مرزبان کو تبریز پر قبضہ کرنے کا لالچ دیا اور اس کے مال و زر پر قبضہ کرا دینے کا ضامن ہوا چنانچہ مرزبان نے دیلمی لشکر کے ساتھ وزیر ابوالقاسم کو تبریز روانہ کیا۔ تبریز کے قریب پہنچ کر اہل تبریز کو خفیہ طور سے کہلا بھیجا کہ تم لوگ کس خواب خرگوش میں ہو دیلمی لشکر تم لوگوں کے مال و اسباب پر قبضہ کرنے کے لئے آیا ہے۔ یہ سنتے ہی اہل تبریز برانگیختہ ہو گئے متفق ہو کر دیلمی لشکر پر ٹوٹ پڑے اور سب کو مار ڈالا۔ دیسم بن ابراہیم کردی کو خط لکھا، دیسم اپنی فوجیں لے کر تبریز آ گیا اور قبضہ کر لیا۔ ان کردوں تک اس کی خبر پہنچی جو امن حاصل کر کے مرزبان سے مل گئے تھے تو وہ لوگ مرزبان کا ساتھ چھوڑ کر دیسم کے پاس چلے آئے۔ مرزبان کو اس واقعہ سے سخت برافروختگی اور غصہ پیدا ہوا فوجیں مرتب کر کے تبریز پر چڑھ آیا اور دیسم کا تبریز میں محاصرہ کر لیا۔

وزیر ابوالقاسم اور مرزبان میں مصالحت: وزیر ابوالقاسم سے خط و کتابت شروع کی امان دینے کی قسم کھائی اور یہ وعدہ کیا کہ جو تمہارا مقصد ہو گا ہم اسے پورا کریں گے۔ وزیر ابوالقاسم نے جواباً لکھا کہ مجھے اپنی ذات کی سلامتی اور خدمت سے معافی عنایت کیجئے اس کے سوا میری اور کوئی تمنا نہیں ہے۔ مرزبان نے اس کی درخواست کو قبولیت کا درجہ عنایت کیا دونوں میں پھر مراسم پیدا ہو گئے رنجش دور ہو گئی القصہ محاصرہ میں سختی شروع ہوئی دیسم گھبرا گیا تبریز چھوڑ کر اردبیل کی طرف بھاگ گیا۔ وزیر ابوالقاسم تبریز سے نکل کر مرزبان کی خدمت میں نیازمندانہ حاضر ہوا آداب شاہی بجا لایا مرزبان نے اپنے وعدے پورے کئے اور تبریز پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد مرزبان نے دیسم کو کہلا بھیجا "تمہارے لئے یہ مناسب ہو گا کہ تم اردبیل چھوڑ کر طرم کے کسی قلعہ میں جا کر مقیم ہو کر دولت و اقبال کو اپنے سر پر پہنچا ہوا دیکھنا"۔ دیسم نے اس حکم کی تعمیل کی اور مرزبان نے وہیں قیام کر دیا۔

روسیوں کا مراغہ پر قبضہ: روس ترکوں کے گروہ کے ہیں وطن کے لحاظ سے روم کے پڑوسی ہیں انہیں کی صحبت کی وجہ سے ان لوگوں نے عیسائی مذہب اختیار کر لیا ان کے مقبوضات بلاد آذربائیجان سے متصل ہیں۔ ان کا ایک گروہ بحر اور دریا

[illegible]

روہیلوں کا مراد آباد میں قتل عام [illegible]

روہیلوں اور مرہٹوں کی جنگ [illegible]

روہیلوں کی پامالی [illegible]

[illegible]

کی کثرت کے وقت قلعہ سے نکل کر حملہ کر بیٹھتے اور اپنی شکستوں پر [illegible] اپنے ملک کو لوٹ جاتے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت و کرامت سے بلادِ اسلامیہ کو ان کے وجود سے پاک و صاف کر دیا۔

مرزبان کی رے کی جانب پیش قدمی جس وقت خراسانی لشکر رے کی جانب روانہ ہوا مرزبان کو یہ خیال پیدا ہوا کہ خراسانی لشکر کی قلیل جمعیت کی وجہ سے اب مجھے [illegible] کے لئے رکن الدولہ سے لڑائی اور مخالفت سے نجات مل جائے گی۔ یہ سوچ کر اس نے ایک ایلچی معز الدولہ کی خدمت میں بغداد روانہ کیا جو ناکام واپس آیا۔ مرزبان کو یہ امر ناگوار گزرا اور رے پر فوج کشی کا ارادہ کیا [illegible] کی تیاریاں ہونے لگیں۔ اسی اثناء میں بعض سپہ سالارانِ جنگ نے اس سے سازش کر لی اور اس کو رے کے قبضہ پر ابھارا۔ [illegible] مرزبان نے [illegible] شروع کی [illegible] رے پر قبضہ سے پہلے [illegible] بغداد پر قبضہ کر لیں [illegible] لیکن مرزبان نے اس رائے پر [illegible] رے کی طرف فوجیں مرتب کر کے [illegible] رکن الدولہ نے یہ واقعات لکھ بھیجے اور امداد طلب کی چنانچہ ان دونوں نے امدادی فوجیں روانہ کیں [illegible] سبکتگین (معز الدولہ کا حاجب) ترکی فوج لے کر روانہ ہوا [illegible] دیلمی لشکر سبکتگین سے باغی ہو کر [illegible] ترکی فوج نے سبکتگین کی مدد [illegible] مقابلہ [illegible] دیلمی لشکر نے [illegible] معذرت کی اور بدستور سابق مطیع ہو گئے۔

مرزبان کی ہزیمت و گرفتاری [illegible] اور معز الدولہ کی امدادی فوجیں رے پہنچ پائی تھیں کہ مرزبان نے رے پر حملہ کر دیا۔ رکن الدولہ نے اس کو شکست دی (اس واقعہ میں محمد بن عبد الرزاق رکن الدولہ کے ہمراہ تھے) اور گرفتار کر لیا۔ مرزبان کا بچا کھچا لشکر [illegible] آذربائیجان چلا گیا [illegible] مرزبان کے باپ محمد بن مسافر کو [illegible] تسلیم کیا [illegible] کا بیٹا وہسوذان [illegible] باپ سے بگڑ کر اپنے قلعہ میں چلا گیا اور [illegible] اس کے بعد محمد بن مسافر نے لشکریوں کے ساتھ [illegible] بدسلوکی سے پیش آنے لگا۔ لشکریوں نے اس کے قتل کا مشورہ کیا محمد بن مسافر کو کسی ذریعہ سے اس کی اطلاع ہو گئی اپنے بیٹے وہسوذان کے پاس بھاگ گیا۔ وہسوذان نے اپنے باپ کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا اور [illegible] یہاں تک کہ قید ہی میں قید حیات سے سبکدوش ہو گیا۔

محمد بن عبد الرزاق اس واقعہ کے بعد وہسوذان کو خطرہ پیدا ہوا کہ رستم کردی کو طارم سے بلا بھیجا اور ایک بڑی فوج کے ساتھ محمد بن عبد الرزاق کے مقابلہ پر روانہ کیا۔ رستم کردی کو اس واقعہ میں شکست ہوئی اس سے محمد بن عبد الرزاق کے حوصلے بڑھ گئے اور قوت [illegible] اطراف آذربائیجان میں قیام کر کے خراج وصول کرنے لگے۔ اس کے بعد [illegible] میں محمد بن عبد الرزاق نے رے کی طرف کوچ کیا اور امیر نوح بن سامان کی خدمت میں معذرت نامہ بھیج کر اپنی حکومت و سلطنت کی [illegible] چنانچہ امیر نوح نے اس کا قصور معاف کر دیا۔ اس کے بعد محمد بن عبد الرزاق طوس کی طرف واپس آیا اور [illegible] پر قابض ہو گیا۔

---

① [illegible] تاریخ کامل جلد [illegible] صفحہ [illegible]

② [illegible] تاریخ کامل جلد [illegible] صفحہ [illegible]

(مرزبان شکست وگرفتاری کے بعد قلعہ سرم میں قید کیا گیا تھا) کچھ مدت کے بعد مرزبان نے والی قلعہ سرم کو چالاکی سے قتل کر ڈالا اور ۳۴۲ھ میں اپنے بھائی وہشودان کے پاس چلا آیا۔

رستم کردی اور علی بن میشکی کی جنگ: علی بن میشکی جو رکن الدولہ کے سپہ سالاروں میں سے تھا کسی وجہ سے ناراض ہو کر وہشودان کے پاس چلا آیا تھا۔ علی نے وہشودان کو رستم کردی کے خلاف ابھارا اور اس کے ملک پر قبضہ کرنے کا لالچ دیا۔ وہشودان نے ایک فوج مرتب کی اور علی بن میشکی کو اس کا افسر اعلیٰ مقرر کر کے رستم کردی پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ دیلمیوں کو بھی خط وکتابت کر کے ملا لیا۔ رستم کردی اس سے مطلع ہو کر مقابلہ کی غرض سے روانہ ہوا اور اپنے وزیر ابو عبداللہ نعیمی کو اردبیل چھوڑ گیا۔ ابو عبداللہ کو موقع مل گیا۔ جس قدر رستم کردی نے ابو عبداللہ سے ہرجانہ اور جرمانہ وصول کیا تھا اسے ابو عبداللہ نے جمع کیا اور تمام مال واسباب لے کر علی بن میشکی کے پاس بھاگ گیا۔ اس واقعہ کی اطلاع رستم کردی کو آذربائیجان پہنچی۔ مجبوراً اردبیل کی طرف لوٹ پڑا۔ دیلمیوں نے شور وشر مچایا، مخالفت پر کمر بستہ ہو گئے۔ رستم نے جو کچھ اس کے پاس زر نقد تھا اسے دے کر دیلمیوں کو راضی کیا اور علی بن میشکی سے جنگ کرنے کے لئے چلا۔ چنانچہ دونوں کی مڈبھیڑ ہوئی۔ دوران جنگ دیلمی فوج جو رستم کے رکاب میں تھی علی بن میشکی سے مل گئی۔ رستم شکست کھا کر آرمینیہ پہنچا۔

رستم کردی اور معز الدولہ: جوں ہی رستم آرمینیہ میں داخل ہوا یہ خبر سننے میں آئی کہ مرزبان جو قلعہ سرم میں قید تھا قید سے نجات پا گیا ہے اردبیل اور آذربائیجان پر قابض ہو گیا ہے اور رستم کی گرفتاری پر ایک دستہ فوج روانہ کیا ہے۔ یہ سنتے ہی رستم کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ پریشان حال بھاگا اور دار الخلافت بغداد پہنچ کر دم لیا۔ معز الدولہ نے بڑی آؤ بھگت کی، عزت واحترام سے پیش آیا۔ چند مہینے رستم نے بغداد میں معز الدولہ کے پاس قیام اختیار کیا۔ ۳۴۳ھ میں اپنے حامیوں کو آذربائیجان سے دار الخلافت بغداد بلا بھیجا۔ جب اس کے ہمدرد آذربائیجان سے بغداد آ گئے تو رستم نے معز الدولہ سے امداد کی درخواست کی لیکن چونکہ رکن الدولہ (برادر معز الدولہ) نے مرزبان سے مصالحت کر لی تھی اس وجہ سے رستم کردی ناصر الدولہ بن حمدان کے پاس موصل چلا گیا اور اس سے امداد کا طالب ہوا۔ ناصر الدولہ نے امداد کرنے سے انکار کیا۔ اس وقت رستم کردی سیف الدولہ کے پاس چلا گیا اور شام میں اسی کے پاس قیام اختیار کیا۔

رستم کردی کی گرفتاری: جب ۳۴۴ھ کا دور آیا تو ایک جماعت نے جو کہ باب الابواب میں تھی مرزبان کے خلاف خروج کیا۔ مرزبان ان کے مقابلہ کو نکلا اور کردی سپہ سالاروں میں سے ایک سپہ سالار کو رستم کردی کو بلانے کے لئے بھیجا۔ رستم نے آذربائیجان پہنچ کر سلماس پر قبضہ کر لیا۔ مرزبان کو ناگوار گزرا۔ ایک سپہ سالار کو ایک فوج دے کر روانہ کیا۔ رستم نے اس سپہ سالار کو شکست دے دی۔ جب مرزبان کو اپنے مخالفین باب الابواب سے فراغت حاصل ہو گئی تو آذربائیجان کی طرف واپس ہوا۔ رستم میں مقابلہ کی طاقت کہاں تھی۔ آرمینیہ کی طرف بھاگ گیا اور ابن الدیرانی سے امداد کا خواستگار ہوا۔ مرزبان کو اس کی خبر لگ گئی۔ ابن الدیرانی کو لکھ بھیجا کہ رستم کو جو کہ میرا مخالف ہے میرے پاس بھیج دو۔ ابن الدیرانی نے رستم کو پابہ زنجیر مرزبان کے پاس بھیج دیا۔ مرزبان نے جیل میں ڈال دیا یہاں تک کہ مرزبان نے وفات پائی۔ فتنہ وفساد کے خوف سے مرزبان کے ہمراہیوں نے مرزبان کو قتل کر ڈالا۔

مرزبان کی وفات: ۳۴۶ھ میں مرزبان حکمران آذربائیجان نے وفات پائی اور بوقت رحلت وصیت کی کہ میرے بعد تخت حکومت کا مالک میرا بھائی وہسودان ہوگا اس کے بعد میرا بیٹا جستان (اس وصیت سے پہلے ایک وصیت اپنے قلعہ داروں کو کر چکا تھا کہ میرے بعد قلعوں کا مالک میرا بیٹا جستان ہوگا اس کے بعد اس کا دوسرا بھائی وارث ہوگا۔ جستان کے بعد اس کے دونوں بھائی ابراہیم اور ناصر یکے بعد دیگرے مالک ہوں گے اگر ان دونوں میں سے کوئی نہ رہے تو میرے بھائی وہسودان کو قلعے حوالے کیے جائیں۔)

جستان بن مرزبان: مرزبان کے مرنے کے بعد وہسودان نے پہلی وصیت کے مطابق قلعہ داروں سے اپنی حکومت تسلیم کرنے کے لیے کہا۔ قلعہ داروں نے دوسری وصیت پیش کرنے کا اظہار کیا۔ وہسودان یہ رنگ دیکھ کر اردبیل سے طرم چلا گیا اور جستان تخت حکومت پر متمکن ہو گیا۔ قلمدان وزارت ابو عبداللہ نعیمی کے سپرد کیا۔ مرزبان کے تمام سپہ سالاروں نے اطاعت قبول کی۔ صرف جستان بن شرمزن نے مخالفت کی وہ ارمینیہ پر قابض ہونے کا ارادہ رکھتا تھا جہاں کہ وہ مرزبان کی طرف سے اس کا والی تھا۔

جستان اور ابو عبداللہ نعیمی: جستان بن مرزبان تخت حکومت پر متمکن ہونے کے بعد عیش و عشرت میں مصروف ہو گیا۔ لہو و لعب میں اوقات بسر کرنے لگا۔ چند روز بعد اپنے وزیر ابو عبداللہ نعیمی کو گرفتار کر لیا۔ چونکہ ابو عبداللہ نعیمی اور ابو الحسن عبیداللہ بن محمد بن حمدویہ وزیر جستان بن شرمزن کے درمیان جو کہ ارمینیہ پر قابض تھا سابق رنجش و رقابت تھی اس وجہ سے ابو الحسن کو ابو عبداللہ کی گرفتاری سے مسرت ہوئی اور اس کے دل میں جستان کو معزول کرنے کا خیال پیدا ہوا چونکہ جستان بن مرزبان اور ناصر بن مرزبان میں پہلے سے مخالفت چلی آ رہی تھی۔ ابو الحسن کو موقع مل گیا اپنے آقا کو سمجھایا کہ آپ ناصر بن مرزبان سے خط و کتابت کیجئے اور اسے حکومت کا لالچ دیجئے: نتیجہ اس سے دونوں بھائیوں میں مخالفت پیدا ہو جائے گی اور آپ کو جستان بن مرزبان سے بیٹھے موقع مل جائے گا۔ چنانچہ جستان بن شرمزن نے یہی کیا اور ابراہیم اس کے جال میں آ گیا اور دبیل سے ارمینیہ چلا گیا اور جستان بن شرمزن کے ساتھ مراغہ کی طرف بڑھا اور اس پر قبضہ کر لیا۔ جب جستان بن مرزبان کو اس کی خبر لگی تو اس کی آنکھیں کھل گئیں جستان بن شرمزن اور اس کے وزیر ابو الحسن سے خط و کتابت کی عفو کی درخواست کی اور جاگیر دینے کا وعدہ کیا۔ باہم مصالحت ہو گئی جستان بن شرمزن نے ابراہیم کی مدد سے ہاتھ کھینچ لیا اس سے دونوں بھائیوں پر جستان بن شرمزن کے نفاق کی قلعی کھل گئی دونوں نے جستان کی اطاعت پر قسمیں کھائیں اور اسی دوران میں ابو عبداللہ نعیمی جستان بن مرزبان کی قید سے نکل بھاگا اور موقان جا کر قیام اختیار کیا۔

مستجیر باللہ کا قتل: آذربائیجان میں ایک شخص اولاد عیسیٰ بن مکتفی باللہ سے رہتا تھا اس نے اپنے کو مستجیر باللہ سے ملقب کیا رضا من آل محمد کی دعوت دیتا تھا اچھے کاموں کی ہدایت کرتا تھا عدل و انصاف سے کام لیتا تھا رفتہ رفتہ اس کے معتقدین و اتباع کرنے والوں کی جماعت بڑھ گئی ابو عبداللہ نعیمی کو اس کی خبر لگی موقان سے مستجیر کی خدمت میں پیام بھیجا خلافت کی بیعت کی آذربائیجان پر قبضہ دلانے کا وعدہ کیا اور اس کا اقرار کیا کہ جب فوجی امداد کی قوت حاصل ہو جائے گی تو دارالخلافت بغداد کا قصد کیا جائے گا۔ غرض مستجیر موقان میں آ گیا جنگ پر آمادہ ہو کر جستان و ابراہیم پسران مرزبان اس

سے مطلع ہو کر سپاہ ابن منک بھی آ گئی جنگ و جدال کرنے سے پہلے ہی شکست دی اور اسے قتل کر ڈالا۔

جستان اور ناصر کی گرفتاری: وہسوذان نے ان امراء کا صفایا کرنے کے بعد بھتیجوں میں اختلاف پیدا کیا ہے پہلے ابراہیم کو بلایا اس کے بعد ناصر سے خط و کتابت کر کے جستان سے علیحدہ کر دیا ناصر اپنے بھائی سے علیحدہ ہو کر موقان چلا گیا لشکریوں کو مال و زر کا لالچ دے کر ملا لیا۔ چنانچہ ناصر نے اردبیل پر قبضہ کر لیا اور جستان پر تاخت کی تو لشکریوں نے علیحدہ ہو کر تنخواہ اور صلہ کا مطالبہ کیا ناصر ادا نہ کر سکا وہاں کے چچا وہسوذان نے مکر کی عادت سے ہاتھ کھینچ لیا اس وقت ناصر پر یہ حقیقت کھلی کہ میرے چچا نے مجھے دھوکا دیا ہے مجبوراً اپنے بھائی جستان کے پاس چلا گیا۔ حضرت کی باہم مصالحت ہو گئی لیکن مالی تنگی ہونے کی وجہ سے انتظام میں خلل واقع ہو گیا اطراف و جوانب سے امراء اور سپہ سالاران لشکر نے بغاوت و مخالفت شروع کر دی۔

جستان اور ناصر کا قتل: جستان اور ناصر کی گرفتاری کے بعد وہسوذان نے آذربائیجان کی حکومت پر اپنے بیٹے اسماعیل کو مامور کیا اور آذربائیجان کے کل قلعوں کو اس کے سپرد کر دیا۔ ابراہیم بن مرزبان پریشان حال مراغہ پہنچا۔ جوش و عداوت سے بھرے ہوئے فوجیں جمع کیں۔ جنگ کرنے کے لئے فوجیں فراہم کرنے لگا۔ وہسوذان کو اس کی خبر لگی اس نے دونوں بھتیجوں ناصر اور جستان کو قتل کر ڈالا اور جستان بن شرمزن کو ابراہیم سے جنگ کرنے کے لئے مراغہ کی طرف بڑھنے کا حکم دیا اور ایک بہت بڑی فوج اس کی کمک پر روانہ کی۔ ابراہیم کو مقابلہ کی طاقت نہ تھی گھبرا کر بھاگا۔ آرمینیہ میں جا کر پناہ گزیں ہوا [illegible] جستان بن شرمزن نے مراغہ پر قبضہ کر لیا اور اپنے مقبوضات کی حدود آرمینیہ تک بڑھا لیا۔

ابراہیم بن مرزبان کا اردبیل پر قبضہ: ابراہیم آرمینیہ پہنچ کر فوجیں جمع کرنے میں مصروف ہو گیا چونکہ اطراف آرمینیہ کے امراء اس کے ہوا خواہ تھے اس وجہ سے ان لوگوں نے ابراہیم کا خیر مقدم کیا۔ اس اثناء میں ابراہیم نے جستان بن شرمزن سے مصالحت کر لی۔ اتنے میں اسماعیل بن وہسوذان کے مرنے کی خبر آئی۔ ابراہیم نے اردبیل کی طرف قدم بڑھایا اور اس پر قبضہ کر لیا ابوالقاسم بن میکال وہسوذان کے پاس لوٹ آیا۔ ابراہیم نے ان دونوں پر حملہ کیا اور شکست فاش دی۔ وہسوذان بھاگ کر دیلم پہنچا اور ابراہیم نے وہسوذان کے تمام مقبوضہ علاقوں پر قبضہ کر لیا۔

ابراہیم اور رکن الدولہ: وہسوذان نے جا کر دیلم پہنچ کر فوجیں فراہم کیں اور اپنے سپہ سالار ابوالقاسم بن میکال کو ابراہیم کی جنگ پر روانہ کیا۔ ابوالقاسم نے ابراہیم کو شکست دی۔ ابراہیم بے سر و سامانی کی حالت میں ری چلا گیا اور رکن الدولہ کے پاس جا کر پناہ لی چونکہ رکن الدولہ نے ابراہیم کی بہن سے نکاح کر لیا تھا اس وجہ سے رکن الدولہ نے نہایت محبت و عزت سے ٹھہرایا۔

ابراہیم کا آذربائیجان پر تسلط: آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ ابراہیم بن مرزبان اپنے چچا کے لشکریوں کے مقابلہ میں شکست کھا گیا تھا اور ابراہیم فراری صورت بنائے ہوئے رکن الدولہ کی خدمت میں پہنچا تھا۔ رکن الدولہ نے استاد ابو الفضل ابن عمید کو ایک بڑی فوج دے کر ابراہیم بن مرزبان کی حمایت پر روانہ کیا۔ استاد ابو الفضل نے آذربائیجان پہنچ کر قبضہ کر لیا اور آذربائیجان کو ابراہیم کی حفاظت میں دے کر تمام اطراف پر قبضہ کر لیا چنانچہ تمام اطراف آذربائیجان اور جستان بن شرمزن اور کردوں

نے اطاعت قبول کی آذربیجان کے تمام علاقوں کی زمام حکومت ابراہیم بن مرزبان کے قبضہ میں آ گئی۔

اس کے بعد استاد ابوالفضل نے رکن الدولہ کی خدمت میں اس مضمون کی عرضداشت روانہ کیا "اگرچہ آذربائیجان کا صوبہ نہایت زرخیز اور سرسبز ہے اور اس کی آمدنی کے ذرائع کثرت سے ہیں لیکن ابراہیم بن مرزبان میں اتنی قابلیت نہیں ہے کہ وہ اس ملک کو اپنے قبضہ میں رکھ سکے مجھے اس کی نالیاقتی سے ملک کے نکل جانے کا اندیشہ ہے لہٰذا مناسب یہ ہے کہ آذربائیجان آپ اپنے ممالک مقبوضہ میں شامل کر لیجئے اور جس قدر آذربائیجان کی آمدنی ہو اس قدر آمدنی کا کوئی صوبہ ابراہیم کو دے دیجئے"۔ رکن الدولہ نے اس درخواست کو نامنظور کیا اور یہ لکھ بھیجا کہ "جس شخص نے میرے سایہ عاطفت میں پناہ لی ہے میں اس کے ساتھ ایسا فعل نہ کروں گا"۔ استاد ابوالفضل نے آذربائیجان ابراہیم بن مرزبان کے حوالے کیا اور واپس آیا۔

(بقیہ حاشیہ:) جو سالار کے نام سے معروف تھے یہ ملوک آذربائیجان کے حالات ہیں جس قدر کہ ابن خلدون نے نقل کئے ہیں۔ اس قدر تحریر کرنے کے بعد ابن اثیر لکھتا ہے "یہ واقعہ پیش آیا تھا کہ استاد ابوالفضل بن عمید نے اپنی عرضداشت میں لکھا رکن الدولہ نے ابراہیم کو گرفتار کر کے قید کر دیا"۔ مجھے اس کے بعد ابراہیم اور اس کی قوم کے حالات سے کوئی واقفیت نہیں ہوئی۔ ابن اثیر نے سلطان محمود بن سبکتگین کے حالات کے ضمن میں لکھا ہے کہ محمود نے رے کے قبضہ کرنے کے بعد مرزبان بن حسنیہ بن جیر کیل کو (جو کہ ملوک دیلم کی اولاد سے تھا اور محمود کی اطاعت قبول کر لی تھی) بلاد سالار پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کیا سالار وہی ابراہیم بن مرزبان بن اسمعیل بن وہسوذان بن محمد بن مسافر دیلمی ہے جس کے قبضہ میں شہر زنجان، ابہر، شہرزور وغیرہ تھے چنانچہ مرزبان بن حسنیہ نے ان بلاد پر قبضہ کیا اور دیلمی لشکر کو ملا لیا اسی اثناء میں محمود خراسان کی جانب واپس ہوا اور سالار ابراہیم قزوین کی طرف بڑھا اور اس پر قابض ہو گیا سلطان محمودی فوج (جو کہ وہاں موجود تھی) اس کے اکثر حصہ کو اس نے کاٹ ڈالا باقیماندہ نے رے جا کر پناہ لی اور قلعہ نشین ہو گئی مدتوں سلطان محمود اور سالار ابراہیم میں لڑائیاں ہوتی رہیں جس میں سالار ابراہیم کو کامیابی ہوتی تھی آخر مسعود بن محمود نے سالار ابراہیم کی فوج کے چند دستوں کو طلب کیا ان لوگوں نے حاضر ہو کر اس قلعہ کی پوشیدہ راہیں بتا دیں جس میں سالار ابراہیم رہتا تھا چنانچہ مسعود بن محمود اپنے لشکر کے ساتھ ان دشوار گزار راہوں سے قلعہ کے قریب پہنچ گیا اور ماہ رمضان ۴۲۰ھ میں حملہ کیا سالار ابراہیم کو شکست ہوئی مسعود نے اسے گرفتار کر کے سرجہان بھیج دیا سرجہان میں سالار کا بیٹا رہتا تھا مسعود نے کہلا بھیجا "کہ تم قلعہ سرجہان میرے حوالے کر دو" سالار کے بیٹے نے اس قلعہ کی بابت انکاری جواب دیا لیکن باقی قلعوں کی کنجیاں حوالے کر دیں۔ مسعود نے اس کا مال و اسباب لے لیا اور اس کے بیٹے اور ان کردوں پر جو کہ وہاں تھے خراج مقرر کر کے رے واپس آیا۔

یہ سالار کا تذکرہ آپ اوپر پڑھ چکے ہیں سالار اول کہتے ہیں سالار اول دوسرا شخص ہے اور یہ دوسرا سالار ہے کے حالات کا سلسلہ سالار اول کے حالات سابقہ سے ختم ہو گیا اس کے بعد اس نے ان غزوں کے حالات لکھے ہیں جنہوں نے دول سلجوقیہ سے بہت جنگ کی تھی اور بلاد رے میں پھیل گئے تھے اور اکثر بلاد رے پر قبضہ کر لیا تھا ان کا ایک گروہ آذربیجان پہنچ گیا تھا جس کا سردار بوقا کوکتاش منصور اور دانا تھا۔

تاتاریوں کی مراغہ پر غارت گری: بیان کیا جاتا ہے کہ یہ تاتاری طوفان بے تمیزی کی طرح آذربائیجان میں داخل ہوئے ان دنوں آذربائیجان کا حکمران وہسودان بن مملان تھا یہ ایک شخص تھا اس نے اس خیال سے کہ میں ان تاتاریوں کے شر و فساد سے محفوظ رہوں گا ان کی بہ عزت کی اور اپنی بیٹی کا عقد ان کے سردار سے کر دیا لیکن اس سے وہسودان کو کچھ فائدہ حاصل نہ ہوا تاتاریوں نے نہایت بے رحمی کی۔ ۴۲۹ھ میں مراغہ میں گھس پڑے اہل مراغہ کو قتل کیا مسجدوں کو جلا دیا بازاروں کو لوٹ لیا اسی قسم کی حرکات ہمدانیہ اور کردوں کے ساتھ بھی کیں سب نے متفق ہو کر ان کی مدافعت پر کمر باندھ لی۔

تاتاریوں کی سرکوبی: ابوالہیجاء بن ربیب الدولہ وہسودان والئی آذربائیجان میں مصالحت ہو گئی اور یہ دونوں بھی تاتاریوں کے نکال باہر کرنے پر متفق ہو گئے اہل ہمدان بھی ان دونوں کے ساتھ آ ملے پھر کیا تھا تاتاریوں پر چاروں طرف سے یلغار شروع ہو گئی جو تاتاریوں کا گروہ آذربائیجان سے ناکام واپس ہوا اور رے میں پھیل گیا جیسا کہ آپ اوپر ان کے حالات کے سلسلے میں پڑھ چکے ہیں باقی رہے وہ تاتاری جو ان سے پیشتر آذربائیجان میں آئے ہوئے تھے ان سے اہل آذربائیجان پیچھا نہ چھڑا سکے وہسودان نے ۴۳۲ھ میں بمقام تبریز ان کے قائد اور قتل پر کمر باندھی ان میں سے ایک گروہ کو دعوت کے بہانے سے بلایا تیس سرداروں کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا۔ باقی ماندہ تاتاری آرمینیہ سے بلاد ہکاریہ (صوبہ موصل) بھاگ گئے ان سے اور کردوں سے معرکہ آرائیاں ہوئیں جنہیں ہم تاتاریوں کے حالات میں تحریر کر آئے ہیں جو موصل میں تھے۔

ابن اثیر نے جو مورخ ملوک آذربائیجان کے حالات کا ماخذ ہے یہ صرف بلاد آذربائیجان پر طغرل بیگ کے قابض ہونے کے واقعات لکھ دیئے ہیں لیکن واقعات کی ترتیب سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو مرزبان کے بعد کردوں نے آذربائیجان پر قبضہ حاصل کر لیا تھا۔ واللہ اعلم

طغرل بیگ کا آذربائیجان پر قبضہ: ابن اثیر نے لکھا ہے کہ ۴۴۶ھ میں طغرل بیگ آذربائیجان کی طرف بڑھا تبریز پر قبضہ کرنے کا ارادہ کیا امیر ابو منصور وہسودان بن محمد روادی والئی تبریز نے اطاعت قبول کی طغرل بیگ کے نام کا خطبہ پڑھا سکہ اس کے نام کا جاری کیا اور خراج پیش کیا اور اپنے لڑکے کو ضمانت کے طور پر طغرل بیگ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ طغرل بیگ نے امیر ابوالاسوار کی جانب توجہ کی امیر ابوالاسوار نے طغرل کے علم حکومت کی اطاعت قبول کر لی اور اپنے مقبوضہ علاقے میں اس کے نام کا خطبہ پڑھا غرضیکہ اس اطراف کے تمام امراء اور حکمرانوں نے یہی طریقہ اختیار کیا جس کی وجہ سے ان کے مقبوضات انہی کے قبضہ میں رہ گئے طغرل بیگ نے صرف ضمانت لینے پر اکتفا کیا اس کے بعد آرمینیہ کی طرف قدم بڑھایا اہل آرمینیہ بھی مطیع ہو گئے پھر ملازگرد کا قصد کیا یہ صوبہ جو رومیوں کے قبضہ میں تھا۔ طغرل بیگ نے اس صوبہ کو کھول کر خوب بہت سے قصبات اور شہروں کو ویران کر دیا اس مقام سے بلاد روم پر جہاد کی غرض سے فوج کشی کی ارزن روم تک بڑھتا چلا گیا اور نہایت سختی سے انہیں پامال کیا اور مالا مال واپس آیا۔

فضلون کردی: ابن اثیر نے انہی واقعات کے اثناء میں فضلون کردی کے جہاد کا ذکر کیا ہے جو اس نے ترکمان خزر پر کیا

تھا جیسے کہ شروع میں بیان کیا گیا ابن اثیر نے لکھا ہے کہ آذربائیجان کا ایک بڑا حصہ طغرل کے قبضہ میں تھا اس نے [illegible] میں گرجستان پر جہاد کیا اور ان کے شہروں کو تباہ کر کے واپس ہوا پھر یہی طغرل و [illegible] نے پوشیدہ طور پر قتل کیا اور [illegible] کے قتل کرانا .... ازبک تفلیس کی طرف بڑھا۔ ابن اثیر نے لکھا ہے کہ [illegible] میں بادشاہ گرجستان نے بھی آذربائیجان پر فوج کشی کی تھی جن دنوں تاتاری آذربائیجان میں لوٹ مار کر رہے تھے دشمنان والی آذربائیجان کو بھی اسی کی خبر لگ گئی بادشاہ گرجستان کی مدافعت کی غرض سے تاتاریوں سے بہ نرمی پیش آیا اور ان سے دامادی کا رشتہ قائم کر لیا تا کہ بادشاہ گرجستان کے مقابلہ میں تاتاریوں سے مدد لے جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔ ھٰذا آخر ما وجدناہ من اخبار ملوک آذربائیجان ، واللّٰہ وارث الارض و من علیہا وھو خیر الوارثین۔

---

[1] اصل کتاب میں بیاض ہے۔

باب: ۲۵

ملوک بطیحہ

بنو شاہین [illegible]

عمران بن شاہین [illegible]

عمران اور ابو جعفر [illegible]

عمران اور بختیار کی جنگ [illegible]

سے عمران کی قوت دو چند بڑھ گئی اس بار یہ لوگ [illegible] لینے لگے اگر بصرہ سے شاہی فوج نے [illegible] دے جب بھی کوئی اپنی ضرورت کی خاطر [illegible] سے بصرہ سے نکل کر کسی دوسرے مقام سے جاتا تو عمران کے ہمراہی انہیں بھی لوٹ لیتے تھے۔ معز الدولہ نے ایک دوسری فوج [illegible] کی ماتحتی میں [illegible]۔

معز الدولہ اور عمران میں مصالحت چنانچہ [illegible] سے نہایت تنگ آ کر بطائح پر حملہ کیا۔ عمران [illegible] پہاڑوں میں چلا گیا لیکن [illegible] نے رفتہ رفتہ [illegible] سے اتفاق [illegible] کے بعد روزبہان کی تحریک سے معز الدولہ نے [illegible] مقابلے کی [illegible] پر تیار ہوا۔ چنانچہ شاہی فوج کے ساتھ [illegible] بطائح میں داخل ہوا۔ عمران نے پہلے سے کمین گاہوں میں [illegible] آ گئے [illegible] عمران کے ہمراہیوں نے [illegible] اور [illegible] کا [illegible] بچا [illegible] کا محصور ہو گیا۔ ساری فوج تباہ ہو گئی [illegible] اور قید کر لیے گئے۔ [illegible] چونکہ [illegible] تھی [illegible] عمران نے شاہی فوج کے [illegible] کو گرفتار کر لیا تھا۔ معز الدولہ نے عمران [illegible] عمران کی [illegible] کو [illegible] عمران کو [illegible] حاصل ہوئی اور [illegible] ہو گئی۔

عمران کی عہد شکنی: [illegible] میں عمران نے پھر بغاوت کا علم بلند کیا کیونکہ معز الدولہ کی بیماری طول کھینچ گئی تھی اور [illegible] موت کا یقین ہو گیا تھا۔ [illegible] تجارت [illegible] معز الدولہ کے پاس [illegible] تھا عمران [illegible] معز الدولہ [illegible] عمران نے [illegible] سب کا سب واپس کر دیا [illegible] معاف [illegible] معز الدولہ [illegible] مرتب کیں اور ابو الفضل عباس بن [illegible] عمران کی جنگ پر [illegible] دونوں [illegible] معز الدولہ [illegible] خدمت میں [illegible] اور عمران کے [illegible] امداد کی درخواست کی۔ معز الدولہ [illegible] چلا گیا [illegible] کی [illegible] پر [illegible] اور [illegible] ابو الفضل نے [illegible] کی طرف بڑھ [illegible] پہنچے۔ [illegible] تھا عمران [illegible] پانی [illegible] تھا۔ عمران [illegible] چھوڑ کر پہاڑی [illegible] میں چلا گیا۔ شاہی فوج [illegible] اور معز الدولہ [illegible] کر لیا [illegible] شاہی [illegible] کی جنگ [illegible] اس کا بیٹا [illegible] خدمت [illegible] ہوا اس نے افواج شاہی [illegible] اور عمران سے مصالحت کر لی [illegible] عمران نے [illegible] بطیحہ پر حکمرانی کرتے رہے۔

عمران اور عز الدولہ بختیار [illegible] میں بختیار [illegible] ایک [illegible] میں [illegible] اس کے بعد [illegible] عمران سے جنگ کرنے کے [illegible] روانہ ہوا [illegible] پانی کی [illegible] کے راستے [illegible] کا پانی [illegible] سیلاب آ گیا [illegible] عمران [illegible] چلا گیا اور [illegible] سیلاب [illegible] عمران

[illegible]

عمران بن شاہین کی وفات [illegible]

حسن بن عمران [illegible]

حسن بن عمران کی اطاعت [illegible]

قتل حسن بن عمران [illegible]

ابوالفرج کا قتل [illegible]

ابوالفرج کی شقاوتیں تھیں حاجب نے ان لوگوں کو دم دلاسا دیا یہ لوگ اس کی تسلی سے راضی ہو گئے اور اسے ابوالفرج کے قتل پر آمادہ کر دیا۔ چنانچہ حاجب مظفر نے ابوالفرج کو اس کی جائے حکومت کے چند مہینے بعد قتل کر کے اس کے بھائی حسن کے بیٹے ابوالمعالی کو اپنا حکمران بنایا چونکہ ابوالمعالی کم سن تھا اس وجہ سے حکومت کا نظم و نسق خود حاجب مظفر کرنے لگے پھر سالاران لشکر میں سے جس جس کی طرف سے اسے خطرہ تھا ان سب کو تہ تیغ کر کے امور ریاست و حکومت پر قابض ہو گیا۔

ابوالمعالی کی معزولی: کچھ روز بعد حاجب مظفر بن علی کو جو کہ ابوالمعالی کی حکومت کا منتظم تھا حکومت بطیحہ کا لالچ پیدا ہوا چونکہ ہوشیار اور چلتا پرزہ شخص تھا صمصام الدولہ سلطان بغداد کا ایک جعلی فرمان جس پر باقاعدہ سلطان کی مہر اور دستخط تھے اور ایسے قاصد کے ذریعہ جس پر سفر کے آثار ظاہر تھے مظفر کے دربار میں پیش کر دیا فرمان میں لکھا ہوا تھا کہ "ابوالمعالی نالائقی اور کم سنی کی وجہ سے معزول کیا جاتا ہے اور عنان حکومت حاجب مظفر بن علی کو عطا کی جاتی ہے اور سرداران لشکر کو ہدایت کی جاتی ہے کہ اس فرمان کے مطابق عمل پیرا ہوں"۔ سرداران لشکر نے اطاعت قبول کر لی۔

مظفر بن علی: حاجب مظفر نے ابوالمعالی اور اس کی ماں کو واسط بھیج دیا اور ان کی تنخواہ مقرر کر دی اہل بطیحہ کے ساتھ حسن سلوک پیش آیا۔ ابوالمعالی کی معزولی سے عمران بن شاہین کے خاندان سے حکومت نکل گئی۔ اس واقعہ کے بعد حاجب مظفر نے اپنے بھانجے علی بن نصر کو اپنا ولی عہد مقرر کیا اور علی کے بعد اپنی دوسری بہن کے لڑکے کو حکومت و ریاست کی وصیت کی۔ علی بن نصر کی کنیت ابوالحسن تھی۔ امیر مختار کے لقب سے اپنے کو ملقب کرتا تھا۔ دوسرے کا نام علی بن جعفر تھا اور اس کی کنیت بھی ابوالحسن تھی۔

مہذب الدولہ کی حکومت: ۳۷۶ھ میں حاجب مظفر تین سال حکومت کر کے مر گیا اس کے بعد اس کا بھانجا ابوالحسن علی بن نصر جیسا کہ حاجب نے اسے ولی عہد مقرر کیا تھا حکمران ہوا شرف الدولہ سلطان بغداد کی خدمت میں قاصد بھیجا اطاعت و فرمانبرداری کا اقرار کیا۔ شرف الدولہ نے اسے بطیحہ کی عنان حکومت سپرد کی اور مہذب الدولہ کا لقب دیا۔

مہذب الدولہ نے رعایا کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کیا اور عدل سے کام لیا مظلوموں کی فریاد رسی کی اس خبر کا مشہور ہونا تھا کہ چاروں طرف سے لوگوں کی آمد شروع ہو گئی اکثر ارباب علم و فن نے بطیحہ میں سکونت اختیار کی بڑے بڑے مکانات اور محل بنوائے گئے اطراف و جوانب کے بادشاہوں سے خط و کتابت ہونے لگی دوستانہ مراسم پیدا ہوئے۔ بہاؤالدولہ نے اپنی لڑکی کا مہذب الدولہ سے عقد کر دیا جس سے مہذب الدولہ کی شوکت و شان دوچند ہو گئی یہاں تک نوبت پہنچ گئی کہ جس وقت قادر باللہ خلیفہ طائع سے خطرہ پیدا ہوا تھا اور سلطان کے خوف سے دارالخلافت سے بھاگ آیا تھا تو بطیحہ میں آ کر پناہ لی تھی۔ چنانچہ تین برس تک نہایت عزت و احترام سے مہذب الدولہ کے پاس رہا یہاں تک کہ ۳۸۱ھ میں خلافت کے لئے بطیحہ سے بغداد بلایا گیا۔

ابوالعباس ابن واصل: ابوالعباس بن واصل زرلوک حاجب کا خادم تھا اسی کی خدمت میں ابن واصل کو عروج ہوا ایک مدت کے بعد ابن واصل کو زرلوک سے ناراضگی پیدا ہوئی ملازمت ترک کر کے شیراز چلا آیا اور فولاد کی خدمت میں رہنے لگا۔ فولاد نے اس کی بے حد عزت کی زیادہ مدت نہ گزری تھی کہ فولاد سے بھی جدا ہو کر اہواز چلا آیا پھر اہواز سے بغداد

پہنچ کر بغداد میں بھی زیادہ قیام نہیں کیا ابو محمد بن مکرم کی خدمت میں پہنچا پھر ابو محمد بن مکرم سے علیحدہ ہو کر بطیحہ میں مہذب الدولہ کی خدمت میں جا کر قیام کیا مہذب الدولہ نے اسے [illegible] عہدہ دے کر رکھ لیا۔

ابن واصل اور مہذب الدولہ: جس وقت ابن واصل نے بصرہ پر قبضہ کیا تھا اسی وقت مہذب الدولہ نے اس سے جنگ کرنے کی غرض سے [illegible] لشکر تیار کر کے بصرہ روانہ کیا چنانچہ ابن واصل نے [illegible] سے معرکہ آرائی کی اور [illegible] غالب آ کر [illegible] ابن واصل کے مورچے بند ہو گئے [illegible] کی طرف [illegible] کشتیوں پر قبضہ کر لیا [illegible] جانب [illegible] مہذب الدولہ کی [illegible] کا علم [illegible] مہذب الدولہ [illegible] کشتیوں کا [illegible] جنگ [illegible] لیا۔ اتفاق [illegible] کے خالف ہوا کی وجہ سے [illegible] ابن واصل نے [illegible] کر لیا اور [illegible] کی جانب واپس آ گیا۔

ابن واصل کا بطیحہ پر قبضہ: مہذب الدولہ کو اس واقعہ سے بے حد صدمہ ہوا [illegible] فوجیں روانہ کیں [illegible] ابن واصل سے [illegible] شکست [illegible] جنگ [illegible] مہذب الدولہ میں [illegible] باقی نہیں [illegible] کے پاس چلا [illegible] مہذب الدولہ کے ساتھ بدعہدی [illegible] ابن واصل نے بطیحہ پر قبضہ کر لیا [illegible] مہذب الدولہ اور ان کی بیوی [illegible] بہاء الدولہ کے [illegible] اس کے باپ کے پاس [illegible] اپنے باپ کے پاس [illegible] آ گیا۔

ابن واصل اور عمید الجیوش کی جنگ: [illegible] ابن واصل [illegible] سے معرکہ آرائی کی میدان جنگ [illegible] ابن واصل [illegible] کا خطرہ پیدا [illegible] بصرہ واپس آیا اور استقلال کے ساتھ بصرہ میں قیام [illegible] ابن واصل کی مخالفت [illegible] خوف و خطر پیدا ہوا۔ بہاء الدولہ [illegible] ابن واصل کی [illegible] عمید الجیوش کو [illegible] بغداد سے طلب [illegible] ابن واصل کی سرکوبی کا حکم [illegible] عمید الجیوش [illegible] فوج کے ساتھ [illegible] کشتیاں [illegible] بطیحہ کی طرف [illegible] ابن واصل بھی [illegible] مقابلے کے لئے [illegible] عمید الجیوش کی فوج میدان جنگ سے [illegible] ابن واصل سے [illegible] کے میدان جنگ [illegible] قبضہ کر لیا [illegible] بصرہ واپس آ گیا۔

مہذب الدولہ کا بطیحہ پر تسلط: عمید الجیوش ابن واصل سے شکست [illegible] ابن واصل سے جنگ [illegible] ابن واصل کو [illegible] بطیحہ [illegible] مہذب الدولہ [illegible] بغداد [illegible] بطیحہ کی جانب [illegible] مہذب الدولہ [illegible] کشتیوں کا [illegible]

پہنچا اور بے روک ٹوک اس پر قابض ہو گیا۔ سرداران [illegible] کے امراء حاضر ہوئے اور اطاعت قبول کی۔ بہاء الدولہ نے [illegible] [illegible] [illegible] بالاستقلال حکومت پر مقرر کیا۔

ابن واصل کی اہواز پر فوج کشی: ابن واصل اس زمانہ میں خوزستان پر حملہ کرنے کے لئے لشکر جمع کرنے میں مصروف تھا۔ ملک گیری کا جوش [illegible] [illegible] تیار [illegible] دیلم اور ترکی فوجیں جمع ہو گئیں تو چنانچہ سب کو مسلح کر کے اہواز کی طرف روانہ ہوا۔ بہاء الدولہ اس سے [illegible] تو ابن واصل کے مقابلہ پر فوجیں روانہ کیں۔ ابن واصل نے پہلے میدان میں انہیں شکست دی اور دارالخلافت میں داخل ہو کر [illegible] لوٹ مار لیا۔ اس کے بعد آئندہ کے خطرے کے خیال سے بہاء الدولہ کی خدمت میں صلح کا پیام بھیجا۔ بہاء الدولہ نے مصلحت وقت کی رعایت کی اور اس کے مقبوضات میں چند مقامات کا اضافہ کر دیا۔

ابن واصل کا قتل: چونکہ بہاء الدولہ کے دل میں اس کی طرف سے ایک رنجش باقی رہ گئی تھی اس وجہ سے موقع پا کر ایک فوج ابن واصل سے جنگ کرنے کے لئے روانہ کی اور خود بھی اہواز کی طرف چلا گیا۔ ابن واصل نے بہاء الدولہ کی فوج کا مقابلہ اور [illegible] کیا۔ اس واقعہ میں [illegible] ابن واصل کا [illegible] اور [illegible] تھا بہاء الدولہ نے [illegible] وزیر السلطنت کو جنگ کی نیابت پر مامور کیا تھا۔ وزیر نے [illegible] شکست دی اور [illegible] [illegible] حاصل کر کے بصرہ پر قابض ہو گیا۔ ابن واصل شکست پا کر بدر بن حسنویہ کے پاس جانے کے ارادہ سے دجلہ کی طرف روانہ ہوا۔ [illegible] یاسین پہنچا [illegible] نے عزت و احترام سے ٹھہرایا۔ ابو الفتح بن عنان کے امراء یاسین کے قریب ہی تھے ان کی آمد کی خبر پا کر دفعۃً حملہ کر دیا اور ابن واصل کو گرفتار کر کے دارالخلافت بغداد روانہ کیا۔ [illegible] نے اسی حالت سے بہاء الدولہ کی خدمت میں بھیج دیا۔ بہاء الدولہ تو پہلے ہی سے [illegible] کھائے بیٹھا تھا ۳۹۷ھ میں اسے قتل کر ڈالا اور اس کے [illegible] حالات میں تحریر کیا جا چکا ہے۔

ابو عبداللہ محمد اور ابو الحسن احمد: ان واقعات کے ختم ہونے پر ماہ جمادی الآخر [illegible] میں مہذب الدولہ نے وفات پائی۔ اس کا بھانجا ابو عبداللہ محمد [illegible] اس کی حکومت و سلطنت کا منتظم ہی نہ تھا بلکہ درحقیقت اس کے بجائے عنان حکومت اسی کے قبضہ میں تھی [illegible] نے [illegible] اسے سردار تسلیم کر لیا چنانچہ ان لوگوں سے اپنی اطاعت و فرمانبرداری کی قسمیں لی تھیں ابھی مہذب الدولہ نے وفات نہیں پائی تھی [illegible] علالت پر پڑا ہوا موت کا انتظار کر رہا تھا۔ ابو عبداللہ کو یہ خبر لگی کہ اس کے ماموں مہذب الدولہ کا بیٹا ابو الحسن احمد امیدوار حکومت ہے اور اس نے سرداران لشکر سے سازش کر کے بعض فوجوں سے اپنے باپ کے بعد اپنی حکومت کی بیعت لے لی ہے۔

مہذب الدولہ کی وفات: ابو عبداللہ نے اس کی گرفتاری کا حکم صادر کیا [illegible] نے حاضر کر دیا۔ ابو عبداللہ نے اسے گرفتار کر لیا۔ یہ خبر ابو الحسن کی ماں (یعنی مہذب الدولہ کی بیوی ابو عبداللہ کی ممانی) تک پہنچی اور ابو الحسن کا واقعہ بیان کیا [illegible] [illegible] ہو [illegible] اس کے دوسرے دن مہذب الدولہ انتقال کر گیا اور ابو عبداللہ تخت حکومت پر متمکن ہو گیا۔ اپنے ماموں مہذب الدولہ کے انتقال کے تیسرے دن اپنے ماموں زاد بھائی ابو الحسن کو قید حیات سے سبکدوش کر دیا۔

ابو محمد بن حسین بن بکر شرابی: ابو عبداللہ اپنی حکومت کے تیسرے مہینہ مر گیا۔ ابو محمد حسین بن بکر شرابی کو جو

مہذب الدولہ کے خواص میں سے تھا بالاتفاق سرداران لشکر نے اپنا امیر تسلیم کر لیا ابو محمد حسین بن بکر شرابی نے سلطان الدولہ حاکمان بغداد کی خدمت میں ہدایا اور تحائف روانہ کئے سلطان الدولہ نے اس کی حکومت تسلیم کر لی ابو محمد شرابی ۴۰۸ھ تک بطیحہ پر حکومت کرتا رہا۔ سلطان الدولہ نے کسی وجہ سے ناراض ہو کر صدقہ ابن فارس مازیاری کو حکومت بطیحہ کی سند عطا کی چنانچہ صدقہ نے بطیحہ پہنچ کر ابو محمد شرابی کو گرفتار کر لیا اور بطیحہ کی عنان حکومت اپنے قبضہ اقتدار میں لے لی ابو محمد شرابی اس وقت سے برابر قید ہی رہا یہاں تک کہ صدقہ نے وفات پائی اور اسے قید سے نجات ملی جیسا کہ آئندہ بیان کیا جائے گا۔

ابو نصر بن مروان کا بطیحہ پر قبضہ: صدقہ بن فارس مازیاری نے اپنی حکومت کے دسویں برس ماہ محرم میں سفر آخرت اختیار کیا سابور بن مرزبان اس کی فوج کا سپہ سالار اعظم تھا چونکہ ابو الہیجا محمد بن عمران بن شاہین اپنے باپ عمران کے مرنے کے بعد پریشان ہو کر بدر بن حسنویہ کے پاس چلا گیا تھا اور ایک مدت تک وزیر ابوطالب کے یہاں ٹھہرا رہا سابور کو موقع مل گیا بطیحہ کی حکومت پر مسلط ہو گیا تھوڑے عرصہ بعد ابو نصر مروان نے سابور سے مخالفت شروع کر دی سابور مقابلہ نہ کر سکا حکومت بطیحہ چھوڑ کر جزیرہ بنی دبیس چلا گیا اور ابو نصر حکومت بطیحہ پر قابض ہو گیا پھر تھوڑے دن بعد بطیحہ کی عنان حکومت ابو عبداللہ حسین بن بکر شرابی کے ہاتھ میں آ گئی۔

اہل بطیحہ کی بغاوت: ابو کالیجار نے ۴۱۸ھ میں اپنے وزیر السلطنت ابو محمد بن بابشاذ کو بطیحہ سر کرنے کے لئے روانہ کیا چنانچہ وزیر السلطنت نے بطیحہ کو سر کر کے ابو عبداللہ حسین بن بکر شرابی کو بطیحہ کی حکومت پر مقرر کیا اس نے رعایا کے مال و زر پر دست اندازی شروع کی۔ خراج کے علاوہ روپیہ لیا ایک حصہ داراں پر مقرر کر کے جوان سے جو زر وجہ وصول کرتا تھا۔ اس سے بعض نے پریشان ہو کر جلاوطنی اختیار کر لی جو باقی رہ گئے تھے انہوں نے شرابی کے قتل کر ڈالنے کا ارادہ کیا کسی ذریعہ سے یہ خبر شرابی تک پہنچ گئی۔ ان لوگوں سے اس نے معذرت خواہی کی اور حسن سلوک کرنے کا وعدہ کیا لیکن عادت بد کو ترک نہ کیا۔ اہل بطیحہ نے متفق ہو کر حملہ کر دیا اور اس کو اپنے شہر سے نکال دیا چنانچہ شرابی جزیرہ بنی دبیس کے پاس چلا گیا۔

اہل بطیحہ کی سرکوبی: بطیحہ میں ایک جماعت جلال الدولہ کی فوج کی مقیم تھی اہل بطیحہ نے ان کو بطیحہ سے نکالا اور ان کی مدد سے بطیحہ کے ظلم و ستم کو سنبھالا اور اسی طرح بغاوت اور مخالفت پر قائم رہے جیسا کہ زمانہ حکومت مہذب الدولہ میں تھے اس کے بعد ابن طیرانی آیا اور اس نے بطیحہ پر قبضہ حاصل کر لیا اور ۴۲۳ھ تک بطیحہ میں ٹھہرا رہا۔ پھر ابو نصر بن ہیثم نے ابن طیرانی پر فوج کشی کی اور اسے زیر کر کے بطیحہ فتح کر لیا اور حق حکومت کو جاری رکھا اہل بطیحہ نے اطاعت قبول کی اور جلال الدولہ خراج دینے کا وعدہ کیا۔

ابو کالیجار کا بطیحہ پر قبضہ: ۴۳۹ھ کا دور آیا تو ابو کالیجار نے اپنے وزیر السلطنت ابو الغنائم ابو السعادات کو ایک بڑی فوج دے کر بطیحہ کے محاصرہ اور فتح کرنے کے لئے روانہ کیا چنانچہ ابو الغنائم نے بطیحہ پہنچ کر محاصرہ ڈال دیا ان دنوں ابو منصور بن ہیثم بطیحہ میں حکومت کر رہا تھا ابو منصور مقاومت نہ کر سکا صلح کی درخواست کی اسی اثناء میں اس کے سرداران لشکر امن حاصل کر کے ابو الغنائم کے پاس چلے آئے تھے ان لوگوں نے اس کی کمزوری سے ابو الغنائم کو مطلع کر دیا اور یہ بھی ظاہر کر دیا کہ عنقریب ابو منصور شہر چھوڑ کر بھاگا چاہتا ہے۔ ابو الغنائم نے ناکہ بندی کر لی جوں ہی ابو منصور مذکور آیا ابو الغنائم نے جنگ

نتیجہ یہ ہوا کہ کامیابی کا سہرا اس کے ہاتھ رہا اہل بطیحہ کا ایک گروہ مقتول ہوا متعدد کشتیاں ڈبو دی گئیں جنگل اور پہاڑوں میں منتشر ہو گئے ابو منصور تنہا کشتی پر سوار ہو کر نکل بھاگا اس کے مکان میں آگ لگا دی گئی جو کچھ مال و اسباب تھا لوٹ لیا گیا۔

بطیحہ میں ابن ابی الخیر کی حکومت: اس کے بعد بطیحہ میں بنو ابی الخیر کا دور حکومت شروع ہوا ان کی حکومت پانچویں صدی کے پہلے اور بعد کی نسبت میں کچھ نہیں کہہ سکتا ہوں کہ بنو ابی الخیر کس گروہ میں سے تھے ہاں البتہ ابن اثیر نے لکھا ہے کہ ابو الخیر کے دو بیٹے تھے اسماعیل اور محمد۔ اسماعیل کا لقب مصطفیٰ تھا اور محمد کا لقب مختص یہ دونوں اپنی قوم کے سردار تھے۔ مختص کے مرنے پر اس کا بیٹا مہذب الدولہ سردار ہو گیا ابن ہیثم والی بطیحہ سے لڑائیاں ہوئیں بالآخر مہذب الدولہ نے [illegible] میں بغداد کے زمانہ میں ابن ہیثم کو مغلوب کر دیا اس کے بعد علماء اور خاندان والے اس کی اطاعت و عزت کا باعث سمجھتے تھے۔

مہذب الدولہ اور صدقہ کی جنگ: سلطان محمد نے ۵۰۰ھ میں صدقہ بن مزید کو بطیحہ اور واسط کی گورنری عنایت کی تھی واسط بطیحہ پر قبضہ کیا پھر صدقہ نے مہذب الدولہ احمد بن محمد ابو الخیر والی بطیحہ سے ضمانت لے کر بطیحہ کی حکومت پر برقرار رکھا مہذب الدولہ نے اپنی اولاد کو بطیحہ کے صوبوں کی حکومت پر مامور کر دیا۔ حماد مہذب الدولہ کا چچازاد بھائی تھا صدقہ نے اسے واسط کے انتظام پر مامور کیا تھا مہذب الدولہ اپنے چچا اسماعیل کے بیٹے حماد سے نرمی اور ملاطفت کا برتاؤ کرتا تھا اور حماد کو ریاست و حکومت کی بڑی ہوس تھی جب گوہر آئین شحنہ بغداد کا انتقال ہو گیا تو حماد اپنے چچازاد بھائی مہذب الدولہ سے بگڑ گیا مہذب الدولہ نے اصلاح کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوا۔ نفیس بن مہذب الدولہ نے فوجیں فراہم کر کے مقابلہ کیا حماد کو شکست ہوئی صدقہ کے پاس چلا گیا اور وہاں سے فوجیں لے کر مہذب الدولہ سے پھر لڑنے کے لئے بطیحہ آیا مہذب الدولہ نے مدافعت پر کمر باندھی متعدد لڑائیاں ہوئیں ابھی جنگ ختم نہ ہونے پائی تھی کہ صدقہ نے ایک دوسری فوج حماد کی امداد پر بھیج دی جس سے مہذب الدولہ کو ناچار میدان جنگ سے ہٹنا پڑا اس کی فوج کا زیادہ حصہ کام آ گیا اس واقعہ سے حماد کو زیادہ تقویت ہوئی صدقہ سے مزید امداد کی درخواست کی چنانچہ صدقہ نے اپنے سپہ سالار حمید بن سعید کو حماد کی امداد پر مامور کیا مہذب الدولہ نے حمید بن سعید سپہ سالار لشکر کے پاس مصالحت کا پیام بھیجا حمید نے اس درخواست کو قبولیت کا درجہ عنایت کیا اور صدقہ سے اس کی معافی کرا دی اس کے بعد مہذب الدولہ نے اپنے بیٹے نفیس کو صدقہ کی خدمت میں روانہ کیا۔ صدقہ نے درمیان میں پڑ کر حماد اور اس کے چچازاد بھائی مہذب الدولہ دونوں میں مصالحت کرا دی۔ یہ واقعہ ۵۰۱ھ کا ہے۔

نصر بن نفیس بن مہذب الدولہ: دبیس بن صدقہ نے زمانہ حکومت مسترشد اور سلطان محمود کے عہد حکومت میں بغاوت کا جھنڈا بلند کیا۔ برسقی شحنہ بغداد تھا اس نے بطیحہ کی حکومت دبیس کے قبضہ سے نکال کر اپنے غلام سنجان کو عنایت کی سنجان نے اپنی طرف سے نصر بن نفیس بن مہذب الدولہ احمد بن محمد بن ابو الخیر کو مامور کیا اور سلطان محمود نے برسقی کو دبیس پر روانگی کا حکم دیا چنانچہ برسقی دار الخلافت بغداد سے فوجوں کو مرتب کر کے روانہ ہوا اس مہم میں نصر بن نفیس والی بطیحہ اور اس کا ابن عم مظفر بن حماد بن اسماعیل ابو الخیر بھی برسقی کے ہمرکاب تھا ان دونوں میں جیسا کہ تم اوپر پڑھ آئے ہو خاندانی عداوت چلی آ رہی تھی برسقی اور دبیس سے معرکہ آرائی ہوئی دبیس نے برسقی کو شکست دی۔ شاہی فوجیں شکست کھا کر بھاگیں لیکن نصر بن نفیس اور اس کا ابن عم حماد میدان میں ٹھہرا رہا جب ہی شاہی فوجیں شکست کھا کر آ گئیں مظفر بن حماد نے نصر

[illegible] نفیس کو قتل کر کے بصرہ پر قبضہ کر لیا، دبیس کی خدمت میں فتح نامہ ارسال کیا اور دبیس نے خلافت مآب کی خدمت میں معذرت نامہ پیش کیا اور اطاعت و فرمانبرداری کی قسم کھائی۔

منصور بن صدقہ کا انجام اس واقعہ کی سلطان محمود کو خبر پہنچی منصور بن صدقہ کے زندان میں تھا اور اس سے [illegible] قلعہ میں ڈال دیا، قتل کی علامتیں آنکھوں میں [illegible] دبیس کو اس سے سخت صدمہ ہوا۔ اپنے قبائل کو جمع کر کے [illegible] تھے سلطان محمود سے تعلقات بگاڑنے کی کوشش کی لیکن ترکوں نے اس سے روکا۔ [illegible] نے اپنے [illegible] اس طوفان کو ختم کرنے کے لئے روانہ کیا اور مظفر بن حماد والی بطیحہ کو ابن واسط کے مقابلہ پر [illegible] دینے کے لئے [illegible] سمجھ لیا کہ جنگ سے کام [illegible] مظفر بن حماد نے پایا تھا کہ [illegible] واسط [illegible] کرنے کے بعد واپس [illegible] اور سلطان [illegible] جنگ [illegible] بطیحہ میں اسی طرح کی طرف [illegible] معروف نے بطیحہ کی [illegible] حکومت اپنے ہاتھ میں لی [illegible] خلفاء نے انہیں بطیحہ سے نکال باہر کیا۔

بنو معروف کی بطیحہ سے جلاوطنی بنو معروف [illegible] کے آزاد [illegible] تھے جیسا کہ معلوم نہیں ہو [illegible] کو کسی قبائل سے تعلق تھا۔ جس وقت خلافت بغداد [illegible] حکومت [illegible] ہوا اور [illegible] ان کے اقتدار سے نکلے [illegible] سلاطین سلجوقیہ کا قبضہ ہو گیا [illegible] خلافت [illegible] معروف نے بطیحہ کی حکومت پر قبضہ کر لیا اس وقت ان لوگوں کا سردار خاندان معلّی کا ایک شخص تھا۔

ابن اثیر نے لکھا ہے کہ بنو معروف قبیلہ ربیعہ سے تھے فرات کے غربی حصے [illegible] بطیحہ [illegible] نے [illegible] دیے تھے سب ان کی ایذا رسانی فتنہ انگیزی اور فساد کی شکایتیں [illegible] ہر طرف سے [illegible] تو خلیفہ مسترشد نے [illegible] مظفر [illegible] بنو معروف کی سرکوبی کا حکم [illegible] چنانچہ بنو معروف مقابلہ [illegible] شکست کھا کر بھاگے [illegible] اور گرفتاری کا [illegible] بہت سے قید کر لئے گئے باقی ماندہ [illegible] سب مر گئے ان کا مال اسباب لوٹ لیا گیا اسی وقت سے بطیحہ [illegible] حکومت [illegible] ہو گیا اور [illegible] خلفاء [illegible] شامل ہو گیا ان کی حکومت کا کوئی نشان باقی نہ رہا۔

باب: ۲۶

امارت دینور و صامغان

دولت بنو حسنویہ

حسنویہ بن حسین کردی: حسنویہ بن حسین کردی کردوں کے ایک گروہ سے تھا جو برزیکانی کے نام سے مشہور تھا اور اس کا خاندان [illegible] کے نام سے موسوم ہو چکا تھا۔ قصبہ سرماج کا مالک اور برزیکانی کا امیر تھا اس نے حکومت اپنے ماموں ونداد اور غانم پسران احمد بن علی سے ورثہ میں حاصل کی تھی۔ انہی کردوں کا ایک اور گروہ تھا جو عیشانیہ کہلاتا تھا ان دونوں (ونداد اور غانم) نے اطراف دینور، ہمدان، نہاوند، صامغان، آذربائیجان کے بعض مقامات اور شہرزور تک غلبہ حاصل کر لیا تھا اور تقریباً پچاس سال تک ان بلاد کے مالک رہے۔ ان میں سے ہر ایک کے پاس ہزاروں کی تعداد میں فوج رہتی تھی۔ مختصر یہ کہ ونداد نے ۳۴۹ھ میں انتقال کیا اس کی جگہ اس کا بیٹا ابو الغنائم عبدالوہاب حکمرانی کرنے لگا یہاں تک کہ کردوں میں سے شاذنجان نے اسے گرفتار کر کے ابو الغنائم کو حسنویہ کے حوالے کر دیا اس نے ابو الغنائم کے قلعوں اور املاک پر قبضہ کر لیا اس کے بعد ۳۵۰ھ میں غانم مر گیا۔ اس کی جگہ حکومت اختیار کی اس کا بیٹا ابو سالم دیسم اس کی جگہ قلعہ قسنان میں جا کر متحصن ہوا تھا کہ ابو الفتح بن عمید نے اس کی حکومت و ریاست چھین لی اور اس کے قلعوں [illegible] و غانم آباد وغیرہ پر قبضہ کر لیا۔

حسنویہ کا کردار: حسنویہ نہایت خلیق اور سیرت کا بے حد اچھا تھا حرمین میں ہر سال بہت سا مال بطور صدقہ بھیجا کرتا تھا اپنے فرائض کو پورے طور سے انجام دیتا تھا۔ [illegible] پتھر سے قلعہ سرماج (یا سرماج) اور دینور میں ایک بہت بڑی جامع مسجد تعمیر کرائی تھی جب بنو بویہ حکمران ہوئے اور رکن الدولہ نے رے اور اس کے بلاد و شہروں کو لے لیا تو حسنویہ رکن الدولہ کے ہوا خواہوں اور مددگاروں میں داخل ہو گیا اس وجہ سے رکن الدولہ حسنویہ کے ساتھ ہر قسم کی مراعات اور اس کے کاموں سے چشم پوشی کرتا تھا یہاں تک کہ ابن مسافر اور دیلمیوں میں لڑائی شروع ہو گئی جس میں حسنویہ نے ابن مسافر کو شکست دی۔ ابن مسافر ایک محفوظ مقام میں قلعہ نشین ہو گیا حسنویہ نے اس کا محاصرہ کر لیا اور چاروں طرف آگ روشن کر دی ابن مسافر ہلاکت کے قریب پہنچ گیا مجبوراً امن کی درخواست کی حسنویہ نے امن دیا لیکن پھر عہد شکنی کی۔ اس سے رکن الدولہ کے خیالات خراب ہو گئے اور قلبی کدورت دل میں آ گئی۔

ہمدان کی جنگ: ۳۵۹ھ میں اپنے وزیر السلطنت ابوالفضل بن عمید کو ایک بڑی فوج کے ساتھ حسنویہ کو زیر کرنے کے لئے روانہ کیا۔ ابوالفضل نے ہمدان پہنچ کر لڑائی کا بیڑہ اٹھایا اور حسنویہ پر طرح طرح کی تنگی کرنے لگا۔ اسی اثناء میں ابوالفضل مر گیا اور اس کے بیٹے ابوالفضل نے کسی قدر خراج پر حسنویہ سے مصالحت کر لی اور واپس آیا۔

ابوالنجم بدر بن حسنویہ کی حکومت: ۳۶۹ھ میں حسنویہ کی موت کا وقت آ گیا۔ ابوالعلاء عبدالرزاق، ابوالنجم بدر، عاصم، ابو عدنان، عبدالملک اور بختیار اس کے لڑکے تھے۔ بختیار قلعہ سرماج کا مالک تھا اور اسی کے پاس حسنویہ کا مال و خزانہ تھا۔ اس نے عضد الدولہ کی خدمت میں فدویت نامہ بھیجا اور اطاعت قبول کر لی لیکن کچھ عرصہ بعد منحرف ہو گیا۔ عضد الدولہ نے ایک فوج بختیار کو زیر کرنے کے لئے بھیج دی جس نے اس کے تمام قلعوں پر قبضہ کر لیا۔ جب عضد الدولہ اپنے بھائی فخر الدولہ سے جنگ کرنے کے لئے چڑھا اور ہمدان و رے پر قبضہ کر کے اپنے بھائی مؤید الدولہ کی حکومت میں ملحق و شامل کر دیا اور فخر الدولہ قابوس بن وشمگیر کے پاس چلا گیا تو عضد الدولہ نے حسنویہ کردی کے مقبوضات کی طرف بھی قدم بڑھایا اور نہاوند، دینور اور سرماج کو فتح کر لیا۔ جو کچھ مال و خزانہ اس قلعہ میں تھا لے لیا۔ یہ قلعہ نہایت عظیم الشان تھا۔ اس قلعہ کے ساتھ دوسرے قلعوں پر بھی قبضہ کر لیا۔ حسنویہ کی اولاد اس سے متاثر ہو کر بطور وفد عضد الدولہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ عضد الدولہ نے عبدالرزاق، ابوالعلاء اور عدنان کو گرفتار کر لیا اور ان میں سے ابوالنجم بدر بن حسنویہ کو اپنی خدمت کے لئے منتخب کر کے خلعت فاخرہ سے ممتاز کیا اور کردوں کی حکومت و سرداری عنایت کی اور سامان جنگ سے اسے مضبوط اور طاقتور بنایا۔

پسران حسنویہ کا انجام: چنانچہ بدر نے اس اطراف کا انتظام درست کیا، عنان حکومت اپنے قبضۂ اقتدار میں لی۔ کردوں کی آئے دن کی بغاوت اور سرکشی کو روک دیا جس سے حکومت و ریاست پر اس کے قدم جم گئے۔ اس کے بھائیوں کو اس سے حسد و رشک پیدا ہوا۔ عاصم اور عبدالملک نے علم بغاوت بلند کر دیا، مخالف کردوں کو جمع کر کے برسر جنگ آ گئے۔ عضد الدولہ نے بدر کی حمایت اور ان لوگوں کی سرکوبی میں ہاتھ بٹانے کی غرض سے فوجیں روانہ کیں۔ عاصم نے سینہ سپر ہو کر مقابلہ کیا۔ شاہی فوج نے اسے شکست دی اور گرفتار ہو کر ہمدان لے آئی۔ اس کے بعد پھر اس کی خبر نہ ملی۔ یہ واقعہ ۳۷۰ھ کا ہے۔ عضد الدولہ نے حسنویہ کے تمام لڑکوں کو بغاوت کے الزام میں قتل کر ڈالا اور ابوالنجم بدر کو بدستور اس کی حکومت پر قائم رکھا۔

جنگ بدر بن حسنویہ و عساکر شرف الدولہ: جب عضد الدولہ نے وفات پائی اور اس کا بیٹا صمصام الدولہ تخت حکومت پر متمکن ہوا تو (اس کے بھائی) شرف الدولہ نے فارس میں علم مخالفت بلند کیا اور دارالخلافت بغداد پر قابض ہو گیا۔ فخر الدولہ بن رکن الدولہ خراسان سے اصفہان اور رے کی طرف اپنے بھائی مؤید الدولہ کے انتقال کے بعد واپس آیا۔ اس سے شرف الدولہ نے کچھ چھیڑ چھاڑ ہو گئی جس سے شرف الدولہ کے دل میں فخر الدولہ کی طرف سے ناراضگی اور غصہ تھا۔ جب شرف الدولہ کی حکومت دارالخلافت بغداد میں مستحکم ہو گئی اور بغداد کی عنان حکومت صمصام الدولہ نے اپنے قبضہ میں لے لی تو اسے اپنے سپہ سالار قراتکین جہاری کو زیر کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ قراتکین نہایت قابو یافتہ شخص تھا۔ شرف الدولہ نام کا بادشاہ تھا۔ سیاہ و سفید کرنے کا مالک قراتکین تھا اور یہ امر شرف الدولہ کو ناگوار گزرتا تھا۔ اسی وجہ سے شرف الدولہ نے فوجیں مرتب کر کے قراتکین کو بدر بن حسنویہ سے جنگ کرنے کے لئے روانہ کیا..................

[illegible]

[illegible] معز الدولہ [illegible]

[illegible] ابو جعفر کا محاصرہ بغداد [illegible]

[illegible]

[illegible] سے اتفاق [illegible] کیونکہ اس نے ابوالفتح بن عنان کو اپنے یہاں پناہ دی تھی اور اسی زمانے میں اس نے حلوان اور قرمیسین پر قبضہ حاصل کر لیا تھا۔ بدر نے رافع کے مقبوضات سر کرنے کے لئے ایک فوج روانہ کی جس نے اسے تباہ کیا بہت سے مقامات کو [illegible] ابوالفتح بھاگ کر [illegible] عمید الجیوش کی خدمت میں [illegible] پہنچا۔ عمید الجیوش نے اسے اپنے پاس ٹھہرایا اور اس کی مدد کی۔ جب بہاء الدولہ کو اس کی اطلاع [illegible] حاصل ہو گئی۔ اس وقت بہاء الدولہ نے عمید الجیوش کو ابوالفتح کی اعانت کی غرض سے بدر بن حسنویہ کی سرکوبی کا حکم دیا چنانچہ عمید الجیوش شاہی فوجوں کو لے کر [illegible] تک پہنچ گیا [illegible] صلح کا پیام بھیجا اور مصارف فوج کی ادائیگی کا اقرار کیا اور عمید الجیوش بغداد واپس آ گیا۔

ہلال بن بدر۔ ہلال بن بدر کی ماں شاذنجان سے تھی جن کے قریبی عزیز ابو عدنان اور ابوالشوک بن مہلہل وغیرہ تھے۔ ہلال کے پیدا ہونے کے بعد بدر نے اس کی ماں سے علیحدگی اختیار کر لی تھی اس وجہ سے ہلال نے اپنے باپ کے سایہ عاطفت میں تربیت نہیں پائی بلکہ اس سے علیحدہ اپنے ماموں کے یہاں پرورش پا کر جوان ہوا۔ بدر نے اپنے دوسرے بیٹے [illegible] کو ترجیح دی اور ولی عہد کے لئے منتخب کیا تھا

ہلال کا شہرزور پر قبضہ۔ اس کے بعد ہلال صامغان کا حاکم ہوا۔ ابن ماضی والی شہرزور کو اس کا قرب پسند نہ آیا کیونکہ بدر ابن ماضی سے دوستانہ مراسم رکھتا تھا۔ ابن ماضی نے ہلال کو [illegible] سے روکا اور جب وہ اپنے ارادے سے باز نہ آیا تو [illegible] پیام بھیجا اور اس کے باپ (بدر) سے بھی [illegible] دی۔ ہلال نے فوجیں فراہم کر کے ابن ماضی پر چڑھائی کر دی اور شہرزور کے قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ ابن ماضی [illegible] کی بہت کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوا۔ ہلال نے بزور تیغ [illegible] کر کے ابن ماضی کو مار ڈالا اور اس کے گھر بار کو لوٹ لیا۔ اس واقعہ سے باپ اور بیٹے میں مخالفت اور بڑھ گئی۔

بدر بن حسنویہ کی گرفتاری۔ ہلال چونکہ بڑا [illegible] تھا اور بدر نہایت حریص تھا ہلال نے اپنے باپ بدر کے سرداروں اور دوستوں کو ملا لیا۔ سب کے سب بدر کا ساتھ چھوڑ کر ہلال کے پاس چلے آئے۔ ہلال فوج کو مرتب کر کے اپنے باپ سے جنگ کرنے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔ دونوں میں باپ اور بیٹے کا مقابلہ ہوا۔ مقابلہ نے پہلے بدر کی [illegible] میں شکست [illegible] گرفتار ہو گیا۔ پھر بیٹے ہلال کے روبرو پیش کیا گیا۔ ہلال نے بدر کو عبادت کی غرض سے قلعہ [illegible] میں بھیج دیا اور گزارے کے لئے کچھ مقرر کر دیا [illegible] پر قبضہ کر لیا۔

ابوالفتح ابن عنان کی قرمیسین پر فوج کشی۔ بدر کے قلعہ میں محبوس ہونے [illegible] کے بعد [illegible] طرح سے [illegible] ابوالفتح بن عنان [illegible] ابو عیسیٰ شاذی بن محمد کے پاس اسد آباد پیام بھیجا کہ ہلال نے [illegible] مقبوضات ہاتھ سے جاتے ہیں [illegible] ابو عیسیٰ شاذی [illegible] چل دیا۔ ادھر ابوالفتح نے قرمیسین پر فوج کشی کر دی اور قابض ہو گیا [illegible] کے ساتھ نہایت بد اخلاقی سے پیش آنے والے نے اس پر چڑھائی سے قتل کیا اور بہت سے دیلمیوں کو مار ڈالا

ہلال اور فخر الدولہ کی جنگ: بدر نے اپنے قلعہ سے بہاء الدولہ کی خدمت میں ہلال کے مقابلہ کے لئے امداد کی درخواست بھیجی۔ بہاء الدولہ نے اپنے وزیر السلطنت فخر الملک ابو غالب کو ایک بڑی فوج کے ساتھ روانہ کیا۔ کرخ میں قیام کر کے شاپور خواست تک پہنچا۔ ہلال بھی مقابلہ پر آیا۔ ابو عیسیٰ بن سعدی نے مشورہ دیا کہ [illegible] ہم کو تم بہاء الدولہ کی اطاعت قبول کر لو اور [illegible] اطاعت قبول کر لو گے تو جنگ میں [illegible] نکل [illegible] وقت آ گئے تو ہلال نے ابو عیسیٰ کی رائے پسند نہ کی [illegible] شاہی فوج آ گئی اور ہلال نے بھی مقابلہ کی تیاری کر دی۔ فخر الملک نے شاہی فوج کو [illegible] مرتب کیا۔ ہلال نے [illegible] حملہ کیا [illegible] آیا ہوں بلکہ [illegible] اطاعت کی غرض سے آیا ہوں۔

ہلال کی گرفتاری و اطاعت: [illegible] ہلال کو جا کر وزیر کے پاس لے گیا [illegible] سے مطالبہ کیا [illegible] ہلال کی جان بخشی اور [illegible] کے حرکات و حماقت سے [illegible] وزیر السلطنت کے خیال [illegible] نہ پایا [illegible] حاضر کیا۔ وزیر السلطنت نے [illegible] ہلال نے [illegible] شرط [illegible] کسی قسم کی بدسلوکی نہ کرے [illegible] ان لوگوں کے ساتھ جو قلعہ میں تھے امن کی درخواست کی۔ وزیر نے ان سب کو امن دی۔ قلعہ پر قبضہ کر لیا اور مال و اسباب ضبط کر لیا۔ [illegible] اس وقت چالیس [illegible] کی تھیلیاں تھیں اور [illegible] تھیلیوں کے علاوہ جواہرات [illegible] بے شمار آلات حرب تھے وزیر نے قلعہ بدر کے حوالے کیا اور مال و اسباب لے کر دار الخلافت بغداد کی طرف واپس ہوا۔

طاہر بن ہلال کا شہرزور پر قبضہ: بدر بن حسنویہ نے شہرزور عمید الجیوش کے حوالے کر دیا تھا اور عمید الجیوش نے اپنی طرف سے ایک شخص کو شہرزور میں [illegible] جب [illegible] واقعات [illegible] پیش آئے [illegible] طاہر بن ہلال [illegible] قید تھا [illegible] فوج جمع کر [illegible] شہرزور پر چڑھائی کی اور فخر الملک وزیر السلطنت کی فوج سے جو شہرزور میں تھی لڑائی چھیڑ دی [illegible] وزیر السلطنت کی فوج کو شکست ہوئی [illegible] نے شہرزور پر قبضہ کر لیا۔ وزیر السلطنت نے [illegible] اور ان لوگوں کی رہائی کا حکم دیا۔ ......

......

...... اس وقت طاہر کے پاس قید تھے طاہر نے قیدیوں کو رہا کر دیا اور شہرزور بدستور اس کے قبضہ میں رہ گیا۔

بدر بن حسنویہ کا قتل ۴۰۵ھ: بدر بن حسنویہ [illegible] نے حسین بن مسعود کردی [illegible] کے ملک پر قبضہ کرنے کی غرض سے فوج کشی کی اور قلعہ [illegible] کا محاصرہ [illegible] اتفاق سے جاڑے کا موسم آ گیا [illegible] محاصرہ [illegible] دن تک قائم رہا [illegible] سے گھبرا کر [illegible] قتل ہو گئے [illegible] قتل کر ڈالا [illegible] محاصرہ [illegible] شمس الدولہ بن فخر الدولہ

والی ہمدان کے مقبوضات کی حکومت کی اطاعت قبول کر لی حسین بن مسعود کردی نے بدر کی تجہیز و تکفین کرائی اور مشہد علی میں دفن کر دیا۔

طاہر بن ہلال کی گرفتاری طاہر بن ہلال اپنے دادا بدر کے خوف سے اطراف شہرزور میں قیام کئے ہوئے تھا جب اسے بدر کی موت کی خبر ملی تو اپنے دادا بدر کے مقبوضات پر قبضہ کرنے کی غرض سے خروج کیا شمس الدولہ نے جو کہ تھا مگر بدر کے دماغ میں حکومت و امارت کی ہوا سمائی ہوئی تھی بالآخر شمس الدولہ نے اسے شکست دے کر گرفتار کر لیا اور ہمدان لے جا کر قید کر دیا اور بدر کے مقبوضات پر قبضہ حاصل کر لیا کردوں میں سے شاذنجان اور [illegible] ابو الشوک کے دائرہ حکومت میں داخل ہو گئے۔

ہلال بن بدر کا خاتمہ طاہر کا باپ ہلال بن بدر اپنی زندگی میں سلطان الدولہ کے پاس دارالخلافت بغداد میں قید تھا سلطان الدولہ نے ان واقعات سے مطلع ہو کر اسے رہا کر دیا اور ایک بڑی جماعت ساتھ کر کے شمس الدولہ سے ملک واپس لینے کی غرض سے روانہ کیا شمس الدولہ سے ہلال نے معرکہ آرائی کی لیکن جنگ کے شروع ہونے سے پہلے ہلال کی قسمت میں شکست لکھی جا چکی تھی شمس الدولہ نے ہلال کو شکست دی اور جنگ کے دوران گرفتار کر کے قتل کر ڈالا سلطانی فوجیں جو اس کے ہمراہ تھیں شکست اٹھا کر بغداد واپس آئیں شمس الدولہ نے بدر کی جمع کی ہوئی دولت اور صوبہ [illegible] پر جو بدر کے قبضہ میں تھا اس کے علاوہ ان قلعوں اور شہروں پر قبضہ کر لیا جو ان مقامات میں تھے۔ ہلال کا صوبہ [illegible] اور [illegible] ہلال مارا گیا تو [illegible] طاہر شمس الدولہ کے پاس ہمدان میں قید [illegible] رہا تھا۔

ابو الشوک بن ابو الفتح محمد ابو الفتح محمد بن عنان کردوں میں سے [illegible] ایک گروہ کا امیر تھا حلوان اس کے قبضہ میں تھا بیس سال تک حلوان پر حکومت کرتا رہا [illegible] اس کے بیٹے [illegible] اس کے بعد ابو الفتح محمد سے لڑا جھگڑا کرتے تھے [illegible] میں اس نے وفات پائی اس کی جگہ ابو الشوک اس کا بیٹا حکمران ہوا دارالخلافت بغداد سے شاہی فوجیں آئیں ابو الشوک نے ان سے معرکہ آرائی کی لیکن شکست اٹھا کر حلوان میں قلعہ نشین ہو گیا [illegible] کی طرف سے [illegible] عراق آیا تو ابو الشوک نے [illegible] پیام کر کے مصالحت کر لی۔

ابو الشوک اور طاہر بن ہلال کی جنگ شمس الدولہ [illegible] معتمد الدولہ [illegible] نے [illegible] طاہر بن ہلال ابن بدر [illegible] اطلاعات [illegible] قید سے رہا کر دیا [illegible] حکومت [illegible] ابو الشوک [illegible] خاندانی دشمنی [illegible] کی وجہ سے [illegible] کے بعد ابو الشوک سے بدلہ لینے کا شوق پیدا ہوا تو فوجیں فراہم کیں سامان جنگ [illegible] اور ابو الشوک سے لڑائی چھیڑ دی اس واقعہ میں ابو الشوک کو شکست ہوئی اس کا بھائی سعدی بن محمد مارا گیا کچھ عرصہ بعد ابو الشوک نے فوجیں فراہم کر کے جنگ کا دوبارہ سلسلہ چھیڑا اتفاق سے اس واقعہ میں بھی شکست ہوئی حلوان واپس آ کر قلعہ نشین ہو گیا اور طاہر [illegible] کے گرد و نواح کے شہروں پر قبضہ کر کے نہروان میں حکومت اختیار کی۔

طاہر بن ہلال کا خاتمہ ان لڑائیوں میں دونوں فریق قوت آزمائی کر چکے تھے اس وجہ سے آئندہ لڑائی سے رک گئے [illegible] دونوں فریق [illegible] مصالحت کر لی اور ابو الشوک نے اپنی بہن کا نکاح طاہر سے کر دیا [illegible]

اطمینان ہو گیا اور ابوالشوک کی طرف سے بے خوف ہو گیا تو ابوالشوک نے بحالت غفلت طاہر پر حملہ کر کے اس کی آئندہ زندگی کا خاتمہ کر دیا اور اپنے بھائی مہدی بن محمد کے خون کا بدلہ لے لیا طاہر کے ہمراہیوں نے مشہد بغداد میں لے جا کر دفن کر دیا ابوالشوک نے طاہر کے تمام مقبوضات پر قبضہ کر لیا [illegible] جا کر قیام پذیر ہوا۔

ابوالشوک اور علاء الدولہ بن کاکویہ: جب علاء الدولہ کاکویہ نے ۴۲۱ھ میں صاحب [illegible] الدولہ بن بویہ کو شکست دے کر ہمدان پر اپنی حکومت کا جھنڈا لگا لیا تو اسے دینور پر کسی غیر کی حکومت زیادہ گراں گذری چنانچہ دینور کو ابوالشوک کے قبضہ سے نکال لیا [illegible] اور اس اطراف کے تمام شہروں پر قابض ہو گیا ابوالشوک کے تعاقب میں چلا۔ مشرف الدولہ سلطان بغداد نے ابوالشوک کی سفارش کی علاء الدولہ اس کے تعاقب کو چھوڑ کر واپس آیا۔

تاتاریوں کی بلاد رے پر یلغار: اس کے بعد جب تاتاریوں کا زور شور ہوا اور انہوں نے رے میں ۴۳۰ھ میں حملہ کیا ہمدان اور اس کے گردونواح کو تاخت و تاراج کر دیا اور دینور کی طرف بڑھنے لگے تو ابو الفتح بن ابوالشوک نے تاتاریوں سے جنگ کی اور ان کو شکست دی ان کے [illegible] کو گرفتار کر لیا اس کے بعد تاتاریوں اور ابوالفتح میں مصالحت ہو گئی اور ابوالفتح نے ان قیدیوں کو چھوڑ دیا اور وہ واپس ہو گئے۔

ابوالشوک کی فتوحات: ۴۳۰ھ میں ابوالشوک نے قرمیسین صوبہ جبل پر قبضہ حاصل کیا اور اس کے والی کو جو کہ کرد [illegible] (قرمیسین) سے قید کر لیا والی قرمیسین کا بھائی ابوالشوک کے خوف سے قلعہ ارنبہ کی طرف بھاگ گیا۔ شہر خولنجان بھی انہیں کردوں کا تھا ابوالشوک نے اسے سر کرنے کے لئے ایک فوج روانہ کیا شہر فتح نہ ہو سکا اور فوج واپس آ گئی اہل شہر کو اطمینان ہو گیا ابوالشوک نے اسی دن اپنی فوج کو پھر حملہ کا حکم دیا اس کی اطلاع نہ تو اہل قلعہ کو ہوئی اور نہ خولنجان والے اس حرکت سے مطلع ہوئے ابوالشوک کی فوج شہر اور قلعہ میں گھس پڑی۔ [illegible] شروع ہو گئی جسے پایا مار ڈالا جو کچھ پایا لوٹ لیا اہل شہر نے اطاعت قبول کی اور امن کی درخواست کی چنانچہ لوگوں کو امان دے دی گئی جن لوگوں نے وسط شہر کے قلعہ میں جا کر پناہ لی قلعہ کے دروازے بند کر لئے تھے ابوالشوک کی فوج نے بھی ان کا محاصرہ کر لیا اور [illegible] مدت [illegible] اس پر قابض ہو گئی۔

ابوالفتح بن ابوالشوک: ابوالفتح بن ابوالشوک اپنے باپ کی طرف سے دینور کا حاکم تھا آزادی [illegible] تھا ریاست میں بھی پورے طور سے دخیل رہتا تھا حکومت و ریاست پر قدم جم گئے متعدد قلعوں پر قبضہ کر لیا اور اس کے اطراف و متعلقات کی تاتاری لشکر سے بچا کر [illegible] کی [illegible] اس کا دماغ پھر گیا۔ باپ ابوالشوک سے بھی بڑھ جانے کا خیال پیدا ہوا۔

ابوالفتح بن ابوالشوک کی شکست و گرفتاری: [illegible] شعبان ۴۳۱ھ میں قلعہ [illegible] پر فوج کشی کی اتفاق سے اس وقت والی قلعہ موجود نہ تھا اس کی بیوی قلعہ میں تھی اس نے ابوالفتح کے خوف سے مہلہل سے کہلا بھیجا کہ آپ آ کر قلعہ پر قبضہ کر لیجئے میں قلعہ کی کنجیاں آپ کو دے دوں گی۔ مجھ میں ابوالفتح سے جنگ کی قوت نہیں ہے۔ مہلہل اس وقت اپنے [illegible] اطراف [illegible] میں تھا چنانچہ مہلہل [illegible] آیا [illegible] قلعہ سے ابوالفتح کی واپسی کا منتظر رہا [illegible] جب ابوالفتح

قلعہ کے محاصرہ پر اپنی فوج چھوڑ کر واپس ہوا تو مہلہل اپنے لشکر سے لے کر پہنچ گیا اور ابوالفتح کی فوج کا محاصرہ کر لیا۔ اسی اثناء میں ابوالفتح قلعہ کے محاصرہ کے لئے پھر واپس آیا۔ مہلہل ایک مقام پر چھپ رہا تھا۔ ابوالفتح کمین گاہ سے آگے بڑھا مہلہل نے سامنے سے لڑائی شروع ہو گئی کامیابی کا سہرا مہلہل کے سر پر رہا ابوالفتح گرفتار ہو کر مہلہل کے روبرو پیش کیا گیا مہلہل نے اسے قلعہ سیروان میں ڈال دیا۔

ابوالشوک کی شہرزور پر فوج کشی: ابوالشوک کو اس واقعہ سے صدمہ ہوا لشکر فراہم کر کے شہرزور پر حملہ کر دیا تین دن محاصرہ کئے رہا اس کے بعد مہلہل کے مقبوضات کی طرف قدم بڑھایا جنگ کا سلسلہ طویل ہو گیا کوئی مقصد حاصل نہ ہوا یہاں تک کہ مہلہل نے سعد الدولہ کا کام پورا کیا ابوالفتح نے محبس میں وفات پائی اور اس پر قبضہ کرنے کی غرض سے بڑھ کر علاء الدولہ نے دینور اور قرمیسین کو ۴۳۰ھ میں لے لیا۔

ابوالشوک اور علاء الدولہ میں مصالحت: اس کے بعد ابوالشوک نے دقوقا پر چڑھائی کی (دقوقا پر مہلہل کا قبضہ تھا) اور اپنے بیٹے سعدی کو آگے بڑھنے کا حکم دیا۔ سعدی نے اپنے باپ کے حکم کی تعمیل کی دقوقا جا پہنچا ہر طرف سے محاصرہ کر لیا اس کے بعد ابوالشوک بھی آ گیا شہر پناہ کی دیوار توڑ کر شہر پناہ میں گھس پڑا اور بزور تیغ قبضہ کر لیا شہر کے لٹیروں نے لوٹ لیا کردوں کا حملہ اور مال و اسباب چھین لیا۔ دقوقا میں صرف ایک شب قیام کیا تھا یہ خبر گوش گزار ہوئی کہ اس کا بھائی سرخاب بن محمد اس کے مقبوضات کی طرف بڑھ رہا ہے اس خوف سے کہ مبادا مقبوضات قبضہ سے نکل جائیں دقوقا سے واپس ہوا۔ جلال الدولہ سلطان بغداد سے امداد کی درخواست کی جلال الدولہ نے ایک لشکر اس کی مدد پر بھیج دیا جس کی وجہ سے ابوالشوک کے مقبوضات سرخاب کے حملوں سے محفوظ رہے مہلہل نے یہ دیکھ کر علاء الدولہ بن کاکویہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے بھائی ابوالشوک کی شکایت کی اور اس کے مقابلہ پر امداد کا طالب ہوا علاء الدولہ فوج لے کر اس کی حمایت پر نکل پڑا اور کوچ و قیام کرتا ہوا قرمیسین پہنچا ابوالشوک کو اس کی خبر لگی حلوان کی طرف واپس ہوا علاء الدولہ نے تعاقب کیا اور تیزی سے مرج پہنچا اور ابوالشوک سے قریب ہو گیا ابوالشوک نے قلعہ سیروان پہنچ کر قلعہ نشین ہونے کا ارادہ کر لیا اور جلال الدولہ سے کہلا بھیجا کہ اگر آپ مجھے امداد تک دیں تو بہتر ہے اور مجھے کوئی دوسری بچاؤ کی صورت دکھائی نہ دے گی تو میں جلال الدولہ کو اپنے مقبوضات سپرد کر دوں گا بہتر یہ ہے کہ آپ مجھ سے مصالحت کر لیجئے اور مجھ سے لڑائی کا خیال چھوڑ دیجئے علاء الدولہ یہ سن کر مصالحت پر آمادہ ہو گیا چنانچہ ابوالشوک سے مصالحت کر لی اور لوٹ آیا۔

ابوالشوک اور مہلہل میں مصالحت: اس کے بعد ابراہیم ینال اپنے بھائی طغرل بیک کے حکم سے ہمدان کے خیال سے کرمان روانہ ہوا اور پہنچتے ہی ہمدان پر قبضہ کر لیا کرشاسف ابن علاء الدولہ جو ہمدان کا حاکم تھا کردوں کے پاس چلا گیا۔ ابوالشوک ان دنوں دینور میں تھا اس خبر وحشت اثر کے سنتے ہی دینور چھوڑ کر قرمیسین چلا گیا ینال نے دینور پر بھی قبضہ کر لیا اور ابوالشوک کے تعاقب میں قرمیسین کی طرف روانہ ہوا ابوالشوک کو اس کی خبر لگی قرمیسین سے بھی بھاگ کر حلوان کا راستہ اختیار کیا اور ینال نے قرمیسین میں داخل ہو کر قتل عام کیا اور قلعہ شادنجان کی طرف قدم بڑھایا اور بزور تیغ شادنجان پر قبضہ کر لیا بہت بڑی خونریزی ہوئی ابوالشوک کی فوج کا اکثر حصہ کام آ گیا تھا ابوالشوک کے پاس حلوان جا کر پناہ لی ابوالشوک نے اپنے اہل

نیال [illegible] قلعہ سیروان [illegible] اور خود حلوان لے لیا۔

ابراہیم نیال کا شہر قرمیسین پر قبضہ: نیال کو خانہ بدوشوں سے فرصت ملی تو [illegible] کی طرف بڑھا [illegible] نیال کے [illegible] پہنچا [illegible] کے مقام قرمیسین [illegible] سے [illegible] تھے [illegible] ابو الشوک کے پاس [illegible] سے بیان [illegible] نیال آگے [illegible] قرمیسین [illegible] اور قبضہ کر لیا [illegible] ابو الشوک [illegible] آگے [illegible]۔

ابو الشوک اور مہلہل میں اتحاد: ان واقعات نے ابو الشوک اور اس کے بھائی مہلہل کو خواب غفلت سے بیدار کیا [illegible] اتحاد کی طرف [illegible] ابو الشوک [illegible] ابو الفتح [illegible] مہلہل نے [illegible] ابو الشوک کے پاس [illegible] ابو الفتح [illegible] اور [illegible] ابو الشوک [illegible] نیال [illegible] ابو الشوک نے [illegible] سعدی بن ابو الشوک کے قبضہ میں تھا [illegible] لیا۔

ابو الشوک کی وفات: [illegible] میں ابو الشوک [illegible] اس کا بھائی مہلہل [illegible] سعدی بن ابو الشوک [illegible] مہلہل نے [illegible] سعدی [illegible] طغرل بیگ کے پاس چلا گیا اور [illegible] مہلہل کے [illegible] کر لیا۔

مہلہل کا قرمیسین پر قبضہ: [illegible] قرمیسین [illegible] نیال نے ابو الشوک کی وفات کے بعد [illegible] قرمیسین [illegible] مہلہل [illegible] اپنے بیٹے محمد [illegible] کی طرف [illegible] نیال [illegible] قبضہ کر لیا۔

سعدی بن ابو الشوک: سعدی نے اپنے بھائی ابو الشوک کے بعد [illegible] پر قبضہ کر لیا [illegible] سعدی [illegible] ابو الشوک [illegible] مہلہل نے [illegible] سعدی نے نیال [illegible] سعدی کے [illegible] نیال [illegible] سعدی نے حلوان پر قبضہ کر کے نیال [illegible] مہلہل [illegible]

[illegible]

سعدی بن ابو الشوک اور بدر بن مہلہل کی جنگ: سعدی بغداد سے اپنے چچا مہلہل کی طرف گیا اور اس کے [illegible] گرفتار کر لیا اور شہر [illegible]

سعدی بن ابو الشوک کی گرفتاری: [illegible]

سعدی بن ابو الشوک کی رہائی: [illegible]

سعدی بن ابو الشوک اور ترکمانیوں کی جنگ: [illegible]

سے دو دن کے فاصلہ پر چراگاہ ڈالے ہوئے تھے تاتاریوں نے اس پر شب خون مارا اور اس کے مال و اسباب کو لوٹ لیا تاتاریوں کو وہاں غارت گری سے [illegible] نہ کوئی شہر و قریہ تیغ [illegible] اور قصر [illegible] وغیرہ ان کی غارت گری اور قتل کی نذر ہو گئے۔ ان مقامات کے باشندگان کی ایک بڑی تعداد تاتاریوں کے تیغ اجل کے نذر ہو گئے اور کچھ دریا [illegible] میں ڈوب کر مر گئے۔ باقی [illegible] نے [illegible] دیا۔ [illegible] فرار ہو کر [illegible] علاء الدین [illegible] کے پاس چلا گیا اور اس کے پاس مقیم رہا۔

ینال کا قلعہ سیروان پر قبضہ: اس کے بعد ینال نے قلعہ سیروان پر محاصرہ ڈالا رسد و غلہ کی آمد بند کر دی اور قرب و جوار کے شہروں پر شب خون مارنے کے لئے فوجیں روانہ کیں اس قتل و غارت گری کا سیلاب تکریت تک پہنچا دیا۔ سیروان کے محافظوں نے بھوک اور فاقہ کشی سے تنگ آ کر امان طلب کی۔ ان کی درخواست منظور ہو گئی۔ ینال نے قلعہ پر قبضہ کر لیا اور وہاں پر [illegible] کا جو کچھ ذخیرہ و مال و اسباب تھے لے لیا۔ [illegible] ایک شخص کو قلعہ کا حاکم مقرر کیا۔ چند روز بعد حاکم قلعہ سیروان مر گیا۔

فتح شہرزور: تاتاریوں نے اپنے [illegible] کرنے کے لئے روانہ کیا چنانچہ [illegible] نے شہرزور پر [illegible] قبضہ کر لیا۔ جلال بھاگ نکلا اور [illegible] تک بھاگا چلا گیا۔ ینال کے لشکریوں نے میدان خالی پا کر قلعہ [illegible] پر محاصرہ ڈالا۔ جلال کو [illegible] کیا۔ اہل شہرزور [illegible] کا [illegible] افواج [illegible] تاتاریوں پر [illegible] حملہ کرنے پر ابھارا جو ان اطراف میں موجود تھے۔ چنانچہ اہل شہرزور نے ایک روز بحالت غفلت تاتاریوں پر حملہ کر دیا اور سب کو موت کا پیالہ پلا دیا۔ ینال کا چچا زاد بھائی یہ خبر سن کر شہرزور واپس آیا [illegible] اس کے بعد تاتاریوں کا [illegible] اللہ [illegible] کی طرف [illegible] کی طرف [illegible] اور ابو [illegible] نے [illegible] تاش [illegible] دیا [illegible] کے پاس [illegible] تعاقب کیا۔

علی بن قاسم اور تاتاریوں کی جنگ: ماہ ذی الحجہ [illegible] میں تاتاریوں کا ایک گروہ علی بن قاسم کے متعلقہ علاقے پر حملہ آور ہوا اور لوٹ مار کا بازار گرم کر دیا۔ راستے میں [illegible] تھا ایک پہاڑی درے میں [illegible] پڑے علی بن قاسم نے موقع پا کر حملہ کر کے جو مال غنیمت اس کے ملک سے تاتاریوں نے حاصل کیا تھا سب کا سب واپس لے لیا۔ [illegible] ینال [illegible] سیروان شہر [illegible] کا محاصرہ کئے رہا یہاں تک کہ [illegible] آ گیا۔ اس کی فوج میں [illegible] سے امداد کی درخواست کی ینال اس کی مدد کو پہنچا [illegible] محاصرہ اٹھا کر [illegible] چلا آیا۔

[illegible] کی بغداد کو روانگی: اس واقعہ کی خبر جلال تک پہنچی تو اپنے لشکر میں سے ایک لشکر [illegible] شہرزور [illegible] جس نے شہرزور پر قبضہ کر لیا۔ تاتاری فوجوں نے سیروان چھوڑ دیا۔ مظفر بغداد کے اطراف کی طرف لوٹ گیا۔ فوج نے بھی ان [illegible] ہر دن میں پورا پورا حصہ لیا باقی رہا [illegible] اس نے بغداد کا قصد کیا۔ اپنے مال و اسباب اور اہل و عیال کو بغداد میں چھوڑ کر اور اپنی فوج کو بغداد سے چھ دنوں کے فاصلہ پر چراگاہ ڈالنے کا حکم دیا اور غارت گری کی خبریں سن کر بغداد سے ایک لشکر [illegible] کی طرف روانہ کیا۔ تاتاری [illegible] اس وقت وہاں موجود تھے [illegible] تاتاریوں نے شاہی لشکر کو شکست دی اور

سب کو قتل کر [illegible] کی جاگیر [illegible]

سلطان طغرل بیگ اور ہلال: [illegible] ہلال [illegible] سلطان طغرل بیگ کی خدمت میں [illegible] سلطان نہایت عزت و احترام سے پیش آیا [illegible] شہرزور [illegible] کی حکومت عنایت کی۔ [illegible]

[illegible]

سعدی بن ابو الشوک اور بدر [illegible] کی جنگ: [illegible] سلطان طغرل بیگ نے سعدی [illegible]

[illegible]

ہلال کی گرفتاری: [illegible] سعدی [illegible]

[illegible] طرف لوٹ پڑا۔

بدر بن ہلال کی شہرزور کی جانب پیش قدمی: [illegible] سلطان طغرل بیگ [illegible] سعدی [illegible] ہلال [illegible]

[illegible] ہلال [illegible] شہرزور کی طرف روانہ [illegible] سعدی [illegible]

تھا اور اس قلعہ میں نکو بردان میں سعدی کا مال و اسباب اور ذخیرہ تھا۔ حاکم قلعہ مقابلہ پر آیا لیکن اس کے حملوں نے قلعہ اس کے سپرد کر دینے پر اسے مجبور کر دیا اور اس کے متعلقات خراب اور ویران کر دیئے۔

دیلمیوں کا زوال: غرض کہ ہر طرف سے دیلمیوں کے ادبار کی گھٹا چھائی ہوئی تھی جس طرف جا پہنچتے تھے مار دھاڑ کے سوا کوئی دوسرا سلوک نہیں کیا جاتا تھا۔ اسی اثناء میں سلطان طغرل بیگ نے ابو علی بن ابو کالیجار والی بصرہ کو تاتاری فوجوں کے ساتھ اہواز کی طرف روانہ کیا۔ چنانچہ ابو علی نے اہواز پر قبضہ کر لیا اور تاتاری فوجوں نے اسے لوٹ لیا۔ رعایا کو اس سے بہت بڑی مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ لوٹے گئے مارے گئے جو کچھ مال و اسباب اس غارت گری سے بچا تاوان اور جرمانہ کی نذر ہو گیا۔ الغرض سلطان طغرل بیگ کی حکومت کا سکہ دارالخلافت بغداد اور اس کے تمام متعلقہ ممالک میں چلنے لگا کردوں کی حکومت و سلطنت جاتی رہی جو چند کردی حکمران رہ گئے وہ سلطان طغرل بیگ کے حاشیہ نشینوں میں داخل ہو گئے۔

* * *